حالۃ اہل الحقیقۃ مع اللہ عزوجل

بعنوان

احوال العارفین

السید الامام الشیخ ابی العلمین

احمد الرفاعی

مترجم و مدون

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

پورب اکادمی

Marfat.com

Marfat.com

حالة أهل الحقيقة مع الله عزوجل

بعنوان

احوال المعارفین

السید الإمام الشیخ أبی العلمین

احمد الرفاعی علیہ الرحمۃ

مترجم ومدون

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

پورب اکادمی، اسلام آباد

Marfat.com

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

83742

©: 2008ء پورب اکادمی
طبع اوّل: مارچ 2008ء
ناشر: پورب اکادمی، اسلام آباد
فون نمبر: 051 - 538 29 67, 0301 - 559 58 61
ای میل: info@poorab.com.pk
ویب سائٹ: www.poorab.com.pk

Ahwal ul Mua'rifean
by: Ahmad al Rafai
translated by: Muhammad Azeem Farooqi
Published by: Poorab Academy, Islamabad, Pakistan
ISBN: 969-8917-50-0

۲۹۷.۱۲۴
رف ا الرفاعی، احمد
احوال المعارفین/ احمد الرفاعی، مترجم: محمد عظیم فاروقی۔
اسلام آباد: پورب اکادمی، ۲۰۰۸ء
۴۰۰ ص

ا. اسلام-احادیث
ا. احمد الرفاعی ۲. محمد عظیم فاروقی (مترجم)

Marfat.com

انتساب

شیخ الطرائق، استاذ الجماعة

سیّد الکبیر، سیّد العارفین

ابوالعباس، السیّد الامام

الشیخ ابی العلمین

احمد الرفاعی علیہ الرحمۃ

کی خدمتِ عالیہ میں بطورِ ہدیہ

Marfat.com

Marfat.com

فہرست

حرفِ اوّل	۹
پیش لفظ	۱۱
تقریظ	۱۲
مقدمہ	۱۴
اجازت نامہ	۱۷
پہلے اسے پڑھیے	۱۹
○ تدوینِ حدیث اور منکرینِ حدیث	۲۱
○ صحابہ کرامؓ کی جمع شدہ احادیث کی تعداد	۲۴
○ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور تدوینِ حدیث	۲۵
○ احادیث کی ابواب بندی	۲۵
احمد الرفاعیؒ	۲۷
○ امام سیّد احمد الرفاعیؒ کے حالات وواقعات	۳۰
○ احوال المعارفین کا اندازِ تعلیم و تربیت	۳۳
تصوف	۳۵
○ اسلامی تصوف کے آداب کی اہمیت	۴۰
○ تصوف کے چند دیگر بنیادی آداب	۴۴

Marfat.com

۞ علمِ تصوف کیوں ضروری ہے؟ ۴۵

سلاسلِ طریقت کا مختصر تعارف وتعلیمات ۵۰

۞ سلسلۂ نقشبندیہ ۵۰

۞ سلسلۂ قادریہ ۵۴

۞ سلسلۂ چشتیہ ۵۷

۞ سلسلۂ سہروردیہ ۶۰

علمِ تصوف کی چند معرکۃ الآراء کتب کا تعارفی خاکہ ۶۳

۞ مکتوباتِ امامِ ربانی ۶۴

۞ کشف المحجوب ۶۷

۞ فتوح الغیب ۶۹

۞ احیاء العلوم ۷۰

۞ عوارف المعارف ۷۲

۞ رسالۃ القشیریہ ۷۴

۞ فوائد الفواد ۷۶

حدیث	موضوع	صفحہ
۱۔	لذتِ ایمان اور مومن	۷۹
۲۔	ضبطِ نفس بمقابلہ خواہشاتِ بد	۸۹
۳۔	اسلام، ایمان اور تقویٰ	۹۵
۴۔	منافق اور منافقت کی مذمّت	۱۰۱
۵۔	مومن کی مدد...... ظالم یا مظلوم	۱۱۱
۶۔	قبولیت دُعا کا راز	۱۱۷

Marfat.com

	مذموم اعمال	۱۲۷
۸۔	قلب ونظر کی حیاء	۱۳۳
۹۔	کبیرہ وصغیرہ گناہ اور روزِ قیامت	۱۴۱
۱۰۔	جنت کا دروازہ اور حضور ﷺ کی تشریف آوری	۱۴۷
۱۱۔	سایۂ رحمت اور صدقہ	۱۵۷
۱۲۔	اہلِ زمین پر رحم......عرشِ بریں پر رحم	۱۶۳
۱۳۔	اہلِ محبت کا جنت میں داخلہ	۱۷۳
۱۴۔	اصلاحِ نیت اور حضرتِ انسان	۱۸۱
۱۵۔	اشاعتِ حدیث کی وصیت	۱۸۷
۱۶۔	فضیلت ومحبتِ شیخین	۱۹۵
۱۷۔	متوکلون اہلِ جنت	۲۰۳
۱۸۔	بارگاہِ ایزدی کا ادب	۲۱۱
۱۹۔	صیامِ ایامِ بیض کی برکات	۲۲۱
۲۰۔	مسنون عبادات کا مرتبہ	۲۲۷
۲۱۔	کشادہ رزق وطول العمری کا راز	۲۳۵
۲۲۔	حسد کی تباہ کاریاں	۲۴۳
۲۳۔	تعلیم وتدریس قرآنِ حکیم	۲۵۳
۲۴۔	اللہ، رسول واہلِ بیت کی محبت	۲۶۳
۲۵۔	رزقِ حلال سے صدقہ وخیرات کی تعلیم	۲۷۱
۲۶۔	ماہِ شوال ورمضان کے روزے	۲۷۷
۲۷۔	محبّ ومحبوب کی دائمی سنگت	۲۸۷
۲۸۔	حضورِ اکرم ﷺ کی محبوب دُعا	۲۹۱

Marfat.com

۲۹۔ کلمۂ طیّبہ ......محفوظ ترین حصار ۳۰۳
۳۰۔ یومِ جمعۃ المبارک کا غسل ۳۱۱
۳۱۔ حضورِ اکرم ﷺ ......عبدِ شکور ۳۱۹
۳۲۔ آقائے دوجہاں ﷺ کا توکّل ۳۲۹
۳۳۔ رجب، شعبان، رمضان کی فضیلت ۳۳۹
۳۴۔ اسمِ محمد ﷺ ......دخولِ جنت ۳۴۷
۳۵۔ ترویجِ حدیث کا صلہ جنت ۳۵۷
۳۶۔ کلماتِ طیبات کا احسن جواب ۳۶۱
۳۷۔ السّلام علیکم کی ترویج راہِ نجات ۳۶۷
۳۸۔ صلۂ رحمی کی فضیلت ۳۷۵
۳۹۔ والدین کی زیارت......مرتبۂ عبادت ۳۸۵
۴۰۔ آدابِ زندگی ۳۹۳

Marfat.com

حرفِ اوّل

دین و شریعت کی حقیقت کو جہاں محدثین اور فقہا نے مرتب اور منضبط شکل میں پیش کیا ہے وہاں صوفیائے کرام اور مشائخِ عظام نے اس کے روحانی کمالات اور باطنی اوصاف کو بھی درجۂ کمال تک پہنچایا ہے۔ قرآن مجید میں انبیائے کرام کی بعثت کے مقاصد میں تزکیۂ نفوس بھی شامل ہے۔ قرآن مجید تزکیۂ روحانی کے موضوع پر اگر نظری تعلیمات کو سامنے لاتا ہے تو سنتِ مطہرہ سے اس کے عملی احوال کی خبر ملتی ہے۔ یہی باعث ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن ہی آپ ﷺ کے اخلاقِ فاضلہ و کاملہ کی گواہی دیتا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ کے قریب صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ کا انعکاس دکھائی دیتا ہے۔ آپ ﷺ کے فیضِ صحبت کے باعث وہ راشدون، صادقون، مفلحون اور فائزون کے مراتب پر فائز ہوئے۔

کتاب و سنت کے اس نظامِ تزکیہ و احسان کو بعد کی صدیوں میں تصوف و سلوک کا نام دیا گیا۔ جس طرح سے فقہی علوم کے اصول و ضوابط مرتب ہوئے، بعینہٖ صوفیانہ علوم اور سالکوں کے اشغال بھی وجود میں آئے اور ان کا مقصود تزکیۂ نفس اور صفائے باطن کے علاوہ کچھ اور نہ تھا۔ تصوف کی امہات الکتب کا مطالعہ کریں تو وہ شریعت کے کامل اتباع کا درس دیتی ہیں۔ عقاید میں پختگی اور عبادات میں خشوع و خضوع ان کا مقصود ہے۔

صوفیانہ روایت سے متعلق ایک شخصیت الشیخ احمد رفاعیؒ کی ہے، جن کی متعدد تصانیف میں سے ایک ''حالۃ اہل الحقیقہ مع اللہ عزوجل'' ہے، جس میں ایک مخصوص تربیتی اُسلوب میں چالیس احادیث کو پیش کیا گیا ہے اور پھر ان کی عارفانہ تشریح و توضیح کی گئی ہے۔ حدیثِ مبارکہ کی مدوّنہ اور مرتبہ کتب میں اربعین کے نام سے سینکڑوں کتابیں ملتی ہیں۔ یہ کتاب بھی فنّی لحاظ سے اسی قسم

Marfat.com

سے متعلق ہے۔ اس اربعین کی تشریح عربی زبان میں تھی جسے متعدد تصانیف کے مؤلف پروفیسر محمد عظیم فاروقی صاحب نے اُردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے۔ حدیث علومِ اسلامی کا افتخار ہے اور اربعین اس افتخار کا اعزازِ خاص ہیں۔ مجھے امید ہے کہ روحانیت اور اخلاقیات کے تشنگان اس منبع رُشد وہدایت سے استفادہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس اربعین سے دلوں کا زنگ اور ذہنوں کے شکوک دور کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

العبد المذنب

پروفیسر عبد الجبار شاکر

Marfat.com

پیش لفظ

شیخ العالم سیّدِ عالی مرتبت امام احمد رفاعیؒ کی ذاتِ گرامی اُن یگانہ روزگار شخصیتوں میں شامل ہے جنہوں نے اپنی ساری زندگی دین کی روح کو دلوں میں راسخ کرنے کے مشن میں گزار دی اور اسلام کی سربلندی اور سرفرازی کے لیے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اور نبی آخرالزماں رحمۃ اللعالمین احمدِ مجتبیٰ محمدِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے راستے کی طرف دلوں کو موڑنے میں بے مثال کردار ادا کیا۔ وہ اُن صاحبِ حال اکابرینِ تصوف میں ہیں جن کی زندگی اور تحریریں دونوں نے خلقِ خدا کو صراطِ مستقیم تک لے جانے کا فریضہ انجام دیا۔ قرآن وسنت، اہلِ بیتِ اطہارؓ، صحابہ کرامؓ، تابعینؒ اور تبع تابعینؒ سے مسلسل ہونے والی معرفت کی روایت کو مستحکم کرنے اور استوار رکھنے میں امام رفاعی علیہ الرحمۃ نے بڑا کام کیا۔ پروفیسر محمد عظیم فاروقی نے فکرِ رفاعیہ کے ممتاز داعی شیخِ مکرم سیّد یوسف ہاشم رفاعیؒ کی اجازت سے ''احوال المعارفین'' کا اُردو ترجمہ خلقِ خدا کے استفادے کے لیے سہل وسادہ اور شگفتہ وشائستہ پیرائے میں پیش کیا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ مترجم صاحبِ دل ہو اور معرفت کے مراحل ومنازل سے گزرنے کے لیے زندگی کو سپردگی کی منزل تک لے جانا چاہتا ہو تو مشکل سے مشکل عبارت کے متن میں اُتر کر اُس کی روح کو پالیتا ہے اور توفیقِ الٰہی کے ساتھ بہت کامیابی سے ترجمہ وترجمانی کا سفر طے کرتا ہے۔ ''احوال المعارفین'' کا ترجمہ پڑھنے والے میری اس بات کی تصدیق کریں گے کہ مترجم نے متنِ عربی کو اُردو قالب میں بہت خوش سلیقگی سے ڈھالا ہے اور ایک مشکل عبارت کا رواں ترجمہ کر کے اس کو قبولِ عام کی منزل تک لے جانے میں بہت نمایاں خدمت انجام دی ہے، جس کے لیے وہ بجا طور پر ہماری داد وتحسین کا استحقاق رکھتے ہیں۔

افتخار عارف

ستمبر ۲۰۰۷ء

Marfat.com

تقریظ

اللہ رب العالمین کا کلامِ مقدس دنیا و مافیہا کے کلاموں سے اعلیٰ وارفع ہے اور اس میں کسی قسم کے شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَ كُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ٥ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (البقرۃ: ۲۳،۲۴)

ترجمہ: اور اگر انہیں شک ہے اس میں جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کیا تو جاؤ لے آؤ اس جیسی کوئی ایک سورت اور بلالو اپنے تمام حمایتیوں کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر تم ایسا نہ کرسکو اور تم ایسا ہرگز نہ کرسکو گے تو اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن پتھر اور انسان ہوں گے، جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔

حضور ﷺ کا فرمانِ عالی شان ہے:

فَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

(بخاری و مسلم)

ترجمہ: اللہ کے کلام کی فضیلت دنیا کے ہر کلام پر ایسے ہی مسلّمہ ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت تمام مخلوق پر مسلّمہ ہے۔

لہٰذا کلامِ الٰہی کو سب سے بہتر سمجھنے والے اور عمل کرنے والے پہلے مخاطبِ قرآن، طالبِ قرآن، تلمیذِ ربِ غفور، امام الانبیاء، خاتم المرسلین، رحمۃ اللعالمین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ بابرکات ہے۔ اسی لیے ارشادِ خداوندی ہے:

Marfat.com

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ: البتہ تحقیق تمہارے لیے رسولِ خدا کی ہستی میں بہترین نمونہ ہے۔

فہمِ قرآن و حدیث اور خصوصاً تصوف کے سلسلے میں ایک ادنیٰ سی سعیٔ جمیلہ کی ہے جس کا عنوان ہے ''احوال المعارفین''۔ اس سے قبل چند کاوشیں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر چکا ہوں۔ تمام قارئین واحباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے دامِ، درہمِ، قدمِ، سخنِ بندۂ ناچیز حقیر پر تقصیر کی مختلف انداز میں حوصلہ افزائی اور دل جوئی بھی کی ہے۔ اس مبارک سلسلۂ نشر واشاعت میں میرے تمام مہربان ہدیۂ تبریک اور گلدستہ سلامِ محبت کے مستحق ہیں جنہیں اللہ کریم یقیناً دونوں جہانوں میں بامراد کرے گا، کیونکہ وہ اس حکمِ خداوندی پر عمل پیرا ہیں:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

(المائدۃ:۲)

ترجمہ: اور تم نیکی و بھلائی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کیا کرو۔

اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ ہرگز تعاون نہ کیا کرو۔

ان خوش نصیبوں میں عظیم ایجوکیشنل کانفرنس کے معتمد رفقاء جن میں محمد نعیم انور فاروقی، حافظ آصف رضا فاروقی، حافظ غلام مصطفیٰ فاروقی، محمد عمر نواز فاروقی، محمد وسیم احمد فاروقی، حافظ محمد عمران فاروقی، ابوذر فاروقی، سیّد عمران علی بخاری، ایم طارق رانا، ارشاد قادر شیخ، اختر حسین چوہدری، میڈم فوزیہ طاہرہ، میڈم مہر النساء عبداللہ، محترمہ مسرت عظمت فاروقی اور محترمہ فوزیہ عظیم فاروقی صاحبہ اس صدقہ جاریہ میں برابر کے شریک ہیں۔

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

پرنسپل، گورنمنٹ کالج آف

انفارمیشن ٹیکنالوجی،

راولپنڈی

Marfat.com

مقدمہ

حضرت شیخ احمد کبیر الرفاعیؒ سے السیّد الیوسف الہاشم الرفاعی تک

اللہ والوں کی محبت ونسبت دونوں جہانوں میں راحت وشادمانی کا مضبوط اور محفوظ ترین وسیلہ ہے۔ جیسا کہ اللہ رب العالمین نے کلامِ مقدس میں ارشاد فرمایا:

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ وَجَاهِدُوْا فِىْ سَبِيْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (المائدة:۳۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ تلاش کرو اور اُس کی راہ میں جہاد کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

روزِ قیامت بھی اللہ والوں کا تعلق ونسبت نفع رساں ہوگی۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَلْاَخِلَّاۤءُ يَوْمَئِذٍۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ (الزخرف:۶۷)

ترجمہ: اس روز عزیز رشتہ دار بعض بعض کے دشمن ہو جائیں گے سوائے متقین کے۔

قرآنِ پاک کی متعدد آیات اس حقیقت پر گواہ ہیں۔ زبانِ رسالت مآب ﷺ بھی اس ضمن میں گواہ ہے:

لَا يَشْقٰى جَلِيْسُهُمْ (الحدیث)

ترجمہ: اُن کی مجلس میں بیٹھنے والا کوئی بد بخت نہیں رہتا۔

حضرت نعمان بن ثابت المعروف امام اعظم ابوحنیفہؒ نے حضرت امام جعفر صادقؒ کے علاوہ سینکڑوں علماء ومشائخ کی صحبت سے فیض پایا تھا۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ نے اپنے وقت کے تمام جید اہلِ علم وقلب کی زیارت ومجلس کی حسنات وبرکات سمیٹی تھیں۔ سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ

Marfat.com

کے عظیم روحانی پیشوا امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کم وبیش سترہ سلاسلِ طریقت کے پیرِ معزوم تھے۔ میرے اپنے شیخِ مکرم ابو البیان حضرت مولانا خواجہ محمد سعید احمد مجددیؒ اپنے عہد کے تمام سلاسلِ نسبت وطریقت کے خلیفۂ مجاز تھے۔ المختصر:

تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ (الحدیث)

ترجمہ: اللہ کا اخلاق اپناؤ۔

اس حدیثِ مبارکہ کے فیوض وبرکات کے حامل علماء راسخین اور مشائخِ طریقت آقائے دوجہاں رحمت اللعالمین ﷺ کے سینہ الم نشرح سے ایمان وایقان کے لاتعداد سمندروں کو اپنے سینۂ بے کینہ میں جذب فرما کر اپنی محبت وارادت اور نسبت والے ہر اُس سینے کو نورِ الٰہی سے بھرپور اور معمور فرما دیتے ہیں جن کے لیے اُن کا سینہ اچھلتا ہے اور استخارۂ ربی اُس پر گواہ ہوتا ہے۔ جن کے لیے کوئی ظاہری وضع قطع اور اغراضِ دنیا ومروت قطعاً رکاوٹ نہیں بنتی۔ حتیٰ کہ بعض خوش نصیب تو حضرت سیّدنا اویس قرنیؒ کی طرح بلا مجلس وصحبت وہ کچھ پا لیتے ہیں جس سے بعض اوقات قریب بیٹھنے والے محروم رہ جاتے ہیں۔

يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (آل عمران: ۷۴)

ترجمہ: وہ اپنی رحمت سے جس کو چاہتا ہے مخصوص کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو غالب حکمت والا ہے۔

شیخِ عرب وعجم، مفکرِ اسلام، شیخ المشائخ حضرت قبلہ الشیخ السیّد الیوسف الہاشم الرفاعی الحسینی دامت برکاتہم العالیہ عالمِ اسلام کی وہ نابغۂ روزگار شخصیت ہیں جو کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ سلطنت آف کویت کے سابقہ وفاقی وزیر ہونے کے علاوہ تمام بلادِ اسلامیہ اور یورپ وکلیسائی ریاستوں کے عالمی مبلّغ ہونے کے علاوہ سینکڑوں خلفاء اور لاکھوں مریدین کے شیخ و مربی بھی ہیں۔

راقم الحروف کی دعوت پر دو دفعہ آپ پاکستان تشریف لائے۔ روائتی مہمان نوازی اور خدمت وملازمت کا فریضہ بقدرِ توفیق ادا کیا۔ حضرت نے اپنی محبت، کمال شفقت اور اہلِ سادات کی روائتی سخاوت کا مظاہرہ فرماتے ہوئے بندہ کو سلسلۂ عالیہ، قادریہ، شاذلیہ اور رفاعیہ کی خلافت و اجازت مرحمت فرمائی، تمام اوراد ووظائف، دلائل الخیرات، حزب البحر وغیرہ کے علاوہ تین عدد

Marfat.com

جے ، دیگر کئی تحائف اور پانچ ہزار روپیہ بھی بطور ہدیہ بندۂ ناچیز پُر تقصیر کو پیش فرمایا۔

اگلے سال یعنی ۲۰۰۵ء میں آپ بندہ کی دعوت پر دوبارہ پاکستان تشریف لائے تو خصوصی دعاؤں کے علاوہ بندہ کو اپنے سلسلۂ طریقت کی خصوصی کتب بمعہ اجازت تحریری بھی تفویض فرمائیں، جبکہ آپ کے صاحبزادے الشیخ السیّد احمد بن یوسف الرفاعی بھی آپ کے ساتھ تھے اور بندۂ ناچیز کا سب سے معتمد رفیقِ دنیا و آخرت عزیزم محمد نعیم انور فاروقی بھی ہمراہ تھا۔ تحدیثِ نعمت کے لیے آپ کے اجازت نامہ کا عکس قارئین کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

Marfat.com

اجازت نامه

هذا الكتاب بهدية مع الإجازة في الترجمة والطبع والنشر
والتدريس لفضيلة خادم القرآن الكريم والسنة
المشرفة والشريعة والطريقة والمرشد للحقيقة
بتوفيق الله تعالى / الشيخ عظيم الدين الجبدي
النقشبندي الرفاعي دامت بركاتهم العالية

وكتبه بيده الفانية
يوسف بن السيد هاشم بن السيد أحمد
الرفاعي الحسيني عفى الله تعالى عنه
سبط المؤلف

گجرانوالا - پاکستان
أواخر شوال ١٤٢٦ھ
٢٨/١١/٢٠٠٥

جالية أهل الحقيقة
مع الله عز وجل

Marfat.com

حرفِ اختتام

اب مزید دو سال بعد فضیلۃ الشیخ پاکستان تشریف لائے ہیں اور اسلام آباد میں بندہ کو اپنی خصوصی مجلس اور صحبت ودعا سے مستفید فرمایا ہے اور اپنے اجازت نامہ کی مزید تجدید وتکرار فرمائی ہے۔

معزز قارئینِ کرام! پیشِ خدمت کتاب ''حالۃ اھلِ الحقیقۃ مع اللہ بعنوان احوال المعارفین'' کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے۔ بندہ نے اپنی ناقص فہم وفراست کو بروئے کار لاتے ہوئے اس کتاب کی اربعین کی طرز پہ لکھی گئی احادیث کو چالیس ابواب میں تقسیم کر دیا ہے۔ اصحابِ علم و دانش کی سہولت اور دلچسپی کی خاطر ذیلی عنوانات سے کلام کو سہل بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔ بندہ پھر بھی بندہ ہے، بندہ کی خطاؤں کو معاف فرمائیں اور اگلی اشاعت کے لیے اپنے نیک ومفید مشوروں سے مستفید فرمائیں۔

والسلام مع الاکرام

العبد الفقیر

پروفیسر محمد عظیم فاروقی

Marfat.com

پہلے اِسے پڑھیے

(وجۂ تالیف وتصنیف)

قرآنِ کریم کے بعد حدیثِ رسولِ کریم ﷺ مآخذ شریعت ہے، جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے متعدد مقامات پر اہلِ ایمان کی توجہ مبذول کروائی ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب:۲۱)

ترجمہ: البتہ تحقیق رسولِ خدا ﷺ کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاروقی سرہندی نے مکتوبات شریف میں اس آیت پر تفصیلی گفتگو فرمائی ہے۔ جس کا لبِ لباب اور خلاصہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہی اصل میں کسوٹیٔ ایمان وعمل ہے۔ اور حضور ﷺ کی سیرت کے دو نمایاں پہلو ہیں، ایک ظاہری یعنی جسمانی کمالات اور دوسرے قلبی یعنی روحانی کمالات ومعجزات۔ تو کامل متبع رسول ﷺ وہ ہوگا جو دونوں کمالات کا حسین مرقع وامتزاج ہو۔ لہٰذا جو جس قدر اِن دونوں اوصاف میں یکتا اور یگانہ ہے وہ اسی حد تک مقرب بارگاہِ رب العالمین ہے۔ جیسا کہ قرآنِ کریم میں واضح حکم موجود ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:۳۱)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں اپنا محبوب بنالے گا۔

بقول حضرت علامہ اقبالؒ

Marfat.com

کی محمد ﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

پھر فرمایا۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

اس حقیقت کو جان لینے کے بعد یہ بات از خود پایۂ ثبوت تک پہنچ جاتی ہے کہ نبی آخرالزماں رحمۃ للعالمین ﷺ کی سیرت ہی اصل میں اتباع و اطاعت کے لیے مقصود و مطلوب ہے۔ جیسا کہ ارشادِ ربانی ہے:

وَمَآ اَرۡسَلۡنَا مِنۡ رَّسُوۡلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ (النساء:۶۴)

ترجمہ: اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لیے کہ اللہ کے اِذن سے اس کی اطاعت کی جائے۔

اُمّ المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی سیرت و کردار کو مجسّم قرآن ہونے پر دلالت کیا اور فرمایا:

كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ (الحدیث)

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ کا اخلاق و کردار مجسّم قرآن تھا۔

سیرتِ طیبہ کی اسی ناگزیر ضرورت کے پیشِ نظر حضورِ اکرم ﷺ نے اپنے پیروکاروں کو سنتِ رسول کو لازم پکڑنے پر زور دیا اور فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِيْ (الحدیث)

ترجمہ: میری سنت کو اختیار کرنا تم سب پر لازم ہے۔

اور یہ حقیقت بھی اظہر من الشّمس ہے کہ آقائے دو جہاں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی تمام سنتوں سے آگاہی و استفادہ کے لیے ہر مسلمان کو احادیثِ نبویہ کی طرف رجوع کرنا گویا اپنی تخلیق کے مقصد کو پانے کے مترادف ہے۔ لہٰذا آقائے دو جہاں ﷺ نے اپنی امت کی توجہ اسی طرف مبذول کروانے کے لیے بطورِ تحریص و ترغیب ارشاد فرمایا کہ:

''جس نے میری چالیس احادیث کو لکھا، یاد کیا، تعلیم کیا اور عمل کیا تو میں اس کو

Marfat.com

جنت کی بشارت دیتا ہوں۔"

لٰہذا نہ صرف فہمِ قرآن کے لیے علمِ حدیث اساس و بنیاد ہے بلکہ یہ دنیا کا مسلمہ اصول ہے کہ مکتوب کے اصل مطالب کو مکتوب الیہ ہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ لٰہذا قرآنِ حکیم کا وہی مطلب مستند ہوگا جو آپ ﷺ نے سمجھایا، وہی اصل و درست ہے۔ مزید یہ کہ کلام کی عظمت کا اندازہ بھی متکلم کی حیثیت سے ہوتا ہے اور متکلم جناب رسول کریم ﷺ ہیں جن کا درجہ پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ کے بعد ایک طے شدہ حقیقت ہے۔ بقول شاعر۔

لایمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

قرآن اور حدیث میں وہی فرق ہے جو نامہ اور پیام میں ہوتا ہے۔ نامہ کے الفاظ و معانی دونوں مقصود ہوتے ہیں اس لیے اسے تحریری شکل میں بھیجا جاتا ہے۔ مگر پیام میں صرف مطالب مقصود ہوتے ہیں اور الفاظ ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔

کوئی علم علمِ حدیث کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ کیونکہ علمِ قرآن، عقاید، احکامِ شریعت اور اصولِ طریقت سبھی رسولِ اکرم ﷺ کے بیان پر موقوف ہیں۔ یہ علم ایک ایسا صراف ہے جو تمام علوم کے زر و جواہر کو پرکھتا ہے۔ جناب رسالتِ مآب ﷺ کی اتباع اسی کی بدولت نصیب ہوتی ہے جو حیاتِ جاودانی کی دلیل اور دونوں جہانوں کا سرمایہ وسعادت ہے۔

تدوینِ حدیث اور منکرینِ حدیث

عام طور پر منکرینِ حدیث یہ کہتے ہیں کہ احادیث کی تدوین رسول پاک ﷺ کے اڑھائی سو سال بعد کی گئی ہے اس لیے کتبِ احادیث قابلِ اعتبار نہیں ہیں۔ لیکن ان کا یہ قول سخت مغالطہ آفرینی پر مبنی ہے، کیونکہ احادیثِ رسول ﷺ کی حفاظت اور کتابت کے سلسلہ میں عہدِ رسالت ﷺ سے لے کر تبع تابعین تک پورے تسلسل اور تواتر سے کام ہوتا رہا ہے اور اڑھائی سو سال کے اس طویل عرصہ میں کسی وقفہ میں بھی اس کام کا انقطاع نہیں ہوا۔

حضور سیّد دو عالم ﷺ کے مبارک زمانہ میں متعدد صحابہ کرامؓ نے احادیث کو قلمبند کرنا شروع کردیا تھا۔ امام بخاریؒ اپنی صحیح میں روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

نے طویل خطبہ دیا۔ یمن کے ایک شخص (ابوشاہ) نے آ کر عرض کیا:

اُکْتُبْ لِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ (الحدیث)

ترجمہ: میرے لیے یہ خطبہ لکھ دیجیے۔

آپ ﷺ نے حکم دیا:

اُکْتُبُوْا لِاَبِیْ فُلَانٍ (الحدیث)

ترجمہ: اس شخص کے لیے خطبہ لکھ دو۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کو احادیث لکھنے کی عام اجازت تھی اور آپؓ کا ''صحیفہ صادقہ'' ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔

امام ابوداؤدؒ روایت کرتے ہیں:

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ کُنْتُ کَتَبْتُ کُلَّ شَیْءٍ اِسْمَعُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اُرِیْدُ حِفْظَہٗ فَنَھَتْنِیْ وَقَالُوْا تَکْتُبُ کُلَّ شَیْءٍ تَسْمَعُہٗ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ بَشَرٌ یَتَکَلَّمُ فِی الْغَضَبِ وَالرِّضَاءِ فَاَمْسَکْتُ عَنِ الْکِتَابَۃِ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَاَوْمَاَ بَاُصْبُعِہٖ اِلٰی فِیْہِ فَقَالَ اُکْتُبْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ مَایَخْرُجُ مِنْہُ اِلَّا حَقٌّ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمروؓ بیان کرتے ہیں کہ میں یاد کرنے کے خیال سے رسولِ پاک ﷺ سے سن کر ہر بات لکھ لیتا تھا، بعض لوگوں نے مجھے منع کیا اور کہا تم رسولِ پاک ﷺ سے سن کر ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسولِ پاک ﷺ بھی ایک بشر ہیں، آپ ﷺ کبھی خوش ہوتے ہیں اور کبھی ناراض۔ یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا۔ جب رسولِ پاک ﷺ سے میں نے اس واقعہ کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، ''لکھا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری (محمد ﷺ) جان ہے، اس منہ سے حق کے سوا اور کچھ نہیں نکلتا۔''

حضرت ابوہریرہؓ نے بھی حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے احادیث لکھنے کا تذکرہ کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

83742

Marfat.com

مَامِنْ اَصْحَابَ النَّبِیِّ ﷺ اَحَدًا اَکْثَرُ حَدِیْثٍ عَنْہُ مِنِّیْ اِلَّا مَاکَانَ مِنْ عَبْدَاللّٰہِ بْنِ عُمَرٍو وَفَاِنَّہٗ کَانَ یَکْتُبُ وَلَااَکْتُبُ (مسلم)

ترجمہ: صحابہؓ میں مجھ سے زیادہ کسی کے پاس رسول اللہ ﷺ کی احادیث محفوظ نہ تھیں سوائے عبداللہ بن عمروؓ کے، کیونکہ وہ احادیث لکھتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا۔

امام ابوداؤدؒ اور امام بخاریؒ کی ان روایتوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت عبداللہ بن عمروؓ احادیث قلمبند کیا کرتے تھے۔ جہاں تک حضرت ابوہریرہؓ کا معاملہ ہے تو رسولِ پاک ﷺ کی توجہ سے ان کا حافظہ بہت تیز ہوگیا تھا اس وجہ سے وہ احادیث نہیں لکھتے تھے۔ تاہم ان کے پاس رسول اللہ ﷺ کی احادیث کتب اور صحائف کی شکل میں بھی محفوظ تھیں۔

تَحَدَّثُ عِنْدَاَبِیْ هُرَیْرَةَ بِحَدِیْثٍ فَاَخَذَ بِیَدِیْ اِلٰی بَیْتِہٖ فُاَرَنَا کُتُبًا مِنْ حَدِیْثِ اَلنَّبِیِّ ﷺ وَقَالَ ھٰذَا ھُوَ مَکْتُوْبٌ عِنْدِیْ (مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ کے سامنے ایک حدیث پر گفتگو ہوئی تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے گھر لے گئے اور ہمیں احادیث کی کتابیں دکھائیں اور کہا، دیکھو وہ حدیث میرے پاس لکھی ہوئی ہے۔

اس سے معلوم ہوا ابوہریرہؓ کے پاس ان کی تمام مرویات لکھی ہوئی محفوظ تھیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ ابتداً زمانۂ رسالت میں احادیث نہیں لکھتے تھے لیکن رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد انہوں نے احادیث کو لکھ لیا۔ اسی زمانہ میں وہ کسی اور شخص سے ان احادیث کو لکھواتے رہے ہوں گے۔

ان احادیث سے یہ ظاہر ہوگیا کہ احادیث کو لکھنے اور محفوظ کرنے کا کام عہد رسالت ﷺ میں شروع ہوچکا تھا۔ اور صحابہ کرامؓ رسولِ پاک ﷺ کے ارشادات اور آپ ﷺ کے افعال اور احوال کو لکھ کر قلمبند کرلیا کرتے تھے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض احادیث میں لکھنے کی جو ممانعت آئی ہے وہ بعض مواقع کے ساتھ مخصوص ہے۔ یعنی رسولِ پاک ﷺ نے ان صورتوں میں لکھنے سے منع فرمایا تھا جن میں قرآن اور حدیث کے اشتباہ کا احتمال تھا۔

رسول پاک ﷺ کے وصال کے بعد دورِ صحابہؓ میں تابعین نے صحابہؓ کی مرویات کو لکھ کر محفوظ کرنا شروع کیا۔

Marfat.com

صحابہ کرامؓ کی جمع شدہ احادیث کی تعداد

۱۔ حضرت ابوہریرہؓ

حضرت ابوہریرہؓ سے پانچ ہزار تین سو چوہتر (۵۳۷۴) احادیث مروی ہیں۔ انہوں نے بے شمار شاگرد پیدا کیے اور ان لوگوں نے ان احادیث کو لکھ کر محفوظ کر لیا اور یہ سلسلۂ روایت آگے بڑھایا۔ چنانچہ مسند دارمی میں ہے کہ آپؓ کے شاگردوں میں سے بشیر بن نہیک نے آپؓ کی روایت کو لکھ کر محفوظ کر لیا تھا۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے دو ہزار چھ سو ساٹھ (۲۶۶۰) احادیث مروی ہیں۔

۳۔ حضرت انسؓ

حضرت انسؓ سے دو ہزار دو سو چھیاسی (۲۲۸۶) احادیث مروی ہیں۔

۴۔ اُمّ المومنین حضرت عائشہؓ

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے دو ہزار دو سو دس (۲۲۱۰) احادیث مروی ہیں۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک ہزار چھ سو تیس (۱۶۳۰) احادیث مبارکہ کے راوی ہیں۔

۶۔ حضرت جابرؓ

حضرت جابرؓ ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) احادیث کے راوی ہیں۔

مذکورہ بالا سطور میں ہم نے چند مثالیں پیش کی ہیں ورنہ خلفاء الراشدینؓ، عشرہ مبشرہؓ اور متعدد صحابہ کرامؓ سے احادیث کا سماع اور روایت کرنے اور احادیث کو ضبطِ تحریر میں لانے کے مستند شواہد موجود ہیں۔

Marfat.com

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ اور تدوینِ حدیث

پہلی صدی کے اخیر تک اسی طرح متفرق طور پر کتابت کے سہارے تدوینِ احادیث کا کام آگے بڑھتا رہا۔ احادیث کے یہ صحائف اور نوشتے کسی نقطہ پر مشترک اور کسی جہت سے مجتمع نہ تھے، بغیر کسی ترتیب کے تابعین کرام نے اپنی اپنی مرویات کو اپنے سینوں اور صحیفوں میں محفوظ کر رکھا تھا، یہاں تک کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا زمانہ خلافت آیا اور انہوں نے احادیث کو یکجا کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ اس کام کے لیے انہوں نے معتمد اور مستند علماء کی ایک کمیٹی مقرر کی جن میں ابوبکر بن محمد بن عمرو حزمؒ، قاسم بن محمد بن ابی بکرؒ اور ابوبکر محمد بن مسلم بن عبداللہ بن شہاب زہریؒ کے اسماء خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ چنانچہ عمر بن عبدالعزیزؒ نے مختلف علاقوں سے احادیث کا لکھا ہوا ذخیرہ جمع کیا اور ابنِ شہاب زہریؒ نے ان احادیث کو ترتیب دی اور تہذیب سے منظم اور منضبط کیا۔ احادیث کو جمع کرنے کے ساتھ ساتھ حدیث کو سند کے ساتھ بیان کرنے کی ابتداء بھی ابنِ شہاب زہریؒ نے ہی کی ہے، اسی وجہ سے ان کو علمِ اسناد کا واضع (بنانے والا) کہا جاتا ہے۔

احادیث کی ابواب بندی

دوسری صدی ہجری

احادیث کی ترتیب اور تہذیب کا جو کام ابنِ شہاب زہریؒ نے شروع کیا تھا اس کام کو اُن کے مایہ ناز تلامذہ برابر آگے بڑھاتے رہے، یہاں تک کہ دوسری صدی کے اخیر میں ان کے ایک نامور شاگرد امام مالک بن انس اصبحیؒ نے احادیث کو باب وار ترتیب دے کر پہلا مجموعہ حدیث ''مؤطا'' کے نام سے پیش کیا۔

مؤطا امام مالکؒ کے علاوہ امام اعظم ابوحنیفہؒ نے اپنی مرویات کو ''کتاب الاثار'' کے نام

Marfat.com

سے پیش کیا، جس کو ان کے لائق اور قابلِ صدفخر تلامذہ نے الگ الگ روایت کیا ہے۔ ان حضرات کے علاوہ دوسری صدی کے جن دوسرے بزرگ مصنّفین نے فنِ حدیث میں کتابیں تصنیف کی ہیں۔ ان میں سے بعض کی کتابیں یہ ہیں:

- سنن ابی الولید (۱۵۱ھ)
- جامع سفیان ثوری (۱۶۱ھ)
- مصحفِ ابی سلمہ (۱۶۷ھ)
- مصحفِ ابی سفیان (۱۹۷ھ)

تیسری صدی ہجری

تیسری صدی کے جن مصنّفین نے حدیث کی کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے بعض حضرات کی کتابیں یہ ہیں:

- کتاب الامام شافعی (۲۰۴ھ)
- مسند احمد بن حنبل (۲۴۱ھ)
- جامع صحیح بخاری (۲۵۶ھ)
- جامع صحیح مسلم (۲۶۱ھ)
- سنن ابوداؤد (۲۷۵ھ)
- جامع ترمذی (۲۷۹ھ)
- سنن ابن ماجہ (۲۷۳ھ)
- سنن ابن نسائی

خلاصۂ کلام

مضبوط اور مستحکم حوالہ جات کی روشنی میں ہم نے آپ کے سامنے عہدِ رسالت ﷺ سے لے کر صحاحِ ستہ کے مصنّفین تک تدوینِ حدیث کا ایک مربوط جائزہ پیش کر دیا۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانۂ رسالت ﷺ سے لے کر تبع تابعین تک ہر دور میں احادیث کو قلمبند کیا جاتا رہا اور سینوں سے صحیفوں تک ہر طرح سے حدیث کی حفاظت کی جاتی رہی۔ نیز ہر دور میں لوگوں نے اپنے زمانہ کے مخصوص تقاضوں اور تصنیف و تالیف کے رجحانات کو سامنے رکھ کر احادیث کی تدوین کی۔ یہاں تک کہ تیسری صدی میں مصنّفین صحاحِ ستہ نے پہلے لوگوں کی خوبیوں کو نئے اضافوں کے ساتھ ضم کر کے ایک جامع اُسلوب کے ساتھ اپنی تصانیف کو پیش کیا۔

Marfat.com

السیّد الامام الشیخ ابی العالمین

احمد الرفاعیؒ

نام ونسب

آپؒ کو شیخ الطرائق استاذ الجملۃ، سیّد الکبیر، سیّد العارفین، ابوالعباس، ابوالعالمین، محی الدین احمد بن علی بن یحییٰ بن ثابتؒ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، جو کہ سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی آل میں سے ہیں۔ آپؒ کے اجداد میں سے ساتویں پشت پر حسن بن مہدی الہاشمی المکیؒ تھے۔

شیخ احمدؒ کا لقب

آپؒ کا لقب ''رفاعۃ'' تھا۔ اسی نسبت سے آپؒ کو ''رفاعی'' کہا جاتا ہے۔

آباؤ اجداد کی ہجرت

حسن بن مہدیؒ نے مکہ مکرمہ سے مغرب کی جانب ہجرت کی اور وہیں قیام کیا۔ حسن بن مہدیؒ کی اولاد امام صاحبؒ کے دادا یحییٰ بن ثابتؒ کے دور تک اسی علاقے میں رہی۔ جو کہ بعد میں مکہ مکرمہ واپس آ گئے تھے لیکن انہوں نے زیادہ عرصہ تک یہاں قیام نہ کیا اور عراق کی طرف ہجرت کر گئے۔ سرزمین عراق میں ''اُمِ عبیدہ'' نامی بستی میں ان کے ہاں سیّد احمدؒ کے والد ''علیؒ'' پیدا ہوئے۔

پیدائش

آپؒ کے والد علی بن یحییٰؒ بذاتِ خود ایک فقیہ تھے۔ انہوں نے اپنے ماموں کی بیٹی ''فاطمہ

Marfat.com

انصاریہ'' سے شادی کی۔ اور بطائح کی سرزمین میں ''حسن'' نامی بستی میں (جو کہ بصرہ اور واسط کے درمیان واقع ہے) ان کے ہاں ''سیّد احمدؒ'' کی ولادت ہوئی، جبکہ سال ۵۱۲ھ تھا۔

تعلیم وتربیت

اکثر روایات اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ جب آپؒ کی عمر سات برس تھی تو آپؒ کے والد انتقال کر گئے اور آپؒ کے ماموں ''سیّد منصور ربانی بطائحیؒ'' نے آپؒ کی کفالت کی اور آپؒ کی تعلیم وتربیت کا خاص اہتمام کیا۔

اساتذہ

سیّد منصورؒ بہت بڑے عالم تھے، جن کا شمار سیّد احمدؒ کے اساتذہ میں کیا جاتا ہے۔ آپؒ کے دیگر اساتذہ میں قابلِ ذکر قاضی ابوالفضل علی الواسطیؒ ہیں، جو کہ تصوف میں آپؒ کے شیخ تھے۔

آپؒ کا علمِ ظاہر وباطن

قاضی ابوالفضل علی الواسطیؒ نے آپؒ کو تصوف کا لبادہ پہنایا اور آپؒ کو علمِ شریعت اور علمِ طریقت کے میدان میں روایت کی اجازت عطا کی۔ اس وقت آپؒ کی عمر بیس برس تھی۔ آپؒ کے استاد ابوالفضل علی الواسطیؒ نے سلسلہ طریقت ''ابن کاخؒ'' سے، انہوں ''نے غلام بن ترکانؒ'' سے، انہوں نے ''احمد الروذیاریؒ'' سے، انہوں نے ''علی عجمیؒ'' سے، انہوں نے ''ابوبکر شبلیؒ'' سے اور انہوں نے ''ابوقاسم جنیدؒ'' سے لیا تھا۔ یہ سلسلہ حسن بصریؒ سے ہوتا ہوا سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

سیّد احمد رفاعیؒ کے شیوخ

آپؒ کے شیوخ میں آپؒ کے ماموں ابوبکر یحییٰ نجاریؒ، آپؒ کے چچا کے بیٹے سیف الدین عثمانؒ، عبدالسمیع الحرتوئیؒ اور عبدالملک الحرتوئیؒ شامل ہیں۔ سیّد احمد الرفاعیؒ نے فقہ شافعی کا مطالعہ کیا اور ابواسحاق شیرازیؒ کی کتاب ''التنبیہ'' حفظ کی۔

Marfat.com

واعظ و تبلیغ

علوم و معرفت میں کمال حاصل کرنے کے بعد امام صاحبؒ نے 'امِ عبیدہ'' کی بستی میں تعلیم و تربیت کی مجالس کا انعقاد شروع کر دیا اور فقہ، حدیث، تفسیر، عقیدۂ طریقت اور معرفت کے علوم کے متلاشی اپنی پیاس بجھانے کے لیے آپؒ کے گرد جمع ہونا شروع ہو گئے۔

مشہور سلاسلِ طریقت کے امام و پیشوا

بہت سے مشہور صوفیاء کرام کا سلسلہ طریقت آپؒ (سیّد احمد رفاعیؒ) تک پہنچتا ہے جن میں احمد بدویؒ، ابراہیم الدسوقیؒ، ابوالحسن شاذلیؒ، عبدالسلام بن مشیشؒ، امام شعرانیؒ اور امام عبدالرحمٰن بن کمال السیوطیؒ جیسے صوفی شامل ہیں۔

وفات

امام صاحبؒ ساری عمر اپنے اردگرد کے لوگوں کو اپنے علوم سے فیض یاب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ چالیس سال کی عمر میں ۱۲ ربیع الاوّل ۵۸۷ھ کو جمعرات کے روز اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انہیں ان کے نانا شیخ یحییٰ نجاریؒ کے مقبرہ میں دفن کیا گیا جو کہ ''امِ عبیدہ'' کی بستی میں ہے۔

آپؒ کے اعلیٰ اخلاق

سیّد احمد الرفاعیؒ ایک امام، پیشوا، عالم، عبادت گزار اور زاہد تھے۔ آپؒ اکثر خاموش رہتے، لیکن جب بات کرتے تو مخاطبین پر غالب آ جاتے۔ آپؒ کی زبان سے ایسے طلسمات جاری ہوتے گویا وہ خالص سونے کے ٹکڑے اور جواہر ہوں۔ آپؒ اعلیٰ اخلاق کے مالک، نرم خو، شرافت کے پیکر، اعلیٰ برتاؤ رکھنے والے اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے انسان تھے۔ اکثر اوقات ایک دن اور رات میں قرآن پاک مکمل کیا کرتے تھے۔

امام صاحبؒ اپنے کام خود کرتے تھے۔ جوتے خود مرمت کرتے۔ بیواؤں، یتیموں

Marfat.com

اور حاجت مندوں کے ساتھ مہربانی اور شفقت سے پیش آتے۔ علماء کی عزت اور توقیر کرتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ لوگ اُمت کے ستون اور راہنما ہیں۔ آپؒ خوشحال اور صاحبِ ثروت انسان تھے۔

امام صاحبؒ کی سخاوت

مولا کریم نے آپؒ کا دست کشادہ فرمایا تھا اور اپنی جناب سے خزانے عطا فرمائے تھے اور مشکل اوقات میں وہ مولیٰ آپؒ کی دستگیری کرتا تھا، اور پھر جو آپؒ کو آپؒ کے پیروکار مختلف شہروں سے بھیجتے تھے۔ لیکن امام صاحبؒ کی کیفیت موسلادھار بارش کی سی تھی کہ اس سارے مال و دولت میں سے اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھتے اور سارا مال اپنے اردگرد موجود مریدوں، تنگدستوں اور بیواؤں پر خرچ کر دیا کرتے تھے۔

آپؒ کی شادی و اولاد

آپؒ کی شادی آپؒ کے ماموں کی بیٹی "خدیجہ" سے ہوئی، جن سے دو بیٹیاں فاطمہ اور زینب پیدا ہوئیں۔ "خدیجہ" کی وفات کے بعد ان کی بہن "رابعہ" سے شادی کی، جن سے ایک بیٹا پیدا ہوا، جس کا نام صالح تھا۔ طبقات الکبریٰ میں امام شعرانیؒ نے امام احمد الرفاعیؒ کی اپنے بیٹے صالح کے نام وصیت نقل کی ہے۔ جبکہ خیر الدین الزرکلیؒ کا کہنا ہے کہ آپؒ کی کوئی اولاد نہیں تھی بلکہ ورثاء میں دو بھائی تھے۔

امام سیّد احمد الرفاعیؒ کے حالات و واقعات

شیخ احمدؒ کا ایک مشہور واقعہ

امام عبدالوہاب بن احمد شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ شیخ یعقوبؒ نے اپنے خادم سے فرمایا کہ ایک دن سیّد احمدؒ نے کھجور کے ایک درخت کی طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے یعقوب! اس درخت کی

Marfat.com

طرف دیکھو، جب اس نے اپنا سر اٹھایا تو اللہ نے اس کا بوجھ اسی پر ڈال دیا اور اگر یہ اپنا بوجھ اٹھا بھی لے تو کتنا زیادہ اٹھا سکے گا۔ اور اس کدو کے پودے کی طرف دیکھو، جب اس نے اپنے آپ کو جھکایا اور اپنا چہرہ زمین پر رکھ دیا (یعنی عاجزی اختیار کی) تو اللہ نے اس کا بوجھ دوسروں پر ڈال دیا اور اگر یہ اپنا بوجھ اٹھا بھی لے تو اسے کچھ بھی محسوس نہ ہوگا۔

آپؒ کے نزدیک فقیر کا معاملہ

آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ اگر فقیر اپنے کسی معاملے میں غصہ کا اظہار کرتا ہے تو تھک جاتا ہے اور اگر اپنا معاملہ اپنے مالک کے سپرد کر دے تو وہ بغیر اسباب کے بھی اس کی مدد کرے گا۔

شیخ ابراہیم بُستیؒ کا خط

آپؒ کی طرف شیخ ابراہیم بُستیؒ نے ایک خط بھیجا۔ سیّد احمدؒ نے قاصد کو خط پڑھنے کے لیے کہا۔ قاصد نے خط پڑھنا شروع کیا تو اس میں لکھا تھا کہ ''اے کانے، اے بدعتی، اے مردوں اور عورتوں کو اکٹھا کرنے والے۔ یہاں تک کہا کہ 'کلب ابن کلب' یعنی کتے کا بیٹا اور اس کے علاوہ بہت سی غیض وغضب والی باتیں اس میں تھیں۔ جب قاصد خط پڑھ کر فارغ ہوا تو امام صاحبؒ نے وہ خط پکڑا اور خود پڑھا اور فرمایا، اس میں جو کچھ لکھا ہے وہ سچ ہے۔ اور فرمایا کہ خدا انہیں اس کا اچھا بدلہ دے۔ پھر آپؒ نے یہ شعر پڑھا:

فلست ابالی من زمانی بریبة

اذا کنت عند اللّٰہ غیر مریب

ترجمہ: جب میں خدا کی نگاہ میں بے عیب ہوں تو مجھے دوسروں کے عیب لگانے کی کوئی پرواہ نہیں۔

شیخ ابراہیمؒ کے خط کا جواب

آپؒ نے قاصد سے جواب لکھنے کے لیے فرمایا کہ اس ناچیز کی طرف سے میرے آقا شیخ ابراہیم بُستیؒ کی طرف۔ جہاں تک میرے بارے میں آپ کی باتوں کا تعلق ہے تو اللہ نے مجھے جیسا

Marfat.com

چاہا بنا دیا اور جہاں چاہا مجھے رہنے کے لیے جگہ عطا کی اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے اپنی عنایات اور التفات سے محروم نہیں کریں گے۔

شیخ احمد رفاعیؒ کے چند اشعار

امام رفاعیؒ بہت عمدہ شعر کہا کرتے تھے۔آپؒ کے کلام میں سے ہے:

تعود سهر الليل　　فان النوم خسران

و لا تركن الى الذنب　　فعقبى الذنب نيران

و قم للواحد الفرد　　فللقرآن خلان

ترجمہ: رات کے جاگنے کو اپنی عادت بنا لو کیونکہ نیند میں تو سراسر نقصان ہی نقصان ہے۔ اور گناہ کی طرف مت مائل ہو کیونکہ اس کا انجام تو جہنم کی آگ ہے۔ اور خدائے وحدۂ لاشریک کے لیے ہی قیام کر اور قرآن سے اپنا تعلق مضبوط کر۔

اور آپؒ کے مشہور اشعار میں سے وہ شعر ہیں جو آپؒ نے روضۂ رسول ﷺ پر کھڑے ہو کر پڑھے تھے:

في حالة البعد روحي كنت ارسلها

تقبل الارض عني وهي نائبتي

وهذه دولة الأشباح قد حضرت

فامدد يمينك كئي تحظى بها شفتي

ترجمہ: جب میں دور تھا تو اپنی روح کو اپنی جگہ بھیجتا تھا جو میری طرف سے اس سرزمین کو چومتی تھی۔ اب میں اپنے پورے وجود کے ساتھ حاضر ہوں پس آپ اپنا دایاں ہاتھ بڑھایئے تاکہ اس کو چوم کر میرے ہونٹ سعادت مند بن جائیں۔

پس رسول اکرم ﷺ نے اپنا دستِ مبارک دراز فرمایا تو آپؒ نے اس کا بوسہ لیا اور اس وقت حج کی وجہ سے لوگوں کا جمِ غفیر موجود تھا۔

Marfat.com

تصانیف

امام رفاعیؒ نے بہت سی کتابیں تحریر کیں، جن میں سے بیشتر کتب تاتاریوں اور منگولوں کے حملوں کے دوران ضائع ہوگئیں۔ آپؒ کی جن کتب کا تذکرہ ملتا ہے ان میں سے چند یہ ہیں:

- معانی بسم اللہ الرحمن الرحیم
- تفسیر سورۃ القدر
- الراویۃ (حدیث شریف)
- الطریق الی اللہ
- الصراط المستقیم
- البھجۃ
- رحیق الکوثر
- النظام الخاص لأھل الاختصاص
- المجالس الأحمدیہ
- کتاب الحکم
- شرح التنبیھہ
- البرھان المؤید
- راتب الرفاعی (حزبہ وھو آیت واذکار وادعیۃ)
- اوالمصباح المنیر فی ورد السیّدالرفاعی الکبیر
- السّرّ المصون
- حالۃ اھل الحقیقۃ مع اللہ

''حالۃ اھل الحقیقۃ مع اللہ'' میں امام صاحبؒ نے رسولِ پاک ﷺ کی چالیس متصل، مرفوع اور صحیح احادیث روایت کی ہیں اور ان کا فیضان عام کیا۔

احوال المعارفین کا اندازِ تعلیم وتربیت

انہی بزرگانِ دین وسلف صالحین کی سنت مبارکہ کو زندہ وتابندہ رکھتے ہوئے امام الطریقہ، غوث الخلیقہ، عالمِ اجل، شیخِ عرب وعجم، واقف اسرار عرفان وایقان حضرت قبلہ عالم جناب سیّد احمد رفاعیؒ نے آقائے نامدار ﷺ کی چالیس منتخب احادیث کو بنیاد بنا کر ''حالۃ اھل الحقیقۃ'' مرتّب فرمائی، جس سے ایک عالم مستفید ہوتا رہا اور قیامت تک ہوتا رہے گا۔ حضورِ والا نے اس تصنیف و

Marfat.com

تالیف میں اندازِ بیان سادہ اور فطری اختیار فرمایا ہے اور زیرِ شرح احادیث شریف میں جن اوصاف وکمالات کا مظاہرہ کیا ہے ان کو اختصار کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے۔

۱۔ انتخابِ حدیث

مصنف موصوف نے ایسی چالیس احادیث کا انتخاب کیا ہے جو پوری شریعت کا خلاصہ و نچوڑ ہیں۔ نیز ان کے باطنی معانی و مفاہیم میں آپؒ نے کمال عرق ریزی اور مشاہدہ و تجربہ کی فراوانی کا مظاہرہ کیا ہے۔

۲۔ سندحدیث (روایت ودرایت کا حوالہ)

ہر حدیث شریف کو بیان کرنے سے پہلے آپؒ نے راویانِ احادیث کی سند واتصال کو پیش کیا ہے اور فنِ اسماء الرجال کا خوبصورت استعمال بڑی فراخدلی سے کیا ہے۔

۳۔ علمِ شریعت وطریقت کا حسین امتزاج

حدیث کی شرح وتفسیر میں حضرت امام سیّد احمد رفاعیؒ نے شرعی اور فقہی مسائل کے ساتھ ساتھ علمِ لدنی اور طریقت وعرفان کے متعدد پہلو بیان فرمائے ہیں۔ گزشتہ اولیائے کرامؒ اور بزرگانِ دین کے اقوال، حالات، تعلیمات اور احوال کا خوبصورت بیان ملتا ہے، جس سے قاری کے دل میں مصنف موصوف سے ایک گہری قلبی ورُوحانی حُب سی ہوجاتی ہے اور مذکورہ بزرگانِ دین کے لیے انتہائی پاکیزہ خیالات وعزائم پنپتے ہیں۔

۴۔ قرآن وحدیث کے حوالے

احوال المعارفین کے ہر باب میں متعدد اولیاء کے اقوال و احوال کے علاوہ قرآن و احادیث کے خصوصی حوالے بڑی خوبصورتی سے پیش کیے گئے ہیں۔ آپؒ کا طریقہ استدلال ناصحانہ، مخلصانہ، مدبّرانہ، والہانہ، صوفیانہ اور عالمانہ ہے اور جس میں اخلاص اور فطری پن خاص اوصاف ہیں۔

''حالۃ اھل الحقیقۃ مع اللہ'' بعنوان (احوال المعارفین) (Life Style Of The Seers) کی چالیس احادیث کا اصل موضوع تصوف اور صوفی کے احوال و معارف ہیں۔ لہٰذا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ پہلے علمِ تصوف کے مبادیات اور بنیادی فکر وفلسفہ کا اختصار سے جائزہ لیا جائے تاکہ قارئین کے لیے اصل کتاب سے استفادہ کرنا سہل ہوجائے۔

Marfat.com

تصوف

(تین متضاد نظریات)

جب سے میں نے دو جمع دو برابر ہے چار کا علم وشعور پایا ہے، لفظ 'تصوف' پر متعدد تبصرے اور آراء سنتا آرہا ہوں۔ اگر لوگوں کی فہرست بندی کی جائے، جو تصوف، پیری مریدی اور خانقاہی نظام پر رائے زنی کرتے ہیں، تو کم از کم تین طبقے ہمارے سامنے آتے ہیں۔ جن میں پہلے دو طبقے افراط وتفریط کا شکار نظر آتے ہیں اور تیسرا طبقہ اعتدال وتوازن قائم کیے ہوئے محسوس ہوتا ہے۔

پہلا طبقہ

یہ پہلا طبقہ مختلف نظریات وخیالات کا شکار ہے۔ مثلاً:

- اس پہلے طبقے کے لوگوں کا خیال ہے کہ تصوف وطریقت پنڈارے کھانے کا نام ہے۔
- پیری مریدی کا تعلق ہندوؤں کے جوگیانہ فلسفہ سے ہے اور ارواح پرستی کا دوسرا نام تصوف ہے۔ جُونی چکر اور آواگان کا تعلق بھی اسی سے ہے۔
- عیسائیوں کی رہبانیت اور خانقاہی چلہ کشی تصوف کی اصل بنیاد ہے۔
- تصوف تو ٹل پہننے، منکے لٹکانے، ترکِ حیواناتِ جلالی وجمالی کرنے اور اپنی جان کو جوکھوں میں ڈالنے کا نام ہے۔
- اسی طبقے میں کچھ ناقدین پیری مریدی اور خانقاہی نظام کو موروثی اور پیشہ ورسیپ یعنی نسل درنسل مجاورین، متولی پن اور خاندانی اجارہ داری اور پروہتی نظام کا نام دیتے ہیں اور دلیل کے طور پر علامہ اقبالؒ کی مشہور، ''باغی مرید'' اور ''پنجاب کے پیرزادوں کے

Marfat.com

نام'' کے عنوان سے لکھی گئی نظموں کے اشعار بھی پڑھ کر سناتے ہیں، جس میں علامہ اقبالؒ لکھتے ہیں:

نذرانہ نہیں سود ہے پیرانِ حرم کا
ہر خرقۂ سالوس کے اندر ہے مہاجن
میراث میں آئی ہے انہیں مسندِ ارشاد
زاغوں کے تصرف میں ہیں عقابوں کے نشیمن
ہم کو تو میسر نہیں مٹی کا دیا بھی
گھر پیر کا بجلی کے چراغوں سے ہے روشن

پھر آپ نے لکھا ہے کہ:

یہی شیخِ حرم ہے جو چرا کے بیچ کھاتا ہے
دلیق و بوذرؓ، دلقِ اویسؓ و چادرِ زہرہؓ

- اسی گروہ کے بعض لوگ اسے منفعت بخش پیشہ، تعویذ گنڈوں کی کمائی کا ذریعہ، دم، پھونک جھاڑ کا نام اور مختلف سفلی عملیات، تسخیر کے وظائف، ہپناٹزم، ٹیلی پیتھی، آئینہ بینی، کشف القبور اور کشف الصدور، دل کی بات بوجھنے اور مختلف کشف وکرامات کا نام قرار دیتے ہیں۔

دوسرا طبقہ

اس کے بالکل برعکس ایک دوسرا طبقہ بھی دیکھنے، سننے اور پڑھنے میں آیا ہے، جس کے تصوف کے بارے میں خیالات ونظریات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

- طریقت، تصوف، معرفت، سلوک اور حقیقت وغیرہ دین کی بنیاد اور روح ہیں۔ شریعت اور شریعت کے احکامات محض ایک چھلکا ہے اور اس کا مغز علمِ تصوف ہے۔
- اس دوسرے طبقے کی اکثریت کا یہ بھی موقف ہے کہ پیری مریدی اور خانقاہی نظام ہی دین کی اساس اور بنیاد ہے، جس کو اپنائے بغیر کوئی شخص حقیقی مسلمان نہیں ہو سکتا۔ وہ اس کو موروثی، خاندانی اور صلبی فیض کی منتقلی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

- اس طبقے کے بعض لوگ دل کی نماز پڑھنا اور دل کے روزے رکھنا اور دل کا حج کرنا اور ظاہری شریعت کو یکسر نظر انداز کرنا، بلکہ اس کا مذاق اڑانا تصوف کا کمال اور اصل پہنچ (رسائی) خیال کرتے ہیں۔
- اس گروہ کے بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا ہے کہ تصوف اور طریقت خاندانی اجارہ داری ہے۔ اور پیر کا بیٹا پیر ہوتا ہے، صاحبزادہ ہوتا ہے اور اپنے باپ کے علمی، قلبی، روحانی اور دیگر کمالات اور فیوض و برکات کا حقیقی جانشین ہوتا ہے۔ چاہے وہ جاہلِ مطلق ہو۔ قرآن، حدیث، فقہ، دینی و دنیوی علوم سے بالکل بے بہرہ ہو، پرلے درجے کا احمق، بیوقوف، طمع پرست، ہوس پرست، مرغے لڑانے والا، ریچھ نچوانے والا، کتوں کی دوڑیں لگوانے والا اور تہذیب و شرافت کی ہر صفت سے عاری ہی کیوں نہ ہو۔
- اس طبقے میں بعض تصوف کے حامی اس نظام کو سادات اور شاہوں کی حقیقی میراث سمجھتے ہیں اور ولایت کو علی پاک ؓ کا پیدائشی حق سمجھتے ہوئے اسے نبوت سے افضل اور اعلیٰ وارفع خیال کرتے ہیں۔ اور باقی تمام مسلمانوں کو اپنا غلام اور اپنے آپ کو ان کا حقیقی نجات دہندہ ہونے پر یقین رکھتے ہیں۔ غالباً وہ ہندوؤں کے پنڈتوں اور برہمنوں کی اجارہ داری کے حامی نظر آتے ہیں، جن کو برہما دیوتا نے اپنے سر سے پیدا کیا تھا اور باقی مخلوق پیٹ، ٹانگوں، پنڈلیوں اور پاؤں سے پیدا ہوئی ہے۔ وہ یہودیوں کے اس تصور سے بھی متاثر نظر آتے ہیں کہ ہم نبیوں کی اولاد ہیں اور جنت صرف ہمارے لیے بنی ہے۔ باقی ساری مخلوق ہمارے کاسہ لیس، جی حضوری اور چولی چک و پاپوش بردار سے زیادہ کچھ نہیں۔ جیسا کہ قرآن نے بھی ان کی اس فکر کی عکاسی کی ہے:

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةً (البقرۃ:۸۰)

ترجمہ: اور ہمیں ہرگز آگ نہیں چھوئے گی سوائے چند روز کے۔

پھر فرمایا، ان کا خیال ہے کہ:

کُوْنُوْا ھُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی تَھْتَدُوْا قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰھٖمَ حَنِیْفًا (البقرۃ:۱۳۵)

ترجمہ: تم یہودی اور عیسائی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔ (نہیں بلکہ) ملت ابراہیم تو ہر باطل سے جدا ہے۔

Marfat.com

- اس دوسرے طبقے کے بعض حامی ہاتھوں پر سرسوں جمانے، محیر العقول کرشمے دکھانے، تعویذ دھاگوں کے زور پر بیماریوں کا علاج کرنے، بے اولادوں کو اولاد دینے، مقدمے جتوانے، کاروبار چلوانے، الیکشن جتوانے، نوکریاں دلوانے، مریدوں کی جائز و ناجائز خواہشات پوری کروانے کو حقیقی ولایت اور تصوف کا نقطۂ کمال خیال کرتے ہیں۔ ان میں بعض کا یہ خیال بھی ہے کہ جس کی منتاز یادہ ہو، جس کے مزار پر مخلوق کا ہجوم زیادہ ہو، عرس کے شرکاء زیادہ ہوں، پنڈارا اور لنگر زیادہ وسیع ہو، گنبد اور مینار زیادہ قیمتی ہو، جس کے مزار کے پاس میلہ زیادہ لگتا ہو، وہ اصل میں بڑا ولی ہوتا ہے اور باقی بس ایویں خانہ پُری ہے۔

تیسرا طبقہ

تصوف اور طریقت کے بارے میں مسلمانوں کے اندر ایک تیسرا طبقہ بھی پایا جاتا ہے۔ جن کے خیالات، نظریات، اعتقادات اور اعمال کی تفصیلات پڑھنے، سننے اور دیکھنے کے بعد ہم درج ذیل نکات کے تحت پیش کر سکتے ہیں:

- طریقت اور تصوف، علمِ احسان کا دوسرا نام ہے۔ یہ شریعت کی باطنی صورت ہے، جس کا تعلق قلب، روح اور نفس کے ساتھ ہے۔ یہ صوفی کو شریعت کے ظاہر کے ساتھ ساتھ اپنے باطن اور قلب کی تطہیر و اصلاح میں مدد و رہنمائی دیتا ہے۔
- شریعت اصل ہے، جبکہ طرقت اس کی لونڈی اور خادمہ ہے۔ شریعت کے بغیر طریقت اور تصوف محض گمراہی، بے دینی اور الحاد ہے۔ یہ گروہ اسلام کے بنیادی ارکان کلمہ طیبہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، جہاد، حقوق العباد کی ادائیگی وغیرہ کو حقیقی دین سمجھتا ہے۔ اور اسلام کے بنیادی عقاید توحید، رسالت، ملائکہ، کتب، آخرت وغیرہ کو ہر عمل کی بنیاد اور ذریعۂ نجات کے تصور پر یقین رکھتا ہے۔
- ان کا موقف یہ ہے کہ نبوت ہر اعتبار سے ولایت سے افضل ہے۔ فیضِ نبوت، فیضِ ولایت سے اسی طرح اعلیٰ و ارفع ہے جیسے ایک پی ایچ ڈی (PhD) محقق ہے اور دوسرا محض پہلی دوسری جماعت کا طالب علم ہے۔ یہ طبقہ اولیاء اللہ کو علمِ قرآن، حدیث، فقہ وغیرہ کا حقیقی وارث سمجھتا ہے۔ اور عالمِ باعمل ہی کو صرف ولی اللہ جانتا ہے۔

Marfat.com

- اس گروہ کا یہ بھی موقف ہے کہ اہل اللہ کا فیض موروثی نہیں ہوتا۔ یہ صاحبِ استعداد، تقویٰ و پرہیزگاری کے معیار پر پورا اترنے والے ہر اُس صاحبِ نسبت کو حاصل ہو جاتا ہے، جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے۔ یہ گروہ تقویٰ، صبر، شکر، توکل، قناعت، شرم وحیا، عفوودرگزر، امانت، دیانت، صداقت، شرافت، عبادت، ریاضت وغیرہ جیسے اوصاف کو صوفی کے لیے لازم ملزوم سمجھتا ہے۔
- اس طبقے میں تزکیۂ نفس، تصفیۂ باطن، فکرِ معاد، اخلاص، دنیا سے بے رغبتی، حسد، غصہ، لالچ، شہوت اور تکبر کے قلع قمع کا دوسرا نام تصوف، حقیقت اور معرفت وغیرہ ہے۔
- اس مکتبۂ فکر میں علمِ دینیہ کی ترویج مخلوقِ خدا کی ہدایت و رہنمائی، غلبۂ اسلام اور اسلامی اقتدار کے فروغ کو سربلندی کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

خلاصۂ کلام

بندۂ ناچیز نے پوری ایمانداری اور ذمہ داری کے ساتھ انسانی معاشرے میں پھیلے ہوئے مختلف الاذہان افراد اور طبقات کے خیالات ونظریات اور اعمال واحوال کو سامنے رکھتے ہوئے مذکورہ بالا تین طبقات کے موقف کی ترجمانی کرنے کی کوشش کی ہے، جس میں انیس بیس کا فرق ہو سکتا ہے یا کچھ کلمات سے کسی کو اختلاف بھی ہو سکتا ہے جس کا ہر ایک کو حق حاصل ہے۔ لیکن میرے ان تمام الفاظ، کلمات اور جملہ جات کے پیچھے ٹھوس حقائق، دلائل اور شواہد موجود ہیں جس کو ضرورت پڑنے پر میں ثابت کرنے کا بھی پابند ہوں۔ آیئے اب تصوف کے ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے ہم جائزہ لیں کہ حقیقت میں تصوف کیا ہے؟ اس کی تعریف، اہمیت اور ضرورت کے اہم پہلوؤں پر اختصار سے روشنی ڈالیں اور تعین کریں کہ اصل حقیقت کیا ہے؟ اور کونسا طبقہ اور گروہ ہے جو قرآن وسنت کی حقیقی فکر کا حامل ہے۔

Marfat.com

اسلامی تصوف

کے آداب اور اہمیت

لفظ تصوف اور صوفی کا مفہوم

لفظ تصوف کے بارے میں صاحبانِ علم و دانش اور اہلِ لغت حضرات نے متعدد معانی و مفاہیم بیان کیے ہیں، جن کی ہلکی سی جھلک پیشِ خدمت ہے۔

۱۔ تصوف اور صوفی کا مادہ ''صفا'' ہے، جس کے معنی ہیں پاک صاف کرنا۔ اس کے لیے عام طور پر تزکیۂ نفس اور تصفیۂ باطن جیسے بھاری بھرکم الفاظ بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔

۲۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ صوفی اور تصوف کا لفظ صُوف سے نکلا ہے، جس کے معنی اون یا پشمینہ کے ہیں۔ وہ کہتے ہیں، کیونکہ پرانے وقتوں میں درویش صفت انسان اور دنیاوی جھمیلوں سے علیحدہ رہنے والے فقر پسند لوگ موٹا اون کا یا پشمینہ کا لباس پہنتے تھے اس لیے لفظ صُوفی دنیا سے بے رغبتی اور خدا سے شغل رکھنے والے کے لیے بولا جانے لگا۔

۳۔ ایک گروہ کی رائے یہ ہے کہ صوفی کا لفظ صُفّہ سے نکلا ہے۔ جس کے معنی اونچی جگہ، چبوترا یا تھڑا کے ہیں۔ اور احادیث میں مسجد نبوی شریف کے ساتھ حضور ﷺ کے مبارک حجرہ کے باہر ایک قطعۂ زمین جو زمین سے قدرے اونچا تھڑا نما بنایا گیا تھا اور جس میں صحابہؓ کی ایک جماعت تشریف فرما ہوتی تھی، جنھوں نے ''اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ'' (فقر میرے لیے باعثِ فخر ہے) کے اصول پر عمل کرتے ہوئے دنیاداری کے دھندوں سے لاتعلق ہو کر اپنی جان اور صلاحیتیں تحصیل علمِ قرآن، علمِ حدیث اور حکمت و دانائی کے لیے وقف کر رکھی تھی۔ وہ ہر وقت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر باش رہتے۔ جہاد اور تبلیغِ دین ان کا محبوب مشغلہ تھا۔ یہ بال بچوں کی ذمہ داری سے آزاد ہو کر مکمل طور پر اللہ تعالیٰ سے لو لگائے ہوئے تھے۔

وَتَبَتَّلْ اِلَیْہِ تَبْتِیْلاً (المزمل:۸)

Marfat.com

ترجمہ: اور سب سے قطع تعلق ہو کر اس کی طرف متوجہ ہو جا۔

ان خوش بخت صحابہ کرامؓ میں حضرت سیّدنا ابو ذر غفاریؓ، حضرت سیّدنا صہیب رومیؓ، حضرت سیّدنا سلیمان فارسیؓ اور حضرت سیّدنا ابو ہریرہؓ قابلِ ذکر ہیں۔

اب چونکہ قرونِ اولیٰ سلف صالحین کے دور سے ہمیشہ اہل اللہ کی کچھ جماعتیں اصحابِ صُفّہ کی اسی سنت اور طریقے پر عمل پیرا رہی ہیں، لہٰذا صُفّہ پسند طرزِ زندگی اختیار کرنے والوں کے لیے اہلِ دنیا نے صوفی اور صوفیا جیسے الفاظ استعمال کرنا شروع کر دیئے۔

حضرت علی بن عثمان ہجویریؒ المعروف داتا گنج بخشؒ اپنی شہرہ آفاق کتاب ''کشف المحجوب'' شریف کے تیسرے باب ''تصوف'' کے عنوان کے تحت لفظ صوفی اور صفا پر قابلِ قدر تحقیق اور بحث پیش کرتے ہیں، جس کا لبِ لباب کچھ یوں ہے۔ آپؒ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک جماعت صوفی کو صوفی اس لیے کہتی ہے کہ وہ کمبلی اوڑھتا ہے۔ ایک اور جماعت کہتی ہے کہ صوفی کو صوفی اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ بروزِ قیامت صفِ اوّل میں ہوگا۔ ایک گروہ کا کہنا ہے کہ صوفی اُس کو کہا جا سکتا ہے کہ جو اصحابِ صُفّہ کے ساتھ محبت کا تعلق رکھتا ہے۔

داتا صاحبؒ لکھتے ہیں کہ اگر تو صوفی کا متلاشی ہے تو یاد رکھ کہ صوفی ہونے کی شانِ صفا تو صرف حضرت سیّدنا صدیقِ اکبرؓ میں تھی جو ظاہری اور باطنی اعتبار سے غدار دُنیا کی محبت سے خالی تھے۔ اس لیے صدیقِ اکبرؓ ہی وہ ہستی ہے جسے امامِ اہلِ طریقت اور مقتدا اہلِ تصوف کہا جائے۔ اور یہی وہ پاک باطن تھے جن کا دل اغیار سے اس قدر صاف تھا کہ صحابہ کرامؓ میں بھی آپؓ کی ہستی کا ہمسر کوئی نہ تھا۔

صوفی کی اقسام

تصوف کی متعدد کتب کے مطالعہ سے صوفی کی تین اقسام سامنے آتی ہیں:

۱۔ صوفی ۲۔ متصوف۔ ۳۔ مستصوف

۱۔ صوفی وہ ہے جو اپنے وجود سے فانی ہو کر حق سے باقی ہو گیا۔ قیدِ مزاج وطبیعت سے آزاد ہو کر حقیقت الحقائق کے ساتھ مل گیا۔

۲۔ متصوف وہ ہے جو اس درجہ کے حاصل کرنے کی آرزو میں تکلف، مشقت ومجاہدہ کر رہا

Marfat.com

ہے اور صوفی بننے کا خواہش مند ہے اور صوفیائے کرامؒ کے رسم و رواج کی پیروی میں اپنی اصلاح کرتا ہے۔

۳۔ متصوف وہ ہے جو مال و منالِ دنیاوی حاصل کرنے کی غرض سے صوفیائے کرامؒ کے اعمال و افعال و حرکات کی نقل کرتا ہے۔ وہ صوفیا جیسے اقوال کہتا پھرتا ہے، اگرچہ خود محض بے خبر ہے اور کچھ نہیں جانتا۔ چنانچہ ایسے شخص کے متعلق مشائخ کرامؒ نے لکھا ہے:

اَلْمُسْتَصَوِّفُ عِنْدَ الصُّوْفِیَۃِ کَالذُّبَابِ وَعِنْدَ غَیْرِھِمْ کَالذِّئَابِ

ترجمہ: متصوف صوفیائے کرامؒ کے نزدیک ایک ذلیل مکھی ہے۔ اور عوام کے حق میں متصوف مثل بھیڑیئے کے ہے یا بجّو کی طرح۔

کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے سب بیکار ہے۔ اس لیے کہ وہ جو کچھ کرتا ہے اُس سے اُس کی مراد تھوڑے سے ٹکڑے کا حاصل کرنا ہے۔ تو خلاصہ یہ نکلا کہ صوفی صاحبِ وصول ہوتا ہے اور متصوف صاحبِ اصول اور متصوف صاحبِ فضول۔

تصوف اور صوفی کی اہم خصوصیات

❁ حضرت ابوالحسن نوریؒ فرماتے ہیں:

صوفی وہ ہیں جن کی روحیں کدورتِ بشریت سے مجلّا ہو چکی ہوں اور تمام آفاتِ نفسانیہ سے پاک ہو کر حرص و ہوائے شہوانیہ سے خلاصی پا کر دربارِ الٰہی میں صفِ اوّل کے اندر درجۂ تقرب پا جائیں اور ماسوا اللہ سے دور ہو چکی ہوں۔

❁ آپؒ کا یہ بھی فرمان ہے:

اَلصُّوْفِیُ الَّذِیْ لَا یَمْلِکُ وَلَا یُمْلَکُ

ترجمہ: صوفی وہ ہے جو نہ کسی کا مالک ہو نہ کسی کا ملک۔

یعنی صوفی وہ ہوتا ہے جس کی قید میں کچھ نہ ہو اور وہ خود کسی کی قید میں مقیّد نہ ہو۔

❁ حضرت ابن الجلاؒ فرماتے ہیں:

تصوف ایسی حقیقت کا نام ہے جس کی تعریف مخلوق کے رسم و رواج سے بالا ہوتی ہے۔

Marfat.com

- حضرت ابوبکر شبلیؒ فرماتے ہیں۔

تصوف شرکِ طریقت ہے۔اس لیے کہ متصوف اپنے دل کو محفوظ کرتا ہے غیر کے دیکھنے سے۔اور صوفی کی نظر میں وجود غیر معدوم ہوتا ہے۔

- حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

اَلتَّصوُّفِ خُلُقٌ فَمَنۡ زَادَ عَلَیۡکَ فِی الۡخُلُقِ زَادَ عَلَیۡکَ فِی التَّصوُّفِ

ترجمہ: تصوف ایک نیک خصلت ہے جو زیادہ نیک خصلت ہے وہ اعلیٰ صوفی ہے۔

- حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں:

کہ تصوف آٹھ خصلتوں پر مبنی ہے یعنی آٹھ پیغمبرانِ اوالعزم کی اقتدا سے صوفی صوفی بنتا ہے۔

۱۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی سخاوت
۲۔ حضرت اسحاق علیہ السّلام کی رضا
۳۔ حضرت ایوب علیہ السّلام جیسا صبر
۴۔ حضرت زکریا علیہ السّلام جیسا اشارہ
۵۔ حضرت یحیٰی علیہ السّلام جیسا دورِ غربت
۶۔ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی سیر وسیاحت کہ آپؑ اپنے سفر میں اس قدر مجرد تھے کہ سوائے ایک پیالہ اور کنگھی کے ہمراہ کچھ نہ تھا کہ جب کسی شخص کو دونوں ہاتھوں سے پانی پیتے دیکھا تو پیالہ پھینک دیا اور جب ایک شخص کو بالوں میں انگلیوں سے خلال کرتے دیکھا تو کنگھی بھی ضائع کر دی۔
۷۔ لبسِ صوف میں اتباع سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام ہو کہ آپؑ کا لباس ہمیشہ پشمینہ کا رہتا تھا۔
۸۔ فقرِ سیّد الانبیا ﷺ کی اقتدا کہ روئے زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں عطا ہوئیں، لیکن عرض کی، ''الٰہی! میں یہ نہیں چاہتا، بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک روز کھاؤں اور ایک روز بھوکا رہوں''۔اور یہ اصول معاملۂ تصوف میں سب سے بہترین خصلت ہے۔

المختصر صوفی وہ ہے جو مکمل طور پر کدورتِ بشریہ سے پاک اور صاف ہو کر اپنے رب کی بارگاہ میں دائمی حاضری وحضوری کے مقام پر فائز ہو جائے۔

Marfat.com

تصوف کے چند دیگر بنیادی آداب

قرآن وسنت اور اقوال وافعال واحوالِ صوفیا کے گہرے مطالعہ کے بعد جو آدابِ تصوف سے آگاہی ملتی ہے ان میں سے چند ایک کا ذکر کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

۱۔ ادبِ محبت کی پاسداری

- حضرت ابوحفص نیشاپوریؒ کا ارشاد ہے:

تصوف ایک ایسے مجموعۂ ادب کا نام ہے جو ہر وقت اور ہر مقام اور ہر حال میں صوفی کو ادبِ محبت بجالانے پر معمور کردے۔

۲۔ تصوف رسوم ورواج کا نام نہیں

- حضرت ابوالحسن نوریؒ فرماتے ہیں:

لَیسَ التَّصَوُّفُ رَسُوْمًا وَّلَا عُلُوْمًا وَلٰکِنَّهٗ اَخْلَاقٌ

ترجمہ: تصوف رسوم وعلم نہیں ہے بلکہ یہ تو حُسنِ اخلاق کا نام ہے۔

یعنی اگر تصوف رسمی چیز ہوتی تو مجاہدہ وریاضت سے حاصل ہوجاتی اور اگر یہ علم ہوتا تو محض تعلیم وتعلّم سے حاصل ہوجاتا۔ تو ثابت ہوا کہ تصوف ایک خصلتِ خاص کا نام ہے اور جب تک یہ خصلت خود اپنے اندر نہ پیدا کرے اس وقت تک وہ حاصل نہیں ہوتی۔

۳۔ تصوف پاکیزہ خصلت کا نام

- حضرت مرتعشؒ فرماتے ہیں:

التصوف حسن الخلق'' یعنی تصوف نیک خصلت کو کہتے ہیں اور خصلت وہ خاص فعل ہے جو بغیر بناوٹ اور تکلّف کے صادر ہو۔

Marfat.com

علمِ تصوف کیوں ضروری ہے؟

حصولِ علم کے لیے ماہرِ علم کی ضرورت

تجربہ اور مشاہدہ دونوں پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ہر علم کے حاصل کرنے کے لیے ایک ایسے معلّم کی ضرورت ہے جو اس علم میں مہارت اور دسترسِ کامل رکھتا ہو۔ ہم نے کبھی نہیں دیکھا کہ ایک متعلّم جو کسی ریاضی کے دقیق مسئلہ کو حل کرنا چاہتا ہو، ایک جوہری کے پاس جائے اور اپنے دامن کو گوہرِ مراد سے بھر لائے یا قدرت کے کسی خرقِ عادت ظہور کی کنہ تک پہنچنے کے لیے بجائے عالمِ طبیعیات کے ماہر کے ایک سنار کے آگے زانوئے ادب طے کرے اور زیورِ حصولِ مدعا سے آراستہ ہو آئے۔ یا زمین کی چار ہزار سال پیشتر کی حالت کو معلوم کرنے کے لیے کسی عالمِ طبیعیات کی بجائے چاند کی بوڑھی اماں جان کے آگے دستِ سوال دراز کرے تو سوائے اس پشیمانی کے یہ پیرِ فرتوت ایک لحہ بھر کے لیے بھی اپنے چرخہ سے نظر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھے۔ جب علومِ دنیوی کا یہ حال ہے تو صاف ظاہر ہے کہ رُوحانیات میں کمال حاصل کرنے کے لیے حواسِ ظاہری معاون و مددگار ہونے کی بجائے الٹا ٹھوکر کا پتھر بن جاتے ہیں۔ تو ایک معلمِ حقیقی کی کتنی ضرورت ہے؟

دنیاوی علم کے ماہرین اور علمِ تصوف

مشرقی تہذیب کا مشرقی دماغوں پر ایک نہایت ہی ناگوار اثر یہ ہوا ہے کہ بعض کوتاہ اندیش طبائع دنیوی علوم کے کسی خاص شعبہ مثلاً ریاضی، فلسفہ، طبیعیات وغیرہ میں دانہ از خروارے حاصل کر کے اپنے تئیں عالمِ جید اور دانائے بے خطا تصور کرنا شروع کر دیتے ہیں اور ہر بات اور ہر معاملہ میں جن کی نسبت شاید انہیں اتنا بھی علم نہ ہو جتنا گدھے کو لعل و جواہر کی قیمت اور خوبصورتی کی بابت ہو سکتا ہے، دخل دینا اور صائب رائے کا اظہار کرنا اپنا حق غیر متنازعہ سمجھ لیتے ہیں۔ بدقسمتی سے علم کا یہ چھوٹا سا قطرہ جو ایسے ہضم نہ کر سکنے والے دماغوں میں اتفاقاً ٹپک پڑتا ہے، غرور

Marfat.com

اور نخوت کی حرارت پا کر سروں کو خودسری اور راؤں کو خود رائی کے بخارات سے بھر دیتا ہے، جس کالازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے دماغ سیلف ہیلپ (Self-help) کی آڑ میں نہ تو خود کچھ سیکھتے اور ترقی کی طرف قدم بڑھاتے ہیں اور نہ کسی معلمِ حقیقی اور رہبرِ کامل کے آگے زانوئے ادب طے کرنا پسند کرتے ہیں بلکہ الٹا اسے ایک قسم کی عار اور کسرِ شان تصور کرتے ہیں۔

لہٰذا ایسے اصحاب کے لیے جو کسی نا معلوم شعبۂ علوم میں عموماً اور تصوف جیسے مشکل علمِ مکاشفہ میں کسی رہبر کامل کی رہنمائی کو حاصل کرنا اپنے لیے عار یا کسرِ شان تصور کرتے ہیں، ہمیشہ علمِ لدنی کے معارف سے محروم رہتے ہیں۔

رہبر کیوں ضروری ہے؟

اخلاصِ نیت سے قربِ خداوندی کی دائمی لذت وحلاوت حاصل کرنے کے خواہش مند کے لیے چند قابلِ توجہ نکات عرضِ خدمت ہیں۔ تمام اولیائے کرامؒ جو اس راستہ کو طے کر کے عرفانِ الٰہی کے اعلیٰ سے اعلیٰ مقامات پر پہنچ چکے ہیں۔ اس بات پر متفق اللسان ہیں کہ ہر مبتدی پر لازم ہے کہ سچی توبہ کرنے کے بعد، جب کہ اس کا دل اور زبان اپنے گزشتہ گناہوں سے استغفار اور آئندہ اجتناب کے اقرار میں متفق البیان ہوں، ایک ایسے مرشد کی تلاش کرے جو راستہ کے نشیب وفراز سے بخوبی آگاہ ہو۔ مقامات رنج وراحت کو اچھی طرح جانتا ہو۔ تجربہ کار صائب الرائے ہو۔ اور مرید کی اندرونی بیماریوں اور ان کے علاج معالجہ سے پورا ماہر ہو۔ اگرچہ ہر شخص کو شروع سے ہی مرشد کی ضرورت نہیں ہوا کرتی اور توبہ استغفار کا بیج صرف خداوندِ تعالیٰ کے فضل ورحمت سے ہی دل کی زمین میں بویا جاسکتا ہے، لیکن جب یہ بیج ایک دفعہ بویا جاچکے اور اس کی آئندہ نشوونما کے لیے مرشدِ کامل کی نگہبانی نہایت ہی ضروری ہو تو اولیائے کرامؒ نے اس بارے میں مندرجہ ذیل دلائل اپنی تصانیف میں بیان کیے ہیں۔

۱۔ لاکھوں اللہ والوں کا راستہ

جب انسان کعبہ تک کسی رہبر کی رہنمائی کے بغیر نہیں جاسکتا، حالانکہ راستہ بالکل ظاہر اور عیاں ہے اور خداوند تعالیٰ نے چلنے کو پاؤں اور دیکھنے کو آنکھیں عطا کر رکھی ہیں، تو پھر یہ کیسے

Marfat.com

ممکن ہوسکتا ہے کہ ہم ایسے راستے پر جو ایک لاکھ کئی ہزار برگزیدہ انبیاء کا راستہ کہلاتا ہے اور جہاں ہمارے ظاہری حواس واعضا بالکل بیکار ہو جاتے ہیں، کسی رہبر کامل کی رہنمائی کے بغیر قدم اُٹھا سکیں۔

۲۔ ہلاکت سے بچاؤ کا راستہ

جس طرح دنیاوی گزرگاہوں پر ہزاروں چور اور رہزن بے معین و مددگار مسافروں کو لوٹنے کے لیے موجود ہوتے ہیں اور ایسے راستوں پر ہوشیار محافظوں کی نگہبانی کے بغیر سفر کرنا نہ صرف حماقت بلکہ جان بوجھ کر ہلاکت کی غار میں کودنا ہوتا ہے، اسی طرح باطنی راستہ پر بھی ہزاروں ڈاکو اور رہزن دنیوی ہوا و ہوس اور نفسانی خواہشات کی شکل میں منڈلا رہے ہوتے ہیں۔ رہبر کی نگہبانی کے بغیر سفر کرنا نہ صرف سخت خطرناک بلکہ ابدی ہلاکت کو خود دعوت دینا ہے۔

۲۔ ایمان کی سلامتی کا راستہ

اس خطرناک اور مخفی راستہ میں بے شمار مہیب غاریں اور پگڈنڈیاں ہیں، جو سب کی سب بدعتستان کی طرف جاتی ہیں اور جو اُن بدنصیب حضرات کی نقشِ پا ہیں جنھوں نے کسی رہبر کامل کی رہنمائی کو ننگ و عار تصور کر کے صرف اپنے ہی دماغی قوائے کے بھروسہ پر اس خطرناک اور مخفی راستہ کو طے کرنا چاہا۔ لیکن جلد ہی اصل راستہ سے بھٹک کر ان پگڈنڈیوں پر پڑ گئے۔ اور بدعتستان کے ریگستانوں اور ہولناک بیابانوں میں سرگرداں راہ ہو کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر کفر والحاد کے عمیق غاروں میں جان کھو بیٹھے۔ بعض جو ان بدعات سے بچ نکلے وہ نفسانیت اور ہوا و حرص کے طلاطم خیز سمندر میں ایسے غرق ہوئے کہ پھر نکلنا نصیب نہ ہوا اور دین و ایمان دونوں ہاتھ سے جاتے رہے۔

۴۔ بامراد لوگ

برخلاف اس کے ان سعادتمند حضرات نے، جنھوں نے اپنے کمزور دماغی قوائے کو ناقابلِ اعتماد جان کر رہبر کامل کی رہنمائی کو اختیار کیا، اس راستہ کو بے خوف وخطر طے کر گئے اور راستہ میں ان بدقسمت حضرات کی لاشوں اور اسباب و ہلاکت کو دیکھ کر جنھوں نے اپنے تئیں مرشد کامل کی

Marfat.com

رہنمائی سے بے نیاز خیال کیا، عبرت حاصل کرتے گئے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ خطرات ہر طالبِ ہدایت کو لاحق ہوتے ہیں۔ لیکن ایک مرشد کامل اپنی مخفی ہدایات واشارات سے اپنے مرید کو ان سب سے مامون اور مصئون منزلِ مقصود تک پہنچا دیتا ہے۔ ورنہ نہایت اغلب ہے کہ طالبِ سلوک کسی بلا، بدعت میں گرفتار ہو کر سب کچھ کھو بیٹھے۔

۵۔ اعلیٰ درجات کے لیے راہنمائی

جوں جوں ایک ارادتمند میدانِ سلوک میں قدم اٹھاتا ہے اس کی روح اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی درجات پر فائز ہوتی جاتی ہے۔ حتیٰ کہ اسے ایسا کمال حاصل ہو جاتا ہے کہ جسم عنصری کو فنا کر کے وہ سوائے خدا کی ذات کے چاروں طرف کچھ نہیں دیکھتا۔ وہ گویا لوہے کی طرح عرفانِ الٰہی کی آگ میں خود آگ ہو جاتا ہے۔ یا یوں کہو کہ اس کا دل شیشہ کی مانند صاف ہونے کے باعث الٰہی تجلیات کو جذب کرتا اور چاروں طرف منعکس کرتا ہے۔ سوائے نورِ خدا کے اسے کچھ اور نظر نہیں آتا اور بے ساختہ ''انا الحق'' پکار اٹھتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر ممکن ہے کہ طالب کو منزل مقصود پر پہنچ جانے کا گمان ہو جائے کیونکہ اس کا دماغ اس حالت کے ادراک سے قاصر ہوتا ہے اور اگر اس مقام پر ایک زبردست اور کامل مرشد مددگار نہ ہو تو ڈر ہے کہ کہیں ایمان نہ کھو بیٹھے اور وحدانیت کے غلط خیال کا شکار نہ ہو جائے۔

۶۔ رحمانی وشیطانی مظاہرات کا فرق

طالبِ راہِ سلوک میں عجیب وغریب روحانی منظر اور عقل کو دنگ کرنے والے شیطانی، نفسانی اور الٰہی مظاہرات کا مشاہدہ کرتا ہے۔ لیکن شیطانی اور الٰہی مظاہرات کے درمیان تمیز کرنے میں اس کی عقل قاصر ہوتی ہے اور اگر اس مقام پر اسے ایک کامل مرشد کی، جو اُن عجائبات سے بخوبی واقف ہو، دستگیری نصیب نہ ہو تو آگے ترقی کا راستہ مسدود ہو جاتا ہے۔

حاصلِ کلام

جب خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے کسی انسان کی چشمِ بصیرت کھل کر نیکی اور بدی میں تمیز

Marfat.com

کرنے لگ جائے اور نیکیوں میں تعجیل اور بدیوں سے احتراز کرنے کا عزم مصمم کر لے لیکن سابقہ طغیان وسرکشی کے باعث اس کا دل اور نفس اس کے ضبط وانضباط سے ایسے آوارہ ہو گئے ہوں کہ اصلاح اختیاری ایک امرِ موہوم نظر آئے تو اسے لازم ہے کہ کسی مرشد کامل کی اتالیقی میں اپنے حالات کو بہترین بنانے کا عزم بالجزم کرے۔ مرشد اسے اپنے سایۂ عاطفت میں لے کر اس کے دل اور نفس پر دوبارہ قبضہ کرنے میں نہایت ہی بیش قیمت مدد دے گا۔ تمام عیوب سے آہستہ آہستہ اس کا دامن پاک کر دے گا اور بری صحبتوں سے اسے بچائے رکھے گا۔ ایک کامل استاد یعنی مرشد کی اتالیقی میں شاگرد یعنی طالب گھنٹہ بھر میں وہ کچھ کر دکھلاتا ہے جو اکیلا ایک سال میں بھی نہیں کر سکتا۔

مذکورہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو گئی کہ علمِ تصوف دین کے بنیادی اجزاء میں سے ایک ہے، جو بندہ کے ظاہر کو شریعت کے ظاہر سے آراستہ کرتا ہے اور باطن کو شریعت کے باطن سے پیراستہ کرتا ہے۔ وہ جسم کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے اور قلب کے ساتھ دیدارِ خداوندی سے فائز المرام ہوتا ہے۔ وہ روزہ، حج، زکوٰۃ اور حقوق العباد کی ادائیگی کے ساتھ اخلاص وایثار، صبر وشکر، توکل، عشقِ الٰہی، عشقِ مصطفیٰ ﷺ، امانت، دیانت، صداقت، شرافت وغیرہ جیسے لازوال اخلاقی اور رُوحانی اقدار کی چلتی پھرتی تصویر بن جاتا ہے۔

Marfat.com

سلاسلِ طریقت کا مختصر تعارف و تعلیمات

راویانِ حدیث کی طرح راویانِ ذکر و اخلاص کو سلاسلِ طریقت کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، جس کی اصل و نقل مرفوع حدیث کی طرح پیشوائے عالمین اور رحمۃ للعالمین ﷺ کی ذاتِ بابرکت سے اتصال و تعلق رکھتی ہے۔ عرب و عجم میں جن سلاسلِ طریقت نے شہرتِ دوام حاصل کی ان میں سلسلۂ نقشبندیہ، سلسلۂ قادریہ، سلسلۂ چشتیہ اور سلسلۂ سہروردیہ کے نام شامل ہیں۔ آیئے اب باری باری ان کا مختصر تعارف حاصل کریں۔

سلسلۂ نقشبندیہ

سب سے پہلے دیکھئے کہ نسبتِ نقشبندیہ کیا ہے؟ تو سادہ سے الفاظ میں یوں سمجھیں کہ یہ ایک پاکیزہ صفت، صاحب ورع و تقویٰ، امام الطریقہ، غوث الخلیقہ، ولی کامل اور بندۂ مومن کے ساتھ قلبی، روحی، عشقی اور ظاہری و باطنی نسبت کا نام ہے۔ آیئے اس مردِ وحید، عالمِ ربانی اور غوثِ صمدانی کا مختصر تعارف حاصل کریں تا کہ آپؒ کے بلند پایہ مرتبہ کے ساتھ ساتھ آپؒ کے صاحب نسبت خوش نصیب پیروکاروں کا بھی تعارف ہو سکے۔

اسمِ گرامی

محمد بن البخاری، بہاؤالدین کنیت اور شاہِ نقشبند لقب ہے۔

Marfat.com

ولادت باسعادت

۴ محرم الحرام ۷۱۸ ہجری قصرِ عارفاں (قصر ہندواں) میں ہوئی، جو بخارا (سمرقند) سے ایک فرسنگ کے فاصلہ پر ہے۔

ابتدائی حالات

آپؒ کی ولادت باسعادت سے پہلے حضرت خواجہ محمد بابا سماسیؒ نے آپؒ کی ولادت کی بشارت سنائی اور آپؒ کے علمی اور روحانی کمالات کی بھی خبر دی۔ آپؒ کی ولادت کے تیسرے روز خواجہ صاحب نے آپؒ کو اپنی فرزندی میں قبول فرمالیا اور اپنے خلیفہ خاص حضرت خواجہ سیّد امیر کلالؒ کے سپرد فرمایا تاکہ تعلیم و تربیت کے مراحل طے کروائیں۔ آپؒ کو باطنی طور پر حضرت خواجہ خواجگان عبدالخالق غجدوانیؒ سے خاص قلبی و روحی نسبت حاصل تھی۔

آپؒ کا شجرہ طریقت

خواجہ بہاؤالدین نقشبندؒ، حضرت سیّد امیر کلالؒ، حضرت محمد بابا سماسیؒ، حضرت علی عزیزان علی رامتنیؒ، حضرت خواجہ محمود فغنویؒ، حضرت محمد عارف ریوگریؒ، حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانیؒ، حضرت خواجہ یوسف ہمدانویؒ، حضرت بوعلی فارمدیؒ، حضرت ابوالحسن خرقانیؒ، حضرت بایزید بسطامیؒ، حضرت امام جعفر صادقؓ، حضرت امام قاسمؒ، حضرت سلمان فارسیؓ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ۔

وصال و مزار

آپؒ دوشنبہ (سوموار) ۳ ربیع الاوّل ۷۹۱ھ میں ۷۳ برس کی عمر میں اپنے خالقِ حقیقی سے جاملے۔ آپؒ کا مزار شریف قصرِ عارفاں (بخارا شریف) میں ہے۔

خدماتِ اسلام

حضرت شاہ نقشبند بخاری اویسیؒ اسلام کے وہ بطلِ جلیل ہیں جنہوں نے دینِ اسلام کی

Marfat.com

روشنی اور خوشبو چہار دانگ عالم میں پھیلانے کا حق ادا کر دیا۔ آپؒ کے نفوس قدسیہ کی برکت سے تاریک دلوں میں اللہ کے ذکر کا اجالا ہوا۔ عشقِ الٰہی کے نور سے جہالت و گمراہی کے اندھیروں میں ڈوبی ہوئی انسانیت کو رُشد و ہدایت کی منزل ملی۔ آپؒ کے جملہ ارشاداتِ عالیہ میں سے چند ایک نظرِ قارئین ہیں:

۱۔ مجھے تیس برس ہو چکے ہیں کہ جو کچھ میں اپنی زبان سے کہتا ہوں میرا الجبار مولیٰ اس کو پورا فرما دیتا ہے۔

۲۔ مجھے اور میرے مریدوں کو اللہ تعالیٰ نے ذکرِ خفی کے ذریعے اپنے قرب و محبت کا خصوصی راستہ عطا فرمایا ہے۔

۳۔ میرے سلسلۂ طریقت میں باقی اہل اللہ کی انتہا کو ابتداء میں درج کر دیا گیا ہے۔

۴۔ میرے طریقۂ عشق و وفا پر چلنے والا اور قائم رہنے والا جس قبر میں جائے گا اللہ تعالیٰ چاروں طرف پچاس پچاس قبر والوں کی بھی بخشش فرمادے گا۔

۵۔ میرا طریق صحابہ کرامؓ کا طریقہ ہے جو صحبتِ شیخ، محبتِ شیخ اور خدمتِ شیخ کے ذریعے تکمیل کی منازل طے کرواتا ہے۔

۶۔ اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہے کہ جو کوئی میرے سلسلۂ طریقت میں بلاواسطہ یا بالواسطہ داخل ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے نوازے گا۔ (بشرطِ استقامت واستواری)

۷۔ میرے سلسلۂ بیعت میں چلوں اور ریاضتوں کی بجائے التزامِ سنت کو ہر کامیابی کی سیڑھی بنایا گیا ہے۔ نیز میرے طریقے میں مرید کو جذبہ پہلے دیا جاتا ہے اور سلوک کی منازل بعد میں طے کروائی جاتی ہیں۔

نسبتِ نقشبندیہ کے دیگر نام

نسبتِ نقشبندیہ اصل میں اللہ والوں کے ساتھ قلبی، روحانی اور عقیدت و محبت کے ربط و تعلق کا نام ہے۔ جس کی ابتدا آقائے دو جہاں نورِ مجسم، شفیع معظم، رحمت عالمین، آقائے آدم و بنی آدم جنابِ محمد رسول اللہ ﷺ کے یارِ غار، یارِ مزار، یارِ سفر و حضر، یارِ صلح و جنگ یعنی حضرت سیّدنا صدیق اکبرؓ سے ہوتی ہے۔ تو گویا نسبتِ نقشبندیہ اصل میں نسبتِ صدیقی ہے کیونکہ آپؓ کے سینہ

Marfat.com

بے کینہ میں جو فیضِ نبوت کے سمندر آقائے دو جہاں ﷺ نے ڈالے تھے، وہی چشمے آپؓ کے چاہنے والوں کے سینوں سے اُبل رہے ہیں۔

قارئینِ کرام! سیّدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ قرآنِ حکیم کی متعدد آیات آپؓ کی صداقت کی گواہ ہیں۔ آقائے عرب و عجم ﷺ کی سینکڑوں احادیث سیّدنا حضرت صدیق اکبرؓ کی صداقت اور رفعت کا پتہ دیتی ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی حیاتِ طیبہ میں آپؓ کو تمام صحابہؓ کا امیرِ حج بنا کر بھیجا۔ آپؓ کی اقتداء میں حضور نبی کریم ﷺ کی موجودگی میں صحابہؓ نے کئی نمازیں ادا کیں۔ آپؓ کی جانی، مالی، بدنی خدمات ضرب المثل ہیں۔ بقول علامہ اقبالؒ

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لیے ہے خدا کا رسول ﷺ بس

رحمۃ للعالمین ﷺ کے سینۂ الم نشرح میں اللہ رب العالمین نے فیض کے جتنے خزانے انڈیلے تھے وہ سارے کے سارے خزانے مرشد برحق نے اپنے مرید برحق کے سینے میں ڈال دیئے کہ یہی سینہ اس قابل تھا جو اتنی بڑی امانت کو سنبھال سکتا۔ جملہ صحابہ کرامؓ نے بھی آقائے دو جہاں ﷺ کے پردہ فرمانے پر جناب صدیقِ اکبرؓ کے دست حق پرست پر بیعت کر لی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا:

مَاصَبَّ اللّٰہُ فِیْ صَدْرِیْ شَیْئًا اِلَّا وَقَدْ صَبَبْتُہٗ فِیْ صَدْرِ اَبِیْ بَکْرٍ

(الاسرار المرفوعہ، ص ۳۴۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے جو نور میرے سینہ میں بہایا تھا وہ میں نے ابوبکر صدیقؓ کے سینے میں بہا دیا ہے۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا:

اِرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْبَکْرٍ (الحدیث)

ترجمہ: میری اُمت میں رحیم ترین اُمت کے ساتھ ابوبکر صدیقؓ ہیں۔

۱۔ نسبتِ نقشبندیہ حضرت سیّدنا صدیقِ اکبرؓ سے لے کر حضرت خواجہ خواجگان خواجہ بایزید بسطامیؒ تک نسبتِ صدیقیہ اور سلسلۂ صدیقیہ کے نام سے جانی جاتی تھی۔ بعض کتب میں

Marfat.com

اس کو صوفیاء ملامتیہ کے نام سے بھی بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ حضرت سیّدنا خواجہ بایزید بسطامیؒ سے لے کر خواجہ خواجگان حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ تک اسے سلسلۂ طیفوریہ بھی کہا جاتا رہا۔

۳۔ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ سے لے کر امام الطریقہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند بخاری اویسیؒ المعروف شاہِ نقشبند تک اس سلسلہ کو سلسلۂ خواجگان کہا جاتا رہا۔

۴۔ حضرت شاہِ نقشبند بخاریؒ سے امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ تک اسے سلسلۂ نقشبندیہ کے نام سے پکارا گیا۔

۵۔ امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نسبت اور شخصیت سامنے ہونے سے اب اسے نقشبندیہ مجددیہ کے نام سے پہچانا جاتا ہے۔

۶۔ حضرت خواجہ علاؤ الدین عطارؒ کی نسبت سے بعض اوقات اسے سلسلۂ نقشبندیہ علائیہ اور حضرت خواجہ عبیداللہ احرارؒ کی مناسبت سے سلسلۂ نقشبندیہ احراریہ کا نام بھی دیا گیا۔

۷۔ امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نسبت خاصہ کے علاوہ اب اس نسبت اور سلسلہ کے پیروکاروں نے اپنے مشائخ کی مناسبت سے سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ توکلیہ، نقشبندیہ مجددیہ نوریہ، نقشبندیہ امینیہ، نقشبندیہ مجددیہ عظیمیہ کے نام بھی دیئے ہیں۔

سلسلۂ قادریہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

سلسلۂ قادریہ حضرت محبوبِ سبحانی، قطبِ ربانی، غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانیؒ (متوفی ۵۶۱ھ) سے منسوب ہے۔

آپؒ کی ولادت

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ حسنی سادات میں سے ہیں۔ والدہ کی طرف سے آپؒ حسینی

Marfat.com

ہیں۔ آپؒ یکم رمضان المبارک ۴۷۰ھ (بمطابق ۱۰۷۸ء) کو بمقام ''گیلان'' (جیلان) میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی میں والد کا سایہ سر سے اُٹھ گیا۔

ابتدائی حالات

ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے مکتب سے پائی اور اٹھارہ برس کی عمر میں تحصیلِ علم کے لیے بغداد پہنچے۔ آپؒ نے بے شمار شیوخ واساتذہ سے علم حاصل کیا۔ آپؒ نے عام علوم کے علاوہ علمِ قرأت، علمِ تفسیر، حدیث، فقہ، کلام، لغت، ادب، نحو، صرف، عروض مناظرہ اور تاریخ انسان وغیرہ میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔

بیعت اور خرقۂ خلافت

آپؒ نے حضرت قاضی شیخ ابوسعید مبارک مخرمیؒ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ خرقہ عطا کرتے ہوئے مرشد نے فرمایا:

''اے عبدالقادر! یہ وہ خرقہ ہے جو رسول اللہ ﷺ سے بتوسط حضرت امیرؓ وخواجہ حسن بصریؒ دست بدست مجھ تک پہنچا ہے''۔

آپؒ نے جمیع سلاسلِ صدیقیہ، فاروقیہ، عثمانیہ، علویہ حسنیہ جدید، علویہ حسینیہ، علومیہ حبیبہ میں بھی خلافت پائی۔

آپؒ کی کتب

آپؒ نے شریعت وطریقت کے موضوعات پر کئی کتابیں تصنیف کیں، جن کے نام یوں ہیں:

۱۔ غنیۃ الطالبین	۲۔ فتوح الغیب	۳۔ فتح الربانی والفیض الرحمانی
۴۔ مکتوباتِ غوثیہ	۵۔ الہاماتِ غوثیہ	۶۔ دیوان محی
۷۔ قصیدہ حمیرہ	۸۔ قصیدہ قطبیہ	۹۔ اسبوع شریف
۱۰۔ دعائے فتح البصائر	۱۱۔ قصیدہ روحیہ	۱۲۔ درود کبریت احمر

Marfat.com

۱۳۔ چہل کاف ۱۴۔ جلاء الخواطر فی الباطن والظاہر
۱۵۔ یوافقیت الحکم ۱۶۔ درود اکسیر اعظم ۱۷۔ اسمائے سبعہ معہ توجہات
۱۸۔ قصیدہ طالبیہ

سلسلۂ قادریہ کے مشہور بزرگ

۱۔ سیّد جمال اللہ الملقب بہ حیات المیر زندہ پیرؒ

یہ حضرت غوثِ اعظمؒ کے پوتے اور تاج الدین عبدالرزاقؒ کے صاحبزادے ہیں۔ روایت ہے کہ حضرت غوثِ اعظمؒ کی دعا سے آپؒ نے عمرِ دائمی پائی۔ اگرچہ ان کی سکونت دریا سمرقند میں ہوتی ہے، رجال الغیب کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اور تاحال زندہ موجود ہیں۔ ان کے سلسلۂ فقر میں سے سیّد شاہ شریف عریضی خوارزمی قادریؒ پنجاب (سیالکوٹ) میں گزرے ہیں۔ پنجاب کے مشہور درویش حضرت بہلول دریائیؒ بھی حیات المیرؒ (زندہ پیر) کے مرید تھے۔

۲۔ حضرت سیّد عون قطب شاہ علوی عباسی بغدادیؒ

حضرت غوثِ اعظمؒ نے انہیں تبلیغِ اسلام کے لیے ہندوستان کی طرف بھیجا تھا۔ ان کے وجود سے صدہا لوگ حلقۂ اسلام میں داخل ہوئے۔ آخر بغداد واپس چلے گئے۔

۳۔ حضرت سخی سرور سلطان سعید احمد قادریؒ

آپؒ کے والد عرب سے وارد پنجاب ہوئے۔ آپؒ نے کرسی کوٹ (ملتان) سے جا کر حضرت غوثِ اعظمؒ سے خرقہ ارادت وخلافت حاصل کیا۔ آپؒ بمقام سوہدرہ دریائے چناب کے کنارے چند سال تک عبادات کرتے رہے۔ پھر دھونکل متصل وزیرآباد (ضلع گوجرانوالہ) میں چندے قیام کیا۔ ۵۷۷ھ میں شہید ہوئے۔ مزار بمقام نگاہہ ضلع ڈیرہ غازی خان میں ہے۔ آپؒ کے مریدین سروری قادری کہلاتے ہیں۔

Marfat.com

سلسلۂ چشتیہ

حضرت خواجہ ابواسحاق شرف الدینؒ

سلسلہ چشتیہ حضرت خواجہ ابواسحاق شرف الدین شامی چشتیؒ (متوفی ۳۲۹ھ) سے منسوب ہے۔

آپؒ کا شجرۂ طریقت

خواجہ ابواسحاق شرف الدین شامی چشتیؒ (متوفی ۳۲۹ھ)، خواجہ کریم الدین علو دینوری حذیفہ المرعشیؒ (متوفی ۲۷۶ھ)، سلطان ابواسحاق ابراہیم ادھم بلخیؒ (متوفی ۲۶۱ھ)، ابوالفیض فضیل بن عیاضؒ (متوفی ۱۸۷ھ)، خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ، حضرت حسن بصریؒ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔

سلسلۂ چشتیہ کے مشہور بزرگ

ا۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ

آپؒ کا پورا نام معین الدین حسن سنجری چشتیؒ ہے۔ آپؒ سید غیاث الدینؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ آپؒ حضرت امام حسن عسکریؒ کی اولاد سے ہیں۔ آپؒ دیارِ سجستان کے قصبہ سنجر میں ۶۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔ مورخین نے آپؒ کا سنِ ولادت ۵۳۰ھ سے ۵۳۷ھ درج کیا ہے۔

آپؒ کا شجرۂ طریقت

حضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ (متوفی ۶۳۳ھ)، خواجہ ابوالنور عثمان ہارونیؒ (متوفی ۶۱۷ھ)، خواجہ نیر الدین حاجی شریف زندنیؒ (متوفی ۶۱۲ھ)، خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ (متوفی ۵۲۷ھ)، خواجہ ناصر الدین ابو یوسف بن محمد سمعان شاقلانی چشتیؒ (متوفی ۴۵۹ھ)، خواجہ

Marfat.com

ناصح الدین ابو محمد چشتیؒ (متوفی ۴۱۱ھ)، خواجہ ابو احمد ابدال بن فرسناد چشتیؒ (متوفی ۳۵۵ھ)، خواجہ شرف الدین ابو اسحاق شامی چشتیؒ (متوفی ۳۲۹ھ)۔

آپؒ کے ملفوظات

آپؒ کی تعلیمات ’’ملفوظات‘‘ کی صورت میں مرتب کی گئی ہیں۔ ایک کتاب ’’دلیل العارفین‘‘ میں آپؒ کی بارہ صحبتوں کے ملفوظات درج کیے گئے ہیں۔ اس میں مختلف دینی مسائل اور صوفیانہ رموز بیان کیے گئے ہیں۔

۲۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

آپؒ کا نام ’’بختیار‘‘ اور لقب ’’قطب الدین‘‘ ہے۔ عرفِ عام میں ’’خواجہ کاکی‘‘ کہلاتے تھے۔ آپؒ حضرت امام تقیؒ کی اولاد میں سے ہیں۔ والد کا نام سیّد موسیٰ ہے۔ آپؒ اوش کے رہنے والے تھے۔ آپؒ نے بغداد میں حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے دستِ حق پر بیعت کی۔ آپؒ اپنے مرشد کے ساتھ برصغیر میں وارد ہوئے اور دہلی میں مقیم رہے۔

آپؒ کے ملفوظات

آپؒ کے ملفوضات کا مجموعہ حضرت فریدالدین شکر گنجؒ نے مرتب کیا جس میں سات مجالس کے ملفوضات درج ہیں۔

۳۔ حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکرؒ

آپؒ حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے مرید اور خلیفہ تھے۔ آپؒ کا اسمِ گرامی ’’مسعود‘‘ اور لقب ’’فریدالدین‘‘ تھا۔ آپؒ ملتان کے ایک قصبہ ’’کوٹھے وال‘‘ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا دورِ حیات ۵۶۹ھ سے ۶۶۴ھ تک پھیلا ہوا ہے (یاد رہے کہ آپ کی سن پیدائش و سن وفات کے بارے میں اختلافات ہیں)۔ آپؒ کے والد ماجد کا نام جمال الدین سلیمانؒ ہے۔ آپؒ حضرت عمر بن الخطابؓ کی اولاد میں سے ہیں۔

Marfat.com

آپؒ کے ملفوظات

آپؒ کے ملفوضات کے دو مجموعے ملتے ہیں۔ اوّل، ''راحت القلوب'' جسے حضرت نظام الدین اولیاءؒ نے مرتّب کیا، اور دوم، ''اسرار الاولیاء'' جسے حضرت بدر اسحاقؒ نے مرتّب کیا۔

۴۔ خواجہ نظام الدین اولیاءؒ

آپؒ کا اسمِ گرامی ''محمد'' تھا۔ ''محبوبِ الٰہی''، ''سلطان المشائخ'' اور ''نظام الدین اولیاء'' آپؒ کے القابات ہیں۔ حضرت امام نقیؒ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپؒ کے والد کا نام سیّد احمدؒ تھا۔ آپؒ کا خاندان بخارا سے ہجرت کر کے لاہور آیا اور پھر بدایوں میں جا کر مقیم ہو گیا۔ آپؒ ۶۳۴ھ میں بدایوں میں پیدا ہوئے۔ آپؒ نے حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے دستِ حق پر بیعت کی۔

آپؒ کے ملفوظات

آپؒ کے ملفوضات کا مجموعہ ''فوائد الفواد'' کے نام سے مشہور ہے، جسے حضرت خواجہ امیر حسن سنجریؒ نے مرتّب کیا۔ علاوہ ازیں آپؒ کے مرید امیر خسرو نے بھی آپؒ کے ملفوضات ''افضل الفوائد'' اور ''راحت المحبین'' کے نام سے مرتّب کیے ہیں۔

طریقتِ چشتیہ

سلسلۂ چشتیہ کی سب سے بڑی شناخت اس کی ''سماع'' سے رغبت ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں چشتیہ سلسلہ کے جتنے بھی صوفیاء گزرے ہیں ان سب کو سماع سے رغبت تھی۔ مثلاً حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپؒ سماع کے دوران بے ہوش ہو جاتے تھے۔ دلیل العارفین میں مرقوم ہے کہ حضرت معین الدین چشتیؒ کی محفل سماع میں شیخ شہاب الدین سہروردیؒ، شیخ محمد کرمانی، شیخ صفاہانیؒ، شیخ برہان الدین چشتیؒ، مولانا بہاؤ الدین بخاریؒ، مولانا

Marfat.com

محمد بغدادیؒ، خواجہ اجل سجزیؒ، شیخ سیف الدین باخرزیؒ، شیخ احمد بن محمد اصفہانیؒ اور شیخ اوحد الدینؒ وغیرہ شریک رہتے تھے۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ کے مرید حضرت قطب الدین بختیار کاکیؒ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ آپؒ کا انتقال سماع ہی کی بدولت ہوا۔ حضرت بختیار کاکیؒ کے مرید حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ بھی سماع سے نہایت شغف رکھتے تھے اور اکثر دورانِ سماع آپؒ پر حالتِ سکر طاری ہو جاتی تھی۔ بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے مرید حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کو بھی سماع سے نہایت رغبت تھی۔ الغرض موجودہ دور میں صوفیائے چشتیہ کے ہاں سماع کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے اور صوفیاء کے عرسوں کے موقع پر محفلِ سماع کا خصوصی انتظام کیا جاتا ہے۔

چشتی صوفیاء میں جذب و مستی اور سکر کا عنصر دوسرے سلسلوں کی نسبت زیادہ پایا جاتا ہے۔

چشتی صوفیاء نے اپنی زندگی عسرت و افلاس میں بسر کیں لیکن موجودہ دور کے چشتیوں کی یہ حالت نہیں ہے۔

سلسلۂ سہروردیہ

۱۔ حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیبؒ

سلسلۂ سہروردیہ شیخ ضیاء الدین ابو النجیب عبدالقاہر سہروردیؒ (متوفی ۵۶۳ھ) سے منسوب ہے۔

آپؒ کا شجرۂ طریقت

شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ، شیخ ابوالفتوح شہاب الدین احمد بن محمد غزالی طوسیؒ (متوفی ۵۱۷ھ)، شیخ ابوبکر بن عبداللہ نساج طوسیؒ (متوفی ۴۸۷ھ)، ابوالقاسم علی گرگانیؒ (متوفی ۳۴۶ھ)، شیخ ابوعثمان سعید بن سلام مغربیؒ (متوفی ۳۷۳ھ)، شیخ ابوعلی کاتب مصریؒ (متوفی ۳۴۶ھ)، شیخ ابوعلی احمد بن محمد ابوالقاسم بن منصور رودباریؒ۔

سلسلۂ سہروردیہ سلسلۂ جنیدیہ سے نکلا ہے۔ حضرت ضیاء الدین عبدالقاہر سہروردیؒ کے

Marfat.com

مرید حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ (متوفی ۶۳۲ھ) کا شمار سہروردیہ کے جلیل القدر شیوخ میں ہوتا ہے۔ برصغیر پاک وہند میں سلسلۂ سہروردیہ کی ترویج واشاعت حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانیؒ کی ذاتِ بابرکات سے ہوئی۔ آپؒ حضرت شہاب الدین عمر سہروردیؒ کے مرید تھے۔

۲۔ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی سہروردیؒ

حضرت بہاؤالدین زکریاؒ کے جدِ امجد حضرت کمال الدین شاہ قریشیؒ مکہ معظمہ سے خوارزم آئے اور وہاں سے آکر ملتان میں سکونت اختیار فرمائی۔ یہاں ان کے فرزند وجیہ الدین محمدؒ تولد ہوئے جو حضرت زکریا ملتانیؒ کے والد ماجد تھے۔ حضرت زکریا ملتانیؒ کا دورِ حیات ۵۶۶ھ تا ۶۶۱ھ ہے۔ آپؒ نے تحصیلِ علوم کی غرض سے خراسان، بخارا، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ، بیت المقدس اور بغداد وغیرہ کا سفر کیا۔ بغداد میں آپؒ نے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردیؒ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو کر خرقہ خلافت حاصل کیا اور پھر اپنے آبائی وطن ملتان آگئے۔

طریقتِ سہروردیہ

سہروردیوں میں تزکیۂ نفس پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ تصفیۂ قلب کی خاطر مریدین کو مختلف منازلِ سلوک سے گزارا جاتا ہے اور ذکرِ الٰہی پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔ آدابِ ذکر کی سختی سے پابندی کی جاتی ہے۔ آدابِ ذکر کے ضمن میں ضروری ہے کہ محفلِ ذکر میں شامل ہونے سے پہلے بندہ باوضو ہو اور اس کا لباس سنت کے مطابق ہو۔ محفلِ ذکر میں شمولیت سے پہلے شیخ کے دستِ حق پر تائب ہونا ضروری ہے۔ مقامِ ذکر پاک وصاف، چھوٹا اور تاریک منتخب کیا جاتا ہے کیونکہ ایسے مکان میں دلجمعی اور یکسوئی حاصل ہوتی ہے۔ بوقت ذکر خوشبودار چیزیں پاس رکھنے میں مضائقہ نہیں۔ دورانِ ذکر قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھنے کی تاکید کی جاتی ہے۔ ذکر کرتے وقت ہاتھ رانوں پر رکھ کر آنکھیں موند لی جاتی ہیں، ذکر خفی بھی ہوتا ہے اور جہری بھی۔

سہروردیہ مسلک میں شریعت کی مو برابر خلاف ورزی بھی گناہِ عظیم ہے۔ اس مسلک کی

Marfat.com

وضاحت کے لیے حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کی کتاب ''عوارف المعارف'' کا مطالعہ بہت مفید ہے۔ یہ کتاب سہروردیوں کا مصحف طریقت ہے۔

سہروردیہ میں سماع کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی۔ بعض روایات سے اگرچہ ثابت ہے کہ حضرت زکریا ملتانیؒ کے سامنے محفلِ سماع کا بندوبست ہوا لیکن آپؒ نے اس میں رغبت ظاہر نہیں کی۔ مریدین کو سماع سے منع کر دیا گیا تھا۔ حضرت مولانا فخر الدین عراقیؒ کو، جو حضرت زکریا ملتانیؒ کے داماد اور خلیفہ تھے، محض اس بناء پر خانقاہ سے نکلنا پڑا تھا کہ جب ان پر جذب و سکر کی حالت طاری ہوتی تھی تو وہ اپنے جذبات و احساسات کا اظہار اشعار کی صورت میں کرنے لگتے تھے۔ سلسلۂ سہروردیہ آج تک جاری ہے اور اس میں سلسلۂ چشتیہ کی طرح محفلِ سماع کا انتظام نہیں کیا جاتا تمام سہروردی آج بھی سماع کو ممنوع تصور کرتے ہیں۔

پاکستان میں آج بھی یہ مسلک جاری و ساری ہے۔ حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے قریباً تیس سجادہ نشین (یکے بعد دیگرے) ہو چکے ہیں۔ مخدوم محمد سجاد حسین قریشی سابق وزیرِ اعلیٰ پنجاب آپ کے تیسویں گدی نشین تھے۔ برصغیر پاک و ہند میں سلسلۂ سہروردیہ میں سے بے شمار صوفیائے کرام نے اپنے اپنے وقتوں میں سہروردیہ طریق کی ترویج و اشاعت میں حصہ لیا ہے۔

Marfat.com

علمِ تصوف کی چند معرکۃ الآراء کتب کا تعارفی خاکہ

تصوف پر مستقل فن کی حیثیت سے تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع ہونے سے پہلے اس موضوع پر دوسری صدی ہجری میں کتابیں لکھی جانے لگیں تھیں۔ چنانچہ عبداللہ بن مبارکؒ کی کتاب ''کتاب الزہد'' کو تصوف کی پہلی کتاب تسلیم کیا جا سکتا ہے، جس میں ان احادیث کو جمع کیا گیا ہے جن میں زہد کی ترغیب دی گئی ہے۔ دوسری صدی ہجری ہی میں شیخ یحییٰ بن معاذ رازیؒ نے ''کتاب المریدین'' اور شیخ عمر بن محمد بن عبدالحکیم المعروف ابو حفصؒ نے ''قیام اللیل والتہجد'' کے نام سے کتابیں لکھیں۔

علمِ تصوف کی چند مشہور کتب

۱۔	مکتوباتِ امامِ ربانی	شیخ احمد سرہندیؒ (مجدد الف ثانیؒ)
۲۔	کشف المحجوب	شیخ علی ہجویریؒ (داتا گنج بخشؒ)
۳۔	فتوح الغیب	شیخ عبدالقادر جیلانیؒ
۴۔	احیاء العلوم	حجۃ الاسلام امام غزالیؒ
۵۔	عوارف المعارف	شیخ شہاب الدین سہروردیؒ
۶۔	رسالۃ القشیریہ	امام ابوالقاسم قشیریؒ
۷۔	فوائد الفواد	مرتبہ خواجہ امیر حسن سجزیؒ
۸۔	حالۃ اھل الحقیقہ	شیخ العرب والعجم حضرت سیّد احمد رفاعیؒ

Marfat.com

مکتوباتِ امامِ ربانی

(حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف مجدد الف ثانیؒ)

یہ کتاب حضرت مجدد الف ثانیؒ کے ان مکتوبات کا مجموعہ ہے جو آپؒ مختلف شیوخ، مریدین اور دوستوں کے نام لکھتے رہے۔

آپؒ کا اسمِ مبارک احمد، لقب بدر الدین، کنیت ابوالبرکات عرف امامِ ربانی اور منصب مجدد الف ثانیؒ ہے۔ آپؒ حنفی المذہب ہیں۔ سلسلۂ نقشبندیہ سے منسلک ہونے کے علاوہ متعدد سلاسلِ فقرا سے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ سلسلہ ''مجددیہ'' آپؒ سے منسوب ہے جو سلسلۂ نقشبندیہ کی تجدید ہے۔ آپؒ کا شجرۂ نسب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ آپؒ کا دورِ حیات ۹۷۱ھ تا ۱۰۳۴ھ ہے۔

تعارفِ کتاب

مکتوباتِ امامِ ربانی فارسی زبان میں تین جلدوں پر مشتمل ہیں۔ موجودہ دور میں اس کتاب کے متعدد اُردو تراجم دستیاب ہیں، بعض ناشرین نے یہ مکتوب تین جلدوں میں اور بعض نے دو جلدوں میں شائع کیے ہیں، ہر جلد کو ایک ''دفتر'' قرار دیا گیا ہے۔

۱۔ دفترِ اوّل

اس میں ۳۱۳ مکتوبات شامل ہیں اور یہ ''دار المعرفت'' سے موسوم ہے۔ اس دفتر کے مرتّب حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مرید خاص خواجہ یار محمد بدخشیؒ ہیں جو حضرت مجددؒ کے بہت سے مکتوبات کے مکتوب الیہ بھی ہیں۔

دفترِ ہذا کے ابتدائی مکتوبات آپؒ نے اپنے مرشد حضرت باقی باللہؒ کے نام تحریر کیے ہیں جن میں دورانِ ریاضت و مجاہدات طاری ہونے والی کیفیات جذبہ، سلوک اور دیگر احوال کا اظہار کیا گیا ہے۔ زیادہ تر مکتوبات مریدین کے نام ہیں جن میں تصوف کے مختلف مسائل کی تعلیم و ہدایت

Marfat.com

دی گئی ہے۔ یہ دفتر ۱۶۱۶ء سے کچھ پہلے مرتب ہوا۔

۲۔ دفترِ دوم

اس میں ۹۹ مکتوبات شامل ہیں۔ اس دفتر کے مؤلف و مرتب خواجہ عبدالحئیؒ ہیں۔ دفتر دوم کا تاریخی نام ''نور الخلائق'' ہے۔ ابتدائی مکتوبات میں وحدت الوجود کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات و صفات کا مرتبہ وجود وجوب کے اعتبار سے برتر ہے۔ اس کے بعد ولایتِ صغریٰ و کبریٰ، کمالاتِ نبوت اور تجلی افعال کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ بعض مکتوبات میں استفسارات کے جوابات دیئے گئے ہیں اور بعض مکتوبات سالکانِ طریقت کی رہنمائی کے لیے ہیں۔ بعض مکتوبات سرکاری عہدیداروں، خطیبوں اور قاضیوں کے نام ہیں۔ الغرض تمام مکتوبات کا موضوع طریقت و تصوف اور اسلام ہے۔ یہ دفتر ۱۶۱۹ء میں مرتب ہوا۔

۳۔ دفترِ سوم

اس دفتر میں ۱۲۴ مکتوبات ہیں۔ یہ دفتر ''معرفت الحقائق'' سے موسوم ہے۔ اس دفتر کے مرتب آپ کے مریدانِ خاص میر محمد نعمانؒ اور خواجہ محمد ہاشم کشمیؒ ہیں۔ یہ دفتر ۱۶۲۲ء میں مرتب ہوا۔ اس دفتر کے اکثر مکتوبات قلعہ گوالیار کے محبس سے تحریر کیے گئے ہیں۔

موضوعاتِ مکتوبات

حضرت مجددؒ نے اپنے مکتوبات میں تصوف کے مندرجہ ذیل موضوعات قلم بند کیے ہیں جن میں سکر، صحو، قبض، بسط، عروج، نزول، فنا، بقا، مراقبہ، مشاہدہ، تجلی، اسرار، جذب، سلوک، جمال، جلال، تلوین، تمکین، مرید، مراد، ذات و صفات حق تعالیٰ، مقامِ عبدیت، رفعِ شوق، سیر الی اللہ، اتباعِ شریعت، اتباعِ سنت، رسالت و خلافت، عقاید، اعمال، مباحثِ طریقت، مباحثِ تصوف، تفرقہ، عدمِ تفرقہ، حقیقتِ ممکنات، ذکر اللسان، ذکرِ قلب، قطب، قطب الاقطاب، ولایتِ صغریٰ، ولایتِ کبریٰ، احکامِ شرعیہ، سماع وجد، عقاید، فضائلِ انبیاء وغیرہ شامل ہیں۔

اندازِ تحریر

ان مکتوبات کی زبان فارسی ہے۔ مکتوبات بڑے دلنشین انداز اور دلکش اُسلوب میں تحریر

Marfat.com

کیے گئے۔ جن مکتوبات میں علمی اور دینی مضامین ہیں ان میں مصلحانہ رنگ ہے۔ جہاں پند و موعظت ہے وہاں عبارت بڑی سلیس اور عام فہم ہے۔ بعض مکتوبات میں ضمناً نجی معاملات بھی آ گئے ہیں۔ کتاب میں ہر مکتوب شروع ہونے سے پہلے مکتوب الیہ کا نام بھی درج کر دیا گیا ہے۔ مرتبین نے ہر مکتوب سے پہلے مکتوب الیہ کے نام کے ساتھ مکتوب کا خلاصہ بھی درج کر دیا ہے۔

تبصرہ

مکتوباتِ امامِ ربانی تصوف کے بلند اور اعلیٰ موضوع پر ایک جامع اور مبسوط کتاب ہے۔ اس میں تصوف و طریقت کے تمام اہم ترین مسائل کو زیرِ بحث لایا گیا ہے۔ اکبری عہد میں اکبر کے جاری کردہ دینِ الٰہی سے کچھ لوگ گمراہ ہو چکے تھے۔ دربار میں بادشاہ کو سجدہ کرنے کی رسم پڑ چکی تھی۔ حضرت مجددؒ نے ان کفر و شرک اور بدعات کے خلاف آواز بلند کی۔ انہوں نے تصوف میں غیر اسلامی عقاید و نظریات کو داخل ہونے سے روکنے کی بھرپور جدوجہد کی۔ آپؒ کے دور میں صوفیاء کے دلوں میں وحدت الوجود کا نظریہ سرایت کر چکا تھا۔ آپؒ نے اس نظریہ کو براہین و دلائل سے غلط ثابت کیا اور اس کے مقابل میں نظریہ وحدت الشہود پیش کیا۔ لوگ اعتدال سے گزر کر افراط کی طرف قدم بڑھا رہے تھے، آپؒ نے لوگوں کا رُخ شریعت کی طرف موڑ دیا۔ آپؒ نے اپنے مکتوبات میں اس امر کی بڑی خوبی اور دل نشینی کے ساتھ وضاحت فرمائی ہے کہ شریعت کی پیروی اور سنتِ رسول ﷺ کے بغیر منازلِ تقرب، حصولِ مشاہدہ اور کمالِ مراقبہ تک پہنچنا دشوار ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے۔ آپؒ نے ان مجاہدوں کو قابلِ مذمت قرار دیا جو شریعتِ مطہرہ سے ہٹ کر اسی راہ میں اربابِ خانقاہ میں راسخ ہو چکے تھے۔

Marfat.com

کشف المحجوب

(حضرت علی ہجویریؒ)

''کشف المحجوب'' حضرت علی بن عثمان علی الغزنوی الجلالی لاہوریؒ (متوفی ۴۶۵ھ) کی تصنیف ہے۔ یہ فارسی زبان میں تصوف کی قدیم ترین (نثری) کتب ہے جس کے بے شمار اُردو تراجم چھپ چکے ہیں۔ حضرت علی ہجویریؒ نے ''کشف المحجوب'' سے پہلے بھی کئی کتابیں لکھیں، جن کا تذکرہ نکلسن نے مندرجہ ذیل ناموں کے ساتھ کیا ہے:

۱۔ وجدان (شاعری) ۲۔ منہاج الدین (مناقب اہلِ صفہ)

۳۔ الفناء والبقاء ۴۔ اسرار الخرق والمودنات

۵۔ کتاب البیان الاہل العیان ۶۔ بحر القلوب

۷۔ الرعایۃ الحقوق اللہ

مندرجہ بالا کتابیں ناپید ہیں۔ ان میں سے کچھ کتابیں مصنف کی زندگی ہی میں چوری ہوگئی تھیں۔

کتاب کا تعارف

مختصر حمد و نعت کے بعد مصنف اپنی تصنیف کے چوری ہو جانے کا ذکر کرنے کے بعد ''استخارہ'' کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ استخارہ سے مراد شیطان سے پناہ مانگنا ہے اور استعانت سے مراد اللہ تعالیٰ سے امداد طلب کرنا ہے۔ رسول اللہ ﷺ جس طرح صحابہؓ کو قرآن کی تعلیم دیا کرتے تھے اسی طرح استخارہ کی تعلیم سے بھی نوازا کرتے تھے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بندہ تمام حالات میں اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرے۔

Marfat.com

سببِ تالیف

ایک شخص ابوسعید ہجویریؒ نے آپؒ سے مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات طلب کیے:

۱۔ تصوف وطریقت کی حقیقت ۲۔ مقاماتِ تصوف

۳۔ تصوف کے مذاہب اوران کے مقامات ۴۔ رموز واشاراتِ تصوف

۵۔ عقولِ انسانی کے حجاب کا سبب ۶۔ دلوں پر اللہ تعالیٰ کی محبت کی کیفیت کا اظہار

۷۔ وہ نفوس جو حقیقتِ الٰہی سے متنفر ہیں ان کے تنفر کا سبب محبتِ الٰہی کی پاکیزگی سے روح کا آرام اور دیگر متعلقات

حضرت داتا صاحبؒ نے یہ کتاب (کشف المحجوب) انہی سوالات کے جواب میں تصنیف کی ہے۔

تبصرہ

''کشف المحجوب'' کے مصنف (حضرت داتا گنج بخشؒ) ایک بلند پایہ صوفی اور عالمِ باعمل ہیں۔ ان سے پہلے حضرت ابوالقاسم قشیریؒ تصوف پر اپنی مشہور کتاب ''رسالہ قشیریہ'' لکھ چکے تھے۔ قرآئن سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت داتا صاحبؒ نے اپنی کتاب میں قشیری کے رسالہ کا تتبع کیا ہے۔ رسالہ قشیریہ اور کشف المحجوب دونوں کے طرز تصنیف میں یہ فرق ہے کہ امام قشیری نے زیادہ تر متقدمین کے اقوال و حکایات کے نقل کر دینے پر اکتفا کی ہے، برخلاف اس کے حضرت علی ہجویریؒ نے ایک محققانہ اور مجتہدانہ انداز سے اپنے ذاتی تجربات و مکاشفات اور واردات و مجاہدات وغیرہ قلمبند کیے ہیں۔ امام قشیریؒ اقوال درج کرتے ہوئے روایتِ حدیث کی طرح اس کی اسناد بھی نقل کرتے ہیں لیکن داتا صاحبؒ براہِ راست صاحبِ قول کا تذکرہ کرتے ہیں۔

''کشف المحجوب'' برصغیر پاک و ہند میں علمِ تصوف پر پہلی کتاب ہے جسے فارسی زبان میں تصوف کی پہلی کتاب ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اس کتاب میں تصوف کو شریعت کے احاطہ تک محدود رکھا گیا ہے اور غیر اسلامی نظریات کو تصوف کا حصہ نہیں بننے دیا۔ بالفاظِ دیگر اس کتاب میں شریعت کے باطنی پہلوؤں ہی کو ملحوظ رکھا گیا ہے یہی اسلامی تصوف ہے۔ سالکانِ طریقت کی رہنمائی کے لیے ''کشف المحجوب'' ایک بہترین کتاب ہے۔

Marfat.com

فتوح الغیب

(شیخ عبدالقادر جیلانیؒ)

''فتوح الغیب'' کے مصنف کا نام حضرت سیّد ابو محمد محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ (متوفی ۵۶۱ھ) ہے۔ ''سلسلۂ قادریہ'' آپ ہی کے نام سے منسوب ہے۔

آپؒ کا نام عبدالقادر اور کنیت ابو محمد ہے۔ محی الدین، محبوبِ سبحانی، غوث الثقلین اور غوث الاعظم آپؒ کے القابات ہیں۔ آپؒ حضرت سیّد ابوالصالحؒ کے گھر ۴۷۰ ہجری میں بمقام گیلان (جیلان) پیدا ہوئے۔ آپؒ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی سادات میں سے ہیں۔ ۱۸ سال کی عمر میں تحصیلِ علم کی خاطر بغداد گئے اور پھر تمام عمر وہیں گزار دی۔ وہیں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔ آپؒ فقہ میں مسلک امام احمد بن حنبل پر تھے۔ طریق باطنی کی تعلیم شیخ حمادؒ، قاضی ابوسعید مبارک مخرمیؒ اور شیخ ابویوسف یعقوب ہمدانیؒ سے پائی۔ بیعت شیخ ابوسعید مبارک مخرمیؒ سے ثابت ہے، انہی سے خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ آپؒ نے بہت کٹھن اور طویل مجاہدات کیے۔ آپؒ سے بے شمار کرامات منسوب ہیں۔

فتوح الغیب کا تعارف

یہ کتاب عربی زبان میں لکھی گئی۔ حضرت عبدالحق محدث دہلویؒ (متوفی ۱۰۵۱ھ) نے اسے فارسی زبان میں منتقل کیا اور ''مفتاح الفتوح'' کے نام سے ''فتوح الغیب کی شرح لکھی۔ یہ کتاب ۷۸ مقالات پر مشتمل ہے۔ ہر ایک مقالہ معرفت و حقیقت کا آئینہ دار ہے۔ ان مقالات کے جامع حضرت غوث الاعظمؒ کے صاحبزادہ شریف الدین عیسیٰؒ ہیں جن کی خاطر یہ کتاب تصنیف کی گئی تھی۔ اس کتاب کے کئی اُردو ترجمے بھی شائع ہو چکے ہیں۔ پیر عالم شاہ بن پیر غلام محمد قریشی ہکاریؒ نے فتوح الغیب کا پنجابی زبان میں منظوم ترجمہ کیا ہے۔

Marfat.com

تبصرہ

''فتوح الغیب'' میں صوفیاء و سالکین کو شریعتِ محمدیہ ﷺ کی پابندی کرنے پر زور دیا گیا ہے۔ تصوف میں غیر اسلامی عقاید کو داخل نہیں ہونے دیا گیا۔ تقویٰ، پرہیزگاری اور عبادات کی ترغیب دی گئی ہے۔ حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کے پورا کرنے کی تلقین بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب سالکینِ راہِ حق کے لیے ایک رہنما کتاب ہے اور اس میں مریدین کے لیے پند و نصائح کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مضامین کو دقیق نہیں بنایا گیا بلکہ سادہ اور عام فہم الفاظ میں مبتدیوں کو روحِ تصوف سے آشنا کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ کتاب صحیح معنوں میں ''تصوف اسلام'' پر مشتمل مسائل کی کتاب ہے۔

احیاء العلوم

(امام غزالیؒ)

''احیاء العلوم'' حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی گرانقدر مبسوط و ضخیم تصنیف جو چار جلدوں پر مشتمل ہے۔ آپؒ حضرت امام شافعیؒ کے مسلک پر تھے اس لیے آپؒ نے کتاب میں مسائل عبادات و معاملات مذہب شافعیہ کے مطابق تحریر کیے ہیں۔

احیاء العلوم کی ہر جلد دس ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلی جلد ''عبادات'' کے بارے اس کے دس ابواب کے موضوعات درج ذیل ہیں (یاد رہے کہ باب کے بجائے بعض مقامات پر کتاب کا لفظ استعمال کیا ہے):

۱۔ باب العلم ۲۔ باب العقاید
۳۔ باب الطہارت ۴۔ باب اسرار الصلوٰۃ
۵۔ باب الزکوٰۃ ۶۔ باب الصیام
۷۔ باب الحج ۸۔ باب آداب تلاوت قرآن
۹۔ باب اذکار و دعوات ۱۰۔ باب الاوراد

Marfat.com

دوسری جلد "عادات" کے بارے میں ہے، اس میں دس ابواب (کتب) کے نام یوں ہیں:

۱۔ آداب الاکل	۲۔ آداب النکاح
۳۔ احکام الکسب	۴۔ حلال وحرام
۵۔ آداب الصحبت والمعاشرہ	۶۔ العزلت
۷۔ آداب السفر	۸۔ السماع والوجد
۹۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر	۱۰۔ آداب المعیشت والاخلاق النبوت

تیسری جلد "مہلکات" پر ہے، اس کے دس ابواب کے عنوانات یوں ہیں:

۱۔ شرح عجائبات قلب	۲۔ ریاضت نفس
۳۔ آفات شہوت	۴۔ آفات شہوت
۵۔ آفات غضب (حقد وحسد)	۶۔ آفات مال وبخل
۷۔ مذمت جاہ وریا	۸۔ مذمت کبر وعجب
۹۔ مذمت غرور	۱۰۔ آفات زبان

چوتھی جلد "منجیات" پر ہے، اس کے دس ابواب کے عنوانات درج ذیل ہیں:

۱۔ توبہ	۲۔ شکر وصبر
۳۔ خوف ورجا	۴۔ فقر وزہد
۵۔ توحید وتوکل	۶۔ محبت وشوق اور اُنس ورضا
۷۔ نیت واخلاص اور صدق	۸۔ مراقبہ ومحاسبہ
۹۔ فکر وعبرت	۱۰۔ موت اور مابعد الموت

تبصرہ

مصنف اپنی کتاب کے دیباچہ میں لکھتا ہے کہ "لوگوں نے ان باتوں میں سے بعض امور میں کتابیں لکھی ہیں مگر یہ کتاب ان کی تصانیف سے چار باتوں میں علیحدہ ہے۔

اوّل: جس چیز کو انہوں نے متفرق اور پریشان لکھا ہے ان کو ہم نے ترتیب وار منظم طور پر بیان کیا۔

دوم: جن اوامر کو انہوں نے طویل تقریر میں لکھا ہے ان کو ہم نے مختصر طور پر ضبط کیا ہے۔

Marfat.com

سوم: انہوں نے جو اُمر مکرر لکھے ہیں ان کو ہم نے حذف کیا ہے، صرف مطلب ثابت رکھا ہے۔
چہارم: ہم نے باریک باتوں کی تحقیق کی ہے جن کا سمجھنا فہموں پر دشوار ہو اور ان کے ذکر کے درپے کتابوں میں کوئی نہیں ہوا۔"

مصنف نے کتاب ہذا میں شریعت اور عرفان و تصوف میں تطبیق کی کامیاب کوشش کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ تصوف و شریعت سے کوئی جداگانہ چیز نہیں ہے۔ مصنف نے تصوف و اخلاق کے تمام مسائل واحوال و مقامات کو شرعی استدلال کے ساتھ پیش کیا ہے۔ کتاب کے ہر ایک باب پر نہایت شرح وبسط کے ساتھ نصوصِ قرآنی اور احادیثِ نبویہ ﷺ سے سند پیش کی ہے۔ یہ کتاب اخلاقیات کا ایک مکمل دستور ہے۔

عوارف المعارف

(شیخ شہاب الدین سہروردیؒ)

"عوارف المعارف" حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کی تصنیف ہے۔ آپؒ کا پورا نام شہاب الدین عمر بن البکری سہروردیؒ ہے۔ عام لقب "شیخ الشیوخ" ہے۔ آپؒ ۵۳۹ھ میں زنجان کے مضافات میں واقع قصبہ "سہرورد" میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا سنِ وفات ۶۳۲ھ ہے۔ مزار مبارک بغداد میں ہے۔ آپؒ کا شجرہ نسب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

حضرت شہاب الدین سہروردیؒ اپنے عمِ حقیقی ابوالخبیب عبدالقاہر سہروردیؒ کے مرید تھے۔ آپؒ نے حضرت غوث الاعظم عبدالقادر جیلانیؒ سے بھی فیض حاصل کیا اور خرقۂ خلافت حاصل کیا۔

حضرت شہاب الدین سہروردیؒ کی تصانیف کے نام درج ذیل ہیں:

۱۔ عوارف المعارف (تصوف)

۲۔ جذب القلوب الی مواصلۃ المحبوب (تصوف)

۳۔ رشف النصائح (علم الکلام)

۴۔ الہدی یا اعلام التقی (ردفلاسفہ قدیم)

Marfat.com

۵۔ بہجۃ الاسرار (سوانح غوث الاعظم) (بعض مورخین نے اسے آپؒ کی تصنیف ماننے سے انکار کیا ہے)۔

عوارف المعارف کا تعارف

عوارف المعارف عربی زبان میں لکھی گئی، بعد میں اس کے فارسی تراجم بھی ہوئے۔ موجودہ دور میں اس کتاب کے اُردو تراجم بھی دستیاب ہیں۔ یاد رہے کہ مصنف کی مادری زبان فارسی تھی۔ اس کا سنِ تصنیف ۵۹۰ ہجری ہے۔

عربی متن کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؒ کی زبان میں روانی اور سلاست ہے فقروں اور جملوں کی بندشیں بڑی چست ہیں۔ مصنف نے اپنے عہد کے اُسلوبِ نگارش کا تتبع کرتے ہوئے مسجع اور مقفی اُسلوبِ نگارش کو اپنایا ہے۔ مصنف کی نثر کا اُسلوب غنیۃ الطالبین (شیخ جیلانی) کے اُسلوبِ نگارش سے بہت متاثر ہے۔ اس میں خطیبانہ رنگ کی بجائے موعظت و تفہیم کا رنگ نمایاں ہے۔ اس میں موعظت کے اعتبار سے دل نشینی اور تاثر آفرینی بے مثال ہے۔ معانی و بیان صداقت سے بھرپور ہیں۔ یہ کتاب علمی، ادبی اور فنی ہر لحاظ سے ایک خوبصورت اور بہترین کتاب ہے۔

موضوعِ کتاب

عوارف المعارف کا موضوع ''تصوف'' ہے۔ حضرت شیخ الشیوخؒ کا تصوف شریعت و طریقت کا امتزاج اور زہد و عبادت کا سنگم ہے۔ اس تصوف میں شریعت کا بھرپور اتباع، فرائض کی کامل ادائیگی، سنن مصطفوی ﷺ کی اتباع، کمال زہد و تقویٰ، تطہیر اعمال، تزکیۂ نفس، رضائے الٰہی، مشیتِ ایزدی اور تمام علومِ شریعہ شامل ہیں۔ مصنف شریعت محمدی ﷺ سے مو برابر تجاوز بھی برداشت نہیں کرتا۔ اس کتاب کا قریباً ہر باب نصِ قرآنی سے شروع ہوتا ہے، اس کے بعد اس کی تشریح فرمائی گئی ہے اور اس کی تائید میں آثار و اخبار اور اقوال و احوالِ صوفیاء کا اندراج کیا گیا ہے۔

ابواب بندی

عوارف المعارف ۶۳ ابواب پر مشتمل ہے۔ عربی متن کے دو حصے ہیں، حصہ اوّل میں

Marfat.com

۱۳۲ ابواب اور حصہ دوم میں ۱۳۱ ابواب ہیں۔ اس کا اُردو ترجمہ ایک ہی جلد میں مکمل کر دیا گیا ہے۔ راقم کے نزدیک عوارف المعارف کا بہترین اُردو ترجمہ حضرت شمس بریلوی نے کیا ہے، جو کراچی سے شائع ہوا ہے۔

سببِ تالیف

مصنف نے ابتدائے کتاب میں چند صفحات پر مشتمل ایک دیباچہ تحریر کیا ہے جس میں حمد وثناء کے بعد کہا گیا ہے کہ ''مجھے اس قوم کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا مقصود تھا، اس کے باعث ان کے احوال کی شرافت اور کتاب وسنت پر ان کی مداومت تھی۔ علاوہ ازیں وہ فضل وکرم جو ان کے شامل حال تھا، ان تمام امور نے مجھے اس طرف مائل کیا کہ اس گروہ سے میں اپنی اس مختصر تصنیف کے ذریعہ برائی کو دور کروں اور چند حقائق اور آداب تالیف کردوں تاکہ وہ صواب ان پر آشکارا ہو جائے۔''

مصنف نے دیباچہ میں مضامینِ کتاب کی فہرست بھی درج کر دی ہے۔

رسالۃ القشیریہ

(امام ابوالقاسم قشیریؒ)

رسالۃ القشیریہ کے مصنف کا نام ابوالقاسم عبدالکریم قشیریؒ ہے۔ ان کے والد کا نام ہوازن بن عبدالملک بن محمد ابوالقاسم الاستوائی تھا۔ آپؒ ان عربوں کی اولاد میں سے تھے جو خراسان کے نواح میں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ آپؒ قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہؒ سے نسبت کے باعث ''قشیری'' کہلائے۔ اس خاندان سے ابوامیہ انس بن مالک قشیریؒ، بہز بن حکیم بن معاویہ حیدہ القشیریؒ اور مسلم القشیریؒ وغیرہ جلیل القدر علماء گزرے ہیں۔

آپؒ کی دیگر کتب

۱۔ نحو القلوب (صغیر وکبیر) ۲۔ القرآن

Marfat.com

۳۔ لطائف الاشارات ۴۔ کتاب احکام السماع
۵۔ کتاب الجواہر ۶۔ آداب الصوفیہ
۷۔ کتاب عیون الاجوبہ فی اصول الاسئلہ ۸۔ کتاب المنتہیٰ
۹۔ کتاب المناجات ۱۰۔ الاربعین فی الحدیث

آپؒ کی شخصیت

امام قشیریؒ ایک جامع شخصیت کے مالک تھے۔ وہ بیک وقت فقیہ بھی تھے، محدث بھی، کاتب بھی، ادیب بھی، حافظ بھی اور شاعر بھی۔ وہ فنِ سپاہ گری میں بھی ماہر تھے اور فنِ خطابت میں بھی۔ لیکن ان کا صوفی ہونا تمام اوصاف پر غالب آ گیا۔ امام قشیریؒ حضرت علی ہجویریؒ (داتا گنج بخش) اور ابوالحسن خرقانیؒ کے ہم عصر تھے۔ آپؒ عقاید میں اشعری اور فقہ میں شافعی تھے۔ آپؒ نے ۴۶۵ھ میں وفات پائی۔

رسالہ قشیریہ

رسالہ قشیریہ کا سنِ تصنیف ۴۳۷ھ ہے۔ مصنف کے زمانہ میں تصوف میں بے شمار بدعات شامل ہو گئی تھیں اور اسلام میں کئی نظریاتی فرقے پیدا ہو گئے تھے، مثلاً باطنیہ، مانویہ اور ملامتیہ، کرامیہ، صفاتیہ وغیرہ۔ چنانچہ مصنف نے انہی غلط عقاید کا رَد کرنے اور روحِ تصوف بیان کرنے کی غرض سے یہ کتاب تصنیف کی۔

تبصرہ

کتاب کا پورا نام "رسالۃ القشیریہ فی علم التصوف" ہے۔ یہ کتاب اسلامی ممالک کی جماعت صوفیہ کے نام معنون کی گئی ہے۔ اس کتاب کا عربی متن مصر سے کئی بار شائع ہو چکا ہے۔ پاکستان میں اُردو زبان میں بھی اس کتاب کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ یہ کتاب مختلف فصول اور ابوب پر مشتمل ہے۔

حمد ونعت اور صوفیاء سے خطاب کرنے کے بعد کہا گیا ہے کہ "میں نے اس میں طریقت

Marfat.com

کے چند شیوخ کے حالات درج کیے ہیں۔ ان کے آداب، اخلاق اور معاملات کا ذکر کیا ہے اور ان عقاید کا ذکر کیا ہے جو اہلِ طریقت کے دلوں کے متعلق یہ لوگ رکھتے ہیں...... میرا مقصد یہ ہے کہ رسالہ طالبانِ طریقت کے لیے قوت کا باعث بنے اور آپ لوگ میرے حق میں گواہی دیں کہ میں نے اس طریقہ کی تصحیح کر دی۔"

فوائد الفواد

(مرتبہ خواجہ امیر حسن علا سجزی دہلویؒ)

"فوائد الفواد" حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے "ملفوظات" کا مجموعہ ہے۔ بزرگوں کے ارشاد اور قول کو "ملفوظ" کہتے ہیں۔ "ملفوظ" کی جمع "ملفوظات" ہے۔ یہ ملفوظات خواجہ حسن علا سجزی نے مرتّب کیے ہیں۔

خواجہ حسنؒ (مرتب فوائد المفراد) کا نام حسن اور لقب نجم الدین ہے۔ وہ امیر حسن علا کے نام سے مشہور ہوئے۔ آپؒ کے والد بزرگوار علاؤ الدین سجزیؒ سجستان کے رہنے والے تھے۔ آپؒ ۶۵۶ھ میں بدایوں میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عمر ہی میں بدایوں سے دہلی چلے گئے۔ آپؒ سلطان بلبن کے ولی عہد محمد خان شہید کی مصاحبت میں رہے۔ اس کی شہادت کے بعد جلال الدین خلجی کی دربار ی ملازمت میں چلے گئے اور آخر عمر میں خانہ نشین ہو گئے۔

خواجہ حسنؒ نے حضرت نظام الدین اولیاءؒ کے دستِ حق پر بیعت کی۔ بیعت کے بعد آپؒ ہر جمعہ کو خدمتِ شیخ میں حاضری دیتے۔ آپؒ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی مجالس میں شریک ہو کر ان کے ملفوظات قلمبند کرتے رہے۔ یہ ملفوظات "فوائد الفواد" کے نام سے مشہور ہیں۔

حضرت نظام الدین اولیاءؒ کا دورِ حیات ۶۳۶ ہجری (۱۲۳۸ء) تا ۷۲۵ھ (۱۳۲۵ء) ہے۔ آپؒ حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ کے مرید تھے۔ آپؒ حسینی سادات میں سے تھے۔ آپؒ کا شمار سلسلۂ چشتیہ کے جلیل القدر صوفیاء (اولیاء) میں ہوتا ہے۔ آپؒ نے مجردانہ زندگی گزاری۔ آپؒ کی ایک بہن تھیں، ان کا سلسلۂ نسل جاری ہے۔

Marfat.com

خواجہ نظام الدین اولیاءؒ نے بذاتِ خود کوئی کتاب تصنیف نہیں کی، مختلف مجلسوں میں جو کلمے آپؒ کی زبان سے نکلتے تھے مریدانِ باصفا انہیں قلمبند کر لیتے تھے اور مرتب کر کے انہی ملفوظات کو شائع کر دیتے تھے۔ آپؒ کے ملفوظات کئی حضرات نے جمع کیے جو مختلف مجموعہ جات کی صورت میں شائع ہو چکے ہیں۔ مثلاً فوائد الفواد، افضل الفواد، راحۃ المحبین، انوار المجالس، مجموع الفوائد، تحفۃ الابرار وغیرہ۔

فوائد الفواد کا تعارف

"فوائد الفواد" ملفوظات خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے کئی قلمی نسخے مختلف لائبریریوں میں موجود ہیں۔ یہ کتاب سب سے پہلے ۱۸۵۶ء میں مطبع حسنی دہلی سے شائع ہوئی۔ یہ کتاب فارسی زبان میں لکھی گئی تھی، پھر اس کا اُردو ترجمہ کیا گیا۔ موجودہ دور میں اس کے متعدد اُردو تراجم چھپ چکے ہیں۔

موضوعات

"فوائد الفواد" کا غالب موضوع تصوف ہے، لیکن ضمنی طور پر اس میں دیگر علوم پر بھی گفتگو کی گئی ہے۔ اس کتاب کے متنوع موضوعات میں سے چند موضوعات یہ ہیں:

۱۔ تصوف (نظری)	۲۔ آداب الصوفیہ	۳۔ اصطلاحاتِ صوفیہ
۴۔ تصوف (عملی)	۵۔ آداب المریدین	۶۔ تزکیۂ نفس
۷۔ سماع	۸۔ اعمال	۹۔ اوراد
۱۰۔ ملفوظات واقوال مشائخ	۱۱۔ سیر الاولیاء	۱۲۔ سیرت
۱۳۔ آدابِ معاشرت	۱۴۔ اخلاقیات	۱۵۔ تمثیلات
۱۶۔ تعبیر ورویاء	۱۷۔ حدیث	۱۸۔ تفسیر
۱۹۔ فقہ	۲۰۔ منطق	۲۱۔ لغت
۲۲۔ فلسفہ	۲۳۔ تاریخ	۲۴۔ ادب وشعر

Marfat.com

کتاب کی تقسیم بندی

فوائد الفواد پانچ حصوں (جلدوں) میں تقسیم ہے۔ ہر حصہ میں کئی کئی مجالس ہیں۔ کل مجالس کی تعداد ۱۸۸ ہے۔ تمام مجالس پندرہ سال کے عرصہ تک پھیلی ہوئی ہیں۔

حصہ اوّل

پہلی مجلس ۳/شعبان ۷۰۷ ہجری کو شروع ہوتی ہے۔ اس میں ۳۴ مجلسوں کا ذکر ہے۔ ۳۴ ویں مجلس ۲۹/ذوالحجہ ۷۰۸ھ کو ہوئی۔

حصہ دوم

اس میں ۳۸ مجالس ہیں۔ یہ ۲۹/شوال ۷۰۹ھ سے ۱۳/شوال ۷۱۲ھ تک محیط ہے۔

حصہ سوم

اس میں ۱۷ مجالس ہیں۔ یہ ۲۷/ذی قعد ۷۱۲ء سے یکم ذی الحجہ ۷۱۳ھ تک محیط ہے۔

حصہ چہارم

اس میں ۶۷ مجالس ہیں۔ یہ ۲۴/محرم ۷۱۴ھ سے ۲۳/رجب ۷۱۹ھ تک محیط ہے۔

حصہ پنجم

اس میں ۳۲ مجالس ہیں۔ یہ ۲۱/شعبان ۷۱۹ھ سے شعبان ۷۲۲ھ تک محیط ہے۔

تبصرہ

امیر حسن سجزیؒ نے ملفوظات مرتب کرتے وقت حتی الوسع اس بات کا اہتمام کیا ہے کہ جو لفظ حضرت نظام الدین اولیاءؒ کی زبان سے ادا ہوا ُسے بعینہ نقل کیا جائے۔ جب دورانِ مجلس لکھتے ہوئے کوئی لفظ چھوٹ جاتا تو جگہ خالی چھوڑ دیتے تھے اور جب حضرت ان اوراق پر نظر ثانی فرماتے تھے تو خالی جگہوں کی خانہ پری بھی کر دیتے تھے۔

یہ کتاب صحتِ زبان، صحتِ روایت اور حسنِ اُسلوب کے لحاظ سے ملفوظات کی دنیا میں سب سے بہترین کتاب تسلیم کی جاتی ہے۔ کتاب کو علمی اور ادبی حیثیت ہی حاصل نہیں بلکہ یہ ایک ''تاریخ'' کا درجہ بھی رکھتی ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ دنیائے تصوف میں اس کتاب کو ''رہنمائے صوفیاں'' ہونے کا شرف حاصل ہے۔

Marfat.com

لذتِ ایمان اور مومن

ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِیًّا (مسلم)

ترجمہ: جو شخص اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوگیا اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہم سے شیخ امام قاضی علی ابوالفضل الواسطیؒ نے واسط کے مدرسہ میں بیان کیا۔ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ابوعلی الحسن بن علی بن المھذ ہبؒ نے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے ابوبکر احمد بن جعفر قطیعیؒ نے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں خبر دی ہے عبداللہ بن احمد حنبلؒ نے۔ وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ہم سے قتیبہ بن سعد بن لیث بن سعدؒ نے بیان کیا۔ وہ روایت کرتے ہیں ابن الھادی سے، وہ محمد بن ابراہیم بن الحرثؓ سے، وہ عامر بن سعدؓ سے، وہ عباسؓ بن عبدالمطلب سے روایت کرتے ہیں۔

معرفتِ الٰہیہ کا حصول

رضا سے جو ذائقہ حاصل ہوتا ہے اسے اللہ کی معرفت کہتے ہیں، اور معرفت وہ نور ہے جو اللہ اپنے محبوب بندوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ اور کوئی بھی چیز اس نور سے بڑھ کر باعظمت نہیں ہے۔ اور معرفت کی حقیقت دل کا زندہ ہونا ہے۔ فرمایا:

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ (الانعام:۱۲۲)

ترجمہ: اور کیا وہ مردہ نہیں تھا پس ہم نے اس کو زندہ کیا۔

اور ایک جگہ فرمایا:

لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا (یٰسین:۱۷)

ترجمہ: تاکہ وہ ڈرائے اس شخص کو جو زندہ ہے۔

اور دوسری جگہ یوں فرمایا:

فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً (النحل:۸۹)

ترجمہ: پس ہم اس کو پاکیزہ زندگی دیں گے۔

اور فرمایا:

اَسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ (الانفال:۲۴)

ترجمہ: اللہ اور اس کے رسول کی پکار کا جواب دو جب بھی وہ تمہیں بلائیں کیونکہ وہ

Marfat.com

تمہیں زندگی بخشتے ہیں۔

پس جس کا نفس مردہ ہو جائے دنیا اس سے دور ہو جاتی ہے، اور جس کا دل مردہ ہو جائے وہ اپنے مالک سے دور ہو جاتا ہے۔

ابوالعباسؒ کے نزدیک معرفت کی تکمیل

ابوالعباس بن سماکؒ سے پوچھا گیا کہ بندہ معرفت کی حقیقت کو کب پہنچتا ہے؟ فرمایا جب حق کا ہر چیز سے بے نیاز ہو کر مشاہدہ کرے۔ اور کہا گیا ہے کہ معرفت اس چیز کا نام ہے کہ انسان خدا کے علاوہ کسی کی طرف التفات نہ کرے، اس انداز میں کہ اللہ کے علاوہ ہر چیز اس کی نظر میں رائی کے ذرّے سے بھی حقیر ہو جائے۔ جو اللہ کو اس انداز میں دیکھتا ہے کہ اس کا ایسا نقطۂ نظر نہ دنیا کے بارے میں ہوتا ہے اور نہ آخرت کے بارے میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلِ اللّٰهُ لا ثُمَّ ذَرْهُمْ (الانعام:۹۱)

ترجمہ: اے پیغمبر فرما دیجیے کہ اللہ، پھر ان کو چھوڑ دو۔

قلبِ عارف کی چمک دمک لازوال دولت

عارف کا دل سورج سے زیادہ چمکدار اور زیادہ تروتازہ ہوتا ہے۔

طلعت شمس من احبک لیلا
فاستارت فما لدیها غروب
ان شمس النهار تغرب لیلا
وشموس القلوب لست تغیب

ترجمہ: تمہارے محبوب کا سورج رات کے وقت طلوع ہوا، پس اس کا اردگرد روشن ہو گیا اور اس کو زوال نہیں ہے۔ بے شک دن کا سورج رات کو غروب ہو جاتا ہے جبکہ دلوں کے سورج غروب نہیں ہوتے۔

Marfat.com

قلب مقامِ راز

ابوالفیض ثوبان بن ابراہیم ذوالنونؒ فرماتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ دلوں کے رازوں کی اسی طرح خبر رکھتے ہیں جس طرح کہ زمین پر روشنیوں کے ساتھ سورج کا طلوع ہونا ہے۔ پس دلوں کی صفائی کو لازم پکڑو، کیونکہ یہی اس کی نظر کرم کی جگہ ہے اور اس کے رازوں کے مقام ہیں۔

نورِ خدا کا پرتو ہدایت کا ذریعہ

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو اندھیرے میں پیدا کیا، پھر اپنے نور میں سے کچھ حصہ ان پر ڈالا۔ جس پر یہ نور پڑا وہ ہدایت پا گیا اور جس تک نہ پہنچا وہ گمراہ ہو گیا۔ اور یہ وہ نور ہے جو احسان کے شامیانوں میں سے نکلتا ہے اور دل میں اتر جاتا ہے، جس سے دل روشن ہو جاتا ہے اور اس کی شعاعیں عظمت کے پردوں تک پہنچ جاتی ہیں۔ نہ طاقت اور نہ ہی بادشاہت اسے حق تک پہنچنے سے روک سکتی ہے۔ بندہ اس نور کے ساتھ تعلق کی وجہ سے اپنے تمام افعال واقوال، حرکات غرضیکہ زندگی اور موت میں بھی صبر کرتا ہے۔

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ...... يَهْدِى اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ (النور:۳۵)

ترجمہ: اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے...... اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف رہنمائی کر دیتا ہے۔

ان کنت لست معی فالذکر منک معی
قلبی یراک وان غیبت عن بصری

ترجمہ: اگر تو میرے ساتھ نہیں ہے تو تیرا ذکر تو میرے ساتھ ہے اور اگر تو میری نگاہ سے غائب ہو جائے تو میرا دل تجھے دیکھ رہا ہوتا ہے۔

معرفت روح کا مراقبہ

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ معرفت اللہ تعالیٰ سے دل کے قرب کا نام ہے۔ اور محبوب کے لیے روح کا مراقبہ ہے اور اس قبول کرنے والے مالک کے لیے ہر چیز سے جدا ہونا ہے۔ اور

Marfat.com

ذوالنون ؒ فرماتے ہیں کہ معرفت بھید کو ہر مقصد سے علیحدہ کرنے کا نام ہے۔ اور عادت کو چھوڑنا ہے اور بغیر تعلق کے اللہ کی طرف دل کے سکون کے حصول کا نام ہے اور بعض نے کہا کہ اس کی ظاہری بناوٹ دیوانگی ہے اور اس کی صورت مجہولیت ہے اور اس کا مطلب حیرانگی ہے۔

عارف کا مقام

عارف کو اللہ کا علم تمام چیزوں سے بے نیاز کر دیتا ہے۔ جب لوگ اس کی طرف دیکھتے ہیں تو اس کو جاہل خیال کرتے ہیں اور وہ ہمیشہ مخلوق کے درمیان دیوانہ وار پھرتا ہے۔ جب وہ اسے دیکھتے ہیں تو اسے پاگل سمجھتے ہیں اور وہ اللہ ذوالجلال کی محبت میں فنا ہونے والا ہے اور اس کے علاوہ ہر چیز سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ جب لوگ اسے دیکھتے ہیں تو حیرت زدہ ہو جاتے ہیں اور کسی میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ اللہ کی معرفت کے راز کو پا سکے۔ کیونکہ یہ اسی سے شروع ہوتی ہے اور اسی کی طرف لوٹ جاتی ہے۔ پس عارف حق کے بارے میں جاننے کے لیے شدید جدوجہد کرتا ہے اور بغیر اسباب کے حق کی بساط پر ہی اس کی بقاء یعنی اس کا جینا مرنا حق کے ساتھ ہی ہے۔ پس وہ زندہ، مردہ ہے اور مردہ، زندہ ہے۔ چھپا ہوا ظاہر اور ظاہر چھپا ہوا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ وہ اس کے در سے چمٹا ہوا ہے۔ نیکی کے میدان میں کوشش کرنے والا ہے۔ اس کے ستر کے جمال پر وہ ناز کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی بادشاہت کی حکمت میں فنا ہونے والا ہے۔ اس کے لطف میں اس کی بقاء ہے۔ عارف باللہ کی ذات اس کی بقاء کے تحت فانی ہوتی ہے اور ہر طاقت اور قوت سے اس کی سلطنت کے تحت فنا ہو جاتی ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ اسی کی توفیق سے ان کی بقاء ہے۔ وہ اسی کی الوہیت میں اسباب و ذرائع کے متلاشی ہوتے ہیں۔ بغیر مملکت کے بادشاہ ہوتے ہیں۔ اسی سے ان کی فقیری ہے، اسی سے ان کی غنا ہے۔ اسی سے ان کی عزت ہے اور اسی سے ذلت۔

حضرت داؤدؑ اور معرفتِ الٰہیہ

روایت کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے داؤد! مجھے بھی پہچان اور اپنے آپ کو بھی۔ حضرت داؤد نے غور کیا اور فرمایا کہ اے اللہ میں نے تجھے یکتائی، تیری قدرت اور بقا کے ذریعے پہچان لیا ہے اور میں نے اپنے آپ کو عاجزی اور فنا سے

Marfat.com

پہچانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اب تو نے مجھے پہچانا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ اگر اللہ کو اس طرح پہچان لو جیسا کہ اسے پہچاننے کا حق ہے تو تمہیں وہ علم حاصل ہوگا جس کے بعد جہالت نہیں ہے اور تمہاری دعا سے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے۔ باوجود اس بات کے کہ کوئی بھی اللہ کی معرفت کی انتہا تک نہیں پہنچ سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے بلند ہے کہ اس کی معرفت کی انتہا تک پہنچا جا سکے۔

معرفتِ الٰہی کا حق

اور امام جعفر صادقؒ فرماتے ہیں، جو غیر کی طرف توجہ کرتا ہے وہ اللہ کی معرفت کا حق ادا نہیں کر سکتا۔ معرفت یہ ہے کہ دل اُنس اور اُلفت کے خیموں میں اڑان بھرے اور اس کی جلال اور قدرت کے پردے میں گردش کرے۔ اور یہ اس شخص کی حالت ہوتی ہے جس کے کان باطل باتوں سے بہرہ ہو جائیں اور اس کی آنکھیں خواہشات کی طرف دیکھنے سے اندھی ہو جائیں اور اس کی زبان سے فضول اور غلط باتیں نہ نکلیں۔

محمد بن واسعؒ کا قول اور حال

ابو یزید محمد بن واسعؒ سے کہا گیا کہ آپؒ نے مخلوق کو دیکھا ہے؟ تو کہا، میں اللہ کے ساتھ ہی انہیں دیکھتا ہوں۔ اور محمد بن واسعؒ سے سوال کیا گیا کہ آپؒ کو معرفت حاصل ہے؟ وہ لمحہ بھر کے لیے خاموش رہے، پھر فرمایا کہ جو اللہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے اس کی باتیں کم ہو جاتی ہیں، وہ ہمیشہ حیرت زدہ ہو اور اعمال ہی میں گم رہے، اتصال کے ساتھ حیران ہو۔ تمام حالات میں قرب حاصل کرنے والا ہو اور ہر حال سے کٹ کر حال والے سے تعلق جوڑ لے۔ کیونکہ معاملات اپنے حقائق کے ساتھ ہوتے ہیں نہ کہ اپنے احساس اور صورت کے ساتھ۔

معرفت مقامِ حیرت

ابو یزیدؒ کہتے ہیں کہ وہ شخص معرفت کی حقیقت کو نہیں پہنچ سکا، جو صاحبِ حال کو چھوڑ کر صرف حال سے ہی راضی ہو جائے۔ جو اللہ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے اس کی زبان گنگ رہ

Marfat.com

جاتی ہے اور عقل حیران رہ جاتی ہے۔ عارف اگر اپنی حالت کے بارے میں بات کرے تو ہلاک ہو جائے اور خاموش رہے تو جل جائے۔

معرفت کی اقسام

ابو بکر الواسطیؒ کہتے ہیں کہ معرفت کی دو اقسام ہیں:

۱۔ معرفتِ ایمان

معرفتِ ایمان زبان سے اللہ کی توحید کی گواہی دینے اور قرآن کی صداقت کے اقرار کا نام ہے۔

۲۔ معرفتِ ایقان

معرفتِ ایقان دل سے اللہ وحدہٗ لاشریک کی صفات کے مشاہدہ کا نام ہے۔

اور بعض نے کہا ہے کہ اس کی بھی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم یہ ہے کہ اس بات کو جان لے کہ جو بھی نعمت ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے، جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

مَابِکُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ (النحل:۵۳)

ترجمہ: تمہارے پاس جو بھی نعمت ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے۔

وہ اس نعمت کا شکر ادا کرتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ نعمت زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کی دلیل اللہ کا یہ ارشاد ہے:

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّکُمْ (ابراہیم:۷)

ترجمہ: اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ دوں گا۔

دوسری قسم یہ ہے کہ نعمت کی طرف متوجہ ہونے کی بجائے وہ منعم کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اس کے نتیجے میں منعم کی جانب اس کا اشتیاق زیادہ ہو جاتا ہے۔ تب جا کر معرفت اور محبت کا حق ادا ہوتا ہے اور یہی اللہ کا وہ قول ہے۔ فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰهُ (الانفال:۶۴)

ترجمہ: اے نبی! آپ کو اللہ ہی کافی ہے۔

Marfat.com

فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ (التوبہ:۱۲۹)

ترجمہ: پس اگر وہ روگردانی کریں تو کہہ دیجیے کہ مجھے اللہ کافی ہے۔

حضرت ذوالنونؒ اور معرفت کی اقسام

ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ معرفت کی تین اقسام ہیں:

- پہلی معرفت توحید ہے اور یہ عام مسلمانوں کے لیے ہے۔
- دوسری معرفت حجۃ والبیان ہے اور یہ علماء وحکما اور مبلّغین کے لیے ہے۔
- تیسری معرفت صفات الفردانیہ ہے اور یہ اولیاء اللہ اور برگزیدہ لوگوں کے لیے ہے۔

اہل اللہ پر انعاماتِ ربانی

وہ (برگزیدہ لوگ) جن کو اللہ نے وہ اشیاء دکھائیں جو کسی اور کو نہیں دکھائیں اور ان کو وہ کرامات عطا کیں جن کا ذکر بھی نااہل لوگوں کے سامنے نہیں کیا جا سکتا جن کو اللہ نے مخلوق میں مخصوص مقام عطا کیا اور انہیں چن لیا ہے پس ان کی زندگی رحمت اور وفات قابلِ رشک ہے۔ ایسے لوگ مبارکباد کے لائق ہیں۔

اور ان کے علاوہ کسی نے کہا ہے کہ معرفت کی دو اقسام ہیں:

۱۔ معرفت توحید اور یہ اللہ وحدہٗ لاشریک کی توحید کا اثبات ہے۔

۲۔ دوسری مزید ہے اور یہ وہ معرفت ہے جس تک کسی کی پہنچ نہیں۔

شیخ احمد رفاعیؒ اور معرفت کی اقسام

میں کہتا ہوں کہ معرفت کی مثال ایک درخت کی سی ہے جس کی تین شاخیں ہیں:

۱۔ توحید

توحید کا مطلب اقرار ہے۔ معرفت کا پہلا درجہ توحید ہے اور یہ اللہ کے شرکاء کی نفی ہے۔

۲۔ تجرید

تجرید کا مطلب اخلاص ہے۔ اور تجرید اللہ کے علاوہ سارے اسباب وذرائع سے کنارہ

Marfat.com

کشی اختیار کرنا ہے۔

۳۔ تفرید

تفرید کا مطلب ہر حال میں سب کچھ چھوڑ کر اللہ سے تعلق جوڑنا ہے۔ یعنی تفرید اللہ سے مراد بغیر کسی واسطے کے تعلق جوڑنا اور متوجہ ہونا ہے اور اس کے پانچ راستے ہیں۔

تفرید کے راستے

تفرید کے پانچ راستے ہیں:

۱۔ پہلا، ظاہر اور باطن میں اللہ سے ڈرنا۔

۲۔ دوسرا، عبادت میں اس کی فرمانبرداری کرنا۔

۳۔ تیسرا، سب کچھ چھوڑ کر اسی سے تعلق جوڑنا۔

۴۔ چوتھا، قول، فعل اور نیت میں اخلاص پیدا کرنا۔

۵۔ پانچواں، ہر لمحہ ہر لحظہ اسی کا خیال رکھنا۔

حضورِ دوام اہلِ معارف کی نشانی

عبدالباریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں اپنے بھائی ذوالنونؒ کے ساتھ باہر نکلا۔ ہم نے چند بچوں کو دیکھا جو ایک شخص کو پتھر مار رہے تھے۔ میرے بھائی نے ان سے کہا کہ تم اس سے کیا چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگے کہ یہ تو پاگل ہے اور یہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کو دیکھتا ہے۔ کہنے لگے کہ ہم اس کے قریب ہوئے، وہ ایک خوبصورت نوجوان تھا جس کے چہرے پر اہلِ معارف کی نشانیاں نظر آ رہی تھیں۔ ہم نے اسے سلام کیا اور کہا، ان کا خیال ہے کہ تم اللہ کی روئیت کا دعویٰ کرتے ہو۔ تو کہنے لگا کہ مجھ سے دور ہو جا! اگر میں اسے اپنی آنکھوں سے ایک لمحہ بھی اوجھل کروں تو اسی وقت مرجاؤں۔ پھر یہ اشعار پڑھنے لگا:

طلب البيب من الحبيب رضا ومنى الحبيب من الحبيب لقاه
ابدا يلاحظه بعينى قلبه والقلب يعرف ربه ويراه
يرضى الحبيب من الحبيب بقربه دون العباد فما يريد سواه

Marfat.com

ترجمہ: دوست کا دوست سے مطالبہ صرف اس کی رضا ہوتا ہے اور اسے محبوب کی ملاقات کی توفیق بھی مل جاتی ہے۔ دل کی دونوں آنکھیں ہمیشہ اسے دیکھتی رہتی ہیں اور دل اپنے رب کو دیکھتا اور اسے پہچانتا ہے۔ محبّ دنیا سے ہٹ کر صرف اپنے محبوب کے قرب پر ہی راضی ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ اسے کیا چاہیے۔

Marfat.com

ضبطِ نفس بمقابلہ خواہشاتِ بد

اَلْکَیِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَہٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ
مَنِ اتَّبَعَ نَفْسَہٗ ھَوَاھَا وَتَمَنّٰی عَلَی اللّٰہِ (ترمذی)

ترجمہ: عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کو اپنا تابع کرے اور موت کے بعد والی زندگی کے لئے تیاری کرے اور عاجز اور بے بس وہ ہے جو اپنی خواہشات کی پیروی کرتا ہے اور اللہ پر خواہش کرتا ہے۔

Marfat.com

روایت حدیث

ہم سے شیخ امام قاضی ابوالفضل علی الواسطیؒ نے واسط کے مدرسہ میں بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالفوارس طراد بن محمد بن علی زینبیؒ نے خبر دی۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسین علی بن محمدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں انہیں ابوعلی الحسین بن صفوانؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر عبداللہ بن ابی الدنیاؒ نے بیان کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ہیثم بن خارجہؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں بقیہ بن ولیدؒ نے خبر دی، وہ ابوبکر بن ابی مریمؒ سے روایت کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ حمزہ بن جندب ابویعلیٰ شداد بن اوسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

معرفت تحفۂ خداوندی

اس حدیث میں جو راز ہے وہ معرفت ہے۔ ہاں، معرفت بندے کی طرف سے ہے اور تعریف رب کی طرف سے۔ اور یہ اللہ کی طرف سے اپنے بندوں کے لیے بہترین تحفہ ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کو چننے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے اپنی مخلوق میں فضیلت عطا کرتا ہے اور معرفت کا سورج اس کے نہاں خانوں میں طلوع ہو جاتا ہے اور اللہ اس کی طرف فضل اور رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اس کے لیے ہدایت کے دَر کھل جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اسے انتباہ اور ہوشیاری کے ذریعے باعزت بنا دیتے ہیں اور غفلت کی نیند سے بیدار کر دیتے ہیں۔ اور انشراح قلب کے ذریعے اس پر انعام واحسان فرماتے ہیں اور عقل وفہم کے ذریعے اس سے دل کے مردہ پن کو دور کر دیتے ہیں۔ وہم اس سے دور کر دیا جاتا ہے۔ اسے حیا، یقین اور خوف کے ذریعے عزت عطا کی جاتی ہے۔ اس کے دل میں سے شک ختم ہو جاتا ہے۔ جب بندے میں یہ ساری عادات جمع ہو جاتی ہیں تو اس کا دل نور سے روشن ہو جاتا ہے اور وہ جبروت کے پردوں کے پار دیکھنے لگ جاتا ہے، اس کا دل اسی طرف مائل ہو جاتا ہے۔ آگ کے شعلے بجھ جاتے ہیں۔ اگر معرفت کو کسی چیز پر نقش کیا جائے اور کوئی اس کی طرف دیکھ لے تو اس کے حسن و جمال کی تاب نہ لاتے ہوئے مر جائے۔ ہر ایک کے مال کی کوئی نہ کوئی بنیاد ہوتی ہے اور معرفت مومن کے مال کی بنیاد ہے۔

Marfat.com

معرفت درختِ بے نظیر کی مانند

اور ایک آدمی نے ذوالنونؒ سے کہا کہ میں آپ کو پسند نہیں کرتا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تو اللہ کو پہچانتا ہے تو تجھے اللہ ہی کافی ہے اور اگر تو اسے نہیں پہچانتا تو ایسے شخص کو تلاش کر جو تیری اس تک رہنمائی کر سکے۔ میرے نزدیک معرفت اس درخت کی طرح ہے جس کو بادشاہ اپنے باغ میں لگاتا ہے، جس کے جواہر بڑے قیمتی ہوتے ہیں، شاخیں پھلدار، پھل شیریں، پتے عمدہ، شاخیں بلند، زمین صاف ستھری، پانی میٹھا، ہوا صاف اور پاکیزہ ہے۔ اس کا مالک اس کا بہت خیال رکھنے والا ہے۔ اس کی تروتازگی اور خوبصورتی کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ ہر قسم کی آفات اور بلاؤں کو اس سے دور کرتا ہے۔

مغفرت اصلاحِ خداوندی کا درخت

مغفرت وہ درخت ہے جسے اللہ نے اپنے مومن بندے کے دل میں اگایا ہے۔ وہ اپنے لطف وکرم سے اس کی اصلاح کرتا ہے۔ اور ہر لحہ اپنی رحمت کے خزانوں میں اس پر احسان کے بادل بھیجتا ہے جو اُس پر اس کے کرم کی بارش برساتے ہیں اس کی قدرت اور مشیت کے ساتھ تاکہ اس کو بندگی کے غبار سے پاک کردے۔ پھر عنایت کے پردے میں لپٹی ہوئی شفقت اور رحمت کی بادِ نسیم اس کی طرف بھیجتا ہے تاکہ ولایت کا شرف حفاظت کے ساتھ مکمل ہو جائے۔ پس عارف باللہ ہمیشہ اس کے سایوں میں گھومتا رہتا ہے اور اس کے خوشبودار پھولوں کو سونگھتا رہتا ہے اور اس کے خراب پھلوں کو ادب کی درانتی سے کاٹتا ہے اور خراب اشیاء کو اس سے دور کرتا ہے۔ جب عارف کا قیام اس کے نیچے طویل ہو جاتا ہے اور وہ اس کے گرد گھومتا رہتا ہے تو اس کے دل میں اس کے پھلوں سے محظوظ ہونے کا شوق ابھرتا ہے، تو وہ اس کی طرف صاف ستھرا ہاتھ بڑھاتا ہے اور حرمت کی انگلیوں سے اس کا پھل اتارتا ہے اور اشتیاق کے منہ سے اس کو کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ لگن اور استغراق کی آگ اس پر غالب آجاتی ہے۔ پس وہ محبت کے سمندر کی طرف جرأت مندانہ ہاتھ بڑھاتا ہے اور اس سے ایسا گھونٹ بھرتا ہے جس سے وہ حق کے علاوہ ہر چیز سے بے خبر ہو جاتا ہے اور مدہوشی کی سی کیفیت اس پر طاری ہو جاتی ہے جس سے افاقہ صرف دیدار کے وقت

Marfat.com

ہی نصیب ہوتا ہے۔ پھر وہ ہمت اور حوصلہ کے پروں کے ساتھ اڑان بھرتا ہے۔ جس کی طرف مخلوق کا گمان بھی نہیں جا سکتا۔

سب سے مرغوب کھانا

امام واسطیؒ سے کہا گیا کہ سب سے مرغوب کھانا کون سا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کے ذکر کا لقمہ، جو اللہ کے ساتھ حسن ظن کے ساتھ ہمیشگی کے دستر خوان سے یقین کے ہاتھ کے ساتھ اٹھایا جائے۔

معرفت کی لذتوں سے محرومی

ابوالحسین خیر النساجؒ فرماتے ہیں کہ اکثر لوگ اس دنیا سے چلے جاتے ہیں جبکہ ابھی انہوں نے اس کی مطلوبہ پاکیزہ چیزیں چکھی بھی نہیں ہوتیں۔ کہا گیا کہ وہ کیا ہیں؟ کہا، معرفت کی خوشی، احسان کی مٹھاس، قربت کی لذتیں اور محبت کی مانوسیت۔

تحفۂ ربانی کا استعمال اور حفاظت

محمد بن واسعؒ نے کہا ہے کہ اس شخص کے لیے جس کو اللہ نے اپنی معرفت کے ذریعے عزت بخشی ہے، وہ اپنے نفس کو دوسروں کے آگے حقارت سے پیش نہ کرے۔ اور جس شخص کو اللہ نے اپنی ولایت عطا کی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کا حق ادا کرے۔ اور جس کو اللہ نے اپنے ساتھ اور قرب کے ذریعے عزت وتکریم عطا کی ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ نہ تو وہ غیر کی طرف مائل ہو اور نہ ہی اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔

مشروبِ اولیاء اللہ

ابو یزیدؒ فرماتے ہیں کہ رات کے وقت میں اہلِ معارف کے دلوں کے لیے ایسا مشروب ہے جس سے ان کے دل اللہ کی محبت اور شوق میں اس کی طرف مائل بہ پرواز ہوتے ہیں، مگر صرف وہ لوگ جن کی نگاہ کا مرکز صرف اللہ کی ذات ہے کوئی اور نہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دنیا اور آخرت کی بھلائی، صفائی اور پاکیزگی لے گئے ہیں۔

Marfat.com

مشروبِ حیرانگی کی اقسام

میں کہتا ہوں کہ یہ مشروب حیرانگی ہے جس کی دو اقسام ہیں:

۱۔ تحیر وحشت ۲۔ تحیر دہشت

- وحشت کی حیرانی مردود لوگوں کے لیے ہے جنہیں دھتکار دیا گیا ہو اور
- دوسری حیرانگی عارفین کے لیے ہے۔

اے حیران لوگوں کی رہنمائی کرنے والے! مجھے بھی اس حیرانگی میں زیادہ کر (میری اس حیرت میں اضافہ فرما)۔

Marfat.com

Marfat.com

اسلام ایمان اور تقویٰ

اَلْاِسْلَامُ عَلَانِيَةٌ وَالْاِيْمَانُ فِى الْقَلْبِ وَالتَّقْوٰى هَاهُنَا يَقُوْلُهَا ثَلَاثًا وَيُشِيْرُ بِيَدِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ ﷺ (جامع صغیر)

ترجمہ: اسلام ظاہری ہے جبکہ ایمان دل میں اور تقویٰ اس جگہ ہے۔ آپ ﷺ نے یہ بات تین دفعہ کہی اور اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابو محمد بن عبداللہ بن الحسین بن احمد بن جعفر الواسطیؒ نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن علی بن محمد بن علیؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن محمد بن علی الرواسیؒ نے جامع واسطؒ میں خبر دی کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالقاسم عبداللہ بن تمیمؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے احمد بن ابراہیمؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے علی بن حرب بن زید بن الحبابؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے علی بن سعدۃ الباہلیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم سے قتادہؒ نے بیان کیا کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔

چیزوں کی مقررہ تقدیر

اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کے لیے ایک اندازہ مقرر کیا ہے اور ہر اندازے کی ایک حد ہے اور ہر حد کا ایک سبب ہے اور ہر سبب کی مدت ہے اور ہر مدت کے لیے ایک کتاب ہے، ہر کتاب کے لیے حکم ہے۔ ہر حکم کا کوئی نہ کوئی مطلب ہے اور ہر مطلب کے لیے سچائی ہے، ہر سچائی کا حق ہے۔ ہر حق کی ایک حقیقت ہے، ہر حقیقت کا ایک اہل ہے اور ہر اہل کی کوئی نہ کوئی علامت ہے۔ اسی علامت سے ہی حق کو باطل سے پہچانا جاتا ہے۔ ہر وہ دل جسے انسان معرفت کی تلاش میں لگا دے اس کے چہرے پر معرفت کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں اور اس معرفت کا اثر اس کی حرکات، اس کے افعال اور اس کے اقوال میں بھی ظاہر ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ (البقرۃ:۲۷۳)

ترجمہ: تم ان کو ان کی نشانیوں سے پہچان لو گے۔

مخفی راز پر انعامِ ربانی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کوئی راز چھپاتا ہے تو اللہ اسے ایک چادر اوڑھائے گا، اگر وہ بہتر ہے تو اچھی اور اگر برا ہے تو بری۔

Marfat.com

محبینِ خدا کی پُرکشش شخصیات کا راز

یحییٰ بن معاذؒ سے کہا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ عارفین کے چہرے بہت خوبصورت ہوتے ہیں اور دوسروں کی نسبت زیادہ پُرہیبت ہوتے ہیں؟ فرمایا، کیونکہ وہ اللہ کے ساتھ اُنس ومحبت رکھتے ہیں اور اسی کے قرب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور گھبراتے ہوئے اسی کے دَر سے چمٹ کر غم کا اظہار کرتے ہیں۔ پس اللہ ان کو اپنی معرفت کے نور کا لباس پہنا دیتے ہیں۔

اولیاء کا محور ومرکز

وہ اسی سے کلام کرتے ہیں اور اسی کے لیے وہ عمل کرتے ہیں۔ اسی سے مانگتے ہیں اور اسی کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ یہی اللہ کے خاص اور سبقت لے جانے والے لوگ ہیں۔ جن کی کوشش بغیر کسی تعلق کے اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری کے لیے ہوتی ہے۔ وہ بغیر کسی لالچ کے عوام الناس کی خیرخواہی کا جذبہ رکھتے ہیں، اللہ کی طرف رجوع کرنے والے ہوتے ہیں۔ ان کے دل اس سے ڈرتے ہیں، ان کے نفوس تنہائی کی طرف مائل ہوتے ہیں اور دل بلندی کی طرف۔ ان کی عقلیں ڈھکی ہوئی ہوتی ہیں اور ان کی روحیں بلند پرواز ہوتی ہیں۔ وہ لوگوں کے فتنوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔

ذکر اللہ کی حسنات وبرکات

اللہ کا ذکر اس کو برے وساوس سے بچاتا ہے، اس کا جسم فراخ ہوتا ہے، دل مجروح ہوتا ہے اور بادشاہت کا دروازہ اس کے لیے کھلا ہوتا ہے۔ اس کا دل شمع کی مانند روشن ہوتا ہے جبکہ اس کے اعضاء رومال اور کپڑے کی طرح جھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کی زبان تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتی ہے اور قطع تعلقی کے خوف سے اس کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔ اور اس کا نفس خدمتِ رحمان میں گھلتا اور آنسو بہاتا رہتا ہے۔ اس کا دل ایمان کے نور سے پُررونق ہوتا ہے۔ اس کا نفس طلب میں مشغول ہوتا ہے اور اس کی روح قربِ الٰہی کے حصول میں مشغول ہوتی ہے۔ اس کی زبان پر رب کی تعریف اور اعضا ہمیشہ خدمت میں مشغول ہوتے ہیں۔ اس کے نفس پر بندگی کا اثر اور دل میں

Marfat.com

اللہ وحدہٗ لاشریک کی ہیبت کا اثر ہوتا ہے۔ اس کے بھیدوں میں الوہیت کی مسرت اور روح میں وجدان کی محبت ہوتی ہے۔

اہل اللہ کے اوصافِ حمیدہ

ان کے منہ اسی کی طرف ہنستے مسکراتے ہیں، آنکھیں اسی کی تلاش میں سرگرداں ہوتی ہیں، دل اسی سے متعلق اور ارادے اسی سے جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کے بھید اس کی طرف دیکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے گناہ توبہ کے جبکہ اپنی اطاعت احسان کے سمندر میں ڈال دی ہے ان کے ضمیر عظمت اور ان کی مردائیں صفائی قلب کے سمندر میں ہیں اور ان کی ہمتیں محبت کے سمندر میں ہیں۔ اس کی خدمت کے میدان میں ہی وہ گھومتے ہیں اور اسی کے رحم و کرم کے سائے میں وہ سبقت کی رغبت کرتے ہیں۔ اس کی رحمت کے باغ میں سے وہ پھل چنتے ہیں اور اس کے احسان کے پودوں کی خوشبو سونگھتے ہیں۔ دنیا کی طرف اعتبار کی جبکہ آخرت کی طرف انتظار کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنے آپ کی طرف حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اپنی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف کثرت نہیں بلکہ معذرت کی جبکہ اس کی مغفرت کی طرف فقیری اور بھیک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ معرفت کی طرف خوشی کی جبکہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف وہ فخر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اپنے نفوس کو آزمائش میں ڈالتے ہیں اور ارواح کو آخرت کی طرف۔ ان کے دل سرگوشی کی طرف مائل ہوتے ہیں اور ان کی رازداری اپنے مالک سے ہوتی ہے۔ ان کے نفوس تارک الدنیا ہوتے ہیں جبکہ روحیں آخرت کے لیے ہوتی ہیں۔ ان کے دل نصیحت سے مانوس ہوتے ہیں جبکہ ان کے بھید اپنے دوست کی محبت کے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔ ان کے دل تعظیم اور ہیبت کی کانیں ہوتے ہیں اور ان کی زبانیں تعریف اور حمد کی۔ ان کی روحیں شوق اور محبت کی جگہیں ہوتی ہیں اور ان کے نفوس عقل اور فطانت کی دلیلوں کے زیرِ قہر ہوتے ہیں۔ ان کے ارادے غور و فکر اور عبرت حاصل کرنے کے ہوتے ہیں۔ ان کا کلام تعریف و توصیف پر مبنی ہوتا ہے اور عمل اطاعت اور خدمت گزاری ہوتا ہے اور نگاہیں اللہ رب العزت کی کاریگری کی باریکیوں کی طرف ہوتی ہیں۔ جدائی کے خوف سے تم دیکھتے ہو کہ ان کے رنگ زرد ہیں اور اس کے جلال کی ہیبت سے آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔ اللہ سے ملاقات کے شوق میں انتظار طویل ہو رہا ہے۔

Marfat.com

ولی اللہ سنت و شریعت کا عامل

رسول اللہ ﷺ کے طریقے پر وہ چلتا ہے جو دنیا کو پسِ پشت ڈال دیتا ہے اور اپنی خواہش کی پیروی نہیں کرتا۔ وہ سچائی کے قدموں پر کھڑا ہوتا ہے۔ دنیا میں اس کی حالت ایک اجنبی کی طرح ہوتی ہے جبکہ اس کے سینے میں دل اور اس کے نفس میں اس کا بھید اجنبی ہوتا ہے۔ پس وہ ہمیشہ اسی اجنبیت اور وحشت کے غم میں مبتلا رہتا ہے، یہاں تک کہ اپنے حبیب سے نہ مل جائے۔

عارف باللہ کا معاملہ

عارف باللہ کا معاملہ عجیب ہوتا ہے۔ اس کا مولیٰ ہی اس کا طبیب ہوتا ہے۔ اس کا کلام وجدانی ہوتا ہے جبکہ دل تنہائی کی طرف مائل ہوتا ہے۔ اس کی عقل خداداد ہوتی ہے اور اس کا غم بے نیازی ہے۔ اس کی زندگی روحانی ہوتی ہے، اس کا عمل نورانی، جبکہ بات آسمانی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کو اپنے راز اور نظر کا مرکز بنایا ہوتا ہے اور اپنی ربوبیت کے زیور سے اسے مزین کر رکھا ہے اور اسے اپنی بادشاہت کے دارالامارۃ میں داخل کرتا ہے۔ وہ اس کی عزت اور وقار کے گرد گھومتا ہے اور اس کے پاکیزہ باغات سے پھل کھاتا ہے اور غیب کے شامیانوں میں اللہ کی معرفت کے پروں کی مدد سے اڑتا ہے۔ اس کی قدرت کے میدانوں اور عظمت کے پروں میں گھومتا ہے۔ جاہل اگر معرفت کے بعد اسے دیکھ لے تو اسی وقت مر جائے۔ دنیا میں اس کی علامت یہ ہے کہ آزمائش اس کے نزدیک شہد کی طرح ہوتی ہے اور غم ترکھجور کی طرح۔ اور آخرت میں جب ہر کوئی پکار رہا ہوگا کہ اے میرے رب! ہائے میری جان۔ تو وہ کہہ رہا ہوگا کہ میرا رب ہی میرا مطلوب اور میری مراد ہے۔

علاماتِ عارف باللہ

عارف باللہ کی چار علامتیں ہیں:

۱۔ اس کی محبت جلیل القدر ہوتی ہے، وہ کم اور زیادہ کو چھوڑ دیتا ہے۔

۲۔ قرآن کی پیروی کرتا ہے اور تبدیلیٔ حالت سے ڈرتا ہے۔

Marfat.com

۳۔ عبادت گزار تھکاوٹ والا ہوتا ہے، ڈرنے والا بھاگ جاتا ہے۔

۴۔ محبت کرنے والا شوروغل مچاتا ہے اور عارف باللہ مسرت وخوشی والا ہوتا ہے۔

Marfat.com

منافق اور منافقت کی مذمّت

ذُوالوَجْهَیْنِ فِی الدُّنیا ذُولِسَانَیْنِ فِی النَّارِ (ابوداؤد)

ترجمہ: دوچہروں والا قیامت کے دن آگ میں دو زبانوں والا ہوگا۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہم سے ہمارے شیخ قاضی ابوالفضل علی الواسطیؒ نے واسط کے مدرسہ میں بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعلی الحسن بن احمد بن حسن الحدادؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہم سے علی ابوطاہر الحسن بن وزیرؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوالمطہر سعد بن عبداللہ الاصبہانیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد الحافظؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابومحمد عبداللہ بن جعفرؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابومسعود احمد بن فراتؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوداؤد الحضریؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابن الربیعؒ نے بیان کیا، وہ نعیم بن حنظلہؓ سے اور وہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

دورُخی کی ممانعت

اسی وجہ سے عارفین نے اپنے چہرے اپنے ربّ کی طرف پھیر رکھے ہیں۔ پس تم عارف باللہ کے دو چہرے ہرگز نہ دیکھ سکو گے یعنی اس میں نفاق نہیں ہوگا۔

دو استادوں کے جمع کرنے کی ممانعت

اسی راز اور مصلحت کے پیشِ نظر انہیں دو استادوں کے جمع کرنے سے روکا گیا ہے اور اہل معارف نے کہا ہے کہ جب اللہ کے راستے میں اکمل، افضل اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کی صحیح طرح سے پیروی کرنے والا کوئی مل جائے تو مرید کے لیے لازم ہے کہ اسی کے ساتھ اپنا تعلق جوڑے رکھے۔

معرفت باللہ کی عظیم قسم

بلکہ ہر وہ شخص جو طریقت میں بزرگی کا ارادہ رکھتا ہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود بھی اور اس کی اولاد بھی اسی سے اپنا تعلق جوڑ دے۔ اور یہ معرفت باللہ کی سب سے عظیم قسم ہے۔

Marfat.com

عارفین اور عرفانِ خداوندی

محترم قارئین! جان لو کہ عارفین کی مختلف اقسام، مختلف درجات، مختلف مراتب اور مختلف منازل ہیں۔ پس کچھ ان میں سے ایسے ہیں جنہوں نے اللہ کو اندازے سے پہچانا اور اس سے ڈر گئے۔ اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے اسے اس کے فضل سے پہچانا، پس اس کے بارے میں اچھا گمان رکھا۔ بعض نے اسے مراقبہ کے ذریعے پہچانا، پس سچائی کا عقیدہ اپنالیا۔ بعض ایسے ہیں جنہوں نے رب کو اس کی عظمت سے پہچانا اور اس سے ڈر گئے۔ اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے اس سے اس کی کفایت کے ذریعے پہچانا، پس اسی کی طرف فقیری اختیار کرلی۔ بعض وہ ہیں جنہوں نے اسے اس کی تنہائی سے اور یکتائی سے پہچانا اور صفائی کا عقیدہ اپنالیا۔ اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے اسے اس کی ذات سے پہچانا اور اس سے وصل کا عقیدہ اپنایا۔ بس یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خوف قدرت کے عرفان کے برابر ہے اور حسنِ ظن عرفانِ فضل کی نسبت سے ہے اور صدق عرفانِ مراقبہ کی نسبت سے ہے اور ڈر اور خشیت عظمت کے عرفان کے برابر ہے اور اختصار اور فقیری عرفانِ کفایت کی نسبت سے ہے۔ صفوۃ اور صفائی فردانیہ کے عرفان کی نسبت سے ہے اور اس کے ساتھ ملاپ رب تعالیٰ کی ذات کے عرفان کی نسبت سے ہے۔

قدسیوں کے مختلف مقامات

اسی طرح آسمان والے بھی اپنی عبادات کے لحاظ سے مختلف مقامات پر ہیں۔ بعض کا مقام حیا اور حرمت ہے جبکہ بعض کا قرب اور اُنس ہے اور بعض کا مقام احسانات کا مشاہدہ ہے۔ بعض کا مقام مراقبہ ہے اور بعض فرشتوں کا مقام ہیبت اور خوف ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہے کہ:

وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ (الصافات:۱۶۴)

ترجمہ: اور ہمارے نزدیک ہر ایک کا معلوم شدہ مقام ہے۔

Marfat.com

عام درجۂ معرفت

معرفت کے عام درجے پر وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ سبحانہ' وتعالیٰ کو ان خبروں اور احادیث سے پہچانا جو انہیں توحید کے بارے میں رسول اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعے سے معلوم ہوئیں۔ پس انہوں نے اپنے دلوں سے اس کی تصدیق کی اور اپنے بدنوں سے ان باتوں پر عمل کیا۔ مگر جب انہوں نے اپنے نفوس کو گناہوں اور نافرمانیوں سے آلودہ کر لیا اور دنیا میں جہالت اور تقصیر کی زندگی گزاری تو ایسے لوگ بہت بڑے خطرے سے دوچار ہو سکتے ہیں۔ ہاں اگر اللہ ارحم الراحمین ان پر رحم کرے تو بچنے کی سبیل ہو سکتی ہے۔

اہلِ نظر و فکر لوگ

ان سے اوپر کے مرتبے پر وہ لوگ ہیں جنہوں نے رب تعالیٰ کو دلائل و براہین سے پہچانا اور یہ لوگ اہلِ نظر اور عقل و فکر والے ہیں۔ انہوں نے دلائل، آثار اور ربوبیت کی نشانیوں سے توحید کا یقین کیا۔ موجود سے غیر موجود پر دلالت کی اور اس دلالت کی صحت کا یقین کیا۔ تو ایسے لوگ اچھے راستے پر ہیں مگر ایسے لوگ اپنے دلائل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے پردے میں زندگی گزارتے ہیں۔ اہل معرفت میں خاص الخاص اہل یقین ہیں، جنہوں نے اللہ سبحانہ' وتعالیٰ کی ذات کی معرفت حاصل کی اور اپنی معرفت کے ساتھ ہی ٹھہرے رہے۔ نہ دلائل ان کو اُچکتے ہیں اور نہ علتیں ان کو ان کے راستے سے ہٹاتی ہیں۔ ان کے راہنما رسول اللہ ﷺ اور امام قرآن ہوتا ہے اور ان کا نور آگے چلتا ہے۔

دو گروہوں کا موازنہ

پس جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو اخبار و احادیث کے ذریعے پہچانا اس کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں کی سی ہے کہ جب انہوں نے ان کے مقام کو پہچانا اور ان سے غافل ہو گئے، یہاں تک کہ یوسف علیہ السلام کے سامنے رسوا ہو گئے۔ جب انہوں نے یہ کہا کہ:

قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ (یوسف:۷۷)

Marfat.com

ترجمہ: وہ کہنے لگے کہ اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے پہلے اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی۔

اور جس نے اللہ کو دلائل و براہین کی مدد سے پہچانا تو اس کی مثال حضرت یعقوب علیہ السلام کی سی ہے کہ جب انہیں اس بات کا پتہ چلا کہ یوسف علیہ السلام زندہ ہیں تو ان کا غم اور رونا اور زیادہ ہو گیا اور مختلف آزمائشوں سے دوچار ہوئے۔ یہاں تک کہ ان کی زندگی کے بارے میں جان کر اور ان سے ملاقات کے شوق میں شدت غم سے ان کی بینائی جاتی رہی۔ یہاں تک کہ اپنے بیٹوں سے فرمایا کہ:

اِذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ (یوسف:۸۷)

ترجمہ: جاؤ اور یوسف کو تلاش کرو۔

اور کہا: اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ (یوسف:۹۴)

ترجمہ: مجھے تو یوسف کی خوشبو آ رہی ہے۔

اور جو اس سے، یعنی یوسف علیہ السلام سے، بے پرواہ تھے وہ کہنے لگے کہ:

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّکَ لَفِیْ ضَلٰلِکَ الْقَدِیْمِ (یوسف:۹۵)

ترجمہ: وہ کہنے لگے کہ اللہ کی قسم آپ تو ابھی بھی پرانی بھول اور گمراہی میں مبتلا ہیں۔

اور یہ بھی کہا کہ:

تَفْتَؤُا تَذْکُرُ یُوْسُفَ (یوسف:۸۵)

ترجمہ: آپ تو ہمیشہ یوسف کو ہی یاد کرتے رہیں گے۔

حضرت بنیامین کی مثال

اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات اقدس سے پہچانا اس کی مثال حضرت یوسفؑ کے بھائی بنیامین کی سی ہے جب یوسف علیہ السلام نے اسے اپنے پاس ٹھہرالیا اور کہا کہ اے میرے بھائی! کیا میرے ساتھ رہ کر مشاہدے کا ارادہ رکھتے ہو یا ابا جان کے پاس واپس جانا چاہتے ہو۔ وہ کہنے لگے کہ میں تو آپ کے مشاہدات ہی چاہتا ہوں۔ حضرت یوسفؑ کہنے لگے کہ اگر میرے ساتھ رہنا چاہتے ہو تو میری آزمائش پر صبر کرنا۔ اس نے کہا کہ میں آپ کے لیے ہر مصیبت

Marfat.com

برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں۔ میں آپ کے پاس رہوں گا اور جدا نہیں ہوں گا۔ پھر گندم ماپنے کا پیمانہ صاع اپنے بھائی کے سامان سے نکالا اور اس بھائی یعنی بنیامین کی طرف چوری کے طور پر منسوب کر دیا۔ اس بات پر اہلِ مصر نے بنیامین کو برا بھلا کہا اور ملامت بھی کی۔ اور بھائیوں نے بھی برا بھلا کہا۔ اور وہ ان تمام باتوں کے باوجود خوش تھے اور دل ہی دل میں ہنس رہے تھے اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے خوفزدہ نہیں تھے۔ یہ اس شخص کی مثال ہے جس نے بذریعہ یقین اللہ کی معرفت حاصل کی ہو۔

امام حسن بصریؒ کے نزدیک اہلِ معرفت کے تین درجے

شیخ الطائفہ امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اہل معرفت کے دنیا میں تین درجے ہیں:

۱۔ وہ شخص جس نے عبادت کو اپنایا، اسی سے چمٹ گیا اور اسے اپنے جسم و جان کا حصہ بنالیا اور اس کا دل اسی کی طرف بے قرار ہوتا رہا۔ اور اس نے یہ بھی جان لیا کہ اللہ اس کا رازق ہے اور وہی اسے کافی ہے۔ پس اس نے اللہ کے وعدے پر یقین کر لیا اور اپنے آپ کو دنیا کے امور میں مشغول نہ کیا۔ آسمان کو چھت اور زمین کو فرش بنایا، تنگی اور کشادگی سے بے پرواہ ہو گیا، رب کی عبادت میں مصروف رہا، یہاں تک کہ موت نے اسے آلیا۔ یہ وہ قسم ہے جو سرخ یاقوت سے بھی بہتر ہے۔

۲۔ دوسرا آدمی وہ ہے جس نے پہلے کی طرح صبر نہ کیا اور کچھ مال طلب کیا جس سے اپنے آپ کو قائم رکھ سکے اور اتنا لباس جس سے اپنا تن ڈھانپ سکے اور گھر جس میں رہائش اختیار کر سکے اور بیوی تاکہ پاکدامنی قائم رکھ سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ شدید خوف کے ساتھ ساتھ اپنے رب سے امید بھی بہت زیادہ رکھتا تو اس کا طریقہ بھی اچھا ہے۔

۳۔ تیسرا وہ شخص ہے جو اللہ کے احکامات کی تصدیق نہیں کرتا۔ بلند و بالا محل تعمیر کرتا ہے اور خوبصورت گھوڑے پر سوار ہوتا ہے اور نوکر چاکر اس کے کام کاج کے لیے ہوتے ہیں۔ تو ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ ہاں اگر اللہ ارحم الرحمین اس پر اپنی نظر رحم و کرم کریں تو اس کی نجات کی کوئی صورت ہی ہو سکتی ہے، ورنہ نہیں۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰؑ کا واقعہ

میں نے بعض احادیث میں پڑھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک مرتبہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جن کے جسم کافی کمزور اور ان کے رنگ تبدیل ہو چکے تھے۔ آپؑ نے ان سے پوچھا کہ تمہاری یہ حالت کیسے ہوگئی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ آگ کے خوف کی وجہ سے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ پر حق ہے کہ ڈرنے والے کو اس چیز سے بچائے۔ پھر دوسری جماعت کے پاس گئے جن کے اجسام زیادہ کمزور، دبلے اور رنگت زیادہ بدلی ہوئی حالت میں تھی۔ فرمایا کہ تمہیں کس چیز نے اس حالت تک پہنچایا ہے؟ کہنے لگے کہ جنت کے شوق نے۔ فرمایا، اللہ پر حق ہے کہ جس چیز کی تم امید کرتے ہو وہ تمہیں عطا کر دے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تیسری جماعت کے پاس پہنچے جن کے اجسام پہلوں کی نسبت زیادہ دبلے پتلے اور رنگ ان سے بھی زیادہ بدلی ہوئی حالت میں تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا کہ تمہاری یہ حالت کیسے ہوگئی ہے؟ جواب دیا کہ اللہ کے ساتھ محبت اور اشتیاق کی وجہ سے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے کہ تم ہی اللہ کے مقرب لوگ ہو۔ آپؑ نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

اہلِ معرفت کی اقسام

پس اہل معرفت کی تین اقسام ہیں:

۱۔ پہلی قسم وہ لوگ ہیں جو فقیری اور اضطرار کے رستے پر گامزن ہیں۔

۲۔ دوسری قسم میں وہ لوگ ہیں جو اعتبار اور عاجزی وانکساری کے رستے کو اپناتے ہیں۔

۳۔ تیسری قسم میں وہ لوگ ہیں جو فخر اور خوشخبری کو اپناتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

فَمِنۡهُمۡ ظَالِمٌ لِّنَفۡسِهٖ (فاطر:۳۲)

ترجمہ: پس ان میں سے بعض اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہیں۔

Marfat.com

ذاتِ باری تعالیٰ کا کمال فضل و کرم

لوگ معرفت میں دو مرتبوں پر ہیں، یا تو وہ معرفت کی بیداری میں ہوتے ہیں کہ وہ دوستی میں اضافہ کرتے ہیں۔ پس وہ بزرگی کو دیکھتے ہیں یا نیند کی حالت میں ہوتے ہیں۔ پس وہ دشمنی کی تربیت میں ہوتے ہیں، وہ امانتوں کو دیکھتے ہیں، ہاں مگر اللہ کے رحم و کرم سے۔ پس پاک ہے وہ شخص جسے اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے بندوں میں سے منتخب کر لیتے ہیں اور اسے جو چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں اور اسے اپنے فضل و کرم کی وجہ سے اپنی طرف بلاتے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:

وَاَنِیْبُوْٓا اِلٰی رَبِّکُمْ (الزمر: ۵۴)

ترجمہ: اور اپنے رب کی طرف لوٹ آؤ۔

پس انہوں نے اس دعوت کو قبول کیا اور اسی کی طرف لوٹ آئے۔

دعوتِ خداوندی قبول کرنے والوں کی مختلف اصناف

پس وہ لوگ بھی مختلف اصناف میں ہیں۔ پس توبہ کرنے والے، ندامت کے پاؤں سے حیا کے قدموں پر چلتے ہیں۔ زاہد، توکل کے پاؤں سے رضا کی چال چلتے ہیں۔ ڈرنے والے، ہیبت کے پاؤں سے وفا کی چال چلتے ہیں اور محب، اشتیاق کے قدموں سے صفائی کی چال چلتے ہیں اور اہلِ عرفان مشاہدہ کے قدموں سے فنا کی چال چلتے ہیں۔

معرفت کھانائے خداوندی کی مانند

گویا معرفت کھانا ہے جو اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے کھلاتا ہے۔ بعض ان میں سے ایسے ہیں جو اِس کو صرف چکھتے ہیں، بعض اس سے کھاتے ہیں، بعض ضرورت کے مطابق کھاتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو پیٹ بھر کر کھاتے ہیں۔

اہلِ معرفت کی مختلف منازل

معرفت میں لوگ مختلف منزلوں پر ہوتے ہیں۔ ان میں سے بعض ایسے ہیں جن کی منزل

Marfat.com

گھاٹی جیسی ہوتی ہے اور بعض ایسے ہیں جن کی جگہ بستی کی مانند ہوتی ہے۔ بعض کی منزل شہر کی مانند، جبکہ بعض ایسے ہیں جن کی منزل دنیا اور آخرت جیسی وسیع ہوتی ہے۔

منظرِ قیامت بزبانِ رسولِ اطہر ﷺ

روایت ہے کہ رسول اطہر علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن آواز لگانے والا آواز لگائے گا کہ جس نے لا الٰہ الا اللہ کا اقرار کیا ہے اور اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے تو اسے جہنم سے نکال دو۔

مرتبۂ احسان اور معرفت

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ احسان کا مرتبہ یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تو اسے نہیں دیکھ رہا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ یہ معرفت کی حقیقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سے فرمائیں گے کہ تم میرے بندے ہو۔ تمہارا میرے بارے میں اور میرا تمہارے بارے میں شوق لمبا ہو گیا ہے۔ اے میرے بندو! تم پر سلامتی ہو، پس میں تمہارا دوست ہوں، پھر مجھے میری عزت کی قسم! جنت کو میں نے تمہارے لیے ہی پیدا کیا، پس آج تمہارے لیے وہ سارا کچھ ہے جو تم چاہتے ہو۔

حضرت رابعہ بصریہؒ کا شوقِ محبت

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت مالک بن دینارؒ اور ثابت بن اسد بنانیؒ، رابعہ بصریہؒ کے پاس گئے۔ رابعہ بصریہؒ نے مالکؒ سے پوچھا کہ اے مالکؒ! تم اپنے رب کی عبادت کس لیے کرتے ہو؟ کہنے لگے کہ جنت کے شوق میں۔ پھر ثابتؒ سے کہنے لگیں کہ اے لڑکے تم کس لیے عبادت کرتے ہو؟ ثابتؒ نے جواب دیا کہ جہنم کے خوف سے۔ فرمانے لگیں، اے مالکؒ! تمہاری مثال اس برے مزدور کی سی ہے جو لالچ کی وجہ سے کام کرتا ہے۔ اور ثابتؒ! تمہاری مثال اس برے غلام کی سی ہے جو سزا کے ڈر سے کام کرتا ہے۔ تو وہ دونوں کہنے لگے کہ اے رابعہؒ! آپ کس وجہ سے عبادت کرتی ہیں؟ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور شوق کی وجہ سے۔

Marfat.com

ایک نوجوان کا واقعہ

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن ذوالنون مصریؒ لوگوں کو وعظ فرما رہے تھے اور لوگ رو رہے تھے جبکہ ان میں موجود ایک نوجوان ہنس رہا تھا۔ اس سے پوچھا کہ اے نوجوان تجھے کیا ہے؟ تو اس نے جواب میں یہ اشعار پڑھے:

کلهم یعبدون من خوف نار
ویرون النجاة حظا جزیلا
او بان یسکنوا الجنان فیضحو
فی ریاض عیونها سلسبیلا
لیس فی الخلد والجنان هوائی
انا لا ابتغی بحبی بدیلا

ترجمہ: سارے لوگ آگ کے ڈر سے ربّ کی عبادت کرتے ہیں اور اس سے نجات کو ہی کافی سمجھتے ہیں۔ یا اس بات کو کافی سمجھتے ہیں کہ جنتوں میں رہیں اور ایسے باغات میں ہوں جن کے چشمے سلسبیل کے ہوں۔ لیکن میری خواہش نہ تو جنت ہے اور نہ ہی ہمیشگی ہے، میں اپنی محبت کا کوئی بدل تلاش نہیں کرتا۔

Marfat.com

مومن کی مدد ظالم یا مظلوم

اُنصُر اَخاکَ ظَالِمًا کَانَ اَو مَظلُومًا قَالَ اَنصُرُہٗ مَظلُومًا فَکَیفَ اَنصُرُہٗ ظَالِمًا؟ قَالَ تَمنَعُہٗ مِنَ الظُّلمِ فَذٰلِکَ نَصرُکَ اِیَّاہُ (بخاری)

ترجمہ: اپنے بھائی کی مدد کرو چاہے وہ ظالم ہو یا مظلوم، کہنے لگے کہ میں مظلوم کی مدد تو کرتا ہوں لیکن ظالم کی مدد کیسے کرسکتا ہوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیرا اس کو اس ظلم سے روکنا اس کی مدد ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں ہمارے شیخ قاضی ابوافضل علی الواسطیؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن عمر بن احمد برکیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابومحمد بن عبداللہ بن محمد بزازؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابومسلم ابراہیم بن عبداللہ بن مسلم بصریؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ الانصاریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے حمید نے بیان کیا کہ حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں۔

عارف باللہ کے پَر

عارف باللہ کے چار پر ہوتے ہیں: خوف، امید، محبت اور شوق۔ اگر خوف نہ ہوتا تو وہ ہمیشہ بھاگتا ہی رہتا۔ اگر امید نہ ہوتی تو ہمیشہ طلب میں ہی رہتا۔ اگر محبت نہ ہوتی ہمیشہ طرب و مسرت میں رہتا۔ اور اگر شوق نہ ہوتا تو ہمیشہ شور و غل میں مشغول رہتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کی صفت کو قرآن میں بیان کیا ہے، فرمایا:

تَرٰٓی اَعْیُنَھُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ (المائدہ:۸۳)

ترجمہ: تم دیکھتے ہو کہ حق کو پہچان لینے کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہیں۔

اور ایک جگہ فرمایا:

لَا تُلْھِیْھِمْ تِجَارَۃٌ (النور:۳۷)

ترجمہ: تجارت ان کو غافل اور لاپرواہ نہیں کرتی۔

عارف کے مقام و مرتبہ کی وجہ

اس کی وجہ یہ ہے کہ عارف باللہ کا عمل خالص اپنے مالک کے لیے ہوتا ہے اور اس کی بات نصیحت سے مانوس ہوتی ہے۔ اس کا نفس مصیبت میں صبر کرتا ہے اور اس کا بھید ہمیشہ سرگوشی میں ہوتا ہے اور اس کی فکر بہت بلند ہوتی ہے۔ بعض دفعہ وہ اپنے رب کی نعمتوں میں غور و فکر کرتا ہے اور بعض دفعہ اس کی پاکیزگی کے خیموں اور شامیانوں کے گرد گھومتا ہے۔ پس اس وقت وہ آزاد غلام

Marfat.com

بن جاتا ہے اور غلام آزاد۔ امیر، غریب جبکہ غریب، امیر بن جاتا ہے۔ اسی طرح وہ الفاظ کے برعکس مفہوم مراد لیتا ہے۔ موجود اور معروف ہوتا ہے اور غلبے والا ہوتا ہے۔ مقبول بھی ہوتا ہے اور خوفزدہ بھی۔ ظاہر بھی اور پوشیدہ بھی۔ رونے والا بھی اور ہنسنے والا بھی۔ اور یہ اس وجہ سے کہ اس کی ہنسی اور خوشی اس کے غم میں پوشیدہ ہوتی ہے اور اس کا غم اس کی خوشی میں۔ اور اس کی عزت ذلت سے جبکہ ذلت عزت سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اس کا خوف امید ہے اور امید خوف سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔ خوف اس کی امید کو ختم نہیں کرتا اور امید اس کے خوف کو ختم نہیں کرتی۔

خلوت در انجمن

وہ جسمانی طور پر لوگوں کے ساتھ رہتا ہے جبکہ دلی طور پر اپنے رب کے ساتھ۔ اس کے نفس کا لوگوں کے ساتھ معاملہ اس کے رب کے ساتھ دل کے معاملے پر غالب نہیں آتا۔ عزت والا، ذلیل اور فقیر بے نیاز ہوتا ہے۔ جیسا کہ ابو یزید نے اپنی بعض دعاؤں میں کہا ہے۔ اے میرے رب!

كلما قلت قد دنا حل قيدي

قيدوني فاوثقوا السمارا

ترجمہ: جب بھی میں نے یہ کہا کہ میری بیڑی کھلنے کے قریب ہے تو انہوں نے میری بیڑیوں کو اور مضبوطی سے کس دیا۔

اور اس بات کے وقت ان کی آنکھوں سے آنسو بہتے تھے اور ہر وہ شخص جس پر زُہد کا اثر نظر آ رہا ہو وہ زاہد نہیں ہوتا اور یہی صورتِ حال رغبت، حماقت، جنون، بہادری اور غفلت کی ہے۔

غفلت کا اٹھنا احوال کے ظہور کا سبب

اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کے دل پر نظرِ رحمت ڈالتے ہیں تو اس سے غفلت کا پردہ دور کر دیتے ہیں اور قدرت کی باریکیاں اس کے لیے ظاہر کر دیتے ہیں۔ اس وقت تین میں سے ایک کا ہونا ضروری ہے؛ یا تو وہ حکیم اور دانا ہو جائے گا کہ اس کے ذریعے اللہ کی مخلوق کے ساتھ مل جائے گا۔ یا اس کی زبان گنگ رہ جائے گا اور وہ حیران و پریشان ہو جائے گا۔ یا اس کے پردوں میں

Marfat.com

چھپ جائے گا، اسی کے قبضہ قدرت میں محفوظ ہو جائے گا یہاں تک کہ اس کی شدت غیرت کے باعث اللہ کے علاوہ اس کو کوئی دیکھ نہ سکے گا۔

اہلِ معرفت دلہنوں کی مانند

پاک ہے وہ جس نے اپنے اہل معرفت کو تمام مخلوق سے چھپالیا اور آخرت کے پردوں کی مدد سے اسے دنیا والوں سے چھپالیا اور دنیا کے پردوں کی مدد سے آخرت والوں سے۔ یہ اہل معرفت اس زمین پر اللہ کی طرف سے ایسے ہیں جیسے دلہنیں ہوں۔ اور اللہ کے علاوہ کوئی ان کا محرم نہیں ہے اور وہ اللہ کے ہاں پردے میں ہیں۔

ولی را ولی شناسد

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی، اے داؤد! میرے اولیاء ایسے قبوں میں ہیں جن کو صرف میرے اولیاء ہی پہچانتے ہیں، میرے اور میرے محبوب لوگوں کے لیے خوشخبری ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ کے نور کا ایک ذرّہ ظاہر ہو جائے تو عرش سے لے کر زمین کی تہوں تک موجود سب کچھ جل کر راکھ ہو جائے۔

عارف کا درجۂ کمال

حضرت رابعہ بصریہؒ سے کہا گیا کہ عارف باللہ کے حال کا کمال درجہ کیا ہے؟ فرمایا، اپنے رب کی محبت میں جل جانا اور اس کی علامت یہ ہے کہ عطاء کرنے والے کی عطاء سے بے نیاز ہو جائے۔ خوشی اور اس کے وجدان کے سمندروں میں غرق ہو اور اس کا دل اسی کے ہاں سکونت پذیر ہو۔ اپنے نفس کے لیے ہر اختیار چھوڑ دے۔ اس کے دیکھنے کے باعث آزمائشوں اور سختیوں میں گھبراہٹ کا اظہار نہ کرے اور یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کی نسبت اس سے قریب ہے اور ہر ایک سے زیادہ اس پر رحم کرنے والا ہے اور ہر چیز سے زیادہ غلبے والا اور بڑا ہے اور اللہ کے علاوہ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی بدل ہے۔

Marfat.com

لکل شیء عدمتہ خلف
وما لفقد الحبیب من خلف

ترجمہ: ہر چیز جو میں نے کھودی اس کا بدل مل گیا لیکن دوست کا کوئی بدل نہ ملا۔

عارف باللہ کی پہچان

عارف باللہ کو اس وقت پہچانا جاتا ہے جب وہ نفسانی خیالات کو روحانی خیالات سے جدا کر دے اور دنیوی ارادوں کو اخروی سے اور پستی کے ارادوں کو بلندی کے ارادوں سے الگ کر لے۔

حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ کا واقعہ

جس شخص کو بندگی کی وفا اور سچائی کی حدود کی حفاظت اور مکمل شرائط کے ساتھ ان کو ادا کرنے کی توفیق دے دی جائے اور اسے اس کی تحقیق و حفاظت کا راستہ بھی میسر آ جائے پھر وہ اس کے ذکر اور شکر میں مشغول رہتا ہو۔ پھر وہ نفس کے ساتھ بغیر نفس کے اور روح کے ساتھ بغیر روح کے اور خلق کے ساتھ بغیر مخلوق کے مل جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور یحییٰ علیہ السّلام کسی راستے پر جا رہے تھے کہ حضرت یحییٰ علیہ السّلام نے ایک عورت کو دھکا دیا، حضرت عیسیٰ علیہ السّلام فرمانے لگے کہ اے میرے خالہ زاد! آج تو نے ایک بہت بڑا گناہ کیا ہے۔ پوچھا، وہ کیا؟ کہنے لگے کہ تم نے ایک عورت کو مارا اور دھکا دیا۔ حضرت یحییٰؑ فرمانے لگے، اللہ کی قسم! مجھے اس کا پتہ نہیں چلا۔ حضرت عیسیٰؑ فرمانے لگے، سبحان اللہ! آپ کا جسم تو میرے ساتھ مگر آپ کا دل اور روح کہاں تھے؟ کہا، اللہ کے ہاں۔ اے عیسیٰؑ! اگر میرا دل ایک لمحہ کے لیے بھی جبرائیل یا کسی اور کے پاس ٹھہرے تو گویا میں نے اللہ کی معرفت کا حق ادا نہیں کیا۔

پنج حرفہ لفظ معرفہ کا مفہوم

اور کہا جاتا ہے کہ معرفت کے پانچ حرف ہیں، پس جو اس کے مطلب کو اپنے اندر پا لے تو

Marfat.com

سمجھ لے کہ تو وہ اس کا اہل ہے۔

- میم اپنے نفس کا ''مالک'' بن جائے۔
- عین اللہ کی سچے دل سے ''عبادت'' کرے۔
- ر سب کو چھوڑ کر اللہ کی طرف ''راغب'' ہو جائے۔
- فا اپنا ''فیصلہ'' (معاملہ) اللہ کے سپرد کر دے۔
- ھا اللہ کے علاوہ ''ھر ایک'' کو چھوڑ کر اللہ کی طرف بھاگ پڑے۔

عارف باللہ کون؟

پس ہر عارف باللہ، اللہ کی کبریائی اور عظمت کی معرفت کے برابر اپنے نفس پر قابو پالیتا ہے اور اس کی ربوبیت کی معرفت کے برابر اس کی عبادت کرے۔ اس کے فضل اور احسان کی معرفت کے برابر اس کی طرف رغبت کرے۔ اس کی قدرت کی معرفت کے برابر اپنے معاملے کو اس کے سپرد کر دے اور اس کی بادشاہت کی معرفت کے برابر اس کی طرف دوڑے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو وہ عارف باللہ ہے۔

Marfat.com

قبولیتِ دُعا کا راز

يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ فَيَقُولُ
دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي (بخاری)

ترجمہ: تم میں سے ایک کی دعا اس وقت تک قبول کی جاتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے اور یہ کہنا شروع کر دے کہ میں نے دعا مانگی مگر میری دعا قبول نہ ہوئی۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہم سے محمد بن عبدالسمیع عباسی ہاشمیؒ نے بیان کیا کہتے ہیں کہ ہمیں حاجب ابوشجاع محمد بن حسینؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں نقیب ابوالفوارس طراد بن محمد بن علی زینبی ہاشمیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ بن یحییٰ السکریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعلی اسماعیل بن محمد الصفاءؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر احمد بن منصور مادیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالرزاق بن ہمامؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں معمرؒ نے خبر دی، وہ روایت کرتے ہیں زہری سے، وہ ابوعبداللہؓ سے، وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

عارف کا شغل

عجلت اور جلدی سے مراد یہاں خالق کو چھوڑ کر مقصد میں مشغول ہونا ہے اور یہ معرفت میں کمی ہے، کیونکہ عارف باللہ اپنے رب کے علاوہ کسی چیز کی طرف مشغول نہیں ہوتا۔

اہلِ معارف کے تذکرہ کا حکم

عنقریب ہم اہل معارف کے احوال میں سے چند چیزوں کا برکت کے حصول کے لیے تذکرہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ (مریم:۴۱)

ترجمہ: اور کتاب یعنی قرآن میں سے ابراہیم علیہ السّلام کا تذکرہ پڑھو۔

اور فرمایا کہ:

نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ (یوسف:۳)

ترجمہ: ہم تمہیں قصہ سناتے ہیں۔

اور حدیث میں ہے کہ نیک لوگوں کا تذکرہ کرو۔ نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت رب کی رحمت کا نزول ہوتا ہے اگر یہ چیز نہ ہوتی تو ہمارے لیے غیر اللہ کے ذکر میں مشغول ہونا جائز نہ ہوتا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ بھی ہمارے ساتھ ہے۔ ارشاد باری ہے:

Marfat.com

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ (الحدید:۴)

ترجمہ: وہ تمہارے ساتھ ہے تم کہیں ہو۔

زاہدین اور عارفین میں امتیاز

بیان کیا جاتا ہے کہ عبدالواحد بن زیدؒ نے فرمایا کہ میں بیت المقدس کی طرف چلا اور راستہ بھول گیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ ایک عورت میری طرف آ رہی ہے، پس میں نے اس سے کہا، اے اجنبیہ! کیا تم بھی راستہ بھول گئی ہو؟ اس نے جواب دیا کہ جو اللہ کی معرفت رکھتا ہو وہ کیسے اجنبی ہوسکتا ہے اور جو اس سے محبت کرتا ہو وہ کیسے گمراہ ہوسکتا ہے۔ پھر اس نے کہا کہ میری لاٹھی کو پکڑ لو اور میرے آگے چلو۔ میں نے اس کی لاٹھی تھامی اور کم و بیش سات قدم ہی چلا تھا کہ میں بیت المقدس میں تھا۔ میں اپنی آنکھیں ملنے لگا، میں نے کہا کہ شائد یہ میرا وہم ہے۔ وہ کہنے لگی، تمہاری چال زاہدین والی ہے جبکہ میری چال عارفین کی چال ہے۔ زاہد چلتا ہے جبکہ عارف باللہ اُڑتا ہے اور چلنے والا اُڑنے والے سے کیسے مل سکتا ہے؟ پھر وہ غائب ہوگئی۔ اس کے بعد میں نے اسے نہیں دیکھا۔

ہوائے نفس سے دوری کا انعام

ابو عمران واسطیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں سمندر میں سفر کر رہا تھا کہ اچانک ہماری کشتی ٹوٹ گئی اور صرف میں اور میری بیوی بچ گئے۔ میری بیوی نے اس وقت بچے کو جنم دیا اور پانی مانگا۔ پس میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا کہ ایک آدمی جو ہوا پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں سرخ یاقوت سے بنا ہوا ایک پیالہ تھا جس کی زنجیر سونے کی تھی اور کہنے لگا کہ یہ پکڑ لو۔ میں نے اس سے اس حالت کے بارے میں پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ میں نے اپنی خواہشات کو چھوڑ دیا پس اس نے مجھے ہوا پر بٹھا دیا۔

Marfat.com

اطاعتِ الٰہی کا انعام

اور بیان کیا جاتا ہے کہ ابراہیم بن ادھمؒ کہتے ہیں کہ میں ایک چرواہے کے پاس سے گزرا۔ میں نے اس سے پوچھا، کیا تمہارے پاس پانی یا دودھ میں سے کوئی چیز ہے؟ تو وہ کہنے لگا کہ تمہیں ان دونوں میں سے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ میں نے کہا، پانی۔ تو اس نے اپنی لاٹھی ایک سخت پتھر پر ماری جس میں کوئی رخنہ اور سوراخ نہیں تھا، بس اس میں سے پانی پھوٹ پڑا۔ میں نے اس میں سے پانی پیا تو وہ برف سے زیادہ ٹھنڈا اور شہد سے زیادہ میٹھا تھا۔ میں حیران رہ گیا۔ چرواہے نے کہا کہ حیران مت ہو، جب بندہ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہے تو وہ ہر چیز کو اس کا مطیع کر دیتا ہے۔

حضرت رابعہ بصریؒ کی کرامت

رابعہ بصریؒ کے پاس گھر میں ایک ٹوکری لٹکی ہوئی تھی جبکہ کھانے کا ارادہ کرتیں اس ٹوکری پر ہاتھ مارتیں تو جو چاہتیں اس ٹوکری میں سے انہیں وہی کھانا مل جاتا۔

اطاعتِ الٰہیہ میں تسخیرِ کائنات کا راز

امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن سے نکلے اور ان کے ساتھ ایک مہمان تھا۔ جنگل میں ایک ہرن چل رہا تھا اور پرندے ہوا میں اڑ رہے تھے۔ حضرت سلمان فارسیؒ کہنے لگے کہ میرے پاس موٹا تازہ ہرن اور پرندہ آ جائے کیونکہ میرے پاس ایسا مہمان آیا ہے کہ میں اس کی عزت و تکریم کرنا پسند کرتا ہوں۔ بس وہ دونوں ہی آ گئے۔ وہ آدمی کہنے لگا، پاک ہے وہ ذات جس نے ہوا میں موجود پرندے کو تیرے لیے مسخر کر دیا ہے۔ فرمانے لگے، کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو؟ تم نے دیکھا ہے کہ بندہ اللہ کی اطاعت کرے اور وہ اس کی بات نہ مانے۔

ایک حبشی کی کرامت عبدالواحدؒ کی زبانی

عبدالواحد بن زید کہتے ہیں کہ میں اور ایوب سختیانی شام کی طرف جا رہے تھے کہ ایک سیاہ

Marfat.com

رنگ کا آدمی، جو لکڑیاں اٹھائے ہوئے تھا، ہماری طرف آیا۔ میں نے کہا کہ اے حبشی! تمہارا رُب کون ہے؟ وہ کہنے لگا کیا میرے لیے تم نے یہ بات کہی ہے! اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا، اے میرے رب! اس لکڑی کو سونا بنا دے۔ پس وہ لکڑی سونا بن گئی۔ پھر کہنے لگا، کیا تم نے یہ منظر دیکھا ہے؟ ہم نے کہا، "ہاں"۔ تو اس نے کہا، اے اللہ! اس کو دوبارہ لکڑی بنا دے۔ تو وہ پھر دوبارہ اپنی اصل حالت میں لوٹ آئی۔ پھر کہنے لگا، مانگو! کیونکہ عارفین کے عجائبات ختم نہیں ہوتے۔ ایوب کہنے لگے، مجھے اس بندے سے بڑی خجالت محسوس ہوئی اور اتنی شرمندگی محسوس ہوئی کہ اس سے پہلے اتنی شرمندگی کبھی نہیں ہوئی تھی۔ پھر میں نے کہا کہ کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو بھی ہے؟ پھر اس نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو ہمارے سامنے ایک جام آ گیا جس میں شہد تھا، جو برف سے زیادہ سفید اور کستوری سے زیادہ پاکیزہ اس کی خوشبو تھی۔ کہنے لگا، کھاؤ، قسم ہے اللہ کی! یہ کسی مکھی کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ ہم نے اسے کھایا تو ہمیں اس سے زیادہ میٹھی کوئی شے محسوس نہ ہوئی۔ اس پر ہم نے تعجب کا اظہار کیا تو وہ کہنے لگا کہ عارف باللہ کی نشانیوں سے کچھ تعجب نہیں ہے اور جو تعجب کا اظہار کرتا ہے وہ اللہ سے دور ہوتا ہے اور جو نشانیاں دیکھنے کے بعد اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ جاہل ہوتا ہے۔ اللہ اس حبشی پر رحم کرے اس کو اللہ کی کس قدر معرفت حاصل تھی۔ میں نے حج کے لیے اور تلبیہ کا ارادہ کیا۔ میرے پاس ایک رومال تھا، میں نے اس کو دو حصوں میں کاٹ دیا۔ ایک کو میں نے تہبند بنا لیا اور ایک کو ضرورت کے مطابق چادر بنا لیا۔ اچانک غیب میں سے ایک آواز آئی کہ اپنے سامنے دیکھو۔ میں نے دیکھا تو سارا بیابان چاندی کا بنا ہوا تھا۔ میں نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور آگے چل پڑا اور کہا، اے اللہ! میں تیرے علاوہ کسی کے بھی ارادے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

بیت اللہ کے مالک کی طرف رجوع

بیان کیا جاتا ہے کہ اہل معارف میں سے ایک شخص حج کے مناسک سے فارغ ہوا۔ پھر دوبارہ احرام باندھنے لگا اور تلبیہ کہنا شروع کر دیا۔ اس سے کہا گیا کہ حج اور تلبیہ کا وقت تو گزر چکا ہے۔ وہ کہنے لگا، میں نے اپنے وطن سے بیت اللہ کی زیارت کے لیے احرام باندھا تھا، اب میں بیت اللہ سے بیت اللہ کے مالک کے ارادے سے احرام باندھ رہا ہوں۔ کہا گیا، مبارک ہے اس

Marfat.com

کے لیے جو اللہ کے غیر سے روک دیا گیا۔

عارفین کا نورِ معرفت سے دوسروں کی پہچاننا

بیان کیا جاتا ہے کہ ہرم بن حیان کہتے ہیں کہ میں دریائے دجلہ کے کنارے چل رہا تھا کہ اچانک ایک آدمی، جس کے چہرے پر عارفین کی علامات تھیں، میرے پاس آیا۔ میں نے سلام کے بعد اس سے کہا کہ آپ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا:

سُبۡحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنۡ کَانَ وَعۡدُ رَبِّنَا لَمَفۡعُوۡلًا (الاسراء:۱۰۸)

ترجمہ: ہمارا رب پاک ہے اور اس کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

اے ہرم بن حیان! اپنے کام میں دھیان رکھ۔ میں نے کہا کہ اللہ آپ پر رحم کرے، آپ کو میرے اور میرے والد کے نام کا کہاں سے پتہ چلا، حالانکہ میں نے آج سے پہلے آپ کو کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا، کیا تم نہیں جانتے کہ عارفین نور معرفت کی وجہ سے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ کہنے لگے، مجھے اس کی فصاحت بیان سے اور اس کی ہیبت سے بہت تعجب اور حیرانگی ہوئی۔

حضرت ذوالنون اور ایک دیوانہ

ذوالنون فرماتے ہیں کہ میں چلتے چلتے ایک بستی میں پہنچا۔ وہاں لوگ چیخ رہے تھے۔ میں قریب ہوا تو دیکھا کہ وہ لوگ ایک حبشی شخص سے مذاق کر رہے تھے۔ اس نے اپنا سر میری طرف اٹھایا اور کہا کہ اے ذوالنون! اللہ کے مرتبے کو پہچانو اور اللہ پر احسان نہ کرو کیونکہ دوست دوست پر احسان نہیں کرتا۔ میں نے اس کے حال کے بارے میں پوچھا تو کہا گیا کہ یہ دیوانہ ہے، لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور چالیس دنوں میں صرف ایک ہی لقمہ کھاتا ہے۔ پھر اس شخص نے آسمان کی طرف دیکھا اور کہا، اے عارفوں کے ارادے کی حد! اگر میں نے تجھے پہچانا ہے تو یہ تیری عطا ہی کی وجہ سے ہے اور اگر تیرا شکر ادا کرتا ہوں تو تیری عطا کی وجہ سے ہی ہے۔

Marfat.com

ایک لڑکی کی معرفت

ذوالنون ؒ ہی فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں دریائے نیل کے کنارے چل رہا تھا کہ ایک لڑکی دریا میں چل رہی تھی اور دریا کی لہریں اچھلنے لگیں۔ وہ کہنے لگی، اے میرے پرودگار! تم دیکھ رہے ہو جو تم میرے ساتھ کر رہے ہو۔ میں نے کہا کہ اے لڑکی! کیا تو اللہ سے شکایت کرتی ہو جو ہر نیک وبد کا مالک اور رب ہے۔ تو وہ کہنے لگی کہ اے ذوالنون! تم تو وہ ہو کہ جب شکر کرتے ہو تو اسی کی جانب سے شکر ادا کرتے ہو اور جب ناراض ہوتے ہو تو اسی سے ہی ناراض ہوتے ہو۔ میں نے کہا، اے لڑکی! میں نے تمہیں دیکھا بھی نہیں تو تمہیں میرے نام کا پتہ کیسے چل گیا؟ اس نے جواب دیا، میں نے تجھے اللہ کی معرفت کے نور سے پہچانا ہے۔ میں نے اس سے کہا، کیا تم تنہائی کی وجہ سے وحشت محسوس نہیں کرتی؟ وہ کہنے لگی، قسم اس ذات کی جس نے اپنی معرفت کے نور سے میرے دل کو منور کیا ہے، میرا دل کبھی بھی اللہ کے علاوہ کسی طرف نہیں گیا، وہ تنہائیوں میں نیک لوگوں کا مؤنس وغم خوار اور پردیس میں اجنبیوں کا ساتھی اور دوست ہوتا ہے۔

اللہ کا ذکر دلوں کی شفا

میری والدہ کے دادا عارف الواسطی فرماتے ہیں کہ میں صحرا میں جا رہا تھا کہ ایک دیہاتی اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے اس کے قریب ہو کر اسے سلام کہا۔ اس نے سلام کا جواب دیا اور مجھے بات کرنے سے روک دیا اور کہنے لگا، اپنے آپ کو اللہ کے ذکر میں مشغول رکھو کیونکہ اللہ کے ذکر میں ہی دلوں کی شفا ہے۔ پھر کہنے لگا کہ آدم کا بیٹا اللہ کے ذکر اور اس کی خدمت سے کیسے فارغ رہ سکتا ہے جبکہ موت اس کی تلاش میں ہے اور اللہ اس کو دیکھ رہا ہے۔ پھر وہ رو پڑا اور میں بھی اس کے ساتھ رونے لگ گیا۔ میں نے اس سے کہا، کیا وجہ ہے میں آپ کو تنہا اور اکیلا دیکھ رہا ہوں۔ وہ کہنے لگا کہ نہ تو میں تنہا ہوں اور نہ اکیلا، اللہ میرے ساتھ ہے اور وہی میرا غمگسار ہے۔ پھر وہ کھڑا ہوا۔ اور جلدی سے چل پڑا اور وہ کہہ رہا تھا کہ اے میرے مالک! تیری اکثر مخلوق تیرے علاوہ دوسروں کی طرف متوجہ ہے اور ہر کھو جانے والی چیز کا تو ہی بدل ہے اے ہر اجنبی کے دوست اور اے ہر تنہا کے غمخوار اور ساتھی اور ہر اکیلے کے ٹھکانے۔ وہ جا رہا تھا اور میں اس کے پیچھے تھا۔ وہ

Marfat.com

میری طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ خدا تمہارا بھلا کرے، لوٹ جاؤ اس کی طرف جو تیرے لیے مجھ سے بہتر ہے۔ اور جو چیز تیرے مقابلے میں میرے لیے بہتر ہے مجھے اس سے نہ پھیر۔ پھر وہ میری آنکھوں سے غائب ہو گیا۔

ایک راہب کا حال

بیان کیا جاتا ہے کہ عبدالواحد بن زیدؒ نے کہا کہ میں ایک راہب کے پاس سے گزرا اور میں نے اس سے پوچھا کہ تم کب سے اس مکان میں ہو؟ وہ کہنے لگا کہ چالیس سال سے۔ میں نے کہا کہ آپ کا مونس وغمگسار اور ساتھی کون ہے؟ کہنے لگا کہ تنہا اور بے نیاز ذات۔ میں نے کہا، مخلوق میں سے؟ کہنے لگا، جنگلی جانور۔ میں نے کہا، آپ کا کھانا کیا ہے؟ کہا، اللہ کا ذکر۔ میں نے کہا، کھانے پینے کی چیزوں میں سے؟ جواب ملا، ان درختوں کے پھل اور جڑی بوٹیاں۔ میں نے پوچھا کہ کیا آپ کو کسی کا اشتیاق بھی ہے؟ کہا، ہاں، اہل معارف کے دلوں کے حبیب کی طرف۔ میں نے کہا، مخلوق میں سے؟ جواب ملا، جس کا شوق اللہ کی طرف ہو وہ کیسے دوسروں کا مشتاق ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا، آپ مخلوق سے علیحدہ کیوں ہیں؟ کہا، کیونکہ وہ عقلوں کو چرانے والے اور ہدایت کے راستے کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ میں نے پوچھا، بندہ راہِ راست کس طرح پہچانتا ہے؟ کہنے لگا، جب بندہ سب کچھ چھوڑ کر رب کی طرف دوڑ پڑے اور سب کچھ چھوڑ کر اسی کے ذکر میں مشغول ہو جائے۔

عارف کا تعلق باللہ

ھرم بن حیانؒ کہتے ہیں کہ میں نے اویس بن عامر کو دیکھا تو میں نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے کہا، اے ھرم بن حیان! تجھ پر بھی سلامتی ہو۔ میں نے کہا، آپ میرے اور میرے والد کے نام کے بارے میں کیسے جانتے ہیں؟ کہنے لگے، رب کی معرفت کے نور کے سبب میری روح نے تمہاری روح کو پہچان لیا ہے۔ میں نے کہا، میں آپ سے اللہ کے لیے محبت کرتا ہوں۔ کہا، میں خیال کرتا ہوں کہ کوئی اللہ کے علاوہ کسی سے محبت کرتا ہو اور وہ اللہ کے لیے اس کے غیر سے کیسے محبت کر سکتا ہے؟ میں نے کہا، میں آپ کی صحبت اور آپ سے تعلق چاہتا ہوں۔ کہنے لگے،

Marfat.com

میں نہیں سمجھتا کہ عارف باللہ اللہ کے علاوہ کسی اور سے مانوس ہو۔ میں نے کہا، مجھے وصیت کیجیے۔ کہا، میں تمہیں اللہ ہی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ ہر گم اور کھو جانے والی چیز کا بدل ہے۔

اللہ کا حصول دنیا و آخرت سے لاتعلقی

ذوالنون مصریؒ کہتے ہیں کہ میں ایک بیابان میں چل رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی خشک گھاس کو تہبند اور چادر بنائے بیٹھا تھا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے میرے سلام کا جواب دیا۔ پھر مجھ سے پوچھا کہ اے نوجوان کہاں سے آئے ہو؟ میں نے کہا، جی مصر سے۔ وہ کہنے لگا کہاں کا ارادہ ہے؟ میں نے کہا، اپنے مولیٰ سے اُنس اور محبت ڈھونڈ رہا ہوں۔ کہنے لگا، دنیا اور آخرت کو چھوڑ دو تمہیں تمہاری طلب مل جائے گی۔ میں نے کہا، یہ صحیح بات ہے۔ اسے میرے لیے صحیح کر دیجیے۔ کہنے لگا، کیا ہماری بات کے بارے میں تم ہم پر تہمت لگاتے ہو حالانکہ ہم نے تمہیں بہتر چیز عطا کی ہے اور وہ چیز معرفت ہے۔ میں نے کہا، میں آپ پر تہمت نہیں لگاتا بلکہ میں چاہتا ہوں کہ آپ سے مزید نور حاصل کروں۔ اس نے کہا، اے ذوالنون! اپنے اوپر دیکھو۔ میں نے دیکھا کہ آسمان اور زمین سونے کی مانند چمک دمک رہے تھے۔ پھر کہا کہ اپنی نظر جھکالو۔ پس وہ دونوں اپنی سابقہ حالت میں لوٹ آئے۔ میں نے پوچھا کہ اس چیز کی طرف رسائی کیسے ہوسکتی ہے؟ جواب ملا کہ اگر خدائے وحدہٗ لاشریک کے بندے ہو تو اسی کی طرف رجوع کرو۔

حضرت مقدسیؒ کا واقعہ

محمد مقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں ملکِ شام میں دارالمجانن میں داخل ہوا۔ میں نے وہاں ایک نوجوان کو دیکھا جس کی گردن میں طوق اور پاؤں میں بیڑیاں تھیں اور وہ زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا۔ جب اس کی نظر مجھ پر پڑی تو کہنے لگا، اے محمد! دیکھتے ہو میرے ساتھ کیا ہوا ہے؟ پھر اپنی نگاہیں آسمان کی طرف بلند کیں، پھر کہنے لگا کہ میں تمہیں اس کی طرف قاصد بنا رہا ہوں کہ یہ پیغام دو کہ اگر تم آسمانوں کو یہ طوق بنا کر میری گردن پر ڈال دو اور زمین کو میری پاؤں کی بیڑیاں بنا دو تو پھر بھی میں ایک لحظہ کے لیے بھی تمہارے علاوہ کسی دوسرے کی طرف متوجہ نہیں ہوں گا۔ پھر یہ اشعار کہنے لگا:

Marfat.com

علی بعدک لا یصبر　　من عادته القرب
ولا یقوی علی قطعک　　من تیمه الحب
اذا لم ترک العین　　فقد ابصرک القلب

ترجمہ: جس کو قربت کی عادت پڑ جائے تو وہ دوری پر کیسے صبر کر سکتا ہے اور جسے محبت نے غلام بنالیا ہو وہ تم سے جدا کیسے ہو سکتا ہے۔ جب آنکھ تمہیں نہیں دیکھ سکتی تو دل تو تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔

Marfat.com

محمود اور مذموم اعمال

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ یَرْضٰی لَکُمْ ثَلَاثًا وَیُکْرِہُ لَکُمْ ثَلَاثًا یَرْضٰی لَکُمْ اَنْ تَعْبُدُوْہُ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَاَنْ تَعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا وَاَنْ تَنَاصَحُوْا مَنْ وَلَّاہُ اللّٰہُ اَمْرَکُمْ وَیُکْرِہُ لَکُمْ قِیْلَ وَقَالَ وَکَثْرَۃَ السُّوَالِ وَاِضَاعَۃَ الْمَالِ (بخاری)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تین چیزوں کو پسند کیا اور تین ہی چیزوں کو ناپسند فرمایا ہے۔ تمہارے لئے جن چیزوں کو پسند کیا ہے وہ یہ ہیں کہ تم اسی کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ بازی میں مت پڑو۔ اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ تمہارا معاملہ سونپ دے اس کی خیر خواہی کرو۔ اور تمہارے لئے بے معنی گفتگو، کثرت سے سوال کرنا اور مال کا ضائع کرنا ناپسند فرمایا ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہم سے شیخ ابوالفضل علی الواسطیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ میں اور سدید الدولہ محمد بن عبدالکریم بن ابراہیمؒ، جنہیں ابن الانباریؒ کے نام سے جانا جاتا ہے، ابوعبداللہ بن احمد بن عمرؒ کو پڑھ کر سنا رہے تھے۔ ہم نے کہا کہ آپ کو ابوالحسن احمد بن محمدؒ نے خبر دی ہے تو انہوں نے اس کا اقرار کیا اور کہا کہ ہمیں محمد بن عبداللہ الدقاقؒ نے یحیٰی بن محمدؒ سے خبر دی ہے، وہ اسحاق بن شاہینؒ سے، وہ خالد بن عبداللہؒ سے، وہ سہیل بن ابی صالحؒ سے، وہ اپنے والد سے اور وہ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

معرفت کی باریکیاں

اس حدیث شریف میں معرفت باللہ کے ان احکام کی باریکیاں بیان کی گئی ہیں جن کے بغیر عارف باللہ کو کوئی چارہ نہیں۔ اس حدیث میں جو مطلوبہ اسرار ہیں وہ نیک اور برگزیدہ لوگوں کا اللہ سے رابطہ کا ذریعہ ہیں۔

معرفت کے لیے منتخب شدہ لوگ

اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کے لیے بندوں کو چن لیا ہے اور اپنی محبت کے لیے انہیں مخصوص کر دیا ہے اور اپنی محبت کے لیے ان کا انتخاب کیا ہے۔ اپنی انسیت کے لیے انہیں چنا ہے، اپنی سرگوشی کے لیے انہیں قریب کیا اور انہیں ذکر کی ترغیب دلائی۔ اور اپنی حکمت کی باتیں ان کی زبان سے جاری کیں۔ اپنی محبت کا جام انہیں پلایا۔ اور انہیں تمام مخلوق پر اس انداز میں فضیلت عطا کی کہ اب وہ نہ تو اس کے علاوہ کوئی بدل چاہتے ہیں اور نہ ہی کوئی کارساز اور نہ ہی کوئی حامی و مددگار۔ وہ لوگ اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کے کثرت اعمال کی وجہ سے نہیں بلکہ صحت ارادت حسنِ یقین، پرہیزگاری اور اسی کی طرف توجہ کے باعث سبقت لے گئے ہیں۔ اور حق کے علاوہ ہر چیز سے اپنے ارادوں کو پاک کرنے کے سبب وہ دوسرے لوگوں سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی خالص معرفت کا مزہ چکھایا، اپنی جنت میں اتارا۔

Marfat.com

عارفین کی سبقت کی وجہ

وہ لوگ اس کے ذکر سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ نیکی کے کاموں سے ان کا جی نہیں بھرتا اور اللہ کے علاوہ کسی اور کے پاس انہیں راحت بھی نہیں ملتی۔ پس مبارک ہے ایسے لوگوں کو، وہ تعداد میں کم ہیں لیکن پیمانوں کے لحاظ سے بہت بڑے اور زیادہ ہیں۔

محبتِ خداوندی کے محافظ

عارفین کے ذریعے اللہ اپنی محبت کی حفاظت کرتا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ اس محبت کو اپنے جیسے لوگوں کے سپرد کر دیں۔ پس ان کے لیے بھی مبارک ہے۔ غافل لوگ جس چیز میں رغبت رکھتے ہیں وہ اس سے کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں۔ جاہل جس چیز سے وحشت محسوس کرتے ہیں وہ اس سے مانوس ہوتے ہیں۔ اور بھولنے والے جس چیز سے بھاگتے ہیں وہ اس کے مشتاق ہوتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو غیب کے پردوں کی طرف دل کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں اور ان کی روحیں ملوکیت میں گھومتی ہیں۔ پس ان کے ارادے ان کی ہمتوں میں ہیں اور ان کے راز اور بھید ان کے رب کے پاس ہیں۔ اس کے واسطے سے وہ سنتے اور دیکھتے ہیں، اسی کا وہ ارادہ کرتے ہیں اور اسی کی توفیق سے حرکت کرتے ہیں۔ ان کے دل اس کی محبت اور اُنس سے مانوس ہوتے ہیں۔

شیطان کا عارفین سے پناہ مانگنا

ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ شیطان سے پناہ مانگتے ہیں جبکہ وہ مجھ سے پناہ مانگتا ہے۔ ان سے کہا گیا کہ یہ کیسے ممکن ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ کو اس سے پناہ کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ رَّبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ (المؤمنون: ۹۷)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ اے میرے رب! میں شیاطین کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

کہا، اس لیے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ تعلق جوڑنے اور معاملات اسی

Marfat.com

کے سپرد کرنے کا حکم دیا ہے اور شیطان سے پناہ مانگنے، ڈرنے اور اللہ کو مضبوطی سے تھامنے میں فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اِنَّ عِبَادِیۡ لَیۡسَ لَکَ عَلَیۡهِمۡ سُلۡطٰنٌ (الاسراء:۶۵)

ترجمہ: بے شک میرے بندوں پر تمہیں کوئی قدرت حاصل نہیں۔

عارف کا صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہونا

ذوالنون فرماتے ہیں کہ عارف باللہ کے پاس آگ اور نور دونوں چیزیں ہوتی ہیں، اللہ کے خوف کی آگ اور اس کی معرفت کا نور۔ اس کا ظاہر خشیت الٰہی کی آگ سے جلا ہوتا ہے جبکہ اس کا باطن نور معرفت سے منور اور روشن ہوتا ہے۔ دنیا اس پر فانی آنکھ سے روتی ہے جبکہ آخرت بقاء کے دانتوں سے اس پر ہنستی مسکراتی ہے۔ تو ایسی حالت میں شیطان کو ظاہری یا باطنی حالت میں اس کے قریب آنے کی قدرت کیسے ہوسکتی ہے۔ ہاں مگر بجلی یا تند ہوا کی طرح کہ اچانک آجائے اگر اس کے پاس آنکھ کی طرف سے کچھ آجائے تو آنسوؤں کی آگ اسے جلا دیتی ہے۔ اس کے نفس کی طرف سے آئے تو خدمت کی آگ اسے جلا دیتی ہے۔ اگر عقل میں کوئی ایسی بات آئے تو فکر اسے جلا دیتی ہے۔ اگر دل کی طرف سے آئے تو شوق اور محبت کی آگ اسے جلا دیتی ہے اور اگر اس کے بھید اور راز میں ایسی کوئی چیز آئے تو قرب اور مشاہدہ کی آگ اسے جلا دیتی ہے۔ کبھی اس کا دل خشیت الٰہی کی آگ سے جل جاتا ہے اور کبھی نور معرفت سے شفایاب ہوجاتا ہے۔ اور جب خشیت کی آگ اور معرفت کا نور آپس میں مل جاتے ہیں تو اُنس و محبت اور قربت کے شامیانوں سے لطف و کرم کی ایسی ہوائیں چلتی ہیں جس سے حق واضح اور صاف ہوکر بندے کے سامنے ظاہر ہوجاتا ہے۔ اور تم دیکھتے ہو کہ تکبر اور غرور ختم ہوجاتا ہے۔ اور الوہیت اپنی سابقہ اور ازلی شکل میں باقی رہ جاتی ہے۔

ظہورِ معرفت کا مالک

ابوسلیمان درائی کہتے ہیں کہ عارف باللہ کے لیے نیند میں وہ کچھ ظاہر ہوتا ہے جو دوسروں کے لیے نماز میں بھی ظاہر نہیں ہوتا۔

Marfat.com

عارف کے درجات

ابو یزیدؒ فرماتے ہیں کہ عارف باللہ کا سب سے نچلا درجہ یہ ہے کہ وہ پانی پر چلتا اور ہوا میں اُڑتا ہے جبکہ بلند تر درجہ یہ ہے کہ دونوں جہانوں میں اللہ کے علاوہ کسی کی طرف متوجہ ہوئے بغیر گزر جائے۔

محبت کی چار وجوہات

ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عارف باللہ کا اپنے محبوب کے ساتھ گھومنا چار وجہ سے ہوتا ہے:

۱۔ معرفت کی خوشی اور

۲۔ معرفت کا حسن یہ عنایت سے ملے ہوئے ہیں۔

۳۔ خدمت کی حلاوت یہ احسان کے ذکر سے ملی ہوئی ہوتی ہے۔

۴۔ جدائی کا خوف یہ کمال قدرت کی تحقیق سے جڑی ہوئی ہوتی ہے۔

عارف کی عبادت

ذوالنونؒ فرماتے ہیں کہ عارف باللہ نیکی اور ذکر کے درمیان ہوتا ہے۔ نہ اللہ اس کی نیکیوں سے اُکتاتا ہے اور نہ عارف باللہ اس کے ذکر سے سیر ہوتا ہے۔

قرآنی آیت کی تشریح عارف کی زبانی

اہل معارف میں سے کسی سے اس آیت کے بارے میں پوچھا گیا:

وَاَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَاَبْكٰى (النجم:۴۳)

ترجمہ: وہی ہنساتا ہے اور وہی رُلاتا ہے۔

جواب دیا کہ خوف سے رُلا دیتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے جدائی کی تلوار سے ہلاک کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے وصل اور ملاپ کی روح سے زندہ کر دیتا ہے۔ یہ سب کچھ اس لیے کہ

Marfat.com

مخلوق یہ جان لے کہ وہ جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔

اہلِ معارف مؤمنین کا حساب

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا کہ اہل معارف مومنین کا حساب کیسے ہوگا؟ فرمایا، ''ان سے حساب نہیں لیا جائے گا بلکہ صرف ڈانٹ ڈپٹ ہوگی''۔

حضرت سلیمانؑ کا واقعہ

روایت ہے کہ ایک دن حضرت سلیمان علیہ السّلام نے اپنی مملکت کی طرف دیکھا۔ اللہ نے ہوا کو حکم دیا تو اس نے آپ کے ستر کو کھول دیا۔ آپؑ نے ہوا سے کہا کہ میرے کپڑے لوٹا دو۔ وہ کہنے لگی، پہلے اپنے دل کو اس کی اصل جگہ پر لوٹاؤ۔

اہلِ معارف مبارک کے مستحق لوگ

اہل معرفت کے لیے مبارک ہے کہ اس نے ان کو ان کے نفوس کی پہچان کرائی اس سے پہلے کہ وہ انہیں پہچانتے اور عزت و بزرگی سے آشنائی سے پہلے ہی انہیں عزت بخشی۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے نفوس روحانی، دل آسمانی، ارادے پسندیدہ، ان کے سینے شفقت و محبت کرنے والے، دل ڈرنے والے، آنکھیں آنسو بہانے والی ہیں۔ انہوں نے سمجھا اور جان لیا، حاصل کیا اور چل دیئے اور دل کا نور ان کے لیے واضح ہوگیا۔

للّٰہ قوم مصطفون لنفسہ

اختارھم من سالف الازمان

اختارھم من قبل فطرۃ خلقھم

فیھم ودائع حکمۃ وبیان

ترجمہ: اللہ کے پاس لوگ ہیں جنہیں اس نے گزرے ہوئے زمانوں سے اپنے لیے چن لیا ہے۔ اس نے انہیں ان کی پیدائش سے پہلے چن لیا تھا۔ ان میں حکمت اور بیان کی امانتیں ہیں۔

Marfat.com

قلب و نظر کی حیاء

اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

(بخاری ومسلم)

ترجمہ: حیاء ایمان کا حصہ ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابوالفتح محمد بن عبدالباقی بن احمدؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ مالک بن احمد مالکیؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن احمد بن محمد قرشیؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن عبدالصمد ہاشمیؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابومعصب احمد بن ابی بکر الزھریؒ نے خبردی ہے، وہ مالکؒ سے، وہ ابن شہاب زہریؒ سے، وہ عالم سے، وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

عارفین اللہ کے رازوں کے امین

یہ عارفین کا اللہ کے بارے میں طریقہ ہوتا ہے، وہ ذات جس نے ان کے دلوں کو اپنے اسرار ورموز کا مکین بنایا ہے اسی وجہ سے ان کے دل زمین پر اللہ کی رحمت کے خزانے ہوتے ہیں جس میں اللہ نے اپنے راز کی امانتوں کو رکھا۔ ان کا کلام دل کے مشاہدے سے پردہ ہٹا دیتا ہے۔ پوشیدہ علوم کو ظاہر کرتا ہے، چھپے معاملے کو بیان کرتا ہے۔ انفصال کو اتصال سے جدا کرتا ہے۔ حق سے دور کرنے والے اسباب کو حق کی طرف بلانے والے اسباب سے جدا کرتا ہے۔ مخلوق کی طرف بلانے والی چیزیں دنیا، انسان کا نفس اور مخلوق ہیں جبکہ عقل، یقین اور معرفت حق کی طرف بلانے والی اشیاء ہیں۔ جیسا کہ حدیث میں ہے:

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ (الحدیث)

ترجمہ: جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے خدا کو پہچان لیا۔

اہلِ معارف کے کلام کا محور اور اُس کی تاثیر

یعنی جس نے اپنے نفس کے لیے اشیاء کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کے لیے چیزوں کو بھی جان لیا۔ اہل معارف کا کلام پانچ چیزوں کے گرد گھومتا ہے؛ اسی کے لیے، اس کی طرف سے، اسی کی طرف اور اسی کے اوپر ہوتا ہے۔ اور ان کے کلام میں اس قسم کی چیزیں نہیں ہوتیں۔ کیونکہ اس کے الفاظ یکتائی کے، اس کی حرکات بے نیازی کی، اس کے اخلاق خدا کے عطا کردہ اور اس کا

Marfat.com

ارادہ وحدانیت کا ہوتا ہے۔ ان کے اشاروں کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کا دل پرسوز ہو۔ جس میں اسرار کے خزانے، پاکیزگی کے جواہر، نور کے شامیانے، محبت کا سمندر، غیب کی کنجیاں، شوق کی وادیاں اور اُنس اور محبت کے باغات ہوتے ہیں۔ جب بھی عارف باللہ حکمت کی زبان سے معرفت کے چشمے کا اظہار کرتا ہے ایسے اشاروں کے ساتھ جن سے ارادت اور شوق رکھنے والوں کے دل مانوس ہو جاتے ہیں۔ یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ دل ہانڈیوں کی مانند ہوتے ہیں۔ جن کے چمچ زبانیں ہوتی ہیں، ہر زبان وہی کچھ نکالے گی جو تیرے دل میں موجود ہے۔

معرفت چراغ اور قندیل کی مانند

ابوبکر واسطی سے کہا گیا کہ آپ اہل معرفت کے کلام کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ کہا، معرفت کی مثال قندیل میں موجود ایک چراغ کی سی ہے اور قندیل گھر کے اندر لٹکی ہوتی ہے۔ جب تک چراغ گھر میں رہے گا گھر روشن رہے گا اور بعض اوقات دروازہ کھلتا ہے تو اس چراغ کی روشنی گھر سے باہر بھی چلی جاتی ہے۔

کلامِ معارفین کی چمک

اہل معرفت کے کلام کی روشنی اہل نور کے دلوں پر پڑتی ہے جس سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں اور زبانوں سے ذکر جاری ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَی الرَّسُوْلِ تَرٰٓی اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ

(المائدہ:۸۳)

ترجمہ: اور جب وہ رسول کی طرف نازل ہونے والی آیات سنتے ہیں تو تم دیکھتے ہو کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑتے ہیں۔

نفس وقلب عارف کی مثال

عارف باللہ کے نفس کی مثال گھر کی طرح ہے اور اس کے دل کی مثال شمع کی طرح ہے۔ جس میں یقین کا تیل، سچائی کا پانی، اخلاص کی بتی، صفا اور رضا کا شیشہ ہو اور اس کی لٹکانے والی

Marfat.com

رسیاں عقل کی ہوں۔ پس خوف نور میں موجود آگ جبکہ امید آگ میں موجود نور ہے اور معرفت نور میں موجود روشنی ہے۔

اہلِ معرفت کا کلام خزانۂ ربی

یہ قندیل اس کے حلق کے کوے کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے۔ جب عارف باللہ اپنی دلی حکمت کے بیان کے لیے اپنے منہ کو کھولتا ہے تو اس کے دل میں موجود نور سے اس کے منہ کے کوے میں جوش آ جاتا ہے۔ جس کی روشنی سے اہل نور کے دل روشن ہو جاتے ہیں۔ پس نور نور سے مل جاتا ہے اور بعض باتیں تو ان سے بھی زیادہ روشن ہوتی ہیں جبکہ بعض رات سے زیادہ تاریک ہوتی ہیں۔ اہل معرفت کا کلام رب کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہوتا ہے، جس کی کانیں اہل معرفت کے دل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس خزانے کو اپنے اہل میں خرچ کرنے کا حکم دے رکھا، جیسا کہ فرمایا:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ (النحل:۱۲۵)

ترجمہ: اپنے رب کے راستے کی طرف دانائی اور عمدہ نصیحت کے ذریعے بلاؤ اور اچھی بات کے ساتھ جھگڑا کرو۔

عارف سراپا خزانۂ معرفت

اہل معارف میں سے کسی سے پوچھا گیا کہ کون سی چیز سورج سے زیادہ چمکدار ہے؟ کہا، ''معرفت''۔ کہا گیا، کونسی چیز پانی سے زیادہ نفع دینے والی ہے؟ جواب دیا، ''اہل معرفت کا کلام''۔ کہا گیا، ''کونسی چیز کستوری سے زیادہ پاکیزہ اور خوشبودار ہے؟'' کہا، ''عارف باللہ کا وقت''۔ کہا گیا، ''عارف باللہ کا پیشہ کیا ہے؟'' جواب دیا، ''اللہ کی کاریگری کا مشاہدہ کرنا اور اس کی قدرت کی باریکیوں کا آشکار کرنا۔''

Marfat.com

سلف صالحین کے کلامِ کا مفید ہونا

ابو سعید بلخیؒ سے کہا گیا کہ بعد میں آنے والوں لوگوں کے مقابلے میں اسلاف کا کلام زیادہ مفید کیوں ہوتا تھا؟ کہا، ''اس لیے کہ ان کا مقصد اسلام کی عزت، لوگوں کی نجات، بھائیوں پر شفقت اور اللہ کی رضا اور خوشنودی تھا جبکہ ہمارا مقصد اپنے نفس کی عزت، لوگوں کی تعریف، دنیا کی نعمتوں کی طلب ہے۔

اطاعتِ خداوندی کی بہار

جب بندہ اپنے رب کی اطاعت کرتا ہے تو وہ اسے معرفت کے چشمے سے سیراب کرتا ہے اوراس کی زبان سے یہ بات جاری ہوتی ہے۔

انحرافِ اطاعت کی سزا

جب بندہ اپنے رب کی اطاعت چھوڑ دیتا ہے تو وہ اس سے معرفت کو چھینتا نہیں ہے بلکہ اس کو اس کے دل میں باقی رکھتا ہے اور اس کی زبان اس کا اظہار بھی نہیں کرسکتی تاکہ یہ چیز اس کے لیے حسرت اور افسوس کا باعث ہو اور وہ اس کو مختلف قسم کی آزمائشوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

ذکر اللہ کے فضائل وعنایات

دو مومن جب آپس میں ملتے ہیں اور اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے قبل اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں معرفت کے نور کو بڑھا دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل معرفت کو دل کے خیالات کے سمندر کے تلاطم سے مطلع کرتا ہے اور اسرار کے خزانوں سے آگاہ کرتا ہے اور ان باطنی علوم سے آگاہ کرتا ہے جن کا شمار نہیں ہوسکتا، نہ ہی ان کی طوالت ختم ہوتی ہے اور نہ ہی ان کی گہرائی تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ وہ معرفت کے نور کی گہرائی میں ان باطنی اشارات کے لیے، جن کے معانی میں پوشیدہ خزانے ہیں، غوطہ زن ہوتے ہیں۔ پس اس میں سے عجیب فوائد، زائد لطف وکرم، حقائق کے اشارات نکالتے ہیں جن سے محبت کرنے

Marfat.com

والوں کے دل جل جاتے ہیں، جن سے مریدین کی روحوں کی وحشت دور ہو جاتی ہے۔ اور یہ معرفت ہدایت کے انوار میں سے نور ہے جس کے ذریعے بندہ اچھی نگہبانی کے راستے کی طرف ہدایت پا جاتا ہے اس وقت جب حق تعالیٰ کی طرف سے اسے توفیق میسر آتی ہے۔

مفلسی (فقر) داناؤں کا شیوہ

یحییٰ بن معاذؒ کہتے ہیں کہ میں اکثر داناؤں سے ملا اور ان میں سے اکثر مفلس تھے جو دوسروں سے اپنی ضروریات پوری کرواتے ہیں، یعنی دوسرے ان کی ضرورتیں پوری کرتے ہیں۔

حضرت لیث مصریؒ کا واقعہ

لیث بن سعد مصریؒ کا اسکندریہ میں ایک بھائی تھا۔ جب وہ اس کے پاس گئے تو اس سے کہا کہ میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوں۔ تو وہ کہنے لگا کہ تمہارے رب کی طرف متوجہ ہونے کے فوائد کہاں ہیں؟ لیثؒ کچھ دیر خاموش رہے، پھر کہا، ''جب اللہ تعالیٰ سچے دل سے تعلق جوڑ لیتا ہے تو اللہ اسے ایسے فوائد عطا کرتا ہے جو کسی انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں آ سکتے۔''

یحییٰ بن معاذؒ کی مجلس کا حال

یحییٰ بن معاذؒ ایک دن بات کر رہے تھے کہ ان کی مجلس میں موجود ایک شخص چیخنے لگا اور اپنے کپڑے پھاڑ دیئے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ اس کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ جواب دیا، اہل معرفت کا کلام! جب بھی وحدانیت کے راز کے چشمے سے یہ پانی نکلتا ہے تو وہ شوق اور محبت کی آگ سے جلے ہوئے دل کو کھٹکھٹاتا ہے تو اس سے انسانیت کی صفات ختم ہو جاتی ہیں۔

اہلِ معارف کے کلام کا مستند ہونا

متعین کا کلام وحی کے برابر ہوتا ہے۔ اہلِ معارف میں سے بعض کی زبان سے کوئی بات نکلی تو اس سے کہا گیا کہ تم سے یہ بات کس نے کہی ہے؟ کہا کہ میرے دل نے میری فکر سے، میرے رب کے بارے میں مجھ سے یہ بیان کیا ہے۔ پس حکمت کی سند اس کا وجود ہی ہے اور یہ

Marfat.com

مرید کی گمشدہ چیز ہے۔ جہاں بھی اسے مل جائے اسے پکڑ لے اور اس بات کی پرواہ نہ کرے یہ کس برتن سے نکلی ہے؟ کس زبان سے ادا ہوئی ہے؟ کس دل سے نقل کی گئی ہے یا کس دیوار پر لکھی گئی یا کس کافر سے سنی گئی ہے؟

سعی اور ہدایت کے بغیر علم سیکھنے کا طریقہ

کتب میں ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اسے سیکھے بغیر اللہ علم دے دے اور ہدایت کے بغیر ہی اسے سیدھا راستہ میسر آجائے تو اسے دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنی چاہیے۔ بے شک حکمت کا زمانہ اور اس کے اہل ہوتے ہیں اور اس کا زمانہ گزر چکا ہے اور اس کے اکثر اہل بھی۔ اور ہم پر صرف مصیبت کا اثر ہی باقی ہے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ

فیضِ عارفین کا حصول

پس عارفین کے کلام کے چراغ ان کی وفات سے پہلے ہی طلب کرلو۔ یہ اس نعمت کے شرف وعظمت ہی کی وجہ سے چنا تھا۔ یہ صدیقین کی دلیل، متقین کی تروتازگی، عارفین کی جنت اور انبیاء اور رسولوں کی میراث ہے۔ پس اس کے جانے سے پہلے ہی اس کو حاصل کرلو۔

مصابیح الانام بکل ارض
هم العلماء ابناء الکرام
تلالاء علمهم فی کل واد
کنور البدر لاح بلا غمام

ترجمہ: زمین میں مخلوق کے چراغ تو عزت اور بزرگی والے علماء کرام ہیں جن کا علم ہر وادی میں اس طرح چمکتا ہے، جیسے چودھویں رات کا چاند، جب اس کے سامنے کوئی بادل نہ ہو۔

Marfat.com

Marfat.com

کبیرہ وصغیرہ گناہ اور روزِ قیامت

یُؤتٰی بِالرَّجُلِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَیُقَالُ: اِعْرِضُوا عَلَیْہِ صِغَارَ ذُنُوْبِہٖ وَیُخْفٰی عَنْہُ کِبَارُھَا فَیُقَالُ لَہٗ: عَمِلْتَ کَذَا وَ کَذَا وَ عَمِلْتَ یَوْمَ کَذَا: کَذَا وَکَذَا قَالَ: وَھُوَ مُقِرٌّ" لَیْسَ یُنْکِرُ قَالَ: وَھُوَ مُشْفِقٌ"مِنَ الْکِبَارِ اَنْ یُجَاءَ بِھَا فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا قَالَ اَعْطُوْہُ مَکَانَ کُلِّ سَیِّئَۃٍ حَسَنَۃً فَیَقُوْلُ حِیْنَ طَمَعَ اِنَّ لِیْ ذُنُوْبًا مَارَاَیْتُھَا ھَا ھُنَا قَالَ: فَلَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ ضَحِکَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُہٗ ثُمَّ تَلَا: "فَاُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنَاتٍ" (مسلم)

ترجمہ: قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اس سے کبیرہ گناہوں کو پوشیدہ رکھو اور چھوٹے گناہ اس کے سامنے لاؤ۔ اس سے کہا جائے گا کہ تم نے یہ کام کیا تم نے فلاں دن ایسے ایسے کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس بات کا اقرار کرے گا اور انکار نہیں کر سکے گا اور فرمایا کہ وہ کبیرہ گناہوں کے پیش کئے جانے سے بھی ڈر رہا ہو گا پس جب اللہ تعالیٰ اس سے بھلائی کا ارادہ کر لیں گے تو فرمائیں گے کہ اس کے گناہ کے بدلے میں اسے نیکی دے دو تو یہ دیکھ کر وہ مزید طمع کرتے ہوئے کہے گا کہ میرے کچھ گناہ ایسے بھی ہیں جنہیں میں اس وقت دیکھ نہیں رہا۔ حضرت ابوذر فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ہنسنے لگے یہاں تک آپ کی داڑھیں ظاہر ہونے لگیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "یہی وہ لوگ ہیں جن کے گناہوں کو اللہ نیکیوں میں تبدیل کر دیں گے" (الفرقان: 70)۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں جناب ابو غالب عبداللہ بن منصورؒ نے واسطؒ کی جامع مسجد میں خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو عبداللہ محمد بن علی بن حسین سلمیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ابوالحسن ابوالفتح ضریر پر عثمانیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عمر بن محمد مقریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن احمدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں احمد بن محمدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں وکیع بن جراحؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اعمشؒ نے بیان کیا، وہ معرور بن سویدؒ سے اور وہ حضرت ابوذر غفاریؓ سے روایت کرتے ہیں۔

تقویٰ ایک راز

ڈرنا اللہ کے ساتھ یقین کے رازوں میں سے ایک راز ہے اور اس کے غلبہ کی حالت ہے جس کو اللہ تعالیٰ اہل معرفت کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ یہ حدیث بڑی عظمت کی حامل ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کے اس کرم کے بارے میں خبر دیتی ہے زبان جس کے بیان سے قاصر ہے۔ اہل معرفت اسے پہچانتے ہیں جبکہ غافل اس سے علیحدہ اور دور ہو جاتے ہیں جبکہ جن لوگوں کو اللہ نے توفیق دی ہے وہ اللہ سے زیادہ ڈرنا شروع کر دیتے ہیں۔

کلامِ معرفت کے آداب

جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اہل معرفت کی زبان میں گفتگو کرے تو اسے چاہیے اس کلام کے آداب کا خیال رکھے اور اس کی باریکیوں کو صرف ان لوگوں کے سامنے بیان کرے جو اس کے اہل ہیں اور مرید پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالے۔ اور جو شخص اس کا اہل اور قابل ہے اسے اس کلام سے محروم نہ رکھے۔ ایسے شخص کی گفتگو اہل معرفت کے ساتھ اہل معرفت کی زبان میں ہوتی ہے جبکہ اہل صفا کے ساتھ ان کی زبان میں۔

Marfat.com

خاصاں دی گل......

وہ اہل محبت کے ساتھ اہل محبت کی زبان میں جبکہ زاہدین کے ساتھ ان کے انداز میں گفتگو کرتا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عارف باللہ کو یہ زبانیں اور انداز عطا کر رکھا ہے۔ ہاں یہ سب کچھ دلائل حق کے ظہور کے ساتھ ہی معدوم ہو جاتا ہے۔ پس اسے چاہیے کہ ایسے بات نہ کرے جو سننے والے کی عقل میں نہ آسکے۔اگر ایسا کرے گا تو یہ چیز اس کے لیے فتنہ کا باعث بن جائے گی کیونکہ اکثر لوگ جاہل ہوتے ہیں اور ظاہری علوم میں ہی مصروف ومشغول رہتے ہیں اور اپنے ضمیر اور دل کی تصحیح کے علم کو چھوڑ دیتے ہیں۔ پس وہ عارفین کے کلام کی باریکیوں کو سمجھ نہیں سکتے کیونکہ ان کا کلام لاہوتی ہوتا ہے اور اشارات قدسی اور عبارات ازلی ہوتی ہیں۔ پس سننے والے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے پاس ازلیت کا چراغ اور ہمیشگی کا نور ہو۔

صاحبِ حال اور صاحبِ قال میں فرق

اور کہا جاتا ہے لسان حال، لسان مقال کے مقابلے میں زیادہ فصیح و بلیغ ہوتی ہے۔ پس جو شخص صاحب حال کو چھوڑ کر صرف حال پر ہی رضامندی اختیار کرے تو وہ حال سے دور ہو جاتا ہے اور اس جلالت اور عظمت والی ہستی سے جدا ہو جاتا ہے۔اور عارف باللہ کی دہشت سے زیادہ کس کی دہشت ہو سکتی ہے، اگر اپنی حالت کے بارے میں بات کرے تو ہلاک ہو جاتا ہے اور اگر خاموش رہے تو ویسے ہی جل جائے۔ پس جس کا دل اس کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے تو اس کی زبان گنگ رہ جاتی ہے اور جس کا دل اس سے غائب ہو جائے تو اس کا کلام اور گفتگو زیادہ ہو جاتی ہے۔

حضرت ذوالنون ؒ کی نصیحت

ذوالنون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے کسی بات کرنے والے کو نہیں دیکھا جو کسی قوم سے ان کی غفلت میں کوئی چیز بیان کرتا ہو مگر یہ چیز ان کے دل کی سختی کا باعث بن جاتی ہے۔اہل معارف میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ عارف باللہ کی خاموشی حکمت جبکہ اس کا کلام کرنا

Marfat.com

نعمت ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ شخص معرفت کی حقیقت پر نہیں ہے جو اسے آخرت کے متلاشی لوگوں کے سامنے بیان کرے تو دنیا والوں کے سامنے کیسے یہ ہو سکتا ہے؟ میں نے لوگوں میں سے کبھی کسی سے بات نہیں کی مگر پہلے اسے اللہ کی طرف بلایا پھر اس سے بات کی۔

معرفت کے ضیاع اور اہل کو روکنے کی ممانعت

جس شخص کے پاس معرفت کی حلاوت، احسان کا لحاظ، نعمت کا شکریہ، قربت کی لذتیں، مفارقت کا خون، صحبت کی مانوسی، عبادت کا اخلاص اور ہدایت کا سرور نہ ہو تو ایسے شخص کے لیے یہ بات درست نہیں ہے کہ وہ اہل معرفت کے کلام سے گفتگو کرے اور اگر کلام کرے تو اپنی طاقت سے زیادہ نہ اٹھائے اور نہ ہی اہل حاجت سے اس چیز کو روکے رکھے اور نہ اسے اہل غفلت پر ضائع کرے۔

حکایتِ عارف

اور بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آدمی ایک عارف باللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھ سے کلام کریں۔ جواب دیا کہ تمہاری میرے ساتھ مثال اس شخص کی سی ہے جو گندگی میں گر گیا اور ایک عطر فروش کے پاس گیا اور خوشبو کے بارے میں دریافت کیا تو عطر فروش نے کہا کہ پہلے جا کر اشنان کے پتے خریدو پھر اس سے غسل کرو اور اپنے لباس کو دھوؤ، پھر میرے پاس آؤ اور خوشبو لگاؤ۔ بالکل اسی طرح تم نے اپنے آپ کو گناہوں سے آلودہ کر رکھا ہے، پس تم حسرت کا اشنان، ندامت کی مٹی، توبہ اور انابت کا پانی لو اور اپنے ظاہر کو خوف اور امید کے برتن میں جرم و گناہ کی نجاست سے پاک کرو۔ پھر زہد اور تقویٰ کے حمام میں جاؤ اور اپنے آپ کو سچائی اور خلوص کے پانی سے غسل دو، اس کے بعد میرے پاس آؤ۔ پھر میں تمہیں معرفت کے عطر سے خوشبو لگاؤں گا۔ لوگوں میں سے کسی نے ایک عارف باللہ سے کہا کہ میں آپ کی باتوں کو سمجھتا ہوں۔ جواب دیا کہ گونگے کی باتوں کو صرف اس کی ماں ہی سمجھ سکتی ہے۔

Marfat.com

حضرت عیسیٰؑ کی اہلِ حکمت کو نصیحت

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اقوال میں ہے کہ اے حکمت والے! اس خیر خواہ طبیب کی مانند ہو جاؤ جو اس وقت دوا دیتا ہے جب وہ فائدہ مند ہوتی ہے اور جب وہ نقصان دہ ہوتی ہے تو دوا نہیں دیتا۔ حکمت کی بات ان لوگوں کے سامنے نہ کرو جو اس کے اہل نہیں ہیں۔ ایسا کرو گے تو جاہل ہو جاؤ گے۔ اور جو اس کے اہل ہیں ان سے اسے نہ روکو، اس وقت تم ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور اپنا راز دوسروں کو مت بتاؤ ورنہ رسوا ہو جاؤ گے۔

حضرت ذوالنونؒ اور جنتی آدمی

ذوالنونؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک جنتی کو دیکھا جو کہ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا اور اَنْتَ اَنْتَ کہہ رہا تھا اور اس سے ایک لفظ بھی زیادہ نہ کہتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ اے اللہ کے بندے! اس سے تمہاری کیا مراد ہے؟ تو جواب میں اس نے یہ اشعار پڑھنا شروع کر دیئے:

بین المحبین سریس یفشیه
خط ولا قلم عنه فیحکیه
نار تقابله انس یمازجه
نور یخیره عن بعض مافیه
شوقی الیه ولا ابغی له بدلا
هذی سرائر کتمان تناجیه

ترجمہ: محبت کرنے والوں کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں جنہیں کوئی چیز بھی افشاء نہیں کرتی۔ سامنے ایک آگ ہوتی ہے جو مانوسیت سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور ایک نور ہوتا ہے جو اس میں موجود چیز کے بارے میں خبر دیتا ہے۔ میرا اشتیاق اسی کی طرف ہے اور میں اس کا کوئی عوض بھی تلاش نہیں کرتا۔ میری بے معنی گفتگو میں اس سے سرگوشی ہوتی ہے جو کہ راز ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

جنّت کا دروازہ اور حضورﷺ کی تشریف آوری

آتِی بَابَ الْجَنَّۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فَاسْتَفْتَحُ، فَیَقُوْلُ الخَازِنُ: مَنْ اَنْتَ؟ فَاَقُوْلُ مُحَمَّد"، فَیَقُوْلُ: بِکَ اُمِرْتُ اَنْ لَا اَفْتَحَ لِاَحَدٍ قَبْلَکَ (مسلم)

ترجمہ: میں قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آؤں گا اور دروازہ کھٹکھٹاؤں گا دربان کہے گا کہ آپ کون ہیں؟ میں کہوں گا میں محمدﷺ ہوں تو وہ جواب دے گا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ آپ سے پہلے کسی کیلئے بھی دروازہ نہ کھولوں۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابوطالب محمد بن علیؒ نے خبر دی، وہ ابوالقاسم علی بن احمد الرزازؒ سے روایت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسین محمد بن مخلدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعلی اسماعیل بن محمد الصفارؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حسن بن عرفہ عبدیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابونضر ہاشم بن قاسمؒ نے خبر دی، وہ سلیمان بن مغیرہؒ سے، وہ ثابت بنانیؒ سے، وہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔

عظمت وشانِ محمدی ﷺ ایک راز

اہلِ علم یہ بات جانتے ہیں جنت اللہ کی اس ابدی بھلائی کا وہ دروازہ ہے جو محمد ﷺ کے کھلوانے سے ہی کھلے گا، پس آپ ﷺ ہر دنیوی اور اخروی بھلائی کا منبع ہیں۔ آپ ﷺ کی شان اور عظمت کا علم وہ اللہ کے علم کا ایک راز ہے۔ پس جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دنیا اور آخرت کی بھلائیوں کے دروازے اس کے لیے کھل جائیں تو اس کو چاہیے کہ وہ آپ ﷺ سے متعلق لوگوں سے تعلق قائم کرے کیونکہ آپ ﷺ کے عطیات میں ہی علم معرفت پوشیدہ ہے۔

علمِ معرفت تمام علوم سے افضل

علم معرفت درحقیقت اللہ کے بارے میں علم ہے۔ وہ اللہ کے انوار میں سے نور اور وہ بہترین خصلت اور خوبی ہے جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ نے عقلاء کے دلوں کو تکریم بخشی ہے۔ پس اس کو اپنے حسن و جمال اور بلند مرتبے سے مزین کیا اور اسی کے ذریعے سے اپنے اولیاء اور محبوب لوگوں کو مخصوص کیا اور اس علم معرفت کو تمام علوم پر فضیلت بخشی۔

عوام الناس علمِ معرفت سے غافل

اکثر لوگ اس کے اس شرف سے غافل، اس کی باریکیوں سے بے خبر اور اس کے بلند مرتبے کو فراموش کرنے والے اور اس کے مطالب و مفاہیم کی گہرائیوں سے غافل اور بے پرواہ ہیں۔

Marfat.com

علمِ معرفت دل والوں کے لیے

اس کے مرتبے کو صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو دل والے ہوں اور اللہ نے انہیں توفیق بھی دے رکھی ہو۔

علمِ معرفت علوم کی اساس

یہی وہ علم ہے جس پر تمام علوم کی بنیاد ہے۔ اسی کے ذریعے دونوں جہانوں کی بھلائی اور عزت ملتی ہے۔ اسی کے ذریعے انسان اپنے عیوب، اپنے رب کے احسانات، اس کی ربوبیت کے جلال و ہیبت اور اس کی قدرت کے کمال کو پہچان سکتا ہے۔ اسی علم کی وجہ سے بندے کے بھید، معرفت کے پروں کے ساتھ قدرت کے لطائف کے شامیانوں کی طرف اڑتا ہے اور عزت کی انتہاؤں کے گرد گھومتا ہے اور قدس کے باغات سے میوے کھاتا ہے۔

علمِ معرفت عطیۂ خداوندی

پس اس علم سے ملے بغیر کوئی بھی علم درجۂ کمال تک نہیں پہنچ سکتا اور اس کی غیر موجودگی میں اعمال فاسد ہو جاتے ہیں۔ اس کی طرف وہی دل مائل ہوتے ہیں جن پر اللہ اپنی نظر رحمت ڈال دیں اور اس پر عقل و فہم اور فصاحت اور بلاغت کی بارش برسائیں اور اسے یقین اور ذہانت کے پھولوں سے خوشبو عطا کرے اور اسے عقل و فراست کا مرکز بنا دے۔ اسے جہالت اور غفلت کی گندگیوں سے پاک کر دے اور اسے علم و حکمت کے چراغوں سے منور کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ (المجادلہ:۱۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کے اور جن کو علم دیا گیا ہے، کے درجات بلند کرتے ہیں۔

اور ہر عارف باللہ اپنے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

Marfat.com

إِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهُ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ (فاطر:۲۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ سے اس کے عالم بندے ڈرتے ہیں۔

علمِ معرفت تحفظ کا سبب

اس کے نور کے باعث وہ شیطان کے ان وساوس کو پہچان لیتا ہے جو گناہوں کی طرف لے جاتے ہیں اور اسی کی مدد سے آفات سے بچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ (الزمر:۲۲)

ترجمہ: تو کیا اسلام کے لیے اللہ تعالیٰ جس شخص کا سینہ کھول دے تو وہ تو اپنے رب کی طرف سے نور پر ہوتا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا:

وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ (النور:۴۰)

ترجمہ: اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نور عطا نہ کریں تو اس کے لیے روشنی اور نور کیسے ہو سکتا ہے۔

علم بمثل چھپا ہوا خزانہ

اور ایک حدیث میں ہے کہ علم کی حالت ایک چھپے ہوئے خزانے جیسی ہے، جس کو صرف اللہ کے بارے میں جاننے والے ہی پہچان سکتے ہیں، صرف غافل لوگ ہی اس سے انکار کرتے ہیں۔

حضور ﷺ کے نزدیک افضل عمل

رسول پاک ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور پوچھا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، "اللہ کے بارے میں علم"۔

حضرت موسیٰؑ کا واقعہ

روایت کیا جاتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے میرے رب! کون سے تیرے بندے زیادہ نیکیاں کرنے والے ہیں اور تمہارے نزدیک بلند درجہ کے مالک ہیں؟ فرمایا، جو

Marfat.com

میرے بارے میں زیادہ جانتے ہیں۔

اہلِ معرفت کی تعظیمی حیثیت

سیّدنا علی المرتضیٰ نے فرمایا، جو لوگ اللہ کے بارے میں زیادہ علم رکھتے ہیں وہی لا الٰہ الا اللہ کی حرمت کے باعث زیادہ تعظیم کے لائق ہیں۔

اہلِ معرفت، ہی اہلِ تقویٰ ہیں

حضرت ابوالدرداءؓ فرماتے ہیں جس نے اللہ کے بارے میں علم میں اضافہ کیا اس کے دل میں اللہ کا خوف بھی زیادہ ہوتا گیا۔

حضرت داؤدؑ کو وحی

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کی طرف وحی کی اور فرمایا کہ اے داؤد! نفع دینے والا علم سیکھو۔ کہا، اے اللہ نفع دینے والا علم کون سا ہے؟ فرمایا، یہ کہ تو میرے جلال، عظمت، کبریائی اور ہر چیز پر میری قدرت کو پہچان لے تو یہی چیز تجھے میرے قریب کر سکتی ہے، اور جو مجھے ملے گا تو میں اس کا بے علمی اور جہالت کا کوئی عذر قبول نہیں کروں گا۔

محمد بن فضلؒ کے نزدیک علمِ معرفت

محمد بن فضل سمرقندیؒ سے کہا گیا کہ اللہ کے بارے میں علم کیا ہے؟ فرمایا، اللہ کے بارے میں علم یہ ہے کہ تو مخلوق میں اس کے فیصلے کو اٹل دیکھے اور نفع ونقصان عزت اور ذلت کو اسی کی طرف سے سمجھے۔ اور اپنے آپ کو اللہ کے لیے تصور کرے اور تمام اشیاء کو اسی کے قبضۂ قدرت میں سمجھے اور اس کے علاوہ اپنے نفس کے لیے کوئی چیز بھی پسند نہ کرے اور خالص اللہ کی رضا کے لیے عمل کرے۔

Marfat.com

علمِ سر (مخفی) کے حصول کی تلقین

اے میرے بیٹے! علم سر کے حصول کے لیے جدوجہد کرو کیونکہ اس کی برکات تمہارے گمان سے بھی زیادہ ہیں۔ اے میرے بیٹے! جو شخص پوشیدہ اور چھپے ہوئے علم کو چھوڑ کر ظاہری علوم سیکھتا ہے تو وہ ہلاکت میں مبتلا ہو رہا ہے، جبکہ اسے اس بات کا احساس بھی نہیں ہوتا۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں اس علم کے ذریعے عزت دیں تو دنیا کی محبت چھوڑ دو۔ صالحین کی حرمت کو جان لو اور اپنے آپ کو موت کے لیے تیار کرو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (طٰہٰ:۱۱۱)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔

وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَکُنْ تَعْلَمْ (النساء:۱۱۳)

ترجمہ: اور اس نے تمہیں وہ چیز سکھائی جس کا تمہیں علم نہ تھا۔

اور ایک دوسری جگہ یہ ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا (العنکبوت:۲۹)

ترجمہ: اور جو لوگ ہمارے بارے میں کوشش کرتے ہیں تو ہم اس کی اپنے راستے کی طرف ضرور ضرور راہنمائی کرتے ہیں۔

علمِ معرفت اللہ کا فضل

بہت سے اشخاص ایسے ہیں جو بہت زیادہ روایت کرتے ہیں لیکن اللہ کے بارے میں انہیں کچھ بھی علم نہیں ہوتا۔ علم معرفت اللہ کا وہ فضل ہے جو اللہ تعالیٰ مخلوق میں سے جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اسے دوسرے لوگوں سے برگزیدہ بنا دیتا ہے۔

حضور ﷺ کے بقول علم کی دو اقسام

حدیث میں ہے کہ علم کی دو اقسام ہیں:

۱۔ وہ علم جس کا تعلق زبان سے ہے اور یہ علم بندوں پر اللہ کی طرف سے دلیل ہے۔

Marfat.com

۲۔ دوسرا علم وہ علم ہے جس کا تعلق دل سے ہے اور یہ علم کی اعلیٰ قسم ہے اور بندہ اسی علم کی بدولت اللہ سے ڈرتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں سے اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا وہ ہے جو اللہ کے بارے میں زیادہ علم رکھتا ہے۔

علماء کی اقسام بقول حضرت سفیان ثوریؒ

سفیان ثوری فرماتے ہیں کہ علماء کی تین اقسام ہیں:

۱۔ وہ عالم جو اللہ کے احکامات کو تو جانتا ہے لیکن اللہ کے بارے میں کوئی علم نہیں رکھتا تو اس گناہ گار عالم کے لیے آگ ہی درست ہے۔

۲۔ دوسرا وہ عالم جو اللہ کے بارے میں تو علم رکھتا ہے لیکن اس کے احکام کو نہیں جانتا تو اس کا علم ناقص ہے۔

۳۔ تیسرا وہ عالم جو اللہ کی ذات اور اس کے احکام دونوں کے بارے میں علم رکھتا ہے تو ایسا شخص کامل عالم ہے۔

اللہ کی پہچان کا ذریعہ

اہل معارف میں سے کسی سے کہا گیا کہ اللہ کی معرفت کیسے حاصل ہو سکتی ہے؟ جواب دیا کہ وہ ذات اشیاء کی مدد سے نہیں بلکہ اشیاء اس کے ذریعے پہچانی جاتی ہیں، جیسا کہ ذوالنون نے فرمایا، میں نے اللہ کو اس ہی کی مدد سے پہچانا ہے اور اللہ کے علاوہ تمام اشیاء کو اللہ کے نور کی مدد سے جانا ہے۔

فرمانِ ابراہیمؑ

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے فرمایا، اے میرے رب! اگر تو نہ ہوتا تو میں تیری ذات کو کیسے پہچان سکتا تھا کہ تو کون ہے؟

Marfat.com

حضرت رابعہ عدویہؒ کا سوال

اور ایسی ہی بات رابعہ عدویہؒ نے ذوالنونؒ سے کہی کہ آپ نے اللہ کو کیسے پہچانا؟ فرمایا، اس نے مجھے حیاء عطا کی، مجھے مراقبہ کا لباس پہنایا، پس جب بھی میں اس کی نافرمانی کا قصد کرتا تو مجھے اللہ کا جلال اور عظمت یاد آجاتی تو مجھے اس سے شرمندگی محسوس ہوتی۔

معرفت شاخ دار درخت کی مانند

معرفت کی مثال اس درخت کی سی ہے جس کی چھ شاخیں ہیں جبکہ اس کی جڑ یقین اور تصدیق کی زمین میں پیوست ہے اور اس کا تنا ایمان اور توحید کے ساتھ قائم ہے۔

۱۔ اس درخت کی پہلی شاخ خوف اور امید ہے اور یہ دونوں فکر کی شاخ سے ملی ہوئی ہیں۔

۲۔ دوسری شاخ سچائی اور وفا ہیں جو اخلاص کی شاخ سے ملی ہوئی ہیں۔

۳۔ تیسری شاخ خشیت الٰہی اور رونے کی ہے جو تقویٰ کی شاخ سے جڑی ہوئی ہے۔

۴۔ چوتھی شاخ قناعت اور رضا ہے جو توکل سے ملی ہوئی ہے۔

۵۔ پانچویں شاخ تعظیم اور حیاء ہے جو سکینہ سے جڑی ہوئی ہے۔

۶۔ چھٹی شاخ استقامت اور وفا کی ہے جو محبت اور چاہت کی شاخ سے ملی ہوئی ہے۔

بھلائی اور خیر کے پھل سے لبریز شاخیں

اور ہر شاخ سے بے انتہا بھلائی اور خیر نکلتی ہے جس کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ معاملہ میں سچائی، صحبت میں اُنس و محبت، قرب کے عمدہ جواہر، وقت کا اس کے لیے خاص کرنا اور بہت سی ایسی اشیاء ہیں جنہیں بیان کرنے والا بیان نہیں کرسکتا۔ اس کی ہر شاخ پر مختلف قسم کے پھل ہیں جو ایک دوسرے سے رنگ اور ذائقے میں جدا ہوتے ہیں۔ اس کے نیچے توفیق کی وہ کلیاں ہیں جو فضل و عنایت کے چشمے سے جاری ہیں۔

Marfat.com

درجات و مراتب

اور اس میں لوگ بھی مختلف درجات اور مراتب پر ہیں۔ ان میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اس کی جڑ سے غافل ہو کر اس کے تنے ہی کو تھامے رکھا تو وہ لوگ اس کی شاخوں اور پھلوں کی مٹھاس سے محروم رہ گئے۔ اور کچھ ایسے ہیں جو اس کے تنے سے ہی چمٹے رہے اور بعض ایسے ہیں جنہوں نے اس کی جڑ کو تھاما اور اسی کی طرف ہی متوجہ ہو گئے اس درخت کے خالق کے اس شخص کا ولی اور دوست ہونے کی وجہ سے۔

ہدایت محض توفیقِ خداوندی

تو جس شخص کے پاس اللہ کی توفیق کے چراغ کی روشنی نہ ہو تو وہ جتنی چاہے کتابیں اور احادیث جمع کرے تو یہ چیزیں اسے دوری اور نفرت میں ہی زیادہ کریں گی، جیسا کہ اس گدھے کی مثال ہے جس پر سامانِ سفر لاد رکھا ہو۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰؓ کا واقعہ

کہا جاتا ہے کہ ایک آدمی سیّدنا علی المرتضیٰؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے مشکل علوم سکھائیں۔ آپؓ نے فرمایا، تو نے علم کی بنیاد کے بارے میں کیا کیا ہے؟ کہنے لگا کہ وہ کیا ہے؟ فرمایا، کیا تو اپنے رب کو پہچانتا ہے؟ کہنے لگا، ہاں۔ پھر فرمایا، تو اس کے حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں کچھ کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ جس کی اللہ نے مجھے توفیق دی۔ فرمایا، پھر تو یہاں سے جا اور اس چیز کو پختہ اور مضبوط کر اور جب تو ایسا کرے گا تو پھر میرے پاس آنا، میں تجھے مشکل علوم سکھاؤں گا۔

علمِ معرفت اور دیگر علوم میں فرق

کہا جاتا ہے کہ دوسرے علوم اور علمِ معرفت کے درمیان وہی فرق ہے جو ایک زندہ اور مردہ کے درمیان ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

سایۂ رحمت اور صدقہ

اَلْمَرْءُ فِیْ ظِلِّ صَدَقَتِہٖ حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ
اَوْ قَالَ یُحْکَمُ بَیْنَ النَّاسِ (مسند احمد)

ترجمہ: جب تک لوگوں کے درمیان فیصلہ نہیں ہو جائے گا آدمی اپنے صدقہ کے سایہ میں ہوگا۔ یہ مرتبہ اس وجہ سے ہوگا کہ وہ اپنے لئے پسندیدہ تھوڑی چیز کو چھوڑ دیتا ہے پس جب وہ سب کچھ چھوڑ دے تو کیسا مقام ہوگا؟

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ امام ابوالفضل علی واسطیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالقاسم عبدالملک بن محمد الواعظؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوحفص عمر بن محمد بن عبدالرحمٰنؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں علی بن عبدالعزیزؒ نے خبر دی، وہ عبداللہ بن مبارکؒ سے، وہ رملہ بن عمرانؒ سے، وہ یزید بن ابی جندبؒ سے، وہ ابوالخیرؒ سے اور وہ حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

خصوصی پیغامِ خداوندی

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کی طرف وحی کی کہ گناہگاروں کو خوشخبری دے دو کہ میں بخشنے والا رحم کرنے والا ہوں اور سچ بولنے والوں کو اس بات سے ڈراؤ کہ میں بڑا غیرت مند ہوں۔

حضرت یوسفؑ کے الفاظ

روایت میں ہے جب یوسف علیہ السّلام کو کنویں میں ڈالا گیا تو وہ کہہ رہے تھے، ''کہ جو اپنے مالک کی خدمت میں سستی محسوس کرتا ہے تو کنویں کی گہرائی ہی اس کا ٹھکانہ ہے''۔

ذکرِ صالحین تروتازگی کا سبب

یہاں ان لوگوں کے چند مختصر مگر عمدہ اور بہترین واقعات پیش کیے جاتے ہیں جن کے ذکر سے ان لوگوں کی ہمتیں، جنہیں اللہ نے توفیق عطا کر رکھی ہے، ہشاش بشاش اور تروتازہ ہو جاتی ہیں۔

محبّ شکوہ وشکایت سے عاری

ان میں سے کسی کہنے والے نے کہا ہے کہ جس شخص نے اپنے مولیٰ کو پہچان لیا تو اس کے لیے ضروری ہے کہ مصیبت میں شکوہ نہ کرے اور جب وہ اپنے مالک کو پہچانتا ہی نہیں تو پھر اس کی

Marfat.com

ساری کی ساری گفتگو ہی مانگنا ہے اور پکارنا ہے جبکہ عارف باللہ کسی قسم کا کوئی دعویٰ نہیں کرتا اور نہ ہی محبت کرنے والا کوئی شکایت کرتا ہے۔

توجہ خداوندی کی تاثیر

جب رب کی توجہ ملتی ہے تو گناہ شکست کھا جاتے ہیں اور جب یہ عنایت سبقت پا جاتی ہے تو ولایت بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اسی عنایت سے ولایت حاصل ہوتی ہے۔ جو گناہوں کو ختم کر دیتی ہے۔ اصل شان اس ولایت میں نہیں بلکہ اس کی عنایت میں ہے۔ جو اس عنایت کو کھو دے اسے ولایت حاصل نہیں ہو سکتی۔

معرفت کے جواہر

- جو راز کو چھپائے رکھے وہی اصرار کرنے والا ہے۔
- مخلوق کو دور کرنا ہی حق کو حاصل کرنا ہے۔
- دعویٰ کو چھوڑ دو تو مطلوب کو حاصل کر لو گے۔
- جس کا باطن صحیح ہے اس کی ساری گفتگو ہی عمدہ اور بہترین ہے۔
- تم وقتوں کے دھوکے میں نہ آنا کیونکہ اس میں ہی آفات ہیں۔
- تم عبودیت کے خلوص کے دھوکے میں بھی نہ آنا کیونکہ اس میں ربوبیت کو بُھلا دینا ہے۔
- دونوں جہان ان لوگوں کے لیے چھوڑ دو جو اُن کے طالب ہیں اور رب العالمین کی ذات سے ہی اپنی وحشت دور کرو، اللہ سے ہی ہدایت طلب کرو، وہی بہترین رہنما ہے، اسی پر بھروسہ کرو، وہ بہترین کارساز ہے۔
- جب تک بندے کا دل کسی غیر سے متعلق ہو خلوص کا دروازہ اس کے لیے بند رہتا ہے۔
- اللہ سے اُنس ایک چمکنے والا نور ہے اور مخلوق سے اُنس و محبت ایک واقع ہو کر رہنے والا غم ہے۔
- رازوں کی کانیں نیک لوگوں کے دل ہیں اور نیک لوگوں کے دل تو رازوں کے قلعے ہیں جبکہ دل غلاموں کی آزمائش میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو محبوب کی دوستی سے جدا

Marfat.com

ہو جاتے ہیں۔

- بہترین رزق وہ ہے جو انسان کو کافی ہو اور بہترین ذکر وہ ہے جو پوشیدہ ہو۔
- اللہ پر بھروسہ کر، ہر چیز تجھے کافی ہوگی اور اسی سے مانگ، تجھے عطا کیا جائے گا۔
- جو شخص دوست کو چھوڑ کر کسی اور کی صحبت اختیار کرتا ہے تو وہ عقل مند نہیں ہوتا۔
- اپنی ضرورت کے مطابق تو جو تمنا کرتا ہے تجھے مل جاتا ہے۔
- غلام جب مالک سے ناراض ہوتا ہے تو ہر کوئی اس سے ناراض ہو جاتا ہے اور جب مالک اس سے راضی ہو جاتا ہے تو ہر کوئی اس سے راضی ہو جاتا ہے۔
- دوست کا عذر دوست کے ہاں قابلِ قبول ہوتا ہے اور دوست دوست کی غلطیوں کو معاف کر دیا کرتے ہیں۔ جو اپنے مالک کی خوشنودی چاہتا ہے تو اسے اپنے آپ کو مصائب کے لیے آمادہ کر لینا چاہیے۔

هون الدنيا وما فيها عليك

واجعل الحزن لما بين يديك

ترجمہ: اپنے اوپر دنیا و مافیہا کو ہلکا کر دو اور جو چیز تیرے سامنے ہے اسے حزن والم بنالو۔

- موت ایک خوفناک پل ہے جو ایک دوست کو دوسرے دوست سے ملا دیتی ہے۔
- بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو اس کام میں مشغول کرے جس کے بارے میں کل قیامت کے دن اس سے سوال ہوگا۔
- تقویٰ اور پرہیز گاری کو اپنا ہم نشین اور دعا کو مونس و غمخوار بنالو۔

الا كل شيء ماخلا الله باطل

وكل نعم لا محالة زائل

ترجمہ: اللہ کے علاوہ ہر چیز باطل اور جھوٹ ہے اور ہر نعمت ختم ہونے والی ہے۔

- محبت جلا دیتی ہے اور شوق انسان کو بے قرار کر دیتا ہے اور یہ خوشی تو خبر سے حاصل ہوتی ہے تو دیکھنے سے کیسا سرور ملتا ہوگا۔
- جنت کے علاوہ ہر نعمت فنا ہونے والی ہے اور دوزخ کے علاوہ ہر مصیبت سے عافیت مل سکتی ہے۔

Marfat.com

- توبہ گناہ کو صاف کر دیتی ہے اور اعترافِ گناہ گناہ کو مٹا دیتا ہے۔ فرض کیا کہ اللہ تعالیٰ گناہ گاروں کو معاف کر دیں گے تو کیا وہ نیک لوگوں کا ثواب ضائع نہیں کر چکے۔
- سوال کے لیے درست جواب تیار کرو۔
- اپنے مطلب کی چیز طلب کرو اور باقی چھوڑ دو۔
- رزق تقسیم ہو چکا ہے اور لالچ کرنے والا اس سے محروم ہے۔
- غلام اگر قناعت پسند ہے تو گویا وہ آزاد ہے اور آزاد اگر لالچ کرتا ہے تو وہ غلام ہے۔ اپنے دل سے لالچ اور طمع کو نکال لو، تمہارے پاؤں سے بیڑیاں کھل جائیں گی۔
- محشر کی طرف پیش قدمی تمہارا زادِ راہ ہے کیونکہ اللہ ہی کی طرف واپس لوٹنا ہے۔ دنیا حقیر چیز اور اس کی محبت ایک غلطی ہے۔ دنیا تو ایک ساعت ہے، پس اس کو اپنا مطیع کرو۔
- دنیا ساری کی ساری دھوکہ ہے جبکہ آخرت خوشی ہی خوشی ہے۔ دنیا خطا کا منبع ہے جبکہ آخرت بدلے اور عطا کا۔ دنیا جفا کا گھر ہے جبکہ آخرت وفا کا گھر ہے۔ دنیا کو چھوڑ دینا تقویٰ کی بنیاد ہے۔ لوگوں میں سے جو زیادہ ڈرتا ہے وہی زیادہ ایمان والا ہے۔
- جس مقصد کے لیے تو پیدا ہوا ہے اس مقصد سے تجھے کس چیز نے غافل کر رکھا ہے۔ اور جس چیز کا تجھے حکم دیا گیا تجھے کس چیز نے اس سے روک رکھا ہے۔
- بڑی بڑی خواہشات نے تجھے موت کے ذکر سے روک رکھا ہے۔
- خواہشات کی پیروی کرتے ہوئے اپنے مالک کی نافرمانی نہ کر، جفا کو چھوڑ دینا ہی وفاداری کی بنیاد ہے۔
- اگر تو اچھے اخلاق کا طالب ہے تو حرام چیزوں سے اجتناب کر۔
- وہ تھوڑی چیز جو تجھے کافی ہو وہ اس زیادہ سے بہتر ہے جو تجھے سرکشی پر آمادہ کر دے۔
- مومن باتیں کم اور عمل زیادہ کرتا ہے۔
- تنہائی میں اللہ سے ڈرو، جب بھی اسے پکارو گے وہ تمہاری دعا قبول کرے گا۔
- اللہ کا غضب آگ سے بھی زیادہ شدید جبکہ اس کی رضامندی جنت سے بھی بڑھ کر ہے۔
- اپنے مالک کے بارے میں تدبیر کو چھوڑ دو، رزقِ حلال کی طلب پہاڑوں کی نقل مکانی سے زیادہ سخت کام ہے۔

Marfat.com

۞ اللہ کے علاوہ کسی اور کا ذکر اور ارادہ تیرے اور رب کے درمیان پردہ ہے۔ بندے اور رب کے درمیان اُنس و محبت اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتی جب تک وہ مخلوق سے علیحدہ نہیں ہوتا۔ جب تک بندہ مخلوق کو نہیں چھوڑتا حق سے اس کا ملاپ نہیں ہو سکتا۔ اس کا میرے حال کے بارے میں جاننا ہی مجھے کافی ہے۔

کل محبوب سوی اللہ صرف ورعناء دبلاء تلف
دھموم و عموم واسف ماخلاالرحمن ماعنہ خلف

ترجمہ: اللہ کے علاوہ ہر محبوب بے کار ہے۔ ہر غم والم، رنج، تھکن اور آزمائش ختم ہو جاتی ہے لیکن اللہ ایسی ذات ہے جس کا عوض کچھ بھی نہیں ہے۔

۞ میں نے نہیں دیکھا کہ جنت کا طالب سو رہا ہو اور نہ جہنم سے بھاگنے والا بھی غفلت کی نیند میں ہو۔

درت محل المشرقین ثم درت المغربین
فوجدتا الامر کلا لملک الثقلین
حبہ منیۃ قلبی ذکرہ قرۃ عینی

ترجمہ: میں مشرقین میں بھی گھوما اور مغربین میں بھی۔ لیکن سارے کا سارا معاملہ دونوں جہانوں کے بادشاہ کے لیے ہی ہے۔ اس کی محبت میرے دل کی آرزو اور اس کا ذکر میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

Marfat.com

اہلِ زمین پر رحم
عرشِ بریں پر رحم

اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُھُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی
الْاَرْضِ یَرْحَمْکُمْ مَنْ فِی السَّمَآءِ (ترمذی)

ترجمہ: جولوگ رحم نہیں کرتے ہیں رحمان بھی ان پر رحم نہیں کرتا ہے۔ تم زمین میں موجود لوگوں پر رحم کرو آسمان پر موجود ذات تم پر رحم کرے گی۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ الجلیلؒ میرے ماموں ابوبکر انصاری واسطیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ محمد بن ابونصر حمیدیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوقاسم منصور بن النعمیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابونصر عبداللہ بن سعد بن حاتم وائلیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابویعلی حمزہ بن عبدالعزیز المھلبیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوحامد احمد بن محمد بن بلال البزازؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں عبدالرحمٰن بن بشیر بن حکمؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سفیان بن عینیہؒ نے خبر دی، وہ عمرو بن دینارؒ سے، وہ ابوقابوسؒ سے اور وہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

آسمانی رحمت کا حصول بذریعۂ مخلوق

اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں علم کے عجیب راز پوشیدہ ہیں۔ رسول اقدس ﷺ نے زمین پر موجود مخلوق کے ساتھ رحم کرنے کا حکم دیا ہے تا کہ اس رحمت کی وجہ سے بندے کے لیے آسمانی رحمت کا حصول ممکن ہو سکے۔

آسمان مخلوق اور خدا کے درمیان پردہ

کیونکہ آسمان رحمت ربانی کے نزول کا رستہ، رحمتوں کی پھلواڑی اور ان ملائک کا مقام ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے اور مخلوق کے درمیان اسرار کا ذریعہ بنایا ہے۔ جب وہ اس رحمت کو رزق والے فرشتے کی طرف ڈالتے ہیں تو بندے کو اچھا رزق حاصل ہوتا ہے اور جب یہ رحمت کاتب اعمال کے ساتھ ہوتی ہے تو اسے خطائیں بھلا دیتی ہے اور جب اسے محافظ فرشتے کے پاس بھیجا جاتا ہے تو وہ اس کی مدد کرتا ہے اور اس کے ساتھ نرمی کا برتاؤ کرتا ہے۔

عارفین رحمتِ خداوندی کا مظہر

رحمت عارفین کا حال اور اپنے رب کی طرف اس کے دل کی معراج ہے کیونکہ اللہ کی

Marfat.com

معرفت رکھنے والے بندے مخلوق میں اس کی رحمت کا مظہر ہیں اور خود اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سب سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والی ہستی ہے۔

رحم اور عارفین کی مجلس کامیابی کا ذریعہ

اے میرے بیٹے! جب تو مخلوق کے ساتھ رحمت کا سلوک کرے گا تو تجھ پر رحم کیا جائے گا۔ جب تو عارفین کی مجلس اختیار کرے گا تو کامیاب ہو جائے گا۔

علم کی کنجی

جب تو دانا لوگوں سے سوال کرے گا تو سیکھے گا۔ اے صاحبزادے! جان رکھو کہ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی کنجی ہوتی ہے۔ اور سوال کرنا علم کی کنجی ہے۔ اگر مرید کو اہل معرفت کی مصاحبت اور مجلس اختیار کرنے کی طاقت حاصل ہو جائے تو اسے ان کے علم سے کچھ نہ کچھ ضرور حاصل ہوگا اور اس کے ساتھ ان کی تحقیق اور باریکیوں کے ارشاد بھی۔ تو یہ بہت عمدہ اور اچھی بات ہے اور اسے اس چیز کو مزید بہتر کرنا ہوگا کیونکہ علماء کا شرف اس سے کہیں بالا و برتر ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی اس کے بارے میں جان سکے کیونکہ وہ اللہ کے محبوب اور اس کے رازوں کے امین ہوتے ہیں، تو ان کی حرمت کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔

سوال کے لیے بہترین طریقے کا چناؤ

اور بہترین طریقے سے سوال کرتے ہوئے ان کے دلوں میں تحریک پیدا کرنی چاہیے کیونکہ اہل معارف کے دلوں سے جاری ہونے والی لہروں کے عجائبات ختم نہیں ہوتے اور آدمی کی جہالت کے لیے وہی چیز کافی ہے کہ وہ حصول علم سے باز رہے اور اپنے پاس موجود چیز کو ہی کافی سمجھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل:۴۳)

ترجمہ: پس اگر تم نہیں جانتے تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو۔

اور رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے:

Marfat.com

"بڑے لوگوں کے ساتھ بیٹھا کرو اور علماء سے سوال کیا کرو۔"

حضرت ذوالنونؒ کا قصہ

ذوالنونؒ فرماتے ہیں کہ میرے سامنے مغرب میں رہنے والے ایک شخص کی خوبی بیان کی گئی تو میں اس سے ملنے کے لیے روانہ ہو گیا۔ میں اس کے پاس چالیس دن تک رہا لیکن مجھے اس کا وقت نہ مل سکا کہ میں اس کے علم سے کچھ حاصل کر سکوں کیونکہ وہ اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا تھا، لیکن میں نے اس کی ذمہ داریوں کو نہ چھوڑا۔ ایک دن اس نے میری طرف دیکھا اور کہا، کہاں سے آئے ہو؟ میں نے اسے اپنے حالات سے آگاہ کیا۔ اس نے پوچھا کہ کس لیے آئے ہو؟ میں نے کہا، آپ سے علم حاصل کرنے کے لیے۔ اس نے کہا، اللہ سے ڈرو، اسی سے مدد مانگو اور اسی پر بھروسہ کرو، کیونکہ وہی دوست اور قابلِ تعریف ہے۔ پھر وہ خاموش ہو گیا۔

حضرت ذوالنونؒ کی تشنگی علم

میں نے کہا، اللہ آپ پر اپنی رحمت کرے مجھے مزید کچھ بتائیے، کیونکہ میں ایک اجنبی آدمی ہوں اور دور دراز کے علاقے سے آپ کے پاس اس لیے آیا ہوں کہ اپنے دل میں کھٹکنے والی اشیاء کے بارے میں آپ سے کچھ دریافت کر سکوں۔ وہ کہنے لگا، تم طالب علم ہو؟ عالم ہو یا مناظر؟ میں نے جواب دیا، میں تو ایک محتاج طالب علم ہوں۔ اس نے کہا، پھر متعلمین کے درجے تک ہی رہو اور آداب کا خیال رکھو اور حد سے نہ بڑھو۔ اگر حد سے بڑھو گے تو تمہیں کوئی نفع حاصل نہیں ہو سکے گا۔ عقل مند علماء میں سے ہی ہوتے ہیں اور عارفین برگزیدہ لوگ ہوتے ہیں جو سچائی کے رستے پر چلتے ہیں۔ حزن و رنج کی وادیوں میں سفر کرتے ہیں اور دونوں جہانوں کی بھلائی حاصل کر لیتے ہیں۔

حضرت ذوالنونؒ کے عارف باللہ سے چند سوالات

میں نے کہا، اللہ آپ پر رحم کرے، جو چیز آپ نے بیان کی بندہ اس درجے تک کب پہنچتا ہے؟ جواب دیا، جب وہ تمام اسباب و وسائل سے باہر نکل آئے۔ میں نے کہا، یہ کب ہوتا ہے؟

Marfat.com

کہا، جب وہ قدرت وطاقت سے بے نیاز ہو جائے۔ میں نے کہا، عارف باللہ کی انتہاء کیا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ ہر چیز کے ساتھ اس طرح ہو جائے کہ اس کے وجود کے بارے میں اسے معلوم ہو۔ میں نے کہا کہ بندہ امانت وحفاظت کے مرتبے تک کب پہنچتا ہے؟ کہا، جب بندہ اپنے آپ کو پہچان لے۔ میں نے کہا، اپنے آپ کو انسان کب پہچانتا ہے؟ اس نے کہا، جب وہ احسانات کے سمندر میں غوطہ زن ہوتا ہے اور تکبر اور انانیت کی وادیوں سے نکل آتا ہے اور سنت مصطفیٰ ﷺ پر قائم ہو جاتا ہے۔ میں نے کہا، بندہ اس درجہ تک کب پہنچتا ہے؟ جواب دیا، جب بندہ تنہائی اور علیحدگی کو اوڑھنا بچھونا بنا لیتا ہے۔ میں نے کہا، اس کا اوڑھنا بچھونا کیا ہے؟ کہا، عبودیت کی سچائی۔ میں نے کہا، عبودیت کی سچائی کیا ہے؟ اس نے کہا، اللہ کے لیے علم اور اس کے فیصلے پر راضی ہونا۔ میں نے کہا، مجھے وصیت کیجیے۔ کہا، میں تمہیں اللہ ہی کی وصیت کرتا ہوں۔ میں نے کہا، کچھ اور۔ کہا، تجھے یہی کافی ہے۔

حضرت عبدالواحدؒ کا واقعہ

عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے سفر میں ایک آدمی کو دیکھا جس پر بالوں سے بنا ہوا ایک لباس تھا۔ میں نے اسے سلام کیا اور کہا کہ اللہ آپ پر رحم کرے میں آپ سے ایک مسئلہ کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا، مختصر بات کرو کیونکہ ایام گزرتے جا رہے ہیں اور سانس شمار ہو رہی ہیں اور رب دیکھتا سنتا اور انسان کے بارے میں آگاہ ہے۔

حضرت عبدالواحدؒ کے عارفِ کامل سے چند سوالات

میں نے کہا، تقویٰ کی بنیاد کیا ہے؟ کہا، اللہ کے ساتھ رہتے ہوئے صبر کرنا۔ میں نے کہا، صبر کی بنیاد کیا ہے؟ جواب دیا، اللہ پر بھروسہ۔ میں نے کہا، توکل کی بنیاد کیا ہے؟ اس نے کہا، اللہ کی طرف علیحدہ ہونا۔ میں نے کہا، اس کی بنیاد کیا ہے؟ کہا، اللہ کے لیے تنہائی اختیار کرنا۔ میں نے کہا، اس تنہائی کی بنیاد کیا ہے؟ جواب ملا، اللہ کے علاوہ ہر ایک سے جدائی اختیار کرنا۔ میں نے کہا، سب سے لذیذ چیز کون سی ہے؟ جواب دیا، اللہ کے ذکر سے اُنس۔ میں نے کہا، سب سے پاکیزہ

Marfat.com

چیز کون سی ہے؟ کہا، اللہ کے ساتھ زندگی گزارنا۔ میں نے کہا، سب سے زیادہ قرب والی چیز کون سی ہے؟ اس نے کہا، اللہ سے ملاپ۔ میں نے کہا، دل کے لیے سب سے زیادہ تکلیف دہ چیز کون سی ہے؟ کہا، اللہ سے جدائی۔ میں نے کہا، عارف باللہ کا مقصد کیا ہوتا ہے؟ کہا، اللہ سے ملاقات۔ میں نے کہا، محبت کرنے والوں کی کیا علامت ہے؟ کہا، اللہ کے ذکر کو عزیز رکھنا۔ میں نے پوچھا، اللہ سے اُنس کیا ہے؟ جواب دیا، اللہ کے حکم کے آگے سر اطاعت خم کرنا۔ میں نے کہا، اس اطاعت کی بنیاد کیا ہے؟ جواب ملا، یوم حساب کو یاد کرنا۔ میں نے کہا، سب سے بڑی خوشی کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، اللہ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا۔ میں نے پوچھا، لوگوں میں سے عظیم المرتبت کون ہے؟ اس نے کہا، جو اللہ کے ساتھ بے نیاز ہوگیا۔ میں نے پوچھا، سب سے طاقتور کون ہے؟ اس نے کہا، جو اللہ سے قوت طلب کرتا ہے۔ میں نے سوال کیا، خسارے میں کون ہے؟ اس نے کہا، جو غیر اللہ پر ہی راضی ہو۔ میں نے کہا، کامل مردانگی کیا ہے؟ اس نے کہا، اللہ کے علاوہ دوسرے کے پاس جانے سے احتراز کرنا۔ میں نے پوچھا، بندہ خدا سے دور کب ہوتا ہے؟ کہا جب اللہ سے دور ہو جائے۔ میں نے کہا، بندہ خدا سے دور کب ہوتا ہے؟ جواب دیا، جب اس کے دل میں اللہ کے علاوہ کسی اور کا ارادہ ہو۔ میں نے کہا، جاہل کون ہے؟ اس نے کہا، جس نے اپنی عمر غیر اللہ کی اطاعت میں ضائع کر دی ہو۔ میں نے کہا، دنیا میں زُہد کیا ہے؟ کہا، اللہ سے دور کرنے والی ہر چیز کو چھوڑنا۔ میں نے کہا، مقبل یعنی متوجہ کون ہے؟ کہا، جو اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ میں نے پوچھا، اور پیٹھ پھیرنے والا کون ہے؟ جواب دیا، جو اللہ تعالیٰ سے منہ پھیرے۔ میں نے کہا، قلب سلیم کیا ہے؟ کہا، وہ دل جس میں اللہ کے علاوہ اور کوئی نہ ہو۔ میں نے کہا، مجھے بتائیے کہ آپ کھاتے کہاں سے ہیں؟ جواب دیا، اللہ کے خزانوں سے۔ میں نے کہا، آپ کس چیز کی رغبت رکھتے ہیں۔ اس نے کہا، اللہ جو بھی فیصلہ کر دے۔ میں نے کہا، مجھے وصیت کیجیے۔ کہا، اللہ کی فرمانبرداری والے کام کرو، اس کی قضا کے ساتھ راضی رہو اور اللہ کے ذکر سے اپنی وحشت دُور کرو تم اللہ کے برگزیدہ بن جاؤ گے۔

حضرت ذوالنون کا سفر اور بزرگ سے ملاقات

ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میں سفر کی حالت میں تھا کہ ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی

Marfat.com

جس کے چہرے پر عارفین کی علامت تھی۔ میں نے کہا، اللہ آپ پر رحم کرے! اس معرفت تک پہنچنے کی کیا سبیل ہے؟ جواب دیا، اگر تم اسے پہچان لو گے تو اس تک پہنچنے کا تمہیں رستہ بھی مل جائے گا۔ میں نے کہا، جو اس کو نہیں پہچانتا، وہ اس کی عبادت کیسے کرسکتا ہے؟ اس نے کہا، جو اس کو پہچانتا ہے وہ اس کی نافرمانی کیسے کرسکتا ہے۔ میں نے کہا، کیا آدم علیہ السّلام نے اپنی کمال معرفت کے باوجود اس کی نافرمانی نہیں کی تھی؟ اس نے کہا، آدم بھول گئے تھے اور ان میں پختگی نہیں تھی۔ پھر کہا کہ یہ اختلاف مخالفت ترک کردو۔ میں نے کہا، کیا علماء کے اختلاف میں اللہ کی رحمت نہیں ہوتی؟ کہا، ہاں مگر صرف توحید کے خالص کرنے میں۔ میں نے کہا، توحید کی تجرید کیا ہے؟ جواب دیا، اس کی وحدانیت کے علاوہ ہر ایک سے نظر پھیر لینا۔ میں نے کہا، کیا عارف باللہ کبھی خوش بھی ہوتا ہے؟ اس نے کہا، کیا وہ غمگین بھی ہوتا ہے؟ میں نے کہا، کیا جو شخص اللہ کو پہچان لے وہ بلند ہمت نہیں ہوجاتا؟ اس نے جواب دیا، نہیں، بلکہ عارف باللہ کے ارادے کم ہوجاتے ہیں۔ میں نے کہا، کیا دنیا عارفین کے دلوں کو بدل دیتی ہے؟ اس نے کہا، اور کیا آخرت ان کے دلوں کو بدلتی ہے؟ میں نے کہا، کیا عارف باللہ مخلوق سے علیحدہ اور تنہا نہیں ہوجاتا ہے؟ کہا، معاذ اللہ کہ عارف باللہ تنہا رہ جائے، بلکہ وہ ہجرت کرنے والا اور علیحدہ رہنے والا ہوتا ہے۔ میں نے کہا، کیا اس کو کسی نے پہچانا بھی ہے؟ کہا، کوئی اس سے جاہل بھی ہے؟ میں نے کہا، کیا عارف باللہ اللہ کے علاوہ کسی چیز پر افسوس کا اظہار کرتا ہے؟ اس نے کہا، کیا وہ اللہ کے علاوہ کسی کو جانتا ہے جو اس پر افسوس کرے۔ میں نے کہا، کیا وہ اپنے رب کی طرف مشتاق ہوتا ہے؟ جواب دیا کہ وہ اس سے غائب ہوتا ہے کہ اس کا مشتاق ہو۔ میں نے پوچھا، اللہ کا اسم اعظم کون ہے؟ اس نے جواب دیا، ''اللہ''۔ میں نے کہا، میں اس اسم کا بہت زیادہ ورد کرتا ہوں لیکن میرے دل میں اس کی ہیبت پیدا نہیں ہوتی۔ اس بزرگ نے کہا، تو اس کو اس کی حیثیت سے نہیں بلکہ اپنی حیثیت سے کہتا ہے۔ میں نے کہا، مجھے نصیحت کیجیے۔ اس نے کہا کہ تجھے یہ جان لینا ہی کافی ہے کہ اللہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ پس میں وہاں سے اٹھا اور کہنے لگا، آپ مجھے کس چیز کا حکم دیتے ہیں؟ کہا، اس کا تیرے تمام حالات و واقعات سے باخبر اور آگاہ ہونا ہی کافی ہے۔

Marfat.com

حضرت یحییٰ بن معاذؒ کی عارفانہ باتیں

یحییٰ بن معاذ رازیؒ سے پوچھا گیا کہ قلب صحیح کی کیا علامت ہے؟ فرمایا، جو دنیاوی غموں سے پرسکون ہو۔ کہا گیا، اور روزی کیا ہے؟ کہا، اس زندہ رہنے والی ذات کا ذکر جسے موت نہیں آئے گی۔ کہا گیا کہ صدق ارادہ کیا ہے؟ جواب دیا، عادت کو ترک کرنا۔ سوال کیا گیا کہ شوق کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا، بلند تر چیز کو دیکھنا۔ کہا گیا کہ بندے کا معاملہ کب مکمل ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا، جب بغیر کسی ارادے کے اللہ مل جائے۔ پوچھا گیا کہ مرید کی علامت کیا ہے؟ فرمایا، مرید کی علامت یہ ہے کہ بندوں کے معاملات میں مشغول نہ ہو۔ کہا گیا کہ ہدایت کی بنیاد کیا ہے؟ فرمایا، تقویٰ کی سچائی۔ سوال ہوا، لذت کیا ہے؟ جواب دیا کہ موافقت۔ کہا گیا کہ اجنبی اور پردیسی کون ہے؟ فرمایا کہ جسے اس کی محبت میسر نہ ہو۔ کہا گیا، بندہ اپنے مالک کی ولایت دوستی کے مرتبے کو کب پہنچتا ہے؟ فرمایا، جب اپنے دل سے مالک کے علاوہ ہر ایک کو نکال دے۔ کہا گیا، سب سے بڑی راحت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا، اپنے مالک کی اطاعت۔ کہا گیا، سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا، ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنا۔ کہا گیا کہ بڑا افاقہ کیا ہے؟ کہا، اپنے مالک کے ساتھ ہمیشہ اُنس رکھنا۔ پوچھا گیا کہ دلوں کا پردہ کیا ہے؟ فرمایا، مخلوق کو ہی کافی سمجھ لینا۔ کہا گیا، خوبصورت زندگی کون سی ہے؟ فرمایا کہ اس جلیل القدر ذات کے سہارے گزاری جانے والی زندگی۔ پوچھا گیا کہ وفا کی حقیقت کیا ہے؟ فرمایا، سچائی اور خلوص کہا گیا محبت کرنے والے کون ہیں؟ کہا، عارفین۔ پوچھا گیا، غالب کون ہے؟ جواب دیا، جو غلبہ والی ذات یعنی اللہ تعالیٰ کی مدد سے قوی ہو جائے۔ کہا گیا اور شریف کون ہے؟ فرمایا، جو اس باریک بین ذات کے ذریعے اپنی وحشت کو دُور کرے اور اسی سے اُنس و محبت رکھے۔ کہا گیا کہ جاہل کون ہے؟ فرمایا، جس نے اپنی عمر کو ضائع کر دیا۔ کہا گیا، دنیا کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا، جو چیز تجھے تیرے مالک سے دُور کرے وہی دُنیا ہے۔

دل معرفتِ الٰہیہ کی کان

جی ہاں دل معرفت الٰہی کی کان ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

Marfat.com

فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبُ (الحج:۳۲)

ترجمہ: بے شک یہ تو دلوں کے تقویٰ سے ہے۔

عقل مشاہدہ کی کان

اور عقل مشاہدہ کی کان ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى (النجم:۱۱)

ترجمہ: اس نے جو کچھ دیکھا اس کی عقل نے اس کا انکار نہ کیا۔

سینہ نور کی کان

اور سینہ نور کی کان ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ (الزمر:۲۲)

ترجمہ: جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ اسلام کے لیے کھول دیں تو وہ تو اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے۔

خدا اور رسول ﷺ کا محبّ اولیاء کا محبّ

تو جو شخص اللہ سے زیادہ محبت کرتا ہے تو اس کی اس کے رسول ﷺ اور اس کے اولیاء سے محبت بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

اہلِ محبت کا جنت میں داخلہ

جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَا يَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: ایک آدمی رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس آدمی کے بارے میں آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں جو ایک قوم سے محبت تو کرتا ہے لیکن ان سے ملتا نہیں ان سے علیحدہ رہتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بندہ جس سے محبت کرتا تو اسی کے ساتھ ہوگا۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ الجلیل ابوالمکارمؒ اور میرے ماموں منصور ربانی انصاریؒ نے دریائے دجلہ کے کنارے اپنی خانقاہ میں خبر دی، کہتے ہیں کہ ہم سے ابوطاہر محمد بن حسن باقلائیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعمرو عثمان بن محمد علافؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر احمد بن سلیمانؒ نے لکھواتے ہوئے خبر دی، وہ کہتے ہیں یحییٰ بن جعفر ابی طالبؒ نے مجھ کو پڑھ کر سنایا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن عبیدؒ نے بیان کیا، وہ شفیق سے اور وہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

محبت کی اہمیت

یہ حدیث شریف عارفین کی محبت کو لازمی قرار دینے والی اور جب محبت درست ہو تو ان سے الحاق پر خوشخبری دینے والی ہے اور دین تو ہے ہی اللہ کی رضا کے لیے محبت کرنا اور اس کے لیے کسی سے بغض رکھنے کا نام ہے اور پُرخلوص محبت کا ایک راز یہ بھی ہے کہ عارف باللہ سرور اور سرگوشی کے مقام پر دوسروں کے مقابلے سے بلندتر ہو جائے۔

حدِ عبد

اے صاحبزادے! جان رکھو کہ عارف باللہ مریدین کے اصرار کے ساتھ اور عارفین کے ارادوں سے باخبر ہے۔ اللہ نے بندوں کو پُرخلوص اور سچی عبادت کا مکلف ٹھہرایا ہے۔ پھر ان کے سامنے اس کی شرائط بیان کیں۔ تاکہ وہ عبودیت کی حد سے تجاوز کر کے ربوبیت کے مرتبے کا دعویٰ نہ کرے اور فقیری کی حد تجاوز کر کے غناء کی حد تک نہ پہنچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ (فاطر:۱۵)

ترجمہ: اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو۔

عبودیت سے نکلنے کا راز

اس نے ہر چیز کا ایک سبب ٹھہرایا ہے۔ پس اس نے سچائی اور خلوص کے ساتھ عبادت کو

Marfat.com

مخلوق کے لیے عبودیت سے نکلنے کا سبب بنایا۔ فرمایا:

وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (طلاق:۲)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے نکلنے کا رستہ بنا دیتے ہیں۔

آیتِ قرآنی کی وضاحت

اپنے علاوہ دوسروں کی بندگی سے۔ ''وَيَرْزُقْهُ'' اور اسے انس، محبت اور شوق دیتے ہیں۔ ''مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِب'' اس جگہ سے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔ اور ایک دوسرا مطلب یہ ہے، ''وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهُ'' اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اس کے علاوہ دوسروں کی طرف التفات سے محفوظ رہتے ہوئے ''يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا'' دوری کے پردوں سے اس کے نکلنے کا رستہ بنا دیتے ہیں اور اس کو مشاہدہ اور وصل عطا کرتے ہیں۔ ''مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِب'' جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا۔

ذاتِ لاریب کی پہچان

اور اسی وجہ سے اس نے بندے کے اپنے رب کو پہچاننے کو اپنے نفس کو پہچاننے کے برابر ٹھہرایا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ فرمایا، جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا، بندگی کے مقام پر اس نے رب کے ربوبیت کے مرتبے کو بھی پہچان لیا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا، اس نے اپنے رب کو بقا سے پہچانا۔ جس نے اپنے آپ کو جفا اور غلطی سے پہچانا، اس نے اپنے رب کو وفا اور عطا سے پہچان لیا۔ جس نے اپنے آپ کو فقیری سے پہچانا، وہ اللہ کے رستے میں مجبوری اور بے چینی کے قدموں سے چلا۔ اور جس نے اپنے آپ کو اپنے مالک کے لیے پہچانا، تو دوسروں کے سامنے اس کی حاجتیں بھی کم ہو جاتی ہیں۔

حضور ﷺ اور معرفتِ خداوندی

روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا، جس نے اللہ کو پہچانا، اس کا حق ادا کیا یعنی جس نے اللہ کو ہدایت سے پہچانا، اس نے اپنے آپ کو اپنے مالک کے سپرد کر دیا۔ اور جس نے اپنے رب کو ربوبیت سے پہچانا، وہ اس کی عبودیت کی شرائط کو پورا کرتا ہے۔ اور جس نے اللہ کو جزاء سے

Marfat.com

پہچانا، اس نے اپنے آپ کو مشکلات میں ڈال دیا۔ اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو کافی ہونے سے پہچانا تو اس نے دوسروں کو چھوڑ کر اسی کو کافی جانا۔

پیغامِ ربّی

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کی طرف وحی کی کہ جس نے مجھے پہچانا، اس نے میرا ارادہ کیا اور مجھے طلب کیا اور جس نے مجھے ڈھونڈ لیا اس نے مجھے پالیا اور جو مجھے پالیتا ہے تو وہ میرے علاوہ کسی کو دوست نہیں بناتا۔

معرفت سے محرومی، اطاعت سے محرومی

شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کو پہچان لیا اس نے اس سے محبت کی۔ اور جو اس سے محبت کرتا ہے وہ اس کی اطاعت کرتا ہے۔ اور جو اس کی اطاعت کرتا ہے وہ اپنے دل سے اس کے علاوہ ہر ایک کو نکال دیتا ہے۔ اور جو معرفت سے محروم رہ جائے وہ ہر اطاعت کی لذت سے محروم رہ جاتا ہے۔ اور جو اطاعت کی حلاوت سے محروم رہ جائے تو وہ خلوت کی موانست سے محروم رہتا ہے۔ پس وہ اپنے معاملات میں احسانات کا مشاہدہ نہیں کرسکتا اور حقیقت میں اللہ کے مرتبے کو بھی نہیں پہچانتا اور یہی چیز اس کے احوال میں غالب آجاتی ہے اور وہ حق پر استقامت سے نیچے گر جاتا ہے۔

تعلیماتِ یوسف بن اسباطؒ

یوسف بن اسباط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جس نے اللہ کو پہچانا اور اس کے دل میں کسی اور کا کوئی ارادہ ہو تو اس نے اللہ کے لیے ایک بھی سجدہ نہ کیا۔ اور جس نے اللہ کو پہچان لیا اور اس کی ذات کے ساتھ بے نیاز نہیں ہوا تو اللہ بھی اس کو غنی نہیں کرتا۔ اور جو اللہ اللہ کہتا ہے لیکن اس کے دل میں اللہ کے علاوہ کچھ اور بھی ہے تو اس نے حقیقت میں کچھ بھی نہیں کہا۔ ہاں جو ہر حال میں اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اسے ہر چیز سے بے خوف کر دیتا ہے۔ اور جو اپنے مولیٰ سے مانوس ہوتا ہے وہ مخلوق سے دور ہو جاتا ہے۔ اور جو اس عزت والی ہستی سے عزت طلب کرتا ہے تو باعزت اور غلبہ

Marfat.com

والا ہو جاتا ہے۔ اور جو غیر کے دھوکہ میں مبتلا ہو گیا تو نہ تو اس کے لیے کوئی عزت ہے اور نہ ہی فخر ہے۔ اور جو شخص اللہ سے دور کرنے والے اسباب سے دور ہو گیا تو اس نے اللہ سے ملنے والے اسباب اختیار کر لیے اور جس نے دوسرے تعلقات کو چھوڑا تو ہر قسم کے حالات میں اس نے اسی ہی کی موانست اختیار کی۔ اور جس شخص نے اپنے مالک کے ذکر کی حلاوت کو چکھ لیا، غیب کے اسرار اس کے لیے ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور جس نے تمام غم چھوڑ کر ایک ہی غم کو اپنایا، اللہ باقی کے تمام غموں اور آلام میں اس کو کافی ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص اپنے مالک کی رضا طلب کرتا ہے وہ دوسروں کی ناراضگی سے بے پرواہ ہو جاتا ہے۔ اور جس شخص نے اس کے سامنے کھڑے ہونے کو کافی سمجھا تو اس کے سامنے سے پردہ میں ہو جاتا ہے۔ جو اللہ کے قریب ہوتا ہے وہ غیروں کے لیے اجنبی ہوتا ہے۔ جو شخص دونوں جہانوں کی عزت چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ دونوں جہانوں کے مالک سے تعلق جوڑ لے۔ اور جس نے حُسنِ رعایت کو چھوڑ دیا وہ راہِ ہدایت سے ہٹ گیا۔ اور جو شخص اللہ کی محبت کا مزہ چکھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ مخلوق کی دُشمنی اور بغض کے گھونٹ بھرے۔ اور جس نے ہر چیز کے ساتھ موانست اختیار کی وہ ہر چیز سے علیحدہ ہو گیا۔ اور جس کا دل کسی اور چیز کی طرف مائل ہوا تو اس کے لیے اللہ کی طرف سے کچھ بھی نہیں۔

فرمانِ رسولِ پاک ﷺ

رسول پاک ﷺ نے فرمایا، جس شخص نے صبح کی اور اس کے دل میں اللہ کے علاوہ کسی اور کا خیال ہو تو اس کے لیے اللہ کی طرف سے کچھ بھی نہیں ہے۔

دلیلِ خداوندی

اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب میں ارشاد فرمایا، جو ہمیں چاہتا ہے تو ہم بھی اسے چاہتے ہیں اور جو ہم سے کچھ چاہتا ہے تو ہم بھی اسے عطا کرتے ہیں۔ جو ہم سے محبت کرتا ہے، ہم بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ اور جو ہمارے پاس موجود چیزوں پر اکتفا کرتا ہے تو ہم اور ہماری ساری اشیاء اسی کی ہو جاتی ہیں۔ خبردار جو مجھے تلاش کرتا ہے وہ مجھے پا لیتا اور جو میرے علاوہ کسی کو تلاش کرتا ہے تو وہ مجھے نہیں پا سکتا۔

Marfat.com

حصولِ خداوندی کے مختلف طُرق

کہا جاتا ہے کہ جس نے مجھے توبہ کے ذریعے تلاش کیا وہ مجھے مغفرت کے ساتھ پائے گا۔ اور جس نے مجھے نعمت کے شکر کے ساتھ طلب کیا تو وہ مجھے مزید نعمت کے ساتھ دیکھے گا۔ اور جس نے مجھے دعا کے ذریعے تلاش کیا اس نے مجھے مغفرت کے ساتھ پایا۔ اور جو مجھے توکل کے ساتھ تلاش کرتا ہے وہ مجھے کفایت کے ساتھ دیکھے گا۔ جو مجھے قربت کے ذریعے تلاش کرتا ہے وہ مجھے موانست کے ساتھ پاتا ہے۔ جو مجھے محبت سے ڈھونڈتا ہے وہ مجھے وصل اور ملاپ کے ساتھ دیکھتا ہے۔ اور جو شخص مجھے اشتیاق اور شوق کی مدد سے تلاش کرتا ہے تو وہ مجھے ملاقات اور رویت کے ساتھ پالیتا ہے۔

راضی بارضا ہونے کے فوائد

اور کسی نے کہا ہے کہ جو شخص اللہ کے لیے ہو جائے یعنی اللہ کے معاملات میں مشغول ہو جائے تو اللہ اس کے معاملات کی نگہبانی کرتا ہے۔ اور جو اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ اس کو یاد کرتا ہے۔ جو اللہ سے محبت کرتا ہے اللہ اس سے محبت کرتا ہے۔ اور جو اللہ سے راضی ہو جائے اللہ اس سے راضی ہو جاتا ہے۔

وَمَنْ يَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ هُدِىَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (آل عمران:۱۰۱)

ترجمہ: اور جو اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کر لے تو وہ سیدھے راستے پر گامزن ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو اللہ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اور عارفین کی حکیمانہ باتوں میں سے ایک قول یہ بھی ہے کہ جو شخص بندوں کے کسی معاملہ میں مبتلا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ ان پر سختی کرے۔ اور جو دنیا کی تھوڑی چیز پر ہی راضی ہو جائے تو وہ بہت سے کاموں سے آرام پالیتا ہے اور جو دنیا کی حرص کرتا ہے وہ اللہ سے دور ہو جاتا ہے۔ اور جو تقویٰ کا پردہ پھاڑ دیتا ہے بلند و بالا آسمان بھی اس کو نہیں ڈھانپ سکتے۔ اور جو معاملات کے انجام کا خیال رکھتا ہے وہ زمانے کے مصائب سے محفوظ رہتا ہے۔ اور جو شخص کم چیز پر قناعت نہیں کرتا تو وہ بڑے غم و رنج میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور جو شخص تقویٰ کی تلوار سونت لیتا ہے وہ مصائب اور ہلاکتوں

Marfat.com

کو ختم کر دیتا ہے۔ جو خوش رہتا ہے وہ ہمیشہ آباد نہیں رہتا۔ جو اپنی زبان کی حفاظت نہیں کرتا تو اس کی حالت تباہ ہو جاتی ہے۔ جو شخص اپنے نقصان کو نہیں پہچانتا وہ اپنے فائدے کو بھی نہیں پہچان سکتا۔ جو شخص فاجر اور گناہ گار لوگوں کی صحبت سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اسے نیک لوگوں کی مصاحبت سے نوازتے ہیں۔ اور جو شخص اللہ کے دیئے ہوئے حق کے بغیر عزت کا متلاشی ہوتا ہے تو ذلیل ہو جاتا ہے۔ جو کاشت کے دنوں کو ضائع کر دیتا ہے کٹائی کے وقت پشیمان ہو جاتا ہے۔ جو غیر اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اسی کے ذریعے اسے عذاب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ اور جو شخص اللہ کے کارساز ہونے پر راضی ہو جائے تو وہ اس کے لیے بہترین راہنما بن جاتا ہے اور اسے ہر بھلائی کا راستہ مل جاتا ہے۔ اور جو سرگوشی کی مٹھاس پالے اسے مصیبت کی تلخی محسوس نہیں ہوتی۔

وَمَنْ كَانَ فِى هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (الاسراء:۷۲)

ترجمہ: اور جو شخص اس دنیا میں بھلائی سے بے بہرہ اور اندھا ہے تو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔

نیکوکار متقدمین کی تین وصیتیں

اور کہا جاتا ہے کہ متقدمین میں سے نیک لوگ ایک دوسرے کو ان تین کلمات سے وصیت کیا کرتے تھے:

۱۔ جو شخص آخرت کے لیے عمل کرتا ہے، اللہ اسے دنیا کے کاموں میں کافی ہو جاتا ہے۔

۲۔ جو اپنے پوشیدہ معاملات کو درست کر لیتا ہے، اللہ اس کے ظاہری معاملات کی اصلاح کر دیتا ہے۔

۳۔ اور جو اپنے اور اللہ کے درمیان معاملات کی اصلاح کرتا ہے، اللہ اس کے بندوں کے ساتھ معاملات کو درست فرما دیتے ہیں۔

اذا السر والاعلان فی المؤمن استوی
راء ی العزفی الدارین واستوجب الثناء

Marfat.com

وان خاف الاعلان سرا فماله
علی فعله فضل سوی الکد والعنا

ترجمہ: جب مومن کا ظاہر و باطن درست ہوں تو وہ دونوں جہانوں میں عزت پاتا ہے اور تعریف وتوصیف کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اور اگر اپنے باطن میں موجود چیز کے اظہار سے خوفزدہ ہو تو اسے اس کے اس فعل پر تھکاوٹ اور مشکلات کے سوا کچھ بھی نہیں حاصل ہوگا۔

ایک دوسرے شعر میں ہے:

من اعتز بالمولی فذاک جلیل
ومن رام عزا من سواہ ذلیل
فلوان نفسا مذ براھاملیکھا
قضت وطراً فی سجدۃ لقلیل

ترجمہ: جس نے اپنے مالک کے ذریعے عزت کا حصول چاہا تو ایسا شخص بہت جلیل القدر ہے۔ اور جو شخص کسی اور سے عزت کے حصول کی خواہش کرتا ہے تو ایسا شخص ذلیل ہو کر رہ جاتا ہے اگرچہ اس کے صاحب نے اس کو عبادت و ریاضت میں کمزور کر دیا ہو۔ اس کی حاجت تو ایک تھوڑی مدت کے سجدے میں ہی پوری ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

اِصلاحِ نیّت اور حضرتِ اِنسان

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَ اِنَّمَا لِکُلِّ امْرِیءٍ مَا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ (بخاری)

ترجمہ: عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور انسان کو وہی ملتا ہے جو وہ نیت کرتا ہے۔ پس جس شخص کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لئے ہی ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابوالفضل علی الواسطی رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد الداودیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابومحمد عبداللہ بن احمد سرخسیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے یحییٰ بن قزعہؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے مالکؒ نے بیان کیا، وہ یحییٰ بن سعیدؒ سے، وہ محمد بن ابراہیم بن حارثؒ سے، وہ علقمہ بن وقاصؓ سے اور وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

دین کی بنیاد

اور یہ وہ حدیث ہے جس پر دین کی بنیاد ہے اور علم، عرفان اور یقین کے احکام کا اسی پر دارومدار ہے اور اسی کے ذریعے عارفین کے دل رب العالمین کی بارگاہ اقدس میں حاضری سے شرف یاب ہوتے ہیں۔

خذ طارف السیر بلا عائق للّٰہ لاتقصد سوی اللّٰہ

فکل ماملتہ قائم بھجرۃ القلب إلی اللّٰہ

ترجمہ: مال جمع کرنے والے کو بغیر کسی رکاوٹ کے اللہ کے لیے کر دے اور اللہ کے سوا کسی اور کا قصد نہ کر۔ تم جس چیز کی بھی خواہش کرو تو وہ دل کی اللہ کی طرف ہجرت کے ساتھ قائم ہے۔

اہلِ حجاب کا اظہارِ تعجب

اے صاحبزادے! اہلِ حجاب عقل مند لوگوں کے کلام سے تعجب کا اظہار کرتے ہیں اور بعض اوقات یہ تعجب انکار کا پیش خیمہ ہوتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ (النجم:۵۹)

ترجمہ: کیا تم اس بات پر تعجب کرتے ہو (یعنی ان کے فعل کا انکار کرتے ہیں)۔

Marfat.com

سونے کی تختی پر کندہ نصیحتیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اس دیوار کے نیچے، جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس طرح خبر دی ہے کہ:

وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَّهُمَا (الکھف:۸۲)

ترجمہ: اور اس کے نیچے ان دونوں کے لیے ایک خزانہ تھا۔

وہ ایک سونے کی تختی تھی اور اس میں لکھا ہوا تھا، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جسے موت کا یقین ہے اور وہ خاموش ہے۔ اور تعجب ہے اس شخص پر جس کا تقدیر پر ایمان ہے اور وہ پھر بھی غمگین رہتا ہے۔ اور تعجب ہے اس شخص پر جسے آگ کا یقین ہے اور وہ ہنستا ہے۔ اور تعجب ہے اس شخص پر جسے دنیا کے زوال اور اس کی تبدیلی کا یقین ہے اور وہ پھر بھی اسی کے ساتھ مطمئن ہے۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت وہبؒ اور واقعۂ عابد

وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سرزمین روم میں سفر کر رہا تھا کہ اچانک میں نے پہاڑ کی چوٹی سے ایک آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! تعجب ہے اس شخص پر جو تجھے پہچانتا ہے اور پھر دوسروں کی رضا تلاش کرتے ہوئے تیرے غصے کو بھڑکاتا ہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جو تجھے پہچانتا ہے اور پھر بھی دوسروں سے امیدیں رکھتا ہے۔ پس میں اس آواز کے پیچھے گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھا آدمی سجدے میں گرا ہوا یہ کہہ رہا تھا، اے اللہ! تو پاک ہے، تو پاک ہے، مخلوق پر تعجب ہے۔ کیسے تیرا دل تلاش کرتے ہیں۔ تعجب ہے کیسے وہ تیرے علاوہ دوسروں کی خدمت میں مصروف ہیں۔ تعجب ہے مخلوق پر کہ ان کے دلوں میں کیسے تیرے علاوہ دوسروں کا اشتیاق ہے۔ پاک ہے تو، وہ کیسے تیرے علاوہ دوسروں سے لذت حاصل کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں چل پڑا اور اس کے کام میں کوئی خلل نہ ڈالا۔

Marfat.com

حضرت ابو یزیدؒ کا اظہارِ افسوس

ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اہل جنت پر تعجب ہے کہ وہ کیسے اس کی ذات کے بغیر لذت حاصل کر سکیں گے یا اس کے بغیر وہ کیسے اپنی وحشت دور کریں گے۔ اور تعجب ہے اس شخص پر جو صاحب حال کو چھوڑ کر صرف حال ہی کی طرف سکونت اختیار کرتا ہے۔ اور اس شخص پر تعجب ہے جو مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے جبکہ حق تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ "میری طرف میری طرف"۔

ابو عبداللہؒ کا ابنِ آدم پر تعجب

ابو عبداللہ بن مقاتل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابن آدم پر تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے بے نیازی کے باوجود اپنے لیے چن لیا ہے اور وہ اس کی طرف محتاج ہونے کے باوجود اس سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے۔ اور تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے آپ کو ایسی چیز میں مشغول کرتا ہے کہ جس کے بارے میں وہ جانتا ہے کہ وہ اس سے خالی اور فارغ ہے۔ اور تعجب ہے اس شخص پر کہ جو دوسروں کو اس چیز کے بارے میں کہتا ہے جو وہ خود نہیں کرتا اور دوسروں پر ان کے افعال پر ناراض ہوتا ہے۔ اور اس شخص پر تعجب ہے جو خود تو نافرمانی کرتا ہے لیکن اپنی نافرمانی کیے جانے کو پسند نہیں کرتا۔ اور وہ شخص جو اپنی اطاعت کیا جانا تو پسند کرتا ہے لیکن وہ اپنے رب کی اطاعت نہیں کرتا۔ جو صرف گمان کی بنیاد پر دوسروں کو ملامت کرتا ہے اور یقین ہونے کے باوجود اپنی مذمت نہیں کرتا۔

حضرت حاتم اور روگردان لوگ

حاتم بن عنوان اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو مخلوق سے تو شرماتا ہے لیکن خالق سے نہیں شرماتا۔ اور اس شخص پر بھی جو لوگوں کی رضا تو تلاش کرتا ہے لیکن رب کی رضا تلاش نہیں کرتا اور اس شخص پر بھی تعجب ہے جو اپنے فرمانبرداروں کو تو پسند کرتا ہے لیکن خود وہ نافرمانی کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ مجھے تعجب ہوتا ہے اس شخص پر جو اللہ کے جلال سے آگاہ

Marfat.com

ہونے کے باوجود اس سے رُوگردانی کرتا ہے۔ اور اس شخص پر بھی تعجب ہے جو اس کا رزق کھا کر کیسے دوسروں کا شکر ادا کرتا ہے۔ اور ایسے شخص پر بھی جو اللہ کے دیئے ہوئے مال سے غلام تو خریدتا ہے لیکن نیکی اور اچھی باتوں کے ذریعے آزاد لوگوں کو اپنا گرویدہ نہیں بناتا۔

دین دار اور دنیا دار میں فرق

اور حنیس بن عبداللہ کہتے ہیں کہ مجھے اس شخص پر تعجب ہے کہ جو رات کو قیام کرتا ہے، دن کو روزہ رکھتا ہے، حرام کاموں سے بچتا ہے اور تم جب بھی اس سے ملو گے تو اسے روتا ہوا اور غمگین دیکھو گے۔ اور اس شخص پر بھی تعجب ہے جو رات سو کر اور دن کھیل کود میں گزرتا ہے، حرام اور ممنوع کاموں کا ارتکاب کرتا ہے اور تم جب بھی اس سے ملو تو اسے ہنستا مسکراتا پاؤ گے۔

غافل لوگ

اور یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو بندوں کی اطاعت کرتا ہے حالانکہ اسے اس کے مالک سے وہ سب کچھ ملتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ اور مجھے اس شخص پر بھی تعجب ہے جو روٹی کھا کر اپنے باریک بین رب کی نافرمانی کرتا ہے۔ اور تعجب ہے اس شخص پر جو اپنے نفس کی موت سے تو خوفزدہ ہے لیکن اپنے دل کے مردہ ہونے سے نہیں ڈرتا۔ اور اس شخص پر جو دنیا کے کھونے سے تو ڈرتا ہے لیکن اسے آخرت کے ضائع ہونے کا کوئی خوف نہیں۔
اور کسی کہنے والے نے کہا ہے کہ اے اللہ!

عجبت منک ومنی افنیتنی بک عنی

ادنیتنی منک حتی ظننت أنک انی

ترجمہ: مجھے اپنی اور تمہاری حالت پر تعجب ہے۔ تو نے اپنے ذریعے مجھے فنا کر دیا، تو نے مجھے اپنے اتنا قریب کر دیا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ میں اور تم ایک ہی ہیں۔

نفس و دل کی دو موتوں کے درمیان زندگی

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ اے میرے اللہ! جنت کا ذکر بھی موت ہے اور جہنم کا ذکر بھی

Marfat.com

موت ہے۔ تعجب ہے میرے نفس پر جو دو موتوں کے درمیان زندہ ہے۔ جہاں تک جنت کا تعلق ہے تو اس سے دوری پر صبر نہیں جبکہ جہنم کے عذابوں پر صبر نہیں کیا جا سکتا۔ اور کہا جاتا ہے کہ وصال کا ذکر بھی موت ہے جبکہ فراق کا ذکر بھی۔ تو دل دو موتوں کے درمیان کیسے زندہ رہ سکتا ہے۔ عارف باللہ کی موت بھی عجیب ہوتی ہے کیونکہ وہ معرفت کے سرور اور فراق کے خوف کے درمیان ہوتا ہے تو معرفت کے سرور کے ساتھ موت کیسے ہو سکتی ہے اور فرقت کے خوف کے ساتھ کیسی زندگی ہو سکتی ہے؟

عجبت لمن یقول ذکرت ربی — وھل أنسی فاذکر من نسیت
اموت اذا ذکـرتک ثم احیا — ولـولا ماء وصلک ما حییتُ
فـاحیـابـالـمـنـی واموت شوقا — فـکم احیا علیک وکم اموت
شربت الحب کائسابعد کائس — فـمـا نـفـدالشراب ومارویت

ترجمہ: مجھے تعجب ہے اس پر جو کہتا ہے کہ میں رب کو یاد کرتا ہوں۔ تو کیا میں بھول گیا ہوں کہ میں بھولے ہوئے کو یاد کروں۔ میں مرتا ہوں مگر جب میں تمہیں یاد کرتا ہوں تو دوبارہ زندہ ہو جاتا ہوں اور اگر تیرے وصل کا پانی نہ ہوتا تو میں زندہ نہ ہوتا۔ میں اس موت کے ذریعے زندہ ہوتا ہوں اور پھر شوق ملاقات سے مر جاتا ہوں، میں کتنی دفعہ زندہ ہوتا اور مرتا ہوں۔ میں نے محبت کے بہت سے پیالے پیئے ہیں، پس نہ تو یہ شراب ختم ہوتی ہے اور نہ ہی میں سیراب ہوتا ہوں۔

اور تعجب ہے کہ:

تـغـرب امـری عـنـد کل غـریب
فـصـرت عجیبا عند کل عجیب

ترجمہ: میرا معاملہ ہر اجنبی کے نزدیک انجان ہو گیا اور میں ہر عجیب چیز کے نزدیک قابلِ تعجب ہو گیا۔

Marfat.com

اشاعتِ حدیث کی وصیّت

اِنَّہٗ سَیَاْتِیْکُمْ بَعْدِیْ اُنَاسٌ مِنَ الْاٰفَاقِ یَسْئَلُوْنَکُمْ عَنْ
حَدِیْثِیْ وَعَنِ السُّنَّۃِ فَاسْتَوْصُوْا بِھِمْ خَیْرًا فَکَانَ اِذَا رَآنَا
قَالَ: مَرْحَبًا بِوَصِیَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ (ابن ماجہ)

ترجمہ: میرے بعد تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے جو تم سے میری حدیث اور میری سنت کے بارے میں سوال کریں گے تو انہیں اچھی بات کی وصیت کرنا۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں قاضی شیخ ابوالفضل واسطیؒ نے واسط شہر میں اپنے گھر میں خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابواسماعیل عبداللہ بن محمد انصاریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابویعقوبؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں زاہد بن احمدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن ابراہیم فیروزؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے مطلب بن شعیب بن عبداللہؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عقل بن زیادؒ نے بیان کیا، وہ بکر بن خنیسؒ سے روایت کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے عاصم بن عبداللہ نخعیؒ نے بیان کیا، وہ ابوہارون عبدیؒ سے روایت کرتے ہیں۔

طلبِ حدیث وسنت کی وصیت

پس حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ جب بھی ہمیں دیکھتے تو فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ کی وصیت کو مرحبا۔ یہ حدیث شریف عارف باللہ کو طلب حدیث اور سنت کی تلاش کی طرف کھینچتی ہے تاکہ اس کا محل نظر نبوی ہو، تمام مخلوق میں پھیلی ہوئی وصیت کی فراخی کے ساتھ۔ اور معرفت باللہ کا دروازہ حدیث رسول اور سنت رسول ﷺ کے ساتھ مضبوط تعلق ہی تو ہے اور یہ چیز نفس کے لیے ایک رکاوٹ ہے۔

من عرفہ نفسہ فقد عرفہ ربہ

اے صاجزادے! جان رکھو کہ اپنے آپ کو پہچاننا بندگی کے اصولوں میں سے ایک ہے اور بہت کم لوگ اپنے آپ کو پہچانتے ہیں۔ اور جو اس کے عرفان کی خواہش رکھتا ہے اس کا وجود باعزت ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں میں عارف باللہ کے لیے نفس سے بڑھ کر تنگ کوئی قید خانہ نہیں بنایا اور نہ ہی اس سے زیادہ تنہا اور بدبودار چیز بنائی ہے۔ پس جس نے تحقیق کے ساتھ اس کو پہچان لیا اور اس کے حکم کی مخالفت کی تو ساری زمین اس کے لیے بہترین ہے۔ اور جو اس کی معرفت سے غافل ہوا تو وہ بہت بڑے خطرے سے دوچار ہوگا اور اس کی برائی سے محفوظ نہیں رہ سکتا کیونکہ جو اس کو پہچانتا ہی نہیں وہ اس کی مخالفت کیسے کرسکتا ہے۔

Marfat.com

احمد بن حربؒ کی خواہش

احمد بن حرب فرماتے ہیں کہ میں اس وقت تک نہیں مرنا چاہتا یہاں تک کہ میں اپنے نفس کو پہچان نہ لوں اور اس کی مخالفت نہ کرلوں۔

نفس کی پہچان حقیقتِ احوال سے آگاہی

محمد بن فضل کہتے ہیں جس نے اپنے آپ کو پہچانا تو وہ اس کی جدوجہد، کثرت عبادت کے ساتھ ہی سانس لیتا ہے۔ اور وہ اس کے حسن احوال، سانسوں کی لطافت اور معاملے کی سچائی سے دھوکہ نہیں کھاتا کیونکہ وہ اس کی آفات کی باریکیوں، اس کے مکر، اس کی بری طبع اور اس کی برائی کے بارے میں جان لیتا ہے۔ میں نے ساری عمر غور کیا اور اپنے نفس کی حالت کو بھی میں نے دیکھا، میں ایک لمحہ بھر کے لیے بھی اپنے نفس سے راضی نہ ہوا۔

حضرت انطاکیؒ کا نقطۂ نظر

انطاکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو اپنے نفس کو پہچان لے تو وہ دھوکے میں ہے۔

حضرت ابراہیم ادھمؒ کا تجربہ

ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ستر سال تک لوگوں کے درمیان رہا اور مجھے جو بھی ملا وہ اپنی خواہشات کا پیروکار ہی ملا۔ یہاں تک کہ اگر وہ خود غلط کام کرتا ہے تو وہ یہ چاہتا ہے کہ دوسرے لوگ بھی وہی غلط کام کریں۔ اور اگر مجھے کوڑوں سے مارا جائے تو یہ مار کھانا میرے لیے اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ کوئی یہ کہے کہ فلاں مسلمان نے یہ غلطی کی ہے۔

عمل کا عمل سے موازنہ

اور ابراہیم تیمیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جب بھی اپنے عمل کا اپنے عمل سے موازنہ کیا تو اپنے قول کو غلط ہی پایا۔

Marfat.com

پناہِ عمر بن خطابؓ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! میں اپنے نفس کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

غلبۂ نفس کے خاتمہ کا نسخہ

ذوالنونؒ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے معرفت کی آنکھ سے اپنے رب کی بادشاہت کی طرف دیکھا تو اپنے نفس کا غلبہ ختم ہو جاتا۔ اور جو اپنے رب کی عظمت کی طرف دیکھتا ہے تو نفس کی بڑائی اس کی نگاہوں میں کمتر ہو جاتی ہے اور اس کا نفس اس کے جلال اور ہیبت کے تحت مغلوب ہو جاتا۔

نفس کو طلاق

جب مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی ام یحییٰؒ کی وفات ہوئی تو ان سے کہا گیا کہ اے ابو یحییٰ آپ شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے طاقت ہوتی تو میں اپنے نفس کو ہی طلاق دے دیتا۔ اور اگر کوئی آواز دینے والا مسجد کے دروازے پر یہ صدا لگائے کہ مسجد میں سب سے برا آدمی باہر نکل جائے تو اللہ کی قسم! مجھ سے آگے وہی شخص نکل سکے گا جو دوڑنے میں مجھ سے زیادہ تیز ہوگا۔

فصلِ نفس وصلِ خدا

اور ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، میں نے کہا کہ اے میرے رب! تیرا وصال کیسے ممکن ہے؟ جواب ملا، اے ابو یزید! اپنے نفس کو چھوڑ دو اور پھر میری طرف آ جاؤ۔

دو دانا آدمیوں کی ملاقات

ایک دانا آدمی دوسرے دانا آدمی سے ملا اور کہنے لگا، اے میرے بھائی! میں اللہ کی رضا

Marfat.com

کے لیے آپ سے محبت کرتا ہوں۔ تو اس نے کہا، اے میرے بھائی! خدا کی قسم اگر تم وہ کچھ جان لو جو میں اپنے بارے میں جانتا ہوں تو تم مجھ سے نفرت کرنا شروع کر دو۔

حضرت بکرؒ اور حضرت مطرفؒ کی دعا

بکر بن عبداللہ مزنیؒ اور مطرف بن عبداللہؒ ایک جگہ تھے کہ مطرف کہنے لگے کہ اے اللہ! ان لوگوں کو میری وجہ سے نہ لوٹا دینا۔ تو بکر بن عبداللہ کہنے لگے کہ یہ جگہ کس قدر شرف اور امید والی ہے، کاش میں اس جگہ نہ ہوتا۔ اے اللہ! میری نحوست کی وجہ سے اپنی مغفرت کو نہ روک اور میری وجہ سے ان کو نہ لوٹا۔

موسیٰ بن قاسمؒ کو زیارت رسولِ اکرم ﷺ

موسیٰ بن قاسمؒ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ زلزلہ آیا اور ساتھ ہی سرخ آندھی بھی چلی۔ بس میں محمد بن مقاتلؒ کے پاس گیا اور کہنے لگا، اے ابوعبداللہ! آپ ہمارے امام ہیں، ہمارے لیے دعا کیجیے۔ تو آپ فرمانے لگے کہ کاش میں تمہاری ہلاکت کا باعث نہ ہوں۔ موسیٰ بن قاسمؒ کہتے ہیں کہ رات کو میں نے خواب میں رسول پاک ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد بن مقاتل کی دعا کی وجہ سے تم سے یہ آفت دور کی ہے۔

حضرت عطاؒ کا نفس پر نوحہ پڑھنا

جب بھی تیز ہوا چلتی تو عطاء سلمی رو پڑتے اور کہتے کہ مخلوق کو یہ مصیبت میری وجہ سے پہنچ رہی ہے۔ اور اگر عطا مر جائے تو مخلوقِ خدا کو اس مصیبت سے نجات مل جائے گی۔ اور اکثر اپنے نفس پر نوحہ پڑھتے اور کہتے کہ اے عطاء! شاید تم ہی وہ پہلے آدمی ہو جسے جہنم کی طرف گھسیٹا جا رہا ہے اور تم اس سے بے خبر ہو۔

حضرت فضلؒ کا اپنے نفس کو لعن طعن کرنا

اور فضل بن احمد الھبنیؒ میدان عرفات میں کھڑے تھے۔ انہوں نے لوگوں کی طرف نظر

Marfat.com

دوڑائی اور کہا کہ یہ جگہ کتنے شرف والی ہے، کاش میں اس جگہ نہ ہوتا۔ پھر رو پڑے، اپنا سر اٹھایا اور اپنی داڑھی کو پکڑ کر کہنے لگے، افسوس ہے اس چیز پر جس پر میرا نفس ہے، وہ تو دھوکے میں اور صرف اپنی تعریف سے خوش ہے اور اس کی انتہاء اس نفس کی آزمائش ہے۔ اگر اس کا ایک نصف ہلاک ہو جائے تو دوسرا نصف درست نہیں ہوتا۔

حضرت بایزید بسطامیؒ اور نفس کا علاج

بیان کیا جاتا ہے کہ بایزید بسطامیؒ کہتے ہیں کہ میں نے اپنی عبادت کی طرف دیکھا تو اس کو ملا جلا پایا۔ پھر میں نے اپنے نفس اور اس کی ترکیب کی طرف دیکھا تو وہ سارے کا سارا آزمائشوں کے ساتھ منسوب تھا اور شرک سے خالی نہ تھا۔ اور میں جانتا تھا کہ اللہ تعالیٰ شرک کو قبول نہیں کرتا پس میں نے کہا کہ اے ہر مصیبت کا ٹھکانا۔ پس اس شرک کا غم میرے دل پر بہت زیادہ ہو گیا۔ پس میں نے عزم کیا اور اس کے لیے ایک انگیٹھی تیار کی پھر اس میں حق کی آگ جلائی اور اس میں نفی کی بھٹی نصب کی اور وحدانیت کا شکنجہ۔ پھر میں نے اس نفس کو اَمر اور نہی کے ہتھوڑے سے کوٹا۔ میں بہت زیادہ تھک گیا لیکن جب میں نے اس کی طرف دیکھا تو اسے پھر مشرک ہی پایا۔ میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ پڑھا کہ یہ سختی سے تو صاف نہیں ہو رہا، شاید یہ نرمی اور خاطر مدارت سے پاک صاف ہو جائے۔ سو میں نے اسے احسانات کے ذکر کی طرف پھیر دیا۔ اور اس کے سامنے لطف و کرامات کے باغات پیش کیے اور رحم، نیکی اور احسان کے پنکھوں سے اسے ہوا دی۔ اس مشقت نے مجھے تھکا دیا۔ پھر میں نے جب اس کو پَرکھا تو اس میں پھر بھی شرک تھا۔ میں نے کہا کہ اے ہر آزمائش اور برائی کی جگہ! تم نہ نرمی سے درست ہوتے ہو اور نہ ہی سختی سے۔ پھر میں نے اسے پستی کی طرف لوٹا دیا تا کہ وہ اسے تنہائی کے پتھر پر پٹخے اور اس کو بے نیازی کے صاف پانی سے دھوئے۔ میں ہمیشہ اس کو اس امید پر پٹختا اور مارتا رہا کہ شاید یہ شرک سے صاف ہو جائے۔ اس مشقت کے باعث میں تھک گیا لیکن میرا نفس پھر بھی مشرک ہی تھا۔ میں نے کہا، افسوس! شاید اس کا علاج کچھ اور ہے۔ میں نے اس کے ساتھ استحاضہ والی عورت کا سا سلوک کیا۔ میں ہمیشہ اس کی طرف بے چینی اور حیرانگی سے دیکھتا رہا اور اس کی آزمائش کی طرف میری نظر رہی حتیٰ کہ میں اس سے نا اُمید ہو گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اس سے مجھے اپنی مراد حاصل نہیں ہو سکتی۔

Marfat.com

میں نے اس کو چھوڑ کر اس سے کنارہ کشی اختیار کرلی اور اپنے رب کی طرف مائل ہوگیا اور اس کو پکارا! اے میرے رب! میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ اپنے علاوہ ہر ایک بندگی سے آزادی عطا کردے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری دعا کی سچائی اور اپنے نفس سے میری مایوسی اور ناامیدی کو جانا تو میری پہلی دعا کی پہلی قبولیت یہ تھی کہ اس نے مجھے میرا نفس اور خواہشات مکمل طور پر بھلا دیا۔

ابوسلیمان دارانیؒ کی مبارکباد

ابوسلیمان دارانیؒ کہتے ہیں کہ اگر ساری مخلوق مل کر مجھے اتنا نقصان پہنچانا چاہے جتنا میرے نفس نے مجھے پہنچایا ہے تو انہیں اس میں کامیابی نہیں ہوگی۔ مبارکباد ہے اس بندے کے لیے جس کو اللہ تعالیٰ اس کے نفس کی برائی سے آگاہ کردیں اور وہ اپنی تخلیق کی اصلیت اور اس کی مصیبتوں کی اقسام، اس کی برائی اور اس کا قہر اور حقارت اور اس کی تہمت اور اس کی بناوٹ اور ہیبت کو پہچان لے۔

Marfat.com

Marfat.com

فضیلت و محبتِ شیخین

اِقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْیِ عَمَّارٍ وَّتَمَسَّکُوْا بِعَهْدِ ابْنِ اُمِّ عَبْدٍ (مسند احمد)

ترجمہ: میرے بعد ابو بکرؓ اور عمرؓ کی پیروی کرو اور عمار بن یاسرؓ کی ہدایت سے رہنمائی لو اور ابن اُمّ عبد عبداللہ بن مسعودؓ کے عہد کو مضبوطی سے تھامو۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں ابوالمکارم شیخ منصور ربانی انصاریؒ نے واسط میں خبر دی، کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ مالک بن احمدؒ نے پڑھتے ہوئے یہ خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالحسن احمد بن موسیٰ بن صلتؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن عبدالصمد ہاشمیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبید بن اسباطؒ نے بیان کیا، وہ ابوسفیانؒ سے، وہ عبدالملک بن عمیرؒ سے، وہ ربعیؒ سے اور وہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

آلؓ واصحابؓ کی اطاعت کا حکم

رسولِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے شیخین کی پیشوائی اور امامت کے ساتھ تصحیح کا حکم دیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی ہدایت سے رہنمائی بھی کیونکہ انہوں نے رسول پاک ﷺ کے داماد اور چچازاد بھائی سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی محبت میں جان دی تھی اور آپ نے عہد کو مضبوطی سے تھامنے کا بھی حکم دیا جس طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی محافظت کیا کرتے تھے۔ اس حدیث میں اصحابِ رسول اور آلِ رسول سے محبت کی حکمت پوشیدہ ہے۔ یہ وہ راز ہے جس کو عارفین اللہ کی توفیق سے پالیتے ہیں۔

نسخۂ ہدایت بزبانِ رسولِ اطہر ﷺ

رسولِ پاک ﷺ نے اطاعت واتباع کی صحت کو شیخین سیّدنا ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی اتباع سے اور ہدایت کی صحت کو عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کی ہدایت سے مشروط کیا ہے اور ان دونوں نکات کے عہد کی محافظت کو رکھا ہے۔ اور جب بندہ پیروی کرتا ہے تو ہدایت پا جاتا ہے اور جب وہ ہدایت یافتہ ہو جاتا ہے تو اللہ کے عہد کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے اور اس وقت اس کو معرفت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ اور معرفت اصل میں اسی چیز کا نام ہے جو شخص رسول اطہر علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی لائی ہوئی ہدایت سے ہدایت یافتہ بنتا ہے اور آپ ﷺ کی پیروی کرتا ہے اور آپ کے عہد کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔ تو ایسا شخص دوسروں سے اعراض کرتے ہوئے اللہ کی

Marfat.com

طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔

دنیا مقامِ امتحان

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے دنیا! جو شخص میری خدمت کرتا ہے تو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تو تُو اس سے خدمت کروا۔ اور نفس کی خواہشات کی طرف مائل ہونا بلند ہمتی نہیں ہے، جبکہ رسول پاک ﷺ کی صفت میں بلند ہمتی ہے۔

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (النجم:۱۷)

ترجمہ: نہ تو اس کی نظر نے اس کو دھوکہ دیا اور نہ ہی سرکشی کی۔

اور بندہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ سے نہیں مل سکتا جب تک وہ دنیا اور اس میں موجود تروتازگی، لذتیں، راحتیں اور خواہشات کے جنگل عبور نہ کرے اور مخلوق کی وادیوں کو عبور نہ کرے اور جوان کی اچھی معاشرت اور ان کی تعریفیں وغیرہ ہیں یعنی ان سے کنارہ کشی اختیار کر لے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ ساری اشیاء اس شخص کی آزمائش کے لیے بنائی ہیں جو علیحدگی کا ارادہ کرتا ہے۔ اگر وہ ان میں سے کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ اپنے دعویٰ میں رسوا اور ناکام ہو جاتا ہے اور حساب اور خسارے کے نالوں میں غرق ہو جاتا ہے۔ بس کتنی نعمتیں ہیں جو آہستہ آتی ہیں، مخلوق سے پوشیدہ ہیں، سچائی سے غافل اور نفس کی معرفت سے ناآشنا۔ صبح وشام حساب مقررہ پر ہے اور عرش والے کی طرف سے اس کے لیے وہ چیز ظاہر ہوتی ہے جس کا وہ گمان بھی نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَبَدَالَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ (الزمر:۴۷)

ترجمہ: اور اللہ کی طرف سے ان کے لیے وہ کچھ ظاہر ہوا جس کے بارے میں وہ سوچا بھی نہیں کرتے تھے۔

ابو عبداللہؒ کا نقطۂ نظر

بلند ہمتی تو وہ ہے جو ابو عبداللہؒ سے کہا گیا کہ اگر اللہ تعالیٰ دنیا اور اس میں موجود تمام چیزیں آپ کو عطا کر دے تو آپ ان کا کیا کریں گے؟ فرمایا، اگر مجھے قدرت ہو کہ میں ان تمام کا ایک

Marfat.com

لقمہ بناؤں اور پھر میں اسے کافر کے منہ میں ڈال دوں تو میں ایسا ہی کروں گا۔ پوچھا گیا، یہ کس لیے؟ فرمایا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کافر اور دنیا دونوں سے نفرت کرتے ہیں اور میں ایسا اس لیے کروں گا تا کہ ایک نفرت کی جانے والی چیز دوسری قابلِ نفرت چیز سے مل جائے۔

ولی کامل کا مشہور واقعہ

بیان کیا جاتا ہے کہ ابو عبداللہ کی طرف ہرات کے بادشاہ نے گندم کی سات بوریاں بھیجیں اور شیخ اس دن ہرات میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مقیم تھے۔ خادم نے اس گندم سے آپ کے ساتھیوں کو کھانا کھلایا تو ابو عبداللہ نے فرمایا کہ باقی کا اناج فقراء میں تقسیم کر دو۔ خادم کہنے لگا، جناب یہ ممکن نہیں کیونکہ دروازے تو بند ہو چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ پھر یہ اناج ہمارے پڑوس میں موجود مجوسیوں میں تقسیم کر دو۔ خادم کہنے لگا کہ مجھے آپ کے حکم کی نافرمانی سے اللہ کی طرف سے سزا کا ڈر تھا، لہٰذا میں نے وہ اناج مجوسیوں کو دے دیا۔ وہ لوگ صبح ہی صبح آپ کے پاس چلے آئے اور کہنے لگے کہ ہم لوگ آپ کے مخالف ہیں پھر یہ غلہ ہمیں دینے میں کیا حکمت تھی؟ آپ نے فرمایا، دنیا اللہ کی دشمن ہے اور کافر بھی اللہ کا دشمن ہے اور دوست اس وقت تک دوست کا قرب حاصل نہیں کر سکتا جب تک وہ اس کے دشمن سے دور نہ ہو جائے۔ کہنے لگا کہ وہ سارے کے سارے اسی وقت آپ کے ہاتھ پر اسلام لے آئے۔

مریدِ کامل

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک مرید صحرا میں چل رہا تھا کہ اس کے نفس نے اپنی کوئی خواہش پیش کی۔ وہ ایک کنویں کے کنارے پہنچا۔ اس نے اپنا ڈول پانی نکالنے کے لیے کنویں میں پھینکا لیکن جب اسے باہر نکالا تو وہ ڈول سونے سے بھرا ہوا تھا۔ اس نے وہ ڈول یہ کہتے ہوئے دوبارہ کنوئیں میں پھینک دیا کہ اے میرے عزیز! میں تیرے علاوہ کچھ نہیں چاہتا۔

محبتِ الٰہی اور حضرت عمار قریشیؒ

اور عمار قریشیؒ فرماتے ہیں کہ میں صحرا میں تھا، میں حج کی نیت سے تھا۔ میں نے تلبیہ کا ارادہ

Marfat.com

کیا اور میرے شیخ کی جو چادر میرے پاس تھی اس کو میں نے دو حصوں میں تقسیم، کیا ایک کو میں نے چادر جبکہ دوسرے کو ازار بند بنالیا۔ میرا نفس اپنی کسی حاجت کے لیے مسلسل مجھ سے الجھتا رہا، اچانک میں نے دیکھا کہ وہ صحرا سارے کا سارا چاندی کا ہو گیا لیکن میں یہ کہتے ہوئے چل پڑا کہ اے اللہ! میں تیرے علاوہ کسی بھی چیز کے ارادے اور چاہت سے پناہ مانگتا ہوں۔

حضرت عیسیٰؑ کی مبارکباد

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ مبارکباد ہے اس شخص کے لیے جس نے اللہ کے علاوہ کسی کا ذکر نہیں کیا اور جو اللہ سے ڈرا اور اس کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا اور وہ بندہ جو اللہ ہی سے مانگتا ہے اور اس کے علاوہ کسی سے سوال نہیں کرتا۔

امام زین العابدینؒ اور ابو عبداللہ حسینؒ کا واقعہ

بیان کیا جاتا ہے کہ امام زین العابدینؒ فرماتے ہیں کہ میں ابو عبداللہ حسینؒ کے پاس بیٹھا ایک کتاب پڑھ رہا تھا اور آپ کے ہاتھ میں ایک چھری تھی۔ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کتاب میں ایک حرف غلط دیکھا، میں نے کہا، جناب مجھے یہ چھری دیجیے تا کہ میں اس حرف کو درست کروں۔ انہوں نے چھری مجھے پکڑا دی۔ جب میں نے اپنا کام مکمل کر لیا تو چھری انہیں واپس دے دی تو وہ مجھ سے فرمانے لگے کہ اے ابنِ علیؓ! یہ (سوال کرنے کا) کام دوبارہ نہ کرنا، وگرنہ تم مانگنے کی ذلت اور کم ہمتی میں مبتلا ہو جاؤ۔

سوال کرنے کی ممانعت

روایت ہے کہ ایک دن رسول پاک ﷺ نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ "اے ثوبان! لوگوں سے سوال نہ کرنا۔"

پھر ثوبان کا کوڑا بھی زمین پر گر جاتا تو اسے پکڑنے کے لیے کسی سے نہ کہتے، بلکہ نیچے اتر کر خود ہی پکڑتے۔

Marfat.com

حضرت سفیان ثوریؒ کی سخاوت

سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے کسی شخص نے سوال کیا تو آپؒ نے اسے ایک دینار دیا۔ آپؒ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپؒ نے فرمایا کہ اگر وہ اپنی قدر نہیں پہچانتا تو میں اپنے کرم وسخاوت کو کیسے ترک کرسکتا ہوں؟ اگر وہ اپنے ارادے اور ہمت کو چھوڑ چکا ہے تو میں تو جودوسخا کو نہیں چھوڑ سکتا۔ عارفین کے ارادے تو رحمٰن کی محبت سے جڑے ہوئے ہیں اور ان کے دل اس غالب ہستی کی طرف سے ملنے والی عزت کی طرف دیکھتے ہیں۔ دنیا سے خروج کے علاوہ ان کے لیے اس دنیا میں کوئی راحت نہیں ہے۔

حبیب عجمیؒ کی پرواز

حبیب عجمیؒ اکثر یوم ترویہ کو بصرہ جبکہ یوم عرفہ کو عرفات میں نظر آتے۔ آپؒ سے اس بارے میں پوچھا گیا۔ آپؒ نے فرمایا، یہ اس چیز سے کم ہے جس کی طرف اہل ہمت کی ہمتیں پرواز کرتی ہیں۔

چاہتِ صدیقؓ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ مسجد نبوی میں داخل ہوئے، وہاں آپ نے ایک اعرابی کو دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ اے میرے اللہ! میں تجھ سے تھوڑی سی چیز کا سوال کرتا ہوں۔ اور آپ نے دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک دوسرے کونے میں بیٹھے کہہ رہے تھے کہ اے اللہ! میں تجھے ہی چاہتا ہوں تیرا ہی ارادہ کرتا ہوں۔

ہمت کے مطابق پرواز

دونوں ارادوں کے درمیان کتنا فرق ہے، ہر ایک کی پرواز اپنی ہمت کے مطابق ہے۔ پس جب اس کی پرواز اس کی انتہائے ہمت تک پہنچ جاتی ہے تو وہ وہیں ٹھہر جاتا ہے اور اس سے تجاوز نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

Marfat.com

قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ (الاسراء:۸۴)

ترجمہ: ہر کوئی اپنے طریقے کے مطابق عمل کرتا ہے (یعنی اپنی نیت اور ہمت کے مطابق)۔

مومن کی تکریم

ابو یزید رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ پانی پر چلتے اور ہوا میں اڑتے ہیں۔ فرمایا، مومن اللہ کے نزدیک ساتوں آسمانوں سے زیادہ عزت والا ہے تو اس بات میں کیا تعجب ہے کہ وہ پرندوں اور مچھلیوں کے مرتبے تک پہنچے۔

ہمت کی اہمیت

عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے قرآن کی یہ آیات تلاوت کی گئیں:

اُولٰٓئِكَ يُسَارِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ (المومنون:۶۱)

ترجمہ: یہی لوگ ہیں جو نیکیوں میں آگے بڑھتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ بدن، بدن سے اور نہ ہی عمل ایک دوسرے سے آگے بڑھتے ہیں بلکہ یہ تو ہمت ہے جو تمام نیکیوں اور ارادوں میں آگے بڑھتی ہے۔

اہلِ معرفت کا خلوص

اہل معارف میں سے کسی نے کہا ہے کہ حقیقت میں مسکین اور فقیر تو اہلِ غفلت ہیں جو کثرت اعمال میں مشغول رہتے ہیں اور اسی کو بڑا جانتے ہیں اور اس پر فخر کرتے ہیں۔ اور اگر اہل معرفت ازل سے لے کر ابد تک تمام زمین اور آسمان والوں کے برابر عمل کرلیں تو پھر بھی جیزان کی نگاہ میں رائی کے دانے سے بھی چھوٹی اور حقیر ہو گی۔

فرمانِ نبوی ﷺ

امام الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، ”کہ زیادہ اطاعت نہ طلب کیا کرو اور نہ ہی اپنے گناہوں کو ہلکا اور اور کم سمجھو“۔

Marfat.com

حضرت موسیٰؑ اور مینڈک

روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سمندر کے کنارے چل رہے تھے کہ فرمانے لگے، اے اللہ! میرے گھٹنوں میں چلنے کے باعث تکلیف ہونے لگی اور میری کمر بھی جھک گئی۔ اے میرے محبوب! تو میرے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے ایک مینڈک کو حکم دیا کہ وہ اس کا جواب دے۔ اس نے کہا کہ اے عمران کے بیٹے! کیا تو اپنے رب پر اپنی عبادت کا احسان جتاتا ہے حالانکہ وہ تو وہ ذات ہے جس نے تجھے چن لیا، تجھ سے کلام کیا، تجھے قرب عطا کیا اور تجھ سے سرگوشی کی۔ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس نے مجھے پیدا کیا اور جو تو مجھے دیکھ رہا ہے، میں تین سو ساٹھ سال سے اس چٹان پر ہوں، صبح و شام اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اور ایک لحظہ بھی اس کام کو ترک نہیں کیا اور تین دن سے میں نے کچھ بھی نہیں کھایا۔ اس کے باوجود ہر لحمہ مالک کائنات کی ہیبت سے کانپتا رہتا ہوں۔

ابو سعیدؒ اور غیبی آواز

ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں صحرا میں تھا کہ مجھے شدید بھوک محسوس ہوئی۔ میرا نفس مجھ سے یہ مطالبہ کرنے لگا کہ میں اللہ سے کھانے کا سوال کروں۔ کہا کہ یہ چیز متوکلین کی عادت میں سے نہیں۔ اس نے مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اس سے صبر طلب کروں۔ میں نے دوسری مرتبہ اس چیز کا ارادہ کیا کہ اچانک غیب سے آواز آئی جو کہہ رہا تھا کہ:

ایجهل انـا منه قريب
وانـا لا نضيـع من أتانا
يريد ابو سعيد سوال صبر
كـأنـا لا نـراه ولا يـرانـا

ترجمہ: کیا وہ اس بات سے بے خبر ہے کہ ہم اس کے قریب ہیں اور جو ہمارے پاس آجائے تو ہم اسے ضائع نہیں کرتے۔ ابو سعید صبر مانگنے کا ارادہ کرتا ہے گویا وہ ہمیں اور ہم اسے نہیں دیکھ رہے۔

Marfat.com

مُتوکِّلون اہلِ جنّت

یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ هُمُ الَّذِينَ لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ (مسلم)

ترجمہ: میری امت میں سے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہونگے یہ وہ لوگ ہیں جو نہ داغ لگاتے ہیں نہ تعویذ گنڈے کرتے ہیں اور نہ ہی فال پکڑتے اور وہ لوگ اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں قاضی امام ابوالفضل علی الواسطیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوطالب محمد بن علی بن فتح عشاریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوطاہر محمد بن عبدالرحمٰن المخلصؒ نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابومحمد یحیٰی بن محمد بن صاعدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوغسان مالک بن خلیلؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابن عدیؒ نے خبر دی، وہ اشعثؒ سے، وہ حسنؒ سے اور وہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

اہلِ توکل ہی اہلِ معرفت

رسول اللہ ﷺ نے فال پکڑنے کو اکتواء اور تعویذ کے بعد تیسرے درجے پر رکھا ہے اور یہ ان چیزوں سے مضمحل ہونے والوں سے خالص درجہ ہے اور ان کا اللہ تعالیٰ کی مراد میں ہونے کی وجہ سے اور یہ لوگ ہر عہد میں بہت کم ہوتے ہیں۔ ان کا یہ رتبہ اللہ پر توکل کی وجہ سے ثابت شدہ ہے، ایسا توکل جس میں سارے اسباب اور سارے ارادے شامل ہوتے ہیں۔ اور یہی لوگ حقیقت میں اللہ کی معرفت رکھنے والے ہیں۔ اگر سارے جہان کے دو گروہ ہوں ایک گروہ مجھے ند کی خوشبودار لڑی سے بنے ہوئے پنکھے سے ہوا دے اور دوسرا گروہ آگ کی بنی ہوئی قینچیوں سے میرا جسم کاٹے تو یہ چیز نہ تو میرے لیے کسی اضافے کا باعث ہوگی اور نہ اس سے مجھ میں کوئی کمی پیدا ہوگی۔ جان رکھو کہ جو شخص حقیقت میں اللہ تعالیٰ کو پہچان لیتا ہے تو اللہ کی وحدانیت کے سرور کے باعث اس کے ارادے ختم ہو جاتے ہیں اور عرش سے لے کر پاتال تک عارف کے اپنے رب کے ساتھ سرور سے بڑھ کر کوئی شے نہیں۔ اور اسی مسرت کے باعث جنت اس کے نزدیک رائی کے دانے سے بھی چھوٹی ہو جاتی ہے کیونکہ وہ یہ بات جان لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر بڑائی والی چیز سے بڑا اور سب سے زیادہ عظمت والا ہے۔ تو جو اس کو حاصل کرے تو اسے کس چیز کی کمی ہے اور اس کو چھوڑ کر وہ کس کے ساتھ مشغول ہو اور اس کے علاوہ کس کی طرف متوجہ ہو، نفس کا گھٹیا پن، اس کی کم ہمتی اور عدم معرفت الٰہی ہے۔

Marfat.com

تقربِ الٰہی کی مسرتیں

اسلام کے لباس سے بڑھ کر کون سا لباس خوبصورت ہے اور معرفت کے تاج سے زیادہ مرتبے والا کون سا تاج ہے اور اطاعت وفرمانبرداری کے بچھونے سے زیادہ شرف والا بچھونا کون سا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (یونس:۵۸)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ یہ تو اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہے اور انہیں چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ ہی خوش رہیں۔

حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کی دعا

ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ اپنی دعا میں فرماتے ہیں کہ اے اللہ تیری معرفت ملنے کے بعد جنت اور اس میں موجود تمام نعمتیں میرے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی وزن نہیں رکھتیں۔ تو نے مجھے اپنے ساتھ مانوس کیا اور اپنی عظمت میں تفکر کے لیے مجھے فراغت عطا کی اور اپنے دیدار کا وعدہ کیا۔ ہاں! عارف باللہ کا سب سے کم تر درجہ بھی یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اسے آگ میں داخل کر دیں اور عذاب اسے گھیر لے تو یہ چیزیں اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کے شوق اور اُنس میں اضافہ کا موجب بنیں گی۔

محمد بن سیرینؒ کا شوقِ عبادت

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر مجھے جنت اور دو رکعت نماز میں اختیار دیا جائے تو میں دو رکعت نماز کی ادائیگی کو ترجیح دوں گا۔ کیونکہ دو رکعتوں میں اللہ کی رضا اور اس کا قرب پوشیدہ ہے جبکہ جنت میں نفس کی خواہشات اور لوگوں کی محبت ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کا جواب

کہا جاتا ہے کہ جب خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آگ میں ڈالا گیا اور ان

Marfat.com

لوگوں نے یہ کہا:

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ (الانبیاء:٦٨)

ترجمہ: وہ کہنے لگے کہ اسے آگ میں جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد کرو۔

تو حضرت ابراہیم علیہ السلام فرمانے لگے:

"کہ مجھے میرا رب ہی کافی ہے اور وہ بہت اچھا کارساز ہے۔ وہ بہت اچھا دوست اور مددگار ہے۔" (الانبیاء:٦٩)

"ہم نے کہا! اے آگ! ابراہیم کے لیے ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا۔"

تسلیم ورضا کا پیکر

روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ "اے ابراہیم! تو میرا اور میں تیرا خلیل ہوں اور اپنا دل میرے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ نہ کر۔ وگرنہ تیری اور میری دوستی ختم ہو جائے گی کیونکہ میری دوستی کے وعدے میں سچا وہ ہے کہ اگر اسے آگ میں بھی جلایا جائے تو اس کا دل میرے جلال کی وجہ سے کسی غیر کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ بات اپنی کتاب قرآن مجید میں اس انداز میں بیان فرمائی ہے:

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (البقرۃ:١٣١)

ترجمہ: جب اس (ابراہیم) سے اس کے رب نے کہا کہ فرمانبردار ہو جا تو اس نے کہا کہ میں تمام جہانوں کے رب کا مطیع ہوں۔

پس تسلیم ورضا میں اس کی سچائی کا پتہ اس وقت چل گیا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا۔

محبت کی طاقت

ابوعبداللہ بن مقاتلؒ اپنی دعاؤں میں کہا کرتے تھے کہ اے اللہ! مجھے جہنم میں داخل نہ کرنا، وہ تیرے ساتھ میری محبت کی وجہ سے جہنم کی آگ سرد پڑ جائے گی۔ اور ایوب سختیانی فرماتے ہیں کہ جہنم کی آگ سے وہ شخص خوف کھاتا ہے جو اپنے مالک کو بھول چکا ہو اور ان کے لیے ہی کہا

Marfat.com

گیا ہے:

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِيْتُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا (السجدة:۱۴)

ترجمہ: پس یہ (عذاب) چکھو کیونکہ تم اس دن کی ملاقات کو بھلا چکے تھے۔

یہ چیز اس کے اعمال کے ثواب کے ساتھ ساتھ ہوگی۔

ابوحفص عمر بن مسلمہؒ کی آرزو

ابوحفص عمر بن مسلمہؒ کہتے ہیں کہ میں اس قوم کے پہچاننے سے ڈرتا ہوں جن کی پیشانیوں پر آگ سے نکالے جانے کے بعد "عتقاء اللہ" یعنی اللہ کے آزاد کردہ لکھا ہوا ہوگا اور وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے اس علامت کے ختم کرنے کے بارے میں کہیں گے اور اگر میں ان لوگوں میں ہوا تو میں یہ کہوں گا کہ یہ جملہ میرے سارے اعضاء پر لکھ دیا جائے۔ اور میرے لیے یہی چیز فخر کرنے کے لیے کافی ہے کہ میں اللہ کے آزاد کردہ لوگوں میں سے ہوں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ مرید کے لیے جنت میں جنت سے جو چیز حاصل ہوئی ہے جو پروردگار عالم کی ذات، اس کی نظر کرم، اس کا قرب اور اس کے کلام کا سننا ہے۔ فرعون کی بیوی آسیہؓ کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے جب اس نے یہ کہا:

رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (التحریم:۱۱)

ترجمہ: اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا دے۔

جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ گھر کے انتخاب سے پہلے پڑوسی کو دیکھ لو۔

ابراہیم ادھمؒ کی اغیار سے پناہ

ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ میرا مطمع نظر مخلوق ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام میں سے کسی سے کہا کہ جو ہمارا ارادہ کرتا ہے تو وہ غیر کی طرف نہیں جاتا۔

فقر بقاء کا منبع و مخزن

اور کسی بزرگ نے کہا ہے کہ میں نے مسجد حرام میں ایک نوجوان کو دیکھا جس پر بھوک اور

Marfat.com

تنگدستی کے اثرات نمایاں تھے اور اس وقت میرے پاس ایک تھیلی میں سو دینار تھے۔ میں نے اس کے قریب ہو کر اس سے کہا، اے میرے دوست! اپنی حاجت تو بتاؤ تاکہ میں اس سلسلے میں کچھ کر سکوں۔ لیکن اس نے میری طرف توجہ نہ کی۔ جب میں نے اصرار کیا تو وہ کہنے لگا، جناب آج جو میری حالت ہے میں اسے جنت اور اس میں موجود تمام نعمتوں کے بدلے بھی فروخت نہیں کر سکتا۔ یہ حالت تو اس کے جلال کا مسکن اور قرار اور بقاء کا مخزن اور منبع ہے تو میں اس کو تھوڑی سی رقم کے بدلے کیسے فروخت کر سکتا ہوں؟

ابو موسیٰ دبیلیؒ کا واقعہ

ابو یزیدؒ کے خادم ابو موسیٰ دبیلیؒ کہتے ہیں کہ میں نے بسطام شہر میں اپنے شیخ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے خواب میں دیکھا گویا اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ تم سب مجھ سے مانگتے ہو جبکہ ابو یزیدؒ صرف میری قربت مانگتا ہے، وہ مجھے چاہتا ہے جبکہ میں اسے چاہتا ہوں۔

دنیا و آخرت میں فلاح کا راز

ابو عبد اللہؒ کہتے ہیں کہ اللہ کو اپنا ساتھی اور غمخوار بناؤ اور اپنے مالک کی خدمت کو لازم کرو تو دنیا مطیع ہو کر تمہارے پاس آئے گی اور آخرت کو طلب کرو وہ تم پر عاشق ہو گی۔ اور فرمایا، اے دنیا کے طالب! دنیا کو چھوڑ دے دنیا خود تجھے چاہے گی۔ اور اے آخرت کے طالب! کیا تجھے اپنے رب سے یہ چیز کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

غیبی آواز کی نصیحت

اور ابو سعید خرازؒ فرماتے ہیں کہ میں کھڑا تھا کہ میں نے اللہ سے کچھ مانگنے کا ارادہ کیا کہ غیب سے آواز آئی، اللہ کے بعد اللہ کے علاوہ کس سے سوال کرتا ہے۔

واصل باللہ ہونے کی نصیحت

ایک آدمی نے اپنے بھائی کو لکھا، حمد و صلوٰۃ کے بعد دنیا کو اس کو چاہنے والوں اور آخرت کو

Marfat.com

اس کے چاہنے والوں کے لیے چھوڑ کر خود اپنے رب کے ساتھ تعلق جوڑ لو۔ والسلام

مومن کا انعام

اور عبداللہ نساجؒ فرماتے ہیں کہ جنت کو مومن کے لیے زیادہ نہ سمجھو کیونکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ چیز میسر آ چکی ہے جو جنت سے زیادہ مرتبے والی ہے اور وہ اللہ کی معرفت ہے۔

صوفی کا کائن بائن ہونا

اہلِ معارف میں سے کسی ایک نے نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں پڑھیں۔ جب اس سے اس بابت پوچھا گیا تو جواب دیا میں نے چار تکبیریں تو اس میت پر جبکہ پانچویں تکبیر دونوں جہانوں پر پڑھی ہے۔

ابو یزیدؒ کا سوال

بیان کیا جاتا ہے کہ ابو یزیدؒ کے سامنے قرآن پاک کی اس آیت کی تلاوت کی گئی:

مِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الدُّنۡيَا وَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يُّرِيۡدُ الۡاٰخِرَةَ (آل عمران:۱۵۲)

ترجمہ: تم میں سے کچھ ایسے ہیں جو دنیا کا ارادہ کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو آخرت کا۔

آپؒ نے فرمایا، تو جو اپنے مالک کا ارادہ کرتا ہے وہ کہاں گیا؟

مرتبۂ صدیق کی پانچ وجوہات

سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا، اے امیر المومنین! کس چیز کی وجہ سے آپ اس مرتبے پر پہنچے کہ ہم سب سے آگے بڑھ گئے ہیں؟

آپؓ نے فرمایا، پانچ چیزوں کی بدولت:

اوّل: میں نے لوگوں کو دو گروہوں میں بٹا ہوا پایا، ایک دنیا کے چاہنے والے اور دوسرے آخرت کے چاہنے والے۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنے مالک کی چاہت کو اپنا لیا۔

دوم: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے میں دنیا کے کھانے سے سیر نہیں ہوا۔

Marfat.com

سوم: میں دنیا کے مشروبات سے کبھی سیراب نہیں ہوا۔

چہارم: جب میرے سامنے دو عمل آتے ہیں؛ ایک دنیا کا، دوسرا آخرت کا، تو میں دنیا کے عمل پر آخرت کے عمل کو ترجیح دیتا ہوں۔

پنجم: میں نے رسول اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی صحبت کو اپنایا اور اس کو خوب اچھے طریقے سے نبھایا۔

یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے، اے ابوبکرؓ! آپ کو مبارک ہو۔

Marfat.com

(۱۸)

بارگاہِ ایزدی کا ادب

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ

(الشوکانی فی الفوائد المجموعة)

ترجمہ: مجھے میرے رب نے ادب سکھایا ہے
اور مجھے بہت اچھا ادب سکھایا۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں ہمارے چچازاد سیّد سیف الدین عثمانؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے جناب علی بن یحییٰ رفاعیؒ نے بغداد میں بیان کیا، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حسن بن عسلہؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے یحییٰ بن ثابتؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد ثابتؒ نے بیان کیا، وہ اپنے والد ابوالفوارس علی الحازمؒ سے روایت کرتے ہیں، جبکہ وہ اپنے والد سیّد احمد بن علیؒ سے، وہ اپنے والد سیّد رفاعۃ الحسنؒ سے، وہ اپنے والد ابوقاسم محمد بغدادیؒ سے، وہ اپنے والد ابوموسیٰ قاسمؒ سے، وہ اپنے والد حسین عبدالرحمٰن رضیؒ سے، وہ اپنے والد سیّد احمد اکبرؒ سے، وہ سیّد موسیٰؒ سے، وہ اپنے والد سیّد ابراہیم مرتضیٰؒ سے، وہ امام علی رضاؒ سے، وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظمؒ سے، وہ امام جعفر صادقؒ سے، وہ امام محمد باقرؒ سے، وہ امام زین العابدینؒ سے، وہ سیّدنا حسین رضی اللہ عنہ سے، وہ امیرالمومنین سیّدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کرتے ہیں۔

ادبِ محمدی ﷺ وصلِ خداوندی

یہ حدیث شریف آپ ﷺ کے آداب کے لزوم کو ثابت کرتی ہے۔ جو اس سے پھسلا وہ گر گیا اور جو اس سے جدا ہوا تو وہ گمراہ ہوگیا۔ اس کے ذریعے ہی مقربین بلند ہمت ہوتے ہیں۔ عارفین کے اسرار پھیلتے پھولتے ہیں۔ عارف باللہ اپنے رب سے اسی ادبِ محمدی ﷺ کے ذریعے ہی ملتا ہے۔ اور ان تمام کی سیڑھی اللہ تعالیٰ کا مسلسل اور لگاتار ذکر ہے۔

ذکر کی فضیلت

اے صاحبزادے! اللہ کا ذکر کر اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کے درجے کو بلند کیا ہے، اس کو بڑا مرتبہ عطا کیا ہے، اس کی شان بلند کی ہے اور ذکر کو شرف وفضیلت بخشی ہے۔ پھر اسے زبان اعضاء اور جسم میں تقسیم کردیا۔

Marfat.com

ذاکر کے لیے ہدایات

پس ذاکر کو چاہیے کہ دوسرے کے ذکر کی طرف متوجہ ہونے سے بچے۔ اس کا ارادہ نیک ہو۔ اپنے اشارات میں عمدہ مہارت والا ہو۔ اس کی نیت اور ارادہ صحیح ہو۔ کسی غیر کے ذکر کا ارادہ نہ کرے۔ اور نہ ہی اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہو۔ اس لیے کہ اس کی رضا غیر کو چھوڑ کر اسے ملنے میں ہی ہے اور غیر کی طرف مشغول ہونا ہر چیز سے محروم ہونا ہے۔

حرمتِ ذکر سے لاپرواہی کی سزا

ذکر کرنے والے کے لیے لازم ہے کہ وہ حد درجہ تعظیم کا اظہار کرے اور اسے عادتاً یا غفلت کے ساتھ نہ اپنائے۔ اگر ایسا کرے گا تو جس کا ذکر کر رہا ہے اس سے دور ہو جائے گا۔ اور یہ چیز تعظیم اور حرمت کے چھوڑنے کی سزا ہے کیونکہ ذکر میں حرمت کا خیال رکھنا ذکر سے بہتر ہے۔

حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اور جو بندہ بھی اپنے رب کو اس انداز سے یاد کرتا ہے جیسا اس کا حق ہے تو وہ اس کے علاوہ تمام کو فراموش کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر چیز کا بدل بن جاتا ہے۔ اور جب بھی عارف باللہ اس کے ذکر کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے راز میں تعظیم اور ہیبت کی موجوں میں طغیانی اور تیزی آ جاتی ہے، اس کی زبان گنگ ہو جاتی ہے اور اس کا دل وحدانیت کی عظمت کی طرف پرواز کر جاتا ہے۔ پھر اس کے لیے الفت و محبت کے پروں میں سے شوق اور محبت کی کرنیں نمودار ہوتی ہیں اور اس کی ہمت و ارادہ الوہیت کے خیموں اور الوہیت کے میدان کی طرف اپنے رب کے حکم سے اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔

عارف کا اعزاز

اس وقت اس کے لیے غیب کے عجائبات اس کی صنعت کے لطائف قدرت کے کمالات اور اس کی پاکیزگی کے وہ انوار ظاہر ہوتے ہیں جو دوسرے سے چھپے ہوئے ہوتے ہیں۔

Marfat.com

وتعز من تشآء

اس وقت بندہ یہ پہچان لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جب چاہے، جس کے لیے چاہے، جس کے ساتھ چاہے اور جو چاہے کر سکتا ہے، اپنے عطا، احسان اور چاہت والے ہاتھ سے۔ کوئی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں اور نہ ہی کوئی اس کے حکم کو پھیرنے والا ہے۔ ذاکر اسی کے ساتھ مشغول رہتا ہے اور اس کی بقا میں فنا ہو جاتا ہے۔

فاذکرونی کا انعام

اور یہ مطلب ہے اس کا جو کہ بعض احادیث میں روایت کیا گیا ہے کہ اللہ ذوالجلال نے کسی کتاب میں فرمایا ہے کہ جو مجھے یاد کرتا ہے اور مجھے بھولتا نہیں میں اس کے دل میں اپنی محبت کے لیے تحریک پیدا کرتا ہوں۔ وہ جب بھی بات کرتا ہے تو میرے لیے کرتا ہے اور اگر خاموش ہوتا ہے تو میرے لیے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَتَطۡمَئِنُّ قُلُوۡبُهُمۡ بِذِكۡرِ اللّٰهِ (الرعد:۲۸)

ترجمہ: ایمان والوں کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

ذکر اللہ جنت سے بڑھیا چیز

اور یحیٰی نے معاذؓ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا ذکر جنت سے بھی زیادہ بڑی چیز ہے، اس لیے کہ ذکر اللہ کا جبکہ جنت بندوں کا حصہ ہے۔ ذکر میں اللہ کی جبکہ جنت میں بندوں کی رضا ہے۔

روایتِ علی المرتضیٰؓ

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ جس وقت ذکر کرنے والے ذکر اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے تجلیاں ظاہر فرماتے ہیں اور وہ اس کو اس لیے نہیں دیکھ سکتے کیونکہ وہ دیکھے جانے سے زیادہ بلند درجہ پر فائز ہے اور اس سے زیادہ ظاہر ہے کہ وہ چھپ سکے۔ پس اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لیے علیحدہ ہو جاؤ اور اس کے ذکر

Marfat.com

سے اپنی تنہائی ختم کرو۔ اور کسی پر کوئی چیز نازل نہیں ہوتی مگر اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اس کی ہدایت اور وضاحت کے لیے کوئی نہ کوئی دلیل ضرور موجود ہوتی ہے۔

دنیا میں اللہ کی جنت

ابو عبداللہ نساج فرماتے ہیں کہ دنیا میں بھی اللہ کی ایک جنت ہے جو اس میں داخل ہو گیا وہ امن والا ہو گیا۔

طُوْبٰی لَھُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ (الرعد:۲۹)

ترجمہ: ان کے لیے خوشخبری اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

پوچھا گیا، وہ کون سی ہے؟ فرمایا، اللہ کے ذکر سے مانوسی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا ہے کہ میرے اولیاء اور محبوب میرے ذکر کے ساتھ مشغول رہتے ہیں اور مجھ سے ہی اُنس رکھتے ہیں، پس میں تمہارے لیے دنیا اور آخرت میں بہترین پروردگار ہوں۔

ابو بکر واسطیؒ کا کھانا

ابو بکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ کیا آپ کو کھانے کی رغبت ہے؟ فرمایا، ہاں۔ پوچھا گیا، کون سی چیز پسند کرتے ہیں؟ فرمایا، اللہ کے ذکر کا لقمہ جو یقین کی صفائی کے ساتھ معرفت کے دسترخوان پر اللہ کے بارے میں اچھے گمان کی انگلیوں سے اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے پیالے سے ہو۔

ابراہیمؑ کے درجۂ خلعت کا سبب

روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا، کیا تم جانتے ہو کہ میں نے تمہیں خلیل کیوں بنایا ہے؟ کہنے لگے، نہیں۔ فرمایا، اس لیے کہ تو اپنے دل کو مجھ سے غافل نہیں کرتا اور میں دیکھتا ہوں کہ تو کسی بھی حال میں مجھے نہیں بھلاتا۔

Marfat.com

عجب معمّہ

اے اللہ! اگر آپ نے ہمیں اپنے ذکر کا حکم نہ دیا ہوتا تو آپ کی جلالت اور عظمت کی وجہ سے کس میں اتنی جرأت نہ تھی کہ وہ آپ کا ذکر کرتا۔ تعجب ہے ذاکرین پر کہ اس ذات کی عظمت کو یاد کرتے ہوئے ان کے دل ان کے بدنوں میں کیسے رہتے ہیں۔

حضرت موسیٰؑ کا واقعہ

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا، اے موسیٰؑ! میں اسی شخص کی نماز اور ذکر قبول کرتا ہوں جو میری عظمت وجلال کے لیے عاجزی اور تواضع اختیار کرے اور اپنے دل میں میرے خوف کو لازم کرلے۔ اس کی عمر میرے ذکر میں بسر ہو۔ اے موسیٰ! اس شخص کی مثال دوسرے لوگوں کے درمیان ایسے ہے جیسے فردوس کی جنتوں میں کہ اس کا نہ تو ذائقہ تبدیل ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے لیے پوشیدہ ہوتے ہیں۔ میں اس کو خوف میں امن اور اندھیرے میں نور عطا کرتا ہوں۔ اور دعا مانگنے سے پہلے اس کی دعا قبول کرتا ہوں اور مجھ سے مانگنے سے پہلے اسے عطا کرتا ہوں۔

ذاکر کی شانِ بے نیازی

اور کعب الاحبار روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو میرا ذکر مجھ سے سوال کرنے سے روکے تو میں اس کو مانگنے والے سے بہتر چیز عطا کرتا ہوں۔

ذاکر اور متقی کے لیے مبارکباد

اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مبارک ہے اس شخص کے لیے جو اللہ کا ذکر کرتا ہے اور اس کے علاوہ کسی کا ذکر نہیں کرتا اور اللہ سے ڈرتا ہے اور اس کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا۔

Marfat.com

حضرت یعقوبؑ کا واقعہ

روایت میں ہے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السّلام نے یہ کہا، ہائے افسوس! یوسفؑ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ کب تک تو یوسفؑ کو یاد کرتا رہے گا۔ کیا یوسفؑ نے تجھے پیدا کیا ہے یا وہ تجھے روزی دیتا ہے یا اس نے تجھے نبوت عطا کی ہے۔ مجھے اپنی عزت کی قسم ہے! اگر تو مجھے یاد کرتا اور غیر کی بجائے میرے ذکر میں مشغول رہتا تو میں تیری مشکل کو حل کر دیتا۔ اس وقت حضرت یعقوبؑ نے جانا کہ یوسفؑ کو یاد کر کے وہ غلط کر رہے تھے۔ پس انہوں نے یوسفؑ کو یاد کرنا چھوڑ دیا۔

جو دم غافل سو دم کافر

اور رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ وہ گھڑی کس قدر وحشت ناک ہے جس میں مَیں تیرا ذکر نہ کروں۔

سوالِ موسیٰؑ، جوابِ خدا

حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا، اے میرے اللہ! کیا تو میرے قریب ہے کہ میں تجھ سے سرگوشی کروں یا دور ہے کہ میں تجھے پکاروں۔ اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا، جو مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کا ساتھی ہوں۔ جو مجھ سے مانوس ہے میں اس کے قریب ہوں، میں تو اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں۔

ذاکر کا مرتبۂ اخلاص

ذوالنون مصریؒ سے کہا گیا کہ بندے کا اللہ کا ذکر کرنا کب خالص ہوتا ہے؟ فرمایا، جب بندہ رب کو پہچانتا ہے اور اس کے علاوہ دوسروں سے بے زار ہو۔

Marfat.com

ذکرِ خدا روح کی غذا اور مشروب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ اللہ کا ذکر روح کی غذا ہے اور اس کی تعریف کرنا روح کا مشروب ہے اور اس سے حیا کرنا روح کا لباس ہے۔ نہ تو اس کے ذکر جیسی لذت کسی کو نصیب ہوئی ہے اور نہ اس کے اُنس جیسی مشغولیت کسی کو ملی ہے۔

ذاکر کی تین حالتوں کا انعام

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک کتاب میں فرمایا ہے کہ جو مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ اور جو مجھے کسی جماعت میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے جماعت میں یاد کرتا ہوں۔ اور جو میرا اپنی حیثیت کے لحاظ سے ذکر کرتا ہے تو میں اس کو اپنی حیثیت کے مطابق یاد کرتا ہوں۔

اہلِ ذکر اور ابلیس کی حالت

اور فرمایا کہ تمام مخلوق ابلیس سے بچنے کی کوشش کرتی ہے جبکہ ابلیس اللہ کا ذکر کرنے والوں سے بھاگتا ہے، اور اس آیت کی تلاوت فرمائی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّھُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ

(الاعراف: ۲۰۱)

ترجمہ: بے شک متقی لوگوں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ پہنچتا ہے تو وہ ذکر میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ پس وہ اچانک صاحب بصیرت ہو جاتے ہیں۔

نسخۂ کیمیا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر مومن کے دل پر ایک شیطان بیٹھا ہوتا ہے، جب وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ شیطان بھاگ جاتا ہے اور جب وہ اللہ کو بھول جاتا ہے تو وہ اس کے دل میں وسوسے ڈالتا ہے۔ اللہ کا ذکر ایسی شفاء ہے جس کے ساتھ کوئی بیماری نقصان

Marfat.com

نہیں پہنچا سکتی اور لوگوں کو یاد کرنا ایسی بیماری ہے جس میں کوئی دوا فائدہ مند نہیں ہوتی۔ پس اللہ کے ذکر کو اپنے ارادوں کا محور بنا لے اور اپنے غور و فکر کی سجدہ گاہ کی روشنی۔ اور یہ جان رکھو کہ اس حبیب اعلیٰ کے ذکر سے وحشت دور کرنے کی حقیقت اس کے علاوہ دوسروں کو فراموش کرنا ہے۔

ذاکرین کی صفت

جس کی مشغولیت اللہ کا ذکر ہو تو وہ دوسروں کے ذکر کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کی قدرت کی کاریگری کی لطافتوں میں مدہوش ہو جاتا ہے اور اس کی ہر چیز اس کے انتہائی حسن و جمال میں معدوم ہو جاتی ہے اور وہ اس کے احسانات کے ذکر کے سمندر میں غرق رہتا ہے۔

للناس عیدان معدودان فی سنة

وللمرید جمیع العصر اعیاد

فالذکر عادته والحمد راحته

والقلب فی ملکوت الرب اواد

ترجمہ: لوگوں کے لیے سال بھر میں دو عیدیں جبکہ مرید کے لیے تو سارے کا سارا زمانہ ہی عید ہے۔ ذکر اس کی عادت اور حمد و ثناء اس کے لیے باعثِ راحت ہے جبکہ اس کا دل اپنے رب کی سلطنت و بادشاہت میں گھومتا رہتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

صیامِ ایامِ بیض کی برکات

دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْنِيْ فَقَالَ: يَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اَلَمْ اُخْبَرْ اِنَّكَ تَكَلَّفُ قِيَامَ اللَّيْلِ وَصِيَامَ النَّهَارِ؟ قُلْتُ اِنِّيْ اَفْعَلُ قَالَ اِنَّ حَسْبَكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اَلْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا فَكَاَنَّكَ صُمْتَ الدَّهْرَ كُلَّهُ (بخاری ومسلم)

ترجمہ: اے عبداللہ! مجھے خبر ملی کہ تو دن کے روزے اور رات کے قیام کی تکلیف اٹھاتا ہے۔ میں نے کہا میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تجھے تو یہی کافی ہے کہ تو ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھے کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے تو یہ ایسا ہوگا گویا تو سارا زمانہ روزے رکھتا رہا ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں فقیہ بندار بن بختیار واسطیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو جعفر محمد بن احمد الھاشمیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو عثمان اسماعیل بن محمد بن عبداللہ حنفیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سلیمان بن احمدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ادریس بن جعفر عطارؒ نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں کہ ہمیں یزید بن ہارونؒ نے خبر دی، وہ عمرو بن علقمہؒ سے، وہ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰنؒ سے اور وہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

اعمالِ نور کی بشارت

اس حدیث مبارکہ میں بہت سے راز پوشیدہ ہیں۔ اس میں اعمال کے نور کے ملنے کی بشارت ہے اور اعمال کا بھی نور وہ جو ختم نہیں ہوتا اگرچہ کتنا ہی عرصہ گزر جائے۔ اور اس میں اس امت کے لیے اعمال کے ثواب کا دوگنا ہونا بھی ہے کہ ایک نیکی کے بدلے دس کا ثواب ملے گا تاکہ ان کے دل اعمال خیر کے ساتھ سرور اور تازگی حاصل کریں۔ اور اس میں اس تکلف سے بچنا بھی ہے جو انسان کو اکتاہٹ اور بے زاری کی طرف لے جاتا ہے۔ اس میں ذکر کا لزوم بھی ہے تاکہ غفلت دلوں پر اثر انداز نہ ہو۔ اور اسی میں اللہ کے وعدے اور اس کے لطف و کرم پر پختہ ایمان بھی شامل ہے۔ اور یہ ساری خصلتیں عارفین کی خصلتیں ہیں، وہ لوگ جو دنیا اور آخرت کے غموں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں اور ان کے ارادہ کا مرکز و محور ان کا ربّ ہوتا ہے۔ اور جس کا مطمع نظر رب ہو تو اس کو کوئی غم نہیں ہوتا۔

یحییٰ بن معاذؒ کی دعائیں

یحییٰ بن معاذؒ اپنی دعاؤں میں کہتے ہیں کہ اے میرے اللہ! اگر میں تجھے پہچان لوں تو تُو وہ ذات ہے جس نے مجھے ہدایت دی ہے اور اگر میں تجھ سے کچھ طلب کروں تو تُو وہ ذات ہے جو مجھے چاہتا ہے اور اگر میں تیری بات کا جواب دوں تو تُو وہ ہے جس نے مجھے چن لیا ہے اور اگر میں تیری اطاعت کروں تو تُو نے ہی مجھے اس کی توفیق دی ہے اور اگر میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں

Marfat.com

تو تُو ہی مجھے اپنے پاس جگہ دیتا ہے۔

عارفین کی حفاظت

اللہ تعالیٰ عارفین کو ان کے نفوس کی طرف نہیں سونپتا اور نہ ہی ان کی اطاعت کی طرف اور ان کے ذکر کی طرف اپنی رحمت اور فضل کے ساتھ بلکہ وہ اپنی رحمت وشفقت کی انگلیوں کے ساتھ ان کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے فضل اور عنایت کے بادلوں سے ان پر اپنی رحمت کی بارش برساتا ہے۔

حضرت موسیٰؑ اور شکرِ خدا

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا، اے میرے رب! میرے ہر ہر بال پر تیری دو نعمتیں ہیں تو میں تیرا شکر کیسے ادا کر سکتا ہوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''اے موسیٰ! جب تو نے یہ پہچان لیا کہ تو میرا شکر ادا کرنے سے عاجز ہے تو تُو نے میرا شکر ادا کر دیا ہے۔''

شکر گزار بندہ کون؟

کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کی طرف وحی کی کہ میری نعمتوں کا شکر ادا کرو۔ آپ نے فرمایا، اے میرے اللہ! میں کیسے تیری نعمتوں کا شکر ادا کروں جبکہ تیرا شکر ادا کرنا مجھ پر تیری سب سے بڑی نعمت ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی کی، جب تو یہ بات جان لے تو میرا سب سے شکر گزار بندہ ہے۔

ذکر و محبت صرف اللہ کے لیے

محمد بن سماکؒ فرماتے ہیں کہ اس ذات کا ذکر کرو جس کا ذکر تیرے لیے اپنے ذکر سے بھی پہلے ہے اور اس کی محبت تیری اپنی محبت سے قبل ہے۔ تو اس کو اپنے لیے ذکر کے باعث یاد کرتا ہے اور اس سے محبت بھی اپنے لیے اس کی محبت کے باعث کرتا ہے۔

Marfat.com

غافل کی رسّی کا دراز ہونا

اور ابو بکر واسطیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کا ذکر بھول جاتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جسے ڈھیل دی جا رہی ہے۔

عارف کا ادنیٰ وصف

اور جان رکھو کہ عارف باللہ کا سب سے ادنیٰ وصف یہ ہے کہ اس کا دل بغیر کسی تعلق کے اللہ کے ساتھ زندہ رہتا ہے اور یہ اللہ کے ذکر میں سے ہے اور یہ چیز اللہ تعالیٰ کے اس قول میں واضح ہے۔

وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ (العنکبوت:۴۵)

ترجمہ: اور اللہ کا ذکر سب سے بڑا ہے۔

اور قرآن پاک میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ (سبا:۱۳)

ترجمہ: اور میرے بہت ہی کم بندے شکر گزار ہیں۔

یعنی بہت کم ہیں وہ لوگ جو میرا شکر ادا کرنے کو میرا احسان جانتے ہیں۔

حکمتوں کا ادراک تعریفِ خدا

ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے فرمایا کہ اے اللہ! ابن آدم میں یہ طاقت کیسے ہو سکتی ہے کہ وہ تیرا شکر ادا کرے جبکہ تو نے اسے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اپنی طرف سے اس میں روح پھونکی اور اپنی جنت میں اسے ٹھہرایا اور فرشتوں کو اس کے آگے سجدہ ریز ہونے کا حکم دیا اور انہوں نے اسے سجدہ کیا۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! جب آدم نے یہ جان لیا کہ یہ سب کچھ میری طرف سے ہے تو اس نے میری تعریف کی۔

اطاعتِ ربی فضلِ الٰہی پر مبنی

جو اس کی اطاعت کرتا ہے تو اس کی توفیق سے ہی اس کی اطاعت کرتا ہے اور یہ اس پر

Marfat.com

احسان ہوتا ہے۔ اور جو اس کی نافرمانی کرتا ہے تو اپنی طاقت کے مطابق اس کی نافرمانی کرتا ہے تو یہ اس کے خلاف دلیل ہوتی ہے۔ تو جو اس کی اطاعت کرتا ہے تو اس کا فضل اطاعت سے پہلے ہی اس پر ہو چکا ہوتا ہے۔ اور جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہے تو اس کی نافرمانی سے پہلے ہی اس کا انصاف ہو چکا ہوتا ہے کیونکہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

حضرت ابراہیمؑ کی عرض

روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ اے میرے اللہ! اگر تُو نہ ہوتا تو میں کیسے پہچانتا کہ تو کون ہے؟ اور ابوعبداللہ سے کہا گیا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم تعریف وتوصیف کو پسند کرتے ہیں؟ جواب دیا، اللہ کے اپنے اوپر احسانات کو فراموش کرنے کے سبب اور اس کی تم پر حسن عنایت کو بھولنے کی وجہ سے۔ پس جو احسان کو بھول جائے اور اس کی نعمت کا انکار کر دے تو یہ انعام انتقام میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔

احسانِ عظیم

اے صاحبزادے! اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی معرفت عطا کی ہے اور بغیر کسی احسان کے تجھے اپنی اطاعت کی توفیق دی ہے اور بغیر کسی شفاعت کے۔ پس ضروری ہے کہ تو اس کے ذکر اور اسی کی خدمت میں مشغول رہے اس سے بغیر کوئی معاوضہ یا بدلہ طلب کرتے ہوئے۔

اہلِ ذکر کی مختلف اقسام

پس اہلِ ذکر کی مختلف اقسام ہیں:

- ان میں سے کچھ وہ ہیں جو اسلام کے احسان کی وجہ سے اس کا ذکر کرتے ہیں۔
- کچھ ایسے ہیں جو سنت اور جماعت کی وجہ سے اس کا ذکر کرتے ہیں۔
- بعض لوگ وہ ہیں جو اس کے ذکر کے احسان کے باعث اس کا ذکر کرتے ہیں یہاں تک کہ اس کا دل وجد میں آجاتا ہے اور زبان گنگ ہو جاتی ہے اور اس کی عقل حیران ہو جاتی ہے اور وہ خود اس کی عظمت میں مبہوت ہو کر رہ جاتا ہے، اس کے لطف وکرم میں سرگرداں

Marfat.com

رہتا ہے اور اس کی محبت میں مدہوش رہتا ہے، کیونکہ وہ یہ جان لیتا ہے کہ کوئی بھی عمل اس کے بغیر درست نہیں ہوتا۔

ذکر کی دو اقسام

ذکر کی دو اقسام ہیں:

۱۔ وہ ذکر جو خوف اور خشیت الٰہی کا باعث بنتا ہے اور وہ ذکر جس سے شوق اور محبت پیدا ہوتے ہیں۔ وہ ذکر جو خوف اور خشیت الٰہی کا باعث بنتا ہے تو یہ وہ ذکر ہے جو وہ اللہ کو اپنے نفس کے ساتھ یاد کرتا ہے۔ اور اس ذکر کو اللہ کے ذکر کا سبب گردانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ اس ذکر کے ذریعے ہی وہ اللہ کے ذکر سے ملتا ہے۔

۲۔ دوسری قسم کا ذکر وہ ذکر ہے جو اس کو ازل سے اللہ کا ذکر یاد دلاتا ہے جب وہ موجود نہیں تھا، اس وقت تک جب وہ دنیا سے مفقود ہو جائے گا، پھر وہاں سے ہمیشہ تک۔ پس وہ اللہ کے ذکر کو ازلی و ابدی اور ہمیشہ رہنے والا پاتا ہے اور اس کا اپنا ذکر خواہشات کی وجہ سے گدلا ہوتا ہے جس میں غفلتیں ملی ہوئی ہیں۔ پس اس شخص میں جو اللہ کے دربار میں اس کے ذکر کے لحاظ سے داخل ہوتا ہے اور اس میں جو اس کے ہاں اس کے فضل و احسان کے باعث جاتا ہے، بہت فرق ہے۔ اور جان رکھو کہ بندے کا اللہ کے لیے ذکر کرنا جس کے ساتھ اللہ کا بندے کو یاد کرنا بھی ہو بارش کے نیچے غبار کی طرح ہے۔

بذکرک تحیا مھجتی یامؤملی
وذکرک لی من قبل ذکری اکبر
مننت بطول لا اقوم بشکرہ
فای ایادیک الجزیلة اشکر؟

ترجمہ: اے میری امیدوں کے محور! تیرے ذکر کی وجہ سے میری روح زندہ ہو جاتی ہے اور تیرا ذکر میرے لیے اپنے ذکر سے بہت بڑا ہے۔ تو نے مجھ پر ایسی عطا کے ساتھ احسان کیا ہے کہ میں اس کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ میں تیرے کس کس احسان عظیم کا شکر ادا کروں۔

Marfat.com

(۲۰)

مسنون عبادات کا مرتبہ

مَنْ صَلَّى اِثْنَتَىْ عَشَرَةَ رُكْعَةً تَطَوُّعًا كُلَّ يَوْمٍ غَيْرَ
الْفَرِيْضَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ (مسلم)

ترجمہ: جو شخص ہر روز فرض کے علاوہ بارہ رکعتیں نفل ادا کرے گا اللہ اس
کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابوبکر یحییٰ بخاری انصاریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالقاسم بن طلحہ کتانیؒ نے خبر دی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ہم سے احمد بن ماہان سمسارؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالرحمٰن بن مہدیؒ نے خبر دی، وہ شعبہؒ سے، وہ نعمان بن سالمؒ سے روایت کرتے ہیں۔

نوافل کا التزام

یہ حدیثِ طیبہ نوافل کو لازم پکڑنے پر اُبھارتی ہے کیونکہ یہ نوافل اللہ کے قریب کرتے ہیں اور یہی اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف راستے میں عارفین کا زادِراہ ہوتے ہیں اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے ہاں ان کے بلند مقام اور شان کا باعث ہوتے ہیں۔

وصلِ خداوندی کے انعامات

اے میرے بیٹے! جان رکھو کہ جو اس کے طریقے سے ہر ایک سے جدا ہو گیا اور اس تنہا ذات کے راز اور طریقے کے ذریعے جدا ہو تو اس سے سارے پردے ہٹ جائیں گے۔ دلائل اس کے لیے واضح ہو جائیں گے اور یہ سب کچھ حق تعالیٰ کے نور کے مشاہدے کے وقت ہوتا ہے۔ اور اس وقت اللہ تعالیٰ اسے اپنی محبت کے جام سے پلائیں گے یہاں تک کہ وہ اس ذات کے علاوہ ہر ایک سے غافل ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے تھکاوٹ اور پریشانی دور کر دیں گے۔ اس کی خاموشی ذکر، سانس تسبیح، اس کا کلام پاکیزگی بیان کرنا اور سونا نماز بن جائے گا اور بندہ ہمیشہ اپنے راز اور طریقے کے ذریعے معرفت کے اس مرکب اور سواری پر سوار رہتا ہے یہاں تک کہ وہ جس کی معرفت چاہتا ہے، اس سے مل جاتا ہے اور جب وہ اپنے مطلوب سے ملتا ہے تو ابد تک اس کے ساتھ ہی رہتا ہے اور اس کے علاوہ کسی اور کی طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔

دل کی مثال

جان لو کہ دل کی مثال تو ایک محل جیسی ہے اور معرفت اس محل میں بادشاہ کے مثل ہے اور

Marfat.com

عقل تمام ارکان پر امیر ہوتی ہے جو اس کے پیر اور مددگار ہوتے ہیں۔ زبان کی حیثیت ایک ترجمان کی سی ہوتی ہے اور راز اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں سے ہے اور ان میں سے ہر ایک کا اپنی جگہ پر قائم رہنا ضروری ہے۔ جب راز اور طریقہ درست ہوتا ہے تو معرفت بھی درست ہوتی ہے، پس عقل بھی درست ہو جاتی ہے۔ جب عقل درست ہو جاتی ہے تو دل صحیح ہو جاتا ہے۔ جب دل صحیح ہوتا ہے تو نفس بھی درست ہو جاتا ہے۔

نفس کی درستگی، احوال کی درستگی

نفس کی درستگی کے ساتھ سارے احوال بھی ٹھیک ہو جاتے ہیں، پس طریقہ اور بھید جلال اور جمال کے نور سے منور ہوتا ہے اور عقل اعتبار اور بیداری سے منور ہوتی ہے۔ دل ڈر اور فکر سے جبکہ نفس ریاضت اور روک ٹوک سے منور ہوتا ہے۔

بھید کی وسعت

پس بھید بخشش اور عطا کے سمندروں میں سے ایک سمندر ہے اور اس میں ہمت اور ارادے کی اتنی موجیں ہوتی ہیں جن کو شمار نہیں کیا جاسکتا ہے اور اس کی طوالت بھی ختم نہیں ہوتی۔ راز کی حق کے ساتھ استقامت ہمیشہ مشاہدہ کی بساط پر رہنا ہے اس طریقے سے کہ استقامت ختم نہ ہو۔

استقامت کا راستہ

جان لو کہ استقامت کا راستہ آخرت کے راستے کا شامیانہ ہے اور اس کے پل پر چلنا آخرت کے پل سے زیادہ مشکل ہے۔ اور تمام رازوں سے باخبر ذات تو بہت غیور ہے، اسے یہ بات بالکل پسند نہیں کہ بندے کے دل میں اس کے علاوہ کسی اور کی محبت یا ذکر موجود ہو۔ اور اللہ تعالیٰ نے کسی کتاب میں فرمایا ہے، ”جب میرے بندے پر میرے ساتھ مشغولیت کا غلبہ ہو جائے تو اس کی لذت اور ارادہ میری محبت میں ہو جاتا ہے اور اس کے اور میرے درمیان سے پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں۔“

Marfat.com

اللہ کے قریب چیز

ایک آدمی سری بن مغلس سقطیؒ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ کون سی چیز اللہ کے زیادہ قریب کرتی ہے تا کہ بندہ اس کی مدد سے اللہ کا قرب حاصل کر سکے؟ یہ بات سن کر سری رو پڑے اور فرمایا! کہ کیا مجھ جیسے انسان سے اس چیز کے بارے میں پوچھا جاتا ہے! اللہ کا قرب دینے والی سب سے افضل چیز یہ ہے کہ اللہ تیرے دل پر خود جھانکے اور تیرے دل میں دونوں جہانوں میں اس کے علاوہ کسی کا خیال اور چاہت نہ ہو۔

حضرت ابراہیم ادھمؒ کی خواہش

ابراہیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے میرے ارادے اور مراد کی انتہا یہ ہے کہ وہ مجھے اپنی طرف مائل کرے کہ میں نہ تو اس کے علاوہ کسی اور کو دیکھوں اور نہ کسی اور کے ساتھ مشغول ہوں، پھر مجھے کچھ پرواہ نہیں ہے کہ چاہے مجھے مٹی کر دے یا واپس عدم کی طرف لوٹا دے۔

دوستی کے مرتبے کا راز

حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ السّلام سے کہا گیا کہ کس چیز کی بدولت آپ کو اللہ کی دوستی کا مرتبہ ملا؟ فرمایا، ہر چیز سے تعلق توڑ کر رب سے تعلق جوڑنے اور اس کو اختیار کرنے کی وجہ سے اور اس کے علاوہ میں نے کبھی مہمان کے بغیر کھانا نہیں کھایا۔

رابعہ بصریہؒ کی مراد

اور رابعہ بصریہؒ فرماتی ہیں کہ اے میرے اللہ! دنیا میں میری مراد صرف تیرا ذکر اور آخرت میں تیرا دیدار ہے۔ پھر ان دونوں کے درمیان تو جو چاہے کر۔

بایزید بسطامیؒ اور حق سے ملاپ

اور بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حق سے ملاپ کے لیے راز کو بلند کیا تو وہ معرفت

Marfat.com

کے پروں اور مہارت کی روشنی میں اڑنے لگا وحدانیت کی ہوا میں۔ نفس نے اس کا استقبال کیا اور کہا، میں تیرا نفس ہوں میرے بغیر تیرا گزارہ نہیں تو تُو کہاں جا رہا ہے؟ پس وہ راز اس کی طرف متوجہ نہ ہوا۔ پھر مخلوق اس سے ملی۔ وہ اس سے کہنے لگے، ہم تیرے ساتھی اور دوست ہیں، تیرے لیے ہمارے اور ہماری مدد کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تو تُو کہاں جا رہا ہے؟ وہ ان کی طرف بھی متوجہ نہ ہوا۔ پھر جنت اپنی تمام نعمتوں سمیت اس سے ملی اور کہنے لگی کہ تو کہاں جا رہا ہے؟ میں تیرے لیے ہوں اور میرے بغیر تیرا گزارہ نہیں۔ اس نے جنت کی طرف بھی کوئی توجہ نہ کی۔ پھر تمام بخششیں، عطیات اور انعام واکرام اس کے سامنے آئے، اسی انداز میں آئے، یہاں تک کہ وہ بادشاہت سے بھی آگے بڑھ گیا اور تنہائی اور فردانیت کے خیموں تک پہنچ گیا اور ہر چیز اور انا پرستی سے بھی تجاوز کر گیا۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ سے جا ملا اور وہی اس کا مطلوب و مقصود تھا۔ روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی کسی دعا میں یہ کہا کہ اے اللہ! مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو تجھے پاتا ہے لیکن پھر تیرے ہاں سے لوٹ آتا ہے۔ جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ! جو مجھے پالیتا ہے تو وہ میرے پاس سے واپس نہیں آتا اور جو واپس لوٹ آتا ہے تو وہ رستے سے ہی واپس آجاتا ہے۔

آخرت اور حق کا مشاہدہ

ابوالعباس بن عطاءؒ فرماتے ہیں کہ جب آخرت بندے کے سامنے ظاہر ہوتی ہے تو وہ دنیا کو بھول جاتا ہے اور بندہ دارالبقاء کے ساتھ ہی باقی رہتا ہے اور جب بندے کے سامنے حق کا مشاہدہ ظاہر ہوتا ہے تو اس کے ہاں سے حق کے علاوہ ہر چیز ختم ہو جاتی ہے اور بندہ حق پر ہی باقی رہتا ہے۔

اسمِ اعظم

کسی آدمی نے بایزیدؒ سے کہا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ اسم اعظم سکھا دیں۔ آپ نے فرمایا، اللہ کے اسم کے لیے کوئی حد نہیں لیکن وہ تیرے دل کا اس کی وحدانیت کے لیے خالی ہونا ہے اور غیر کی طرف التفات کو ترک

Marfat.com

کرنا ہے۔ جب تو ایسا ہو جائے گا پس تم پکڑ لو جو بھی نام تم چاہتے ہو اور اس کے ساتھ مشرق سے مغرب کی طرف چلو اور پھر ایک لمحے میں واپس بھی آ جاؤ۔

ملنے والوں اور طلب والوں میں فرق

ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میں حج کے مناسک ادا کر رہا تھا کہ ایک نوجوان کو دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! لوگ تجھے ملنے کے لیے جمع ہیں اور تو زیادہ جانتا ہے پس تو ان کا کیا کرے گا؟ ذوالنونؒ فرماتے ہیں، میں نے ایک آواز سنی جو یہ کہہ رہی تھی کہ مجھے ملنے کے لیے آنے والے بہت زیادہ ہیں لیکن میری طلب رکھنے والے بہت کم ہیں۔

چار قدم کا فاصلہ

عارفین میں سے کسی سے پوچھا گیا کہ بندے اور حق کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ جواب دیا، چار قدم کا:

- ایک قدم دنیا سے اٹھاتا ہے۔
- دوسرا قدم مخلوق سے۔
- تیسرا اپنے نفس سے۔
- اور چوتھا آخرت سے۔

پھر وہ حق سے مل جاتا ہے۔

اطاعتِ خدا کا انعام

سری سقطیؒ فرماتے ہیں کہ جو اللہ کی اطاعت پر بغیر کسی تعلق کے قائم ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی محبت کے چشمے سے مشروب پلاتا ہے اور اسے سچائی اور عزت کی نشست تک پہنچا دیتا ہے۔

حضرت علیؓ کا معرفت بھرا فرمان

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب عارف باللہ اس دنیا سے نکلتا ہے تو نہ تو اسے

Marfat.com

کوئی لے کر جانے والا پاتا ہے اور نہ ہی گواہ، نہ جنت کا دربان رضوان جنت میں اور نہ ہی جہنم کا داروغہ مالک اسے جہنم میں دیکھتا ہے۔ پوچھا گیا، پھر وہ کہاں ملتا ہے؟ فرمایا، وہ صاحب اقتدار و اختیار کے پاس سچائی اور عزت کے مقام پر ہوتا ہے۔ جب وہ قبر سے نکلتا ہے تو وہ یہ نہیں کہتا کہ میرے اہل وعیال کہاں ہیں اور نہ ہی جبرائیل، میکائیل، جنت اور ثواب کے بارے میں دریافت کرتا ہے، بلکہ کہتا ہے کہ میرا دوست اور میرا مونس و غمخوار کہاں ہے؟

قلوب العارفين لها عيون ترى مالا يراه الناظرونا
وألسنة بسر قد تناجى تدق عن الكرام الكاتبينا
واجنحة تطير بغير ريش فتأوى عند رب العالمينا
فترعى فى رياض القدس طورا وتشرب من بحار المرسلينا
عباد قاصدون اليه حتى دنوا منه وصاروا واصلينا

ترجمہ: اہل معرفت کے دلوں میں ایسی آنکھیں ہوتی ہیں جن سے وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو دیکھنے والوں کو نظر نہیں آتیں۔ اور ایسی زبانیں جو ایسے راز سے سرگوشی کرتی ہیں کہ کراماً کاتبین بھی اسے مشکل سے سمجھتے ہیں۔ اور ایسے پَر ہیں جن کے ساتھ اُڑ کر وہ رب العالمین کے پاس جا پہنچے ہیں۔ وہ قدس کے باغات میں سے پھل کھاتے ہیں اور "مرسلین" کے سمندروں سے اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ وہ ایسے بندے ہیں جو اپنے رب کا قصد کرتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کے قریب ہو کر وصل کے مقام تک پہنچ جاتے ہیں۔

Marfat.com

Marfat.com

کشادگیٔ رزق و طول العمری کا راز

صَنَائِعُ الْمَعْرُوْفِ تَقِیْ مَصَارِعَ السُّوْءِ وَاِنَّ صَدَقَةَ السِّرِّ تُطْفِیءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ تَزِیْدُ الْعُمْرَ وَتَنْفِی الْفَقْرَ (مجمع الزوائد)

ترجمہ: نیکی کے کام ایسی ڈھال ہیں جو گناہوں کو پچھاڑ دیتے ہیں اور بے شک چھپا کر دیا گیا صدقہ رب کے غضب کو ختم کر دیتا ہے اور صلہ رحمی سے عمر میں اضافہ اور فقیری اور تنگدستی ختم ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ عبدالملک بن حسین بن میمون حربونی واسطیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شیخ عبدالحق بن عبدالخالق بن احمدؒ نے خبر دی۔ میں کہتا ہوں کہ اسی سند کے ساتھ روایت ہے کہ عبدالحق بن عبدالخالق بن احمدؒ سے، احمدؒ کے بعد ابن یوسفؒ کے لفظ کی زیادتی کے ساتھ، ہمیں لکھنے کی اجازت ناصرالدین احمدؒ نے دی اور عبدالحق بن عبدالخالق بن احمد بن یوسفؒ، جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے، کہتے ہیں کہ ہمیں قرأت کرتے ہوئے ابوالحسن محمد بن مرزوق بن عبدالرزاقؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں علی بن احمد بن علیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں میرے چچا حسن بن علیؒ نے خبر دی۔ محمد بن مرزوقؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابونصر محمد بن سلمانؒ سے پڑھا کہ تمہیں ذوالنون بن محمد بن عامرؒ نے خبر دی تو انہوں نے اس کا اقرار کیا۔ کہتے ہیں کہ ہمیں ابواحمد حسن بن عبداللہ بن سعیدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن ہارونؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن عباس نسیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عمرو بن ابی سلمہؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے صدقہ نے بیان کیا، وہ روایت کرتے ہیں اصبغؒ سے، وہ ابن حکیمؒ سے، وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔

اخلاقِ حسنہ کی عظمت

اس حدیث شریف میں ان اعلیٰ اخلاق کے بارے میں بتایا گیا ہے جس سے عارف باللہ کی ہمت اور ارادہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچ جاتا ہے۔ بے شک معرفت باللہ کی بنیاد انہی اعلیٰ اخلاق پر ہے جبکہ برے اخلاق سے اللہ کی پناہ وہ تو اللہ تعالیٰ سے بندے کو حجاب میں کر دیتے ہیں۔

اللہ سے دوری مصائب و آلام کا نزول

اے میرے بیٹے! جان لو کہ سب سے بڑی مصیبت اللہ تعالیٰ سے حجاب میں یعنی دُور ہونا ہے۔ جس پر یہ مصیبت نازل ہوتی ہے تو ساری مصیبتیں اسی میں ہی گم ہو جاتی ہیں۔ محبت کرنے والا تو گویا نشہ کی حالت میں ہوتا ہے اور نشہ بھی ایسا کہ جب تک یہ نشہ ہوتا ہے اس مصیبت

Marfat.com

کا درد اور الم محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن جب اسے افاقہ ہوتا ہے تو درد بھی محسوس ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے حجاب کی مصیبت کبھی بھی ختم نہیں ہوتی۔ مگر اپنے راز اور طریقے کو اللہ کے علاوہ ہر ایک سے علیحدہ کرنے کے بعد۔ اور قرآن پاک میں اس ڈانٹ سے بڑی اور سخت ڈانٹ کوئی نہیں ہے:

كَلَّا بَلْ سكته رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ (المطففین: ۱۴)

ترجمہ: ہرگز نہیں بلکہ ان کے دل زنگ آلود ہو چکے ہیں۔

سب سے بڑی سزا

پس ایسی کتنی فرمانبرداریاں ہیں کہ ان کے کرنے والا مطاع سے (جس کی اطاعت کرتا ہے) دُور ہو جاتا ہے اور کتنی نعمتیں جو اس کو انعام کرنے والے سے دور کر دیتی ہیں اور بہت سے سونے والوں کو ان کی نیند کے بعد ہوشیاری اور آگاہی میسر ہو جاتی ہے اور بہت سے آگاہی کے بعد غفلت کی نیند سو جاتے ہیں۔ اور کتنے ہی گناہگار ہیں جنہیں ولایت مل جاتی ہے اور وہ نیک لوگوں کے درجہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور بہت سے زاہد ایسے ہیں جو ولایت کے مرتبے سے گر جاتے ہیں اور فاجروں کا طریقہ اختیار کر لیتے ہیں۔ اور کتنے ہی عمل کرنے والے ہیں کہ ان کا اپنے اعمال پر نظر رکھنا ان کو رب کی نعمتوں اور احسانات کو دیکھنے سے روک دیتا ہے، یہاں تک کہ وہ بصارت سے محروم اور اللہ تعالیٰ سے دُور ہو جاتا ہے جبکہ وہ اپنے آپ کو وصل کے مقام پر پہنچا ہوا سمجھتا ہے۔ عارف باللہ کے لیے اس حجاب اور دوری سے بڑی کوئی مصیبت نہیں، چاہے وہ ایک لحظہ کے لیے ہی کیوں نہ ہو۔ اور بندے کے لیے اللہ کی طرف سے سب سے بڑی سزا بھی یہی دوری ہے۔

بے خبر سزا

بیان کیا جاتا ہے کہ کسی عابد نے کہا کہ اے اللہ! میں نے تیری کتنی نافرمانی کی اور تو نے مجھے سزا ہی نہ دی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دَور کے نبی کی طرف وحی کی کہ اس کو کہہ دو کہ میں تجھے کتنی ہی سزا دیتا ہوں جبکہ تجھے خبر ہی نہیں ہوتی۔ کیا میں نے تجھے اپنے اُنس و محبت کی لطافتوں سے دور نہیں کر دیا؟ کیا میں نے تیرے دل سے اپنی دعاؤں کی حلاوت اور مٹھاس نہیں نکال دی؟

Marfat.com

خدا سے دوری کا سبب مخلوق سے رغبت

بایزیدؒ کے خادم ابوموسیٰؒ کہتے ہیں کہ شیخ بایزیدؒ شہر میں داخل ہوئے تو بہت سی مخلوق آپ کے پیچھے آ گئی۔ جب بایزیدؒ نے دیکھا کہ وہ آپ کی طرف جمع ہو رہے ہیں، تو فرمایا، ''کہ اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ تو ان کی وجہ سے مجھے اپنے آپ سے دور کر دے اور اس بات سے بھی کہ تو میری وجہ سے انہیں اپنے آپ سے دور کر دے۔'' اللہ کی رحمتیں ہوں ان پر کس قدر انصاف والے، اپنے رب کے ساتھ سچائی والے اور اپنے مسلمان بھائیوں سے کس قدر شفقت کرنے والے تھے۔ ان کے لیے بہتری اور صحت نظر کا ارادہ کیا۔ جیسا کہ انہوں نے اپنے بارے میں بھلائی کا ارادہ کیا۔ تو اس شخص کو جو یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے گرد جمع ہوں اور اس سے عقیدت رکھیں تو اس کو خبردار رہنا چاہیے کہ کتنے ہی لوگ ایسے ہیں کہ اس کے گرد موجود لوگوں کے جوتوں کی آواز نے بنیاد کو ہی ختم کر دیا اور کتنے لوگوں کو یہ چیز دین سے دُور لے گئی۔

اللّٰھم سلم اللّٰھم سلم

ترجمہ: اے اللہ ہم اس بات سے سلامتی ہی چاہتے ہیں۔

لوگوں کی چار اصناف

جان رکھو کہ لوگوں کی چار اصناف ہیں:

۱۔ وہ شخص جس کے دل کو اللہ نے صاحب بصیرت بنایا ہے اور وہ اپنے رب کی کامل قدرت اور اس کی صنعت کی لطافتوں کی طرف نور یقین سے دیکھتا ہے۔

۲۔ وہ شخص جس کی عقل کو اللہ نے بصیرت عطا کی تو وہ فطانت اور مہارت کی روشنی کے ذریعے وعدے اور وعید کی طرف دیکھتا ہے۔

۳۔ تیسرا وہ شخص ہے جس کے راز کو اللہ تعالیٰ نے صاحب بصیرت بنایا اور وہ تمام اوقات میں معرفت کے نور کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف ہی دیکھتا رہتا ہے۔

۴۔ اور چوتھا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ روک دیتے ہیں اور وہ کچھ بھی نہیں دیکھتا تو یہ شخص اللہ تعالیٰ کے اس قول کا مظہر ہے۔

Marfat.com

وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (الاسراء:۷۲)

ترجمہ: اور جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے۔ تو وہ آخرت میں بھی اندھا اور راستے سے گمراہ ہوگا۔

اور جان رکھو کہ کفار ہدایت کی روشنی سے گمراہی کے اندھیروں میں ہوں گے اور گناہگار غفلت کے اندھیرے کی وجہ سے تقویٰ کے انوار سے پردے اور حجاب میں ہوں گے۔

اہلِ اطاعت پر عنایاتِ ربی

اور اہل اطاعت اپنی اطاعت پر نظر کی وجہ سے توفیق کے انوار اور اپنے مالک کی عنایات سے محجوب ہوں گے۔ پس جب اللہ تعالیٰ ان سے یہ پردہ اٹھا دیتا ہے تو وہ نورانی آنکھوں کے ساتھ نور کی طرف دیکھتے ہیں تو اس وقت وہ اللہ کے علاوہ ہر ایک سے محجوب ہو جاتے ہیں۔ پس جو شخص بھی اللہ کی اطاعت میں اس کی حرکات اور افعال کی طرف دیکھتا ہے تو وہ اس اطاعت کرنے والے سے محجوب ہو جاتا ہے اور جو اس کی طرف دیکھتا ہے تو وہ اس عمل پر نظر کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ کیونکہ جب وہ اس کی تحقیق اور مکمل کرنے میں اپنی عاجزی کو دیکھتا ہے تو وہ اس مالک کے احسانات میں گم ہو جاتا ہے اور بعض اوقات بندوں کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے اسے حلاوت کے وجدان سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ اور بعض اوقات وجدان حلاوت کی طرف نظر کرنے کے باعث اسے ارادے اور عزم کی صحت سے ہٹا دیا جاتا ہے اور بعض اوقات احسان کا خیال کرنے کے باعث احسان کرنے والے سے محجوب ہو جاتا ہے۔

غلامی نفس اور ریاکاری سے آزادی کا انعام

نساج ؒ کہتے ہیں کہ جو شخص اطاعت کے دوران اپنے نفس کی طرف دیکھتا ہے تو وہ تعجب سے نجات نہیں پاتا اور جس کا دھیان مخلوق کی طرف ہوتا ہے تو وہ ریاکاری سے پاک نہیں ہوتا اور جو شخص اپنی اطاعت اور فرمانبرداری کی طرف دھیان کرتا تو وہ حجاب میں رہتا ہے اور جو ہر کام میں رب تعالیٰ کا خیال رکھتا ہے تو یہ شخص ہے جو صاحب اقتدار و اختیار بادشاہ یعنی اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے پاس سچائی اور عزت کے مقام پر متمکن ہوگا۔

Marfat.com

رب کو بھلانا گناہِ کبیرہ

بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ حکمت کی باریکیوں میں مشغول ہو گیا وہ اس کے حقائق سے محروم رہتا ہے۔ اور بندے کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والا گناہ رب کو بھلا دینا ہے اور دل کا تعلق کسی اور سے جوڑنا ہے۔ اور فرمایا کہ ہر ارادہ اور ذکر جو غیر اللہ کے لیے ہو وہ تیرے اور اللہ کے درمیان پردہ ہے۔

نیکی اور گناہ

اور حدیث میں ہے کہ بہت سی ایسی نیکیاں ہیں جو انسان کرتا ہے لیکن اس سے زیادہ نقصان دہ اس کے لیے کوئی اور گناہ نہیں ہوتا ہے۔ اور بہت سے گناہ ایسے ہوتے ہیں کہ کرنے والے کے لیے اس سے زیادہ بہتر نیکی نہیں ہوتی۔ اس کے مفہوم کے بارے میں کہا گیا ہے کہ چونکہ نیکی قابلِ تعریف اور بدی قابلِ مذمت ہے، تو بندہ نیکی کرتا ہے اور اسی کے خیال میں رہ کر اس نیکی پر فخر اور ناز کرتا ہے۔ اور گناہ کرنے کے بعد اس گناہ کے خیال میں رہتے ہوئے وہ انکساری اور فقیری کی حالت میں رہتا ہے اور بندے کا عاجزی اور فقر کی حالت میں ہونا زیادہ اچھا ہے۔

پوشیدہ شرک سے بچاؤ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اے اللہ! میں پوشیدہ شرک سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا فرماتی ہیں کہ دنیا نے اہل دنیا کے دل اللہ تعالیٰ سے دور کر رکھے ہیں۔ پس اگر اہل دنیا اس دنیا کو ترک کر دیں تو وہ اس کی بادشاہت میں گھومیں پھریں پھر اس کے عمدہ فوائد کے ساتھ واپس لوٹ آئیں۔

دنیا خدا سے دوری کا سبب

جناب منصور ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کس چیز کے ذریعے بندے کو پتہ چلتا ہے

Marfat.com

کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محجوب نہیں ہے۔ فرمایا، جب وہ اس کو مانگے اور اس سے کچھ نہ مانگے۔ جب وہ اس کو چاہے اور اس سے کچھ نہ چاہے اور اس پر کسی چیز کو پسند نہ کرے اگر چہ وہ اس کے لیے آگ کا ہی انتخاب کیوں نہ کرے۔ اور ہر وہ شخص جس کے دل میں اس بادشاہ کی ہیبت و محبت کی آگ اور اس کی صحبت اور ساتھ کا اُنس نہیں تو وہ محجوب ہے اور فرمایا کہ تجھے معرفت میں سے یہی چیز کافی ہے کہ تو یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے آگاہ ہے اور عبادت میں سے تجھے یہی کافی ہے کہ تو یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے بے نیاز ہے، اور محبت میں سے یہ بات ہی کافی ہے کہ اس کی محبت تیری محبت سے آگے ہے، اور ذکر میں سے یہ چیز کہ اس کا ذکر تیرے ذکر سے متقدم ہے، اور جب دل ہیبت کی بساط پر بیٹھ جائیں تو ان میں سے خواہشات ختم ہو جاتی ہیں، اور جب وہ معرفت کی بساط پر آ جائیں تو ان سے غفلت ختم ہو جاتی ہے، اور جب وہ اللہ ذوالجلال کی یکتا ذات کے لیے فردانیت اور وحدانیت کی سچی نشست پر آ جائیں تو یہی سچائی اور عزت کا مقام ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

حسد کی تباہ کاریاں

لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا
وَكُوْنُوْا اِخْوَانًا كَمَا اَمَرَكُمُ اللّٰهُ تَعَالٰى (بخاری)

ترجمہ: ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور نہ ہی کسی سے بغض رکھو اور نہ تجسس میں مبتلا ہو اور جیسا تم کو اللہ نے حکم دیا ہے بھائی بھائی بن جاؤ۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ عبدالملک بن حسین حربوئیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو مطیع محمد بن عبدالواحد ادیبؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر عبداللہ بن احمد بن عباس باطرقائیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سلیم بن احمد طبرائیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسحاق بن ابراہیم دہریؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالرزاقؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں معمرؒ نے خبر دی، وہ زہریؒ سے اور وہ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔

ابلیسی اوصاف سے علیحدگی کا حکم

یہ حدیث شریف معرفت باللہ کے عجیب اسرار اپنے ضمن میں لیتی ہے۔ اس میں ابلیسی وصف حسد سے علیحدگی کا حکم دیا گیا ہے، پھر نفسانی صفت یعنی اللہ کی رضا کے علاوہ کسی کے لیے بغض رکھنا اس سے علیحدہ ہونے کا حکم دیا۔

درسِ اخوت

پھر گھٹیا صفت سے علیحدہ ہونے کا حکم دیا اور یہ تجسّس ہے۔ پھر صفائی اور پاکیزگی کے درجات مکمل ہونے کے بعد انسان کو اپنے اور اپنے بھائیوں کے مابین فرقہ بندی سے باز رہنے کا حکم دیا اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔ جب بندے میں یہ خصائل درجہ کمال تک پہنچ جاتے ہیں تو اس کا معرفت باللہ کا معاملہ بھی مضبوط ہو جاتا ہے۔ اور اسی راز میں سیّدنا علی المرتضیٰ کا یہ قول ہے کہ ''جس نے اپنے نفس کو پہچانا تحقیق اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔''

تقربِ اللہ

اے میرے بیٹے! جان رکھو کہ بندہ اللہ اور مخلوق کے درمیان ہوتا ہے جب وہ مخلوق کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو حق سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور متروک و محروم ہو جاتا ہے اور اگر مخلوق کی بجائے اللہ کی طرف متوجہ ہو تو اللہ کے قریب ہو جاتا ہے اور اس کا قرب مل جاتا ہے۔

Marfat.com

غیرتِ خدا

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو اس کے قرب اور محبت کے برابر اس پر غیرت کرتے ہیں اور کسی غیر کی طرف اس کا التفات برداشت نہیں ہوتا۔ پس اگر وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف دیکھتا ہے تو اللہ اسی چیز کے ذریعے اسے عذاب دیتے ہیں اور اس چیز کو اس کے لیے وبال بنا دیتے ہیں۔

ابلیس کی مثال

کیا تم نہیں دیکھتے کہ ابلیس نے اپنے آپ کی طرف دیکھا اور آدمؑ کے بارے میں کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس پر لعنت کی اور اسے دھتکار دیا۔

فرعون کی مثال

اور اسی طرح فرعون نے اپنی بادشاہت کی طرف دیکھا اور کہا کہ کیا مصر کی بادشاہت میرے لیے نہیں۔ تو اللہ نے اسے غرق کر دیا۔

قارون کی کہانی

اور قارون نے اپنی دولت کی طرف دیکھا اور یہ کہا کہ یہ مال تو مجھے میرے علم کی بدولت ملا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اسے اس کے محلات سمیت زمین میں دھنسا دیا۔

تمثیلِ ملائک

اور اسی طرح فرشتے کہ انہوں نے اپنی تسبیح و تقدیس کی طرف دیکھا جب وہ یہ کہنے لگے کہ ہم تیری تسبیح اور پاکیزگی بیان کرتے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انہیں آدم علیہ السّلام کے آگے سجدہ کرنے سے آزمائش میں ڈال دیا۔

Marfat.com

لفظ "میں" کا فلسفہ

اسی طرح جو بھی کہتا ہے کہ "میں"، تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہیں بلکہ "میں"۔ پھر اس شخص کو سب سے گھٹیا درجوں میں ڈال دیتے ہیں۔ اور ہر وہ شخص جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تو ہی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بلند درجات عطا کرتے ہیں۔

التفات کی اقسام

اور التفات کی دو اقسام ہیں:

۱۔ آنکھ کا متوجہ ہونا۔

۲۔ دل کا متوجہ ہونا۔

آنکھ کے التفات کی امثال

آنکھ کے التفات کی مثال تو وہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ سے فرمایا:

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖ (طٰہٰ:۱۳۱)

ترجمہ: اور جو ہم نے ان کو فائدہ پہنچایا تو آپ اس کی طرف اپنی نگاہیں دراز نہ کریں۔

پھر آپ پر احسان کیا کہ آپ ﷺ کو اس چیز سے بچالیا۔ جیسا کہ فرمایا:

وَلَوْلَآ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَيْهِمْ شَيْـًٔا قَلِيْلًا (الاسراء:۷۴)

ترجمہ: اور اگر ہم آپ کو ثابت قدم نہ رکھتے تو آپ تھوڑا سا ان کی طرف مائل ہو جاتے۔

ترکِ التفات پر تعریف

پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے علاوہ دوسروں کی طرف التفات کے ترک کرنے پر اس انداز میں آپ کی تعریف کی:

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى (النجم:۱۷)

ترجمہ: نہ تو اس کی نظر ٹیڑھی ہوئی اور نہ اس نے سرکشی کی۔

Marfat.com

ترکِ التفات پر انعام

پھر سب کچھ ترک کرنے پر یہ عنایت کی آپ سے سارے حجاب اُٹھا لیے۔ یہاں تک کہ آپ نے وہ کچھ دیکھا کہ جو بھی دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى (النجم:۱۳)

ترجمہ: اور اس نے اس کو دوسری مرتبہ دیکھا۔

حضرت موسیٰؑ کی پکار اور فرمانِ الٰہی

اور موسیٰ علیہ السلام نے پکارا کہ:

قَالَ رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْکَ (الاعراف:۱۴۳)

ترجمہ: موسیٰ نے کہا کہ اے میرے رب! مجھے اپنی زیارت کرا، میں تجھے دیکھوں گا۔

تو اللہ نے فرمایا، اس پہاڑ کی طرف دیکھو اور میرے علاوہ کسی اور کو دیکھنے کے بعد تم ہرگز مجھے نہ دیکھ سکو گے۔

لاتعلقی کا سبب

عارفین میں سے ایک شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ اس کو کسی نے آواز دی۔ اس کے دل میں اس کی طرف متوجہ ہونے کے بارے میں خیال آیا کہ اس نے غیب سے ایک آواز سنی، جو کہہ رہا تھا کہ جو ہمارے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوا اس کا ہم سے کوئی تعلق نہیں۔

اغیار کی طرف رجوع کے انجام

اور بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دوسرا شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ اس نے ایک عورت کو دیکھا۔ اس شخص کے دل میں اس کے بارے میں خواہش ابھری کہ اچانک اس کی آنکھ پھوٹ گئی۔ پھر آواز آئی کہ تو نے اپنی آنکھ سے کسی غیر کی طرف دیکھا تو ہم نے اسے پھوڑ دیا اور اگر تیرے دل میں ہمارے علاوہ کسی کا خیال آتا تو ہم اسے گرم لوہے سے داغ دیتے۔ اور ذوالنون مصریؒ

Marfat.com

فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی توحید میں بھی اپنے نفس کی طرف دیکھتا ہے تو یہ توحید بھی اسے آگ سے نجات نہ دلا سکے گی۔ اور جو اپنی نماز میں کسی اور طرف متوجہ ہوتا ہے تو تحقیق وہ نمازی کے درجے سے گر جاتا ہے۔ اور جو اس کے وقت میں اپنے وقت کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اس کا وقت ضائع ہو جاتا ہے جبکہ اسے اس بات کا ادراک بھی نہیں ہوتا۔

اعراضِ خداوندی کی سزا

حدیث میں ہے کہ جب بندہ نماز میں کسی کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے میرے بندے! کیا تو اسکی طرف متوجہ ہو رہا ہے جو تیرے لیے مجھ سے بہتر ہے؟ میری طرف آ اور مجھ سے اعراض نہ کر، اگر تو ایسا کرے گا تو میں تجھ سے منہ پھیر لوں گا۔

حضورِ اکرم ﷺ کی شانِ بے نیازی

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس دنیا کے خزانوں کی چابیاں لے کر آئے لیکن میں نہ تو ان کی طرف متوجہ ہوا اور نہ انہیں قبول کیا۔ اور کسی سے پوچھا گیا کہ آپ نے صبح کیسے کی؟ جواب دیا، میں نے اس حال میں صبح کی کہ اس نے دونوں جہان مجھ سے روک دیئے اور مجھے اس بات سے روک دیا کہ میں ان کی طرف دیکھوں۔

خدا کی شانِ غیوری

عارف سقطیؒ فرماتے ہیں کہ میں تین سال تک اپنے ایک دوست کو ڈھونڈتا رہا لیکن کامیاب نہ ہو سکا۔ ایک دن میں کسی پہاڑ کے دامن میں سے گزر رہا تھا کہ وہ دوست ایک چٹان پر کھڑا تھا۔ میں نے قریب ہو کر اس کا دامن پکڑ لیا۔ وہ مجھ سے کہنے لگا کہ مجھ سے دور ہو جاؤ۔ کیونکہ حق تعالیٰ بہت غیور ہیں۔ وہ یہ نہیں دیکھے گا کہ تو کسی غیر سے مانوس ہو، پس تو اس کی نگاہوں سے گر جائے گا۔

Marfat.com

رابعہ بصریہؒ اور ایک عاشق

بیان کیا جاتا ہے کہ رابعہؒ مکے کے راستے میں تھیں کہ ایک شخص ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ اے خاتون! میرا سب کچھ تجھ پر فدا ہے۔ آپ نے فرمایا، اگر تو اپنی بات میں سچا ہے تو ساری توجہ تیری طرف ہی ہے۔ ہاں مگر میری بہن جو مجھ سے بھی خوبصورت ہے، وہ تیرے پیچھے ہے۔ تو وہ بندہ اس طرف متوجہ ہوا کہ رابعہؒ نے اس کے چہرے پر تھپڑ رسید کیا اور کہا کہ جھوٹے! مجھ سے دور ہو جا۔ ہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور پھر دوسروں کی طرف بھی دیکھتے ہو۔ میں نے تجھے دور سے دیکھا تو میں نے کہا کہ میں نے جاننے والے کو پالیا ہے۔ جب میں نے تجھ سے بات کی تو یہی کہا، لیکن جب میں نے تجھے آزمایا تو تجھے جھوٹا پایا۔ میں نے تجھ میں عارفین کی صفائی اور خلوص نہیں دیکھا اور نہ ہی عشق کرنے والوں کا طریقہ اور ان کی حفاظت۔ پس وہ آدمی چیخنے لگا اور اپنے سر پر مٹی ڈالنا شروع ہو گیا اور کہنے لگا، میں نے مخلوق کے ساتھ محبت کا دعویٰ کیا اور اس سے منہ پھیرا تو میرے چہرے پر تھپڑ آ لگا۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ خالق سے محبت کا دعویٰ کروں اور اس سے اپنا دل پھیرلوں تو کہیں یہ تھپڑ میرے دل پر نہ آ لگے۔

دل کا التفات

جہاں تک دل کے التفات کا تعلق ہے تو بیان کیا جاتا ہے کہ فتح بن سعید موصلی کا ایک بچہ تھا۔ ایک دن انہوں نے اسے گلے سے لگایا اور بوسہ دیا۔ کہ ایک اچانک آواز آئی، اے فتح! ہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو اور دل میں غیروں کی محبت بھی رکھتے ہو۔

رباح بن عمرو قیسیؒ کا واقعہ

رابعہ بصریہؒ نے رباح بن عمرو قیسیؒ کی طرف دیکھا کہ وہ اپنے کسی بچے کو چوم رہے تھے۔ رابعہؒ فرمانے لگیں، کیا تم اس سے محبت کرتے ہو؟ کہنے لگے، ہاں۔ رابعہ نے کہا کہ میرا خیال نہیں تھا کہ تمہارے دل میں غیر کی محبت کے لیے تھوڑی سی جگہ بھی خالی ہوگی۔ یہ سن کر قیسیؒ شدید گھبراہٹ کا شکار ہو گئے، یہاں تک کہ ان پہ غشی طاری ہو گئی۔ پس جب انہیں کچھ افاقہ ہوا تو وہ

Marfat.com

اپنے چہرے سے پسینہ صاف کرنے لگ گئے۔

محبتِ خداوندی سے لبریز فرمانِ رسالت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ''اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابوبکر کو اپنا خلیل بناتا لیکن میرا دوست اور خلیل تو اللہ ہے۔''

حضرت داؤدؑ اور صاحبِ خردمند کا واقعہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام کسی سفر میں جارہے تھے کہ ایک آدمی سے ان کا آمنا سامنا ہوا۔ تو وہ کہنے لگا کہ آپؑ کہاں جارہے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا، میں لوگوں سے بیزار ہو گیا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اُنس کی مدد سے اپنی تنہائی اور وحشت ختم کرنا چاہتا ہوں۔ وہ شخص کہنے لگا کہ یہ سب کچھ آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ حضرت داؤد علیہ السلام بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ جب ہوش آیا تو کہنے لگے کہ جس طرح تو نے مجھے خبردار اور آگاہ کیا اللہ تجھے بھی خبردار کرے۔

صنم آشنا دل کی اوقات

اور اہلِ معارف میں سے کسی نے کہا ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے بچھڑے کو سجدہ کیا اللہ کو سجدہ کرنے کے بعد، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے سر کاٹنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہ سر جس نے مجھے سجدہ کیا پھر اس کے بعد کسی اور کے آگے جھکا تو ایسا سر میرے لائق نہیں۔ تو یہی حال دل کا ہے۔

الحب للہ والبغض للہ

اور ہم تک پہنچا ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے وہ کچھ ملا ہے جو لوگوں کو دیا گیا ہے اور وہ بھی جو انہیں نہیں دیا گیا اور میں نے اس چیز کا ارادہ کیا جس کا لوگوں نے ارادہ کیا اور اس چیز کا بھی جس کا انہوں نے ارادہ نہیں کیا۔ تو میں نے تمام اشیاء کو اللہ کے لیے پایا اور تمام امور

Marfat.com

بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور دونوں جہان اور ان میں موجود تمام چیزوں کا حاصل بھی اللہ کے لیے ہی ہے۔ تو جو شخص اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو یہ چیز اس کے لیے جائز نہیں کہ اس کے دل میں اس کے علاوہ کسی اور کی محبت ہو۔ رابعہ بصریہؒ فرماتی ہیں کہ:

یا حبیب القلوب من لی سواکا
أرحم الیوم مذنبا قد اتاکا
یا حبیبی وصفوتی ورجائی
کذب القلب ان احب سواکا
یا انیسی ومنیتی و مرادی
طال شوقی متی یکون لقاکا

ترجمہ: اے دلوں کے حبیب! تیرے علاوہ میرا کون ہے۔ تیرے پاس میں گناہگار آئی ہوں آج مجھ پر رحم کر۔ اے میرے محبوب اور میری امید! اگر تیرے علاوہ کسی سے محبت کرے تو یہ دل جھوٹا ہو۔ اے میرے مونس و غم خوار! میری آرزو، میری مراد، میرا شوق بڑھتا جا رہا ہے کہ میری تجھ سے ملاقات کب ہوگی۔

Marfat.com

Marfat.com

تعلیم و تدریس قرآن حکیم

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری)

ترجمہ: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ الکبیر جناب قاضی ابوالفضل علی واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسین عاصم بن حسن بن صغریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوعمر عبدالواحد بن محمدؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں مہدی بن اسماعیل بن محمد صفارؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن عبداللہ منادیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شبابہ بن سوارؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شعبہ بن علقمہ بن مزیدؒ نے خبر دی، وہ سعید بن عبیدہؒ سے، وہ ابوعبدالرحمٰن سلمیؒ سے اور وہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔

بہتری اور بھلائی کا راز

یہ حدیث شریف اس بات کا فائدہ دیتی ہے کہ بہتری اور بھلائی اس شخص کے لیے ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے کیونکہ قرآن مجید میں مکمل حکمتیں، پوشیدہ راز، بلند شان ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کی وہ بڑی رسّی ہے جس کے ذریعے ہدایت پانے والے ہدایت پاتے ہیں اور واصلین وصل کے مقام تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔

دائمی معجزہ

یہی رسول اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اخلاق، اللہ جل جلالہٗ کا دروازہ دائمی معجزہ ہے اور وہ معجزہ نور ہے جو چھپتا ہے اور اسی سے عارفین کی ارواح معرفت کے اسرار حاصل کرتی ہیں اور جو معرفت اس کی طرف نہیں لوٹتی وہ ضلالت اور جھوٹ کے سوا کچھ نہیں ہے۔

علمِ قرآن ملکوتی اسرار کا ذریعہ

جب بندہ قرآن حکیم کے علم میں پختگی حاصل کر لیتا ہے۔ اس وقت وہ عارف کے مرتبے تک پہنچ جاتا ہے اور اس کے لیے ربانی اور ملکوتی اسرار کھل جاتے ہیں۔ اور جب وہ معرفت کے مقام پر پہنچ جاتا ہے تو وہ اس ذات کی طرف مشتاق ہوتا ہے اور اسی کے غم میں بے چین رہتا ہے۔

Marfat.com

اور اللہ کے بارے میں ہر طریقے اور ذریعے سے زیادہ علم حاصل کرنا چاہتا ہے اور سارے طریقے اور فنون قرآن میں موجود ہیں۔

حق کے ساتھی

• اور عارفین تو وہ پختہ علم والے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے اسی کی طرف ان کی ہمتیں چلتی ہیں اور اسی سے وہ جاری ہوتی ہیں اور اسی سے وہ محبت کرتے ہیں اور اسی سے سب کچھ حاصل کرتے ہیں۔ اسی لیے ان کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ حق کے ساتھی ہیں اور اسی راز کے سبب وہ حق اور باطل میں تفریق کرتے ہیں۔

اللہ کی مہلت اور ڈھیل

اے میرے بیٹے! جان رکھو کہ بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے دشمنوں کو اپنے اولیاء اور برگزیدہ بندوں کے لباس سے آراستہ کرتا ہے اور وہ اپنے خلوص سے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور اپنے آپ کو اہل ولایت میں سے خیال کرتے ہیں، تو یہ اللہ کی طرف سے ان کے لیے ڈھیل ہوتی ہے۔ اور بعض اوقات وہ ان کو عزت جاہ وجلال حکومت اور لوگوں میں مرتبہ سے مزین کرتا ہے جس سے وہ لوگوں کی تعریف وتوصیف سے دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور وہ اہل فضل میں شمار ہوتے ہیں تو یہ بھی ان کو ڈھیل ہی ملی ہوتی ہے۔ اور اسی طرح کبھی ان کو حکمت کی باریکیوں سے مزین کرتا ہے اور وہ فصاحت وبلاغت کے دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی ذہانت اور مہارت کو بھی کامل سمجھتے ہیں اور یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ ہر چیز کے بارے میں جانتے ہیں تو یہ بھی اس استدراج سے ہے۔ اور بعض اوقات اللہ تعالیٰ انہیں نعمتوں سے مزین کرتا ہے اور انہیں مختلف قسم کی نعمتوں میں ڈبو دیتا ہے جس سے وہ اپنی خوبصورتی اور عمدہ زندگی کے دھوکے میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرف سے ہر چیز میسر ہے تو یہ بھی مہلت اور استدراج ہے اور ان کو اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک حقیقت کی طرف لوٹا نہ دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ (القلم:۴۴)

ترجمہ: ہم ان کے پاس ایسے مقام سے آئیں گے جس کو وہ جانتے بھی نہیں۔

Marfat.com

مریدین کی زندگی اور حالت

پس یہی وہ چیز ہے جس نے مریدین کی زندگی کو مکدر کر رکھا ہے حتیٰ کہ وہ ہمیشہ غم کی حالت میں رہتے ہیں، ان کی رنگت زرد پڑ جاتی ہے، ان کے نفوس پگھل جاتے ہیں، ان کی عقلیں مدہوش ہو جاتی ہے، ان کے دل پرواز کر جاتے ہیں، وہ مخلوق سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ اور ہر صاحب عقل و معرفت کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے مولیٰ سے ڈرے جس طرح اللہ نے اس آیت میں اپنے آپ سے ڈرایا ہے:

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ (آل عمران:۳۰)

ترجمہ: اور اللہ تمہیں اپنے آپ سے ڈراتا ہے۔

اور جیسا کہ ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا:

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ (البقرۃ:۲۳۵)

ترجمہ: اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے دلوں میں موجود سب کچھ جانتا ہے سو اس سے ڈرو۔

مومن کا اضطراب اور رحمتِ الٰہی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا اضطراب ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی اس کا خوف ختم ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ جہنم کے پل سے بھی گزر جاتا ہے۔

خدا کی بے نیازیاں

مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تدبیر کو بربادی میں، دھوکے کو لطف میں، انصاف کو اپنے کرم میں، علیحدگی کو مختلف نعمتوں میں چھپا رکھا ہے۔ پس بندے کو چاہیے کہ وہ اپنے عمدہ اوقات اور نیکیوں کی کثرت پر بھروسہ نہ کرے۔ بس کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جنہیں تم مریدوں کے روپ میں دیکھتے ہو جبکہ وہ اللہ کے نزدیک دھتکارے ہوؤں میں سے ہوئے ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کبھی اپنے دشمن کو اپنے اولیاء کا لباس پہنا دیتے ہیں پھر اس کو آخری حالت میں دوری کی طرف لوٹا دیتے ہیں اور کبھی اپنے ولی کو اپنے دشمن کا لبادہ اوڑھا دیتے ہیں پھر اس کو اپنے کرم کی

Marfat.com

حقیقت کی طرف لوٹا دیتے ہیں۔ کیونکہ وہی ابتداء کرتا ہے اور وہی واپس لوٹاتا ہے یعنی وہ اپنے اولیاء میں اپنے دشمنوں کی صفات کی ابتداء کرتا ہے اور دشمنوں میں اولیاء کی۔ پھر ان کو حقیقت کی طرف واپس لوٹا دیتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اہل عدل پر اپنے فضل کا اظہار کرتے ہوئے اور کبھی اہل فضل پر اپنے عدل کو ظاہر کرتے ہوئے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے ابلیس کو اپنی عصمت اور حفاظت سے مزیّن کیا جبکہ اس کا ملعونوں میں سے ہونا اس کے علم میں پہلے سے تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس چیز پر پردہ ڈال کر رکھا یہاں تک کہ بوقت انجام اس کے معاملے کو ظاہر کیا۔ اور اسی طرح بلعام بن باعوراء کو اپنی ولایت سے مزیّن کیا جبکہ وہ اللہ کے نزدیک اہل سخط اور مغضوب لوگوں میں سے تھا۔ اور قارون کو اپنی نعمتوں کے سمندر میں غرق کیا جبکہ وہ بھی اللہ کے نزدیک ناپسندیدہ لوگوں میں سے تھا۔

چار چیزوں کے دھوکے سے بچاؤ

اللہ تعالیٰ کے بارے میں تجھے چار چیزیں دھوکہ میں نہ ڈال دیں۔ جو تم جانتے ہو اس کا اپنے لیے اظہار۔ جو تو نے عمل کیا ہے اس پر پردہ۔ جس چیز کا تو شکر ادا نہیں کرتا اس میں اپنے لیے زیادتی طلب کرنا۔ اور تجھے وہ چیز عطا کرنا جس کا تو نے سوال نہیں کیا کیونکہ کبھی کبھی اللہ تعالیٰ اس چیز کے ساتھ تجھے خبردار کرنے یا ڈھیل دینے کا ارادہ کرتا ہے۔

ربوبیتِ الٰہی کے مشاہدے کا انعام

یوسف بن حسینؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص بندگی کے وقت رب کی ربوبیت کی کاریگری کا مشاہدہ کرتا ہے تو اس کا تعلق اپنے نفس سے ختم ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب کے ساتھ اپنا تعلق مضبوط کر لیتا ہے اور اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دیتا ہے۔ پس اس وقت استدراج کی آفات سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

پاکدامن لوگوں کو تنبیہ

یحییٰ معاذؒ فرمایا کرتے تھے کہ اے پاکدامن لوگوں کی جماعت! دھوکے میں مت مبتلا ہو کیونکہ اس کے ساتھ تو انتقام کی آفات ہیں۔ نہ ہی وقت کے دھوکے میں آؤ کیونکہ اس میں بھی

Marfat.com

مصائب ہیں۔ اور نہ ہی بندگی کی صفات اور خوبیوں کے دھوکے میں آؤ کیونکہ اس میں ربوبیت کی فراموشی ہے۔ اور معاملہ تو وہ ہے جیسا کہ فرمایا کہ اے وہ شخص کہ جس کو احسان کے ذریعے مہلت دی گئی ہے اور اے وہ شخص جو اپنی تعریف سے مغرور ہوا اور اے وہ شخص جو دی گئی نعمتوں کے باعث آزمائش میں ہے اور وہ شخص کہ جو اپنے اوپر پردے کی وجہ سے ہلاک ہو رہا ہے۔

استدراج کی مختلف حالتیں

پس جس شخص کا حق کے ساتھ تعلق میں اس کے ظاہر اور باطن میں فرق ہو تو شک اس کے یقین پر غالب آ جاتا ہے اور اگر اس کی ظاہری حالت اہل یقین کے اوصاف پر دلالت کر رہی ہو اور ظاہری حرکات سے باطن کے انوار کا فقدان نظر آ رہا ہو اور استدراج کی آفات سے غافل ہو کہ بندگی کا خلوص نہ ہو تو پس وہ اس قابل نہیں کہ اس پر اعتماد کیا جا سکے اور نہ ہی چھوڑا جا سکتا ہے کہ وہ مایوس ہو جائے اور گناہگاروں کا استدراج اصل میں اس کی طرف مائل ہونا ہے۔ اور اس پر اصرار اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سے اعراض ہے اور اہل علم کا استدراج مخلوق میں جاہ و منزلت طلب کرنا ہے اور اہل اجتہاد کا استدراج کثرت کی طلب اور تعجب ہے اور مریدین کا استدراج عنایات اور کرامات کا ظہور ہے اور ان کی طرف سکونت ہے۔ اور اہل معرفت کا استدراج معروف کو چھوڑ کر صرف معرفت کے ساتھ ہی بے نیاز ہونا ہے یہاں تک کہ وہ اس معرفت کی کوئی حد مقرر کر لیتے ہیں اور وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ اس پر قادر ہیں۔ پس جو شخص جتنا بلند مرتبہ ہوگا اس کا استدراج بھی اتنا ہی بڑا اور مشکل ہوگا۔ کتنے ہی اللہ کے لیے نصیحت کرنے والے ایسے ہیں جو اللہ کو بھول جاتے ہیں اور کتنے ایسے ہیں جو اللہ سے ڈراتے ہیں لیکن خود اس کی نافرمانی کی جرأت کرتے ہیں۔ کتنے اللہ کی طرف دعوت دینے والے اللہ سے دور ہوتے ہیں اور کتنے ہی اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں لیکن اس کی آیات سے انحراف کرتے ہیں۔

نیکی کا گھمنڈ ہلاکت کا سبب

اور ابو سعید خرازؒ کہتے ہیں کہ اگر تو دنیا کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کے ترک کرنے پر فخر کرتا تو فخر کرنا اس کو روکنے سے زیادہ بڑی چیز ہے اور اگر تو اپنے نفس کے عیوب سے کنارہ کشی اختیار کرتا اور

Marfat.com

یہ چیز تجھے اچھی بھی لگتی تو یہ تعجب اور اچھا لگنا زیادہ بڑا عیب ہے۔ اور اگر تو کوشش کرتا اور اپنا تعلق اپنی کوشش سے ہی جوڑے رکھتا تو تیرا یہ تعلق تیرے لیے زیادہ راحت کا باعث ہوتا اور اگر تو ڈرتا اور اپنے خوف کے باعث تو بے خوف ہو جاتا ہے تو یہ بے خوفی اس خوف سے زیادہ بڑی چیز ہے۔

معرفت کے کھونے کا سبب

پھر فرمایا، قرب کو زیادہ قریب دیکھنا زیادہ دوری کے قریب ہے اور مانوسیت کا خیال رکھنا ہی سب سے بڑی وحشت اور تنہائی ہے اور ذکر کے وقت ذکر کا خیال رکھنا سب سے شدید نسیان ہے۔ معرفت کے باب میں اس چیز کو مدنظر رکھنا اصل میں معرفت کو کھو دیتا ہے۔

پانا کھونے کے اور کھونا پانے کے مترادف

اہلِ معرفت میں سے کسی نے کہا ہے کہ جب بھی میں نے یہ سمجھا کہ میں نے کچھ حاصل کر لیا تو حقیقت میں مَیں نے اس وقت کچھ نہ کچھ کھو دیا ہوتا ہے۔ اور جب میرا خیال یہ ہوتا ہے کہ میں نے کوئی چیز کھو دی ہے تو اس وقت میں نے کچھ نہ کچھ پایا ہوتا ہے۔ اے اللہ! اگر میں تجھ سے کنارہ کشی کروں تو مجھے بلا لینا اور اگر میں تیرا مطالبہ کروں تو مجھے دور پھینک دینا۔ تیرے ساتھ رہتے ہوئے قرار نہیں اور تیرے علاوہ کسی کے ساتھ انسیت نہیں ہے، پس تجھ سے ہی مدد کا طلب گار ہوں۔

سب سے بڑا جاہل کون؟

اور ابو یعقوبؒ فرماتے ہیں اللہ کے بارے میں سب سے جاہل بندہ وہ ہے جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ معرفت کے سبب دنیا سے بے نیاز ہو گیا ہے۔

درِ محبوب پر جھکانے والے گناہ کی عظمت

اور یحییٰ بن معاذؒ نے فرمایا کہ وہ گناہ جو تجھے اللہ کے در پر جھکا دے وہ اس نیکی سے بہتر ہے جس پر تو فخر کرتا ہے۔

Marfat.com

گناہوں کو نیکی سمجھنے والے

اور فضیل اکثر روتے ہوئے بار بار یہ آیت پڑھا کرتے تھے:

وَبَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَالَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ (الزمر:۴۷)

ترجمہ: اور اللہ کی طرف سے ان کے لیے وہ کچھ ظاہر ہوا جس کے بارے میں وہ گمان بھی نہ کرتے تھے۔

اور فرماتے تھے کہ انہوں نے ایسے اعمال کیے ہوں گے جن کو وہ نیکیاں سمجھتے تھے جبکہ حقیقت میں وہ گناہ ہوں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے وہ کچھ ظاہر ہوگا جس کے بارے میں وہ سوچتے بھی نہ تھے۔

معرفت کا اصل ٹھکانہ اولیاء کے دل

صاحبزادے! معرفت ہی ٹھہرنے اور واپس لوٹنے کی جگہ ہے۔ اولیاء کے دلوں میں اس کا ٹھکانہ ہے جبکہ اعداء کے دلوں سے یہ واپس پلٹ آتی ہے، پھر آخر میں اس کو کھینچ لیا جاتا ہے۔ تو جس کو توفیق دی گئی ہے اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ اس توفیق پر اعتماد کرے اور اس کی تدبیر سے بے خوف ہو جائے۔

ڈھیل اور استدراج کی ایک صورت اچھے خواب

اور جس شخص کو تنہا چھوڑ دیا گیا ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائے۔ اور بعض دفعہ ایک آدمی دوسرے آدمی کے لیے اچھے خواب دیکھتا ہے جبکہ یہ چیز تو اللہ کی طرف سے ڈھیل اور استدراج ہوتی ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ اہل شام میں سے ایک آدمی علاء بن زیاد کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ جنت میں ہیں۔ آپ نے وہ محفل چھوڑی اور رونا شروع کر دیا اور فرمانے لگے کہ شاید اس سے اللہ کی مراد کچھ اور ہے۔

علم و عمل کی کثرت کا دھوکہ

کہا جاتا ہے کہ استدراج کی حقیقت حق کو بھلانا ہے اور اس سے بے نیاز ہونا ہے اور اس کو چھوڑ

Marfat.com

کر دوسروں کی طرف متوجہ ہونا ہے۔ جو شخص علم وعمل کی کثرت کے دھوکے میں مبتلا رہتا ہے وہ معرفت کی حقیقت کو نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ ابلیس فرشتوں کا استاد تھا لیکن بعد میں جب اس نے اپنی ذات اور عبادت کی طرف دیکھا اور اللہ کے حکم کو ترک کیا تو دھتکارے ہوئے لعنت زدہ لوگوں میں سے ہوگیا۔

پابندئ وقت اور خلوصِ حال کے دھوکے سے بچاؤ

اوقات کی پابندی اور حالات کے خلوص کے دھوکے میں آنے سے بچو کیونکہ برصیص اور بلعام اپنے زمانے کے سب سے بڑے عبادت گزار تھے اور سب سے اچھے حال میں تھے جبکہ آخر میں وہ دونوں نفسانی خواہشات کی طرف مائل ہوگئے تو دنیا اور آخرت میں رسوا ہوگئے۔

حرمت اور پیروی کے بغیر صحبت بے سود

حرمت اور پیروی کے بغیر صالحین اور زاہدین کی صحبت کے دھوکے میں بھی نہ آؤ۔ اگر یہ صحبت فائدہ مند ہوتی تو یہ حضرت نوحؑ اور حضرت لوطؑ کی بیویوں کو ضرور نفع دیتی۔ اور دھوکے میں مبتلا ہونا بھی استدراج کے درجات میں سے ایک درجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا (فاطر:۵)

ترجمہ: اور دنیا کی زندگی تمہیں دھوکے میں مبتلا نہ کردے۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

يٰٓاَيُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ (الانفطار:۶)

ترجمہ: اے انسان تجھے تیرے کریم رب کے معاملے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال رکھا ہے۔

شیطان کی دھوکہ لبریز چالیں

اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان کبھی زاہد کو دھوکہ دینے کے لیے اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ اے اللہ کے دوست اور اس کی مخلوق میں سے سب سے بہترین شخص! کیا تو نے نہیں دیکھا کہ یہ کرامات، یہ عطائیں، یہ قرب وانس سب تیرے رب کی طرف سے ہے۔ کیا تو نہیں

Marfat.com

جانتا کہ تیرے رب نے اہل معرفت کے کلام میں سے کیا کچھ تیری طرف الہام کیا اور مختلف انواع کے اشارات۔ تو یہ چیز صرف اہل محبت کے لیے ہی خاص ہوتی ہے، تم رب کے قریب کی حالت کی طرف نہیں دیکھتے اور جو اس کا تمہارے ساتھ کمال لطف ہے اور اگر تو قسم اٹھائے تو اللہ اسے ضرور پورا کرے گا۔ اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ فرشتے تیری حرکات و سکنات اور تیری اعلیٰ حالت کی طرف دیکھ رہے ہیں اور تو اپنے معاصرین میں فضل میں سب سے بڑھ گیا ہے اور لوگ تجھ سے کتنے بے خبر ہیں یہاں تک کہ اپنی چالوں سے اسے دھوکے میں مبتلا کر دیتا ہے۔

خدا کا جود و کرم

اگر اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحمت سے اس کا تدارک فرما دیں اور اسے اس کے دشمن کی چالوں سے آگاہ کر دیں اور اس کے طریقے اور راز کے ساتھ پناہ طلب کرتے ہوئے اس کے پاکیزہ خیموں اور شامیانوں کی طرف چڑھتا جاتا ہے، اس وقت وہ استدراج کی آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

اہلِ محبت کا استدراج سے ڈرنا

جان رکھو کہ اہل محبت کے دل ہمیشہ استدراج کے خوف سے لرزتے رہتے ہیں اور سمندر کی طرح موجزن رہتے ہیں یہاں تک اس میں موجود ہر چیز اللہ کے لیے ہو جاتی ہے۔ میں نے ایک لاٹھی پر یہ لکھا ہوا دیکھا:

هل ذنب مغفور سوى الاعراض عنه

ترجمہ: اللہ سے اعراض کے سوا ہر گناہ معاف کیا جا سکتا ہے۔

پس میں نے کہا:

ان كنت اعرضت فقد تبت عدت الى الوصل كما كنت
وليس لى جرم سوى اننى نظرت فى الحب فعوقبت

ترجمہ: اگر میں اس سے اعراض کرتا ہوں تو میں توبہ کر کے اس کے وصل کی طرف ایسے ہی لوٹ آیا ہوں جیسا اس سے پہلے تھا۔ میرا اس کے علاوہ کوئی جرم نہیں کہ میں نے محبت میں غور کیا، پس مجھے اس کی ہی سزا دی گئی ہے۔

Marfat.com

اللہ، رسول و اہل بیت کی محبت

اَحِبُّوا اللّٰهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ بِهِ مِنْ نِعَمِه ، وَاَحِبُّونِي لِحُبِّ اللّٰهِ، وَاَحِبُّوا اَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي (ترمذی)

ترجمہ: اللہ سے محبت کرو کیونکہ وہ اپنی نعمتوں میں سے تمہیں رزق دیتا ہے اور اللہ کی محبت کی وجہ سے میرے ساتھ محبت کرو اور میری محبت کے باعث میرے اہل بیت سے محبت کرو۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ امام فرد وقت میرے خالو ابوالمکارم منصور ربانیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں قاضی ابوالحسن محمد بن علیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن علی بن ھبۃ اللہ بن عبد السلامؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن احمد بن محمدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن بن محمد حربیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ابوعبداللہ احمد بن علیؒ نے خبر دی، وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

خلوص اور تصفیہ کا حصول

اس حدیث شریف میں صفائی، خلوص اور تصفیہ کا نظام بیان کیا گیا ہے۔ جس نے اس کو حاصل کر لیا، اس نے اس خلوص کو پالیا اور برگزیدہ بندوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔

خلوص کا ظاہر اور باطن

صاحبزادے! جان لو کہ خلوص کا ظاہر اور باطن دونوں ہوتے ہیں۔ اس کا ظاہر یہ ہے کہ تم کلی طور پر نفس مخلوق اور دنیا کی آلائشوں سے پاک اور صاف ہو اور اس کا باطن یہ ہے کہ تم مجموعی طور پر اور اپنے اعمال کا بدلہ طلب کرنے سے پاک ہو جاؤ اور اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف التفات سے بھی پرہیز کرو۔

مخلوق کا ہر راز خدا کے ہاں ظاہر ہے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنے رازوں سے بچو کیونکہ یہ اللہ کے ہاں پوشیدہ نہیں بلکہ ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ تیری وہ نئی چیز جس کا تعلق اللہ کے ساتھ ہے اسے مخلوق کے ساتھ میل جول میں بوسیدہ نہ کرو اور اللہ کے ساتھ اپنے خلوص اور دل کی صفائی کو مخلوق کی وجہ سے میلا نہ کرو۔

Marfat.com

یحییٰ بن ابی کثیرؒ کا تعریف کی مٹھاس سے پناہ مانگنا

یحییٰ بن ابی کثیرؒ فرماتے ہیں کہ میں مکہ میں داخل ہوا جہاں میرا استقبال عطاء بن ابی رباحؒ نے کیا۔ انہوں نے مجھے سلام کیا، پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگے کہ تم مجھ سے علم کے بارے میں سوال کرتے ہو جبکہ تم میں یحییٰ بن ابی کثیرؒ موجود ہیں۔ یحییٰؒ فرماتے ہیں کہ میں چالیس دن تک بڑی عاجزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا کہ وہ اس بات کی مٹھاس میرے دل سے نکال دے۔

مضبوط اور نرم دل مقبولِ بارگاہِ الٰہی

روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین پر اللہ کے برتن دل ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ان برتنوں میں سے صاف، مضبوط اور نرم برتن سب سے زیادہ پسند ہیں۔ مفہوم اس کا یہ ہے کہ مراقبہ کے وقت دلِ اللہ کے لیے صاف ہوں اور بات کرتے وقت اللہ کے دین میں مضبوط ہوں اور اپنے بھائیوں کے لیے نرم ہوں۔

حضرت مریمؑ اور ایک آواز

یوسف بن حسینؒ فرماتے ہیں کہ جب حضرت مریم علیہا السلام کے دل میں اپنے بیٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت جاگی تو انہوں نے ایک آواز سنی کہ جب تک تیرا عمل ہمارے لیے خالص تھا تو ہم تمہیں سردی گرمی میں بغیر کسی واسطے اور سختی کے اور مشقت کے رزق عطا کرتے تھے۔ پس جب تو اپنے عمل کا محور ہمارے علاوہ کسی اور کو بنا دیا ہے تو تمہیں رزق مشقت کے بعد ہی ملے گا۔ اور یہی اللہ تعالیٰ کا وہ ارشاد ہے۔

وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ (مریم:۲۵)

ترجمہ: اور اس کھجور کے تنے کو اپنی طرف ہلاؤ۔

عبادت میں بے توجہگی کا انجام

ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جان رکھو کہ جب عبادت کے وقت بندہ خالصتاً

Marfat.com

رب کی طرف متوجہ نہیں ہوتا تو وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہوتا جاتا ہے جبکہ اسے اس کا ادراک بھی نہیں ہوتا۔ جو شخص اپنے ظاہری معاملہ میں خلوص کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے باطن کے معاملہ میں اسے خلوص اور دل کی صفائی عطا کر دیتے ہیں اور اس بات کا مطلب کہ وہ اللہ سے کٹ جاتا ہے جبکہ اسے پتہ بھی نہیں چلتا۔

ظاہری معاملہ میں خلوص کا ثمر

بایزیدؒ کا یہ قول ہے کہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ حال تک پہنچ رہا ہے تو حقیقت میں وہ حال سے دور ہو جاتا ہے۔ اور جو حال کے ساتھ اُنس طلب کرتا ہے تو وہ حال کی وجہ سے ہی تنہائی اور وحشت کا شکار ہو جاتا ہے۔

حال کی خواہش، حال سے دوری کا سبب

ابو محمد حریریؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے برگزیدہ اور محبوب بندوں پر یہ چیز لازم کر دی ہے کہ جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوں تو بندگی کا طوق ان کی گردنوں میں ہو۔

غیر سے رغبت عمر کا ضیاع

سچ بات جو میں کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جو شخص اللہ کے علاوہ کسی دوسرے کے ساتھ مشغول رہا تو اس نے اپنی ساری عمر ضائع کر دی اور اس کا خلوص بھی ختم ہو گیا۔ اور جو خلوص چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی خواہشات پر اللہ تعالیٰ کو ترجیح دے۔

اللہ کے لیے اخلاصِ وقت کی حقیقت

کسی سے پوچھا گیا کہ اوقات کا اللہ کے لیے خالص ہونے کی حقیقت کیا ہے؟ جواب ملا، مخلوق کا خالق کے لیے عبودیت کی سچائی کے ساتھ ہر چیز کا صاف ہونا۔

Marfat.com

دل کی سختی کو ختم کرنے کے طریقے

احمد بن عاصم انطاکیؒ فرماتے ہیں کہ اگر تُو اپنے دل میں سختی محسوس کرے تو مسلسل روزے رکھو۔ پس اگر پھر بھی سختی موجود ہو تو اپنی کلام کم کر دو۔ اگر پھر بھی سختی محسوس کرو تو گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کرو اور اگر پھر بھی تمہیں دل میں سختی محسوس ہو تو اللہ ذوالجلال کے آگے عاجزی سے اور رو کر کثرت سے دعا کرو۔

علم، عمل اور اخلاص

کہا جاتا ہے کہ جہالت ساری کی ساری موت ہے مگر جس کو اللہ تعالیٰ علم عطا فرما دیں۔ اور علم حجت اور دلیل ہے مگر جس کو اللہ تعالیٰ اس علم پر عمل کی توفیق دے دیں۔ اور عمل سارے کا سارا ریزہ ریزہ اور ٹکڑے ٹکڑے ہے مگر جب خالص اللہ کے لیے ہو۔ اور اہل صفاء اور خلوص بہت بڑے خطرے پر ہیں مگر جب وہ اس چیز کو بغیر کسی عیب کے اللہ کے لیے مطیع کر دیں۔ بندے پر واجب ہے کہ وہ اپنے کھانے پینے، لباس، کلام، حرکات اور ارادوں پر غور کرے، ان میں سے گندی چیزوں کو چھوڑ دے اور صاف چیزوں کو لے لے۔ کیونکہ اوقات کا خلوص حالات کے خلوص اور صفائی پر منحصر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ (الشعراء:۸۸،۸۹)

ترجمہ: وہ دن جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ ہی اولاد ہاں مگر جو شخص سلامتی والا دل اللہ کے دربار میں لایا۔

اولیاء کا مقامِ صفا اور خلوص

ذوالنونؒ فرماتے ہیں کہ اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جو صفا اور خلوص میں اس مقام تک پہنچے ہوئے ہیں کہ ان کی فہم و فراست لوگوں کے رازوں تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ بدبختوں اور اشقیاء میں نیک اور خوش نصیب لوگوں کو پہچان لیتے ہیں۔ وہ اللہ بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنی

Marfat.com

رحمت کے ساتھ مخصوص کر دیتا ہے۔

کمزوروں کی وجہ فضیلت اور اہلِ خلوص کی عبادت میں مٹھاس

ابو عبداللہؒ سے کہا گیا کہ کمزوروں کی دوسروں پر فضیلت کس وجہ سے ہے؟ فرمایا، ان سے پردہ اٹھائے جانے کے باعث چغل خوروں کا ان پر تہمت باندھنا اور ان کے راز افشاء کرنے کے باعث۔ کہا گیا کہ کیا اہل خلوص کو عبادت کی مٹھاس بھی حاصل ہوتی ہے جواب دیا گیا، اگر تو احسان کا لحاظ کرنے سے پہلے تو ہاں، لیکن اگر عبادت کے خیال سے پہلے تو پھر نہیں۔

اہلِ صفا کی نشانیاں

کسی سے پوچھا گیا کہ آدمی کب پہچانتا ہے کہ وہ اہل صفاء میں سے ہے؟ جواب ملا کہ جب تمام گناہوں کو توبہ کے پردے میں چھپا دے اور تمام نیکیوں کو رب کے احسان کو یاد کرنے کے پردے میں چھپا دے اور اللہ کے علاوہ ہر چیز کو اللہ تعالیٰ کے پردے میں چھپا دے۔

حضرت بھلولؒ اور خلوص

بیان کیا جاتا ہے کہ بھلولؒ کبھی کسی سے کوئی چیز نہیں لیتے تھے اگرچہ وہ کتنا ہی اصرار کیوں نہ کرے۔ جب اس بارے میں پوچھا گیا تو جواب دیا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم کسی سے کچھ نہ لیں کیونکہ اس سے خلوص ختم ہو جاتا ہے۔ پوچھا گیا کہ خلوص کیا ہے؟ کہا، شوق کے پردوں کے ساتھ دل کا رب العالمین کی طرف پرواز کرنا۔

خدا کے دائمی ساتھ کے وصول کا طریقہ

کہا جاتا ہے کہ اہل صفا کے ادنیٰ ترین اوصاف میں سے دل کا اللہ کے ساتھ بغیر کسی تعلق کے رہنا ہے اور جو اپنے نفس کو فقیری، فاقہ، عاجزی اور کمزوری کے ذریعے نہیں پہچانتا وہ یقین کامل نہیں پا سکتا اور جب بندہ اللہ کے ساتھ اس طرح کا تعلق قائم کرے گویا وہ ہے ہی نہیں تو اللہ اس کے ساتھ ایسے ہو جاتے ہیں گویا ہمیشہ سے اس کے ساتھ ہیں۔

Marfat.com

اخلاص کے ایک قدم کو مبارکباد

ابو سلیمانؒ کہتے ہیں کہ مبارکباد ہے اس شخص کے لیے جس کا خالص اللہ کے لیے ایک قدم بھی درست ہو جائے۔

امام معروف کرخیؒ اور آسمانی شخص

امام معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں صحرا میں سفر کر رہا تھا اور میرے ساتھ کوئی دوسرا انسان نہیں تھا کہ اچانک آسمان سے ایک شخص اترا۔ اس نے مجھ سے سوال کیا کہ خلوص کیا ہے؟ میں نے کہا، سچی وفا۔ اس نے کہا کہ تم سچ کہتے ہو۔ پھر یہ کہتے ہوئے آسمان کی طرف چڑھنے لگا۔

يُوفُونَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُونَ (الدھر:۷)

ترجمہ: وہ لوگ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور ڈرتے رہتے ہیں۔

سچی وفا اور مقامِ ابراہیمؑ

کیا تم نہیں دیکھتے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے سچی وفا کے ساتھ ٹھوس چٹان پر پاؤں رکھا تو اللہ نے حکم دے دیا کہ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ۔

خلوص اور وفا کی حقیقت

خلوص اور وفا کی حقیقت، رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کو اپنانا، آپ کے صاحب صدق وصفا صحابہ کی اقتدا کرنا اور سب سے کٹ کر اللہ ذوالجلال سے تعلق جوڑنا۔ کہا جاتا ہے کہ خلوص کی حقیقت دل کو احسان و انعام کی بساط پر ڈالنا ہے۔ اور اپنے طریقے اور راز پر اللہ تعالیٰ کے ساتھ استقامت اختیار کرنا۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس علام الغیوب ذات کی خاطر دل کو صاف کرنا ہے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہمیشہ کی بے چینی کے ساتھ سچی فقیری اور حسن انتظار کے ساتھ اپنی پسند اور اختیار کو ترک کرنا۔ اور اس بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی کمال قدرت کے

Marfat.com

تحت ہر چیز کو فنا کر دینا اور اللہ رب العزت کی جانب ہمت اور ارادے کے شوق کے پردوں کے ساتھ پرواز۔ اور خلوص کی حقیقت کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ مختلف مراتب اور درجات میں اپنے راز اور طریقے کو اللہ کی طرف ترک کرنا اور دنیا کی منازل چھوڑ کر اللہ کی طرف فرار ہے اور یہ بھی کہ یہ نفس کے اسباب کو چھوڑ کر روح کے اسباب کی پیروی اور ربوبیت کی صفات کے تحت بشریت کی صفات کو منجمد کرنے کا نام ہے۔

Marfat.com

رزقِ حلال سے صدقہ وخیرات کی تعلیم

مَنْ تَصَدَّقَ بِعِدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَلَا يُطْعِمُهُ اِلَّا اللّٰهُ تَعَالٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ وَيُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهَا كَمَا يُرَبِّيْ اَحَدُكُمْ فَلُوَّه حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ (بخاری)

ترجمہ: جس نے اپنی حلال کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا اور وہ اسے صرف اللہ کی رضا کے لئے کھلاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے دائیں ہاتھ میں پلٹاتے ہیں اور اس صدقہ کو اس کے مالک کے لئے اس طرح بڑھاتے ہیں جس طرح تم میں سے کوئی شخص اپنے بچھیرے کو بڑھاتا اور اس کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ قاضی ابوالفضل علی واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالقاسم ھبۃ اللہ محمد الکاتبؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوطالب محمد بن محمد غیلانؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ شافعیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن غالبؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالصمد بن ورقاؒ نے بیان کیا، وہ عبداللہ بن دینارؒ سے، وہ سعیدؒ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

انفاق فی سبیل اللہ اور اخلاص

یہ حدیث شریف نیکی کے کاموں میں خرچ کرنے پر اُبھارتی ہے اور اس کے ساتھ اس میں اس انفاق میں خلوص اور اخلاص کے لزوم کی تنبیہ بھی کی گئی ہے۔ اخلاص کے بعد اس صدقہ کے قبول ہونے اور اس کے بڑھنے کی بشارت بھی دی اور یہ سب کچھ اخلاص میں بند ہے اور یہی عارفین کا نور ہے۔ کیونکہ اخلاص کے بغیر سارے اعمال ظلمت اور اندھیرا ہیں اور اس اخلاص کی بدولت ہی وہ روشن ہوتے ہیں اور اسی کے باعث عارفین کی ہمتیں اور ارادے اعمال میں اخلاص کی طرف بلند ہوتے ہیں۔ فرمایا:

اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ (الزمر:۳)

ترجمہ: خبردار! دین اللہ ہی کے لیے خالص ہے۔

سالکین کے اطوار و طرق

تصوف میں تحقیق کرنے والوں نے اپنے رازوں کو پاک اور صاف کیا، اپنے شعائر کو خوبصورت بنا دیا۔ ان کے ارادے ان کا رب ہے، ان کا اخلاق نبی اکرم علیہ السّلام کی سنت ہے، دین سے خارج ہونے والے اصحاب کے بالکل برعکس۔

Marfat.com

صوفیاءِ سو

اے صاحبزادے! جب تو ان لوگوں کی طرف دیکھے گا جو آج تصوف کا دعویٰ کرتے ہیں تو تم دیکھو گے کہ ان میں سے اکثر بے دین بدعتی اور حروری ہے اور ان میں سے اکثر جاہل اور احمق ہیں، سخت فریب اور دھوکہ دینے والے تکبر اور فخر کرنے والے اور زاہدین متقین اور اہل صدق وصفا کے بارے میں سب سے بدگمان لوگ ہیں۔

اہلِ اخلاص صوفیاء کی علامات

اور اہل صفا اور اہل اخلاص کی علامات کا بیان کرنا بہت مشکل ہے اور وہم وگمان میں آنے سے یہ علامات بہت بلند ہیں:

- صوفیاء کی علامت ہے کہ وہ اپنے اقوال افعال اور حرکات میں نفس مخلوق اور دنیا کی آفات سے صاف ہوتا ہے۔
- اور اس کا دل اللہ سے اعراض اور غیر کی طرف دیکھنے سے محفوظ ہوتا ہے۔
- اور اس کی علامات میں یہ بات بھی شامل ہے کہ وہ نفس کے ساتھ بغیر نفس کے، مخلوق کے ساتھ بغیر مخلوق کے، دل کے ساتھ بغیر دل کے اور حال کے ساتھ بغیر حال کے رہتا ہے۔
- اور اللہ کے احکام کی بساط پر ثابت قدم ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے جلال کی عظمت کے نیچے جھک کر عاجزی سے رہتا ہے، اس کو ہی کافی جانتے ہوئے غیروں سے بے نیاز رہتا ہے۔
- اس کا دل جدائی کے کوڑوں سے زخمی رہتا ہے جبکہ اس کا طریقہ اور راز داری اور محرومی کے کوڑوں سے مضروف ہوتا ہے۔
- اس کا نفس خدمت کے نور سے منور ہوتا ہے جبکہ اس کا دل محبت اور راز معرفت کے نور سے منور ہوتا ہے۔
- اس کی علامات میں یہ بھی ہے کہ اس کا دل شوق کے پروں کے ساتھ تو مائل بہ پرواز ہوتا ہے مگر اس کے اعضا طریقِ حق پر ثابت قدم ہوتے ہیں۔
- حق کے ساتھ ساتھ حق کے لیے احسن انداز میں انتظار کرتے ہوئے، انکسار کی انتہا کو پہنچتے

Marfat.com

ہوئے، ہر چیز کے ساتھ اپنے مالک کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے، اس کی سلطنت اور ملکیت سے منہ موڑتے ہوئے، اپنے اندر رب العالمین کے اُنس ومحبت کی حلاوت ہونے کے باعث مخلوق سے دور بھاگتا ہے۔

- اس کا رجوع حق کی طرف اعتماد حق پر اور اس کا سکون وقرار بھی حق کے ساتھ ہوتا ہے۔
- اس کے ساتھ ساتھ وہ حق کے علاوہ کسی اور طرف متوجہ بھی نہیں ہوتا ہے۔
- اس کا دل تنہائی پسند، بات آسمانی، علم ربانی، ہمت خدائی، زندگی روحانی، اس کی تقدیر پُرنورانی اور مفہوم میں وحدانیت ہوتی ہے۔
- اس کے تمام ارادے اپنے معبود کے ارادوں کے تابع ہوتے ہیں۔
- ظاہر اور پوشیدہ دونوں حالتوں میں اللہ کا شکر گزار ہوتا ہے تاکہ وہ ناشکری اور کفرانِ نعمت کے سمندروں میں نہ گر جائے۔
- ہر وقت اور ہر حالت میں اس کا دل اور زبان اللہ کا ذکر کرتے رہتے ہیں تاکہ وہ انسان کے صحراؤں اور جنگلوں میں نہ گم ہو جائے۔
- وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اس کا مولیٰ اسے دیکھتا ہے اور بلندی سے اس کا خیال رکھتا ہے، پس وہ اس کی عظمت کے خیال میں فنا ہونے والا اور اپنی ہر چیز کو اس کی کمال قدرت میں ختم کر دینے والا ہے۔
- اپنے رب کے احسانات کے سمندر میں غرق رہتا ہے ہر مٹھاس کے ختم ہونے کے باوجود، کیونکہ اس میں صرف اپنے رب سے تعلق کی مٹھاس ہوتی ہے۔ وہ سچائی کے ساتھ بندگی کے راستے پر ثابت قدم رہتا ہے اور اپنی بندگی کی طرف نظر بھی نہیں کرتا۔
- دل میں اللہ پر توکل ہونے کی وجہ سے اس کا دل غیر اللہ کی طرف دھیان سے فارغ ہوتا ہے۔
- اہل ایمان کے لیے عاجز ہوتا ہے۔
- حزن وغم کی بساط پر قیام پذیر ہوتا ہے یہاں تک کہ عفوودرگزر اور رضامندی کے ساتھ موت اس کو آلیتی ہے۔
- اس کی زبان اور دل ایک جیسے ہوتے ہیں جو اس کے تمام اقوال اور افعال میں اس کی

Marfat.com

تصدیق کرتی ہے۔ ایسا نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ (الصف:۲)

ترجمہ: تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔

- وہ تھوڑی نعمت پر شکر کرنے والا اور زیادہ سختی پر صبر کرنے والا ہوتا ہے۔
- اپنے رب کی رضا پر راضی رہتا ہے۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے لیے دلیل کے ساتھ دل کی حفاظت کرتا ہے۔ وہ نہ تو اللہ کے علاوہ کسی سے ڈرتا ہے اور نہ ہی کسی سے امید رکھتا ہے۔ اور صرف اللہ ہی کا ارادہ رکھتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک کے علاوہ نہ تو کوئی عزت اور نہ ہی عظمت والا ہے۔
- وہ رسول اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی سنت اور اخلاق کی پیروی کرتا ہے اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کے طریقے پر چلتا ہے۔
- انجام بد سے ڈرتا ہے۔ جب لوگ تقدیر کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں تو وہ تقدیر بنانے والے کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔ اور جب لوگ تدبیر میں مشغول ہوتے ہیں تو وہ تدبر کے ساتھ مشغول ہوتا ہے۔ وہ باحیا انداز میں خدمت کی بساط پر بیٹھا ہوتا ہے، فقر وفاقہ کی چارپائی پر تکیہ لگائے ہوتا ہے، قرب ومشاہدہ کے بالا خانوں میں جھانکتا ہے۔
- اُنس ومحبت کے جام سے اپنی پیاس بجھاتا ہے۔
- اپنی خاموشی کو طویل کر دیتا ہے۔
- اپنے غصے پر قابو پاتا ہے اور اپنی خواہشات پر غالب رہتا ہے اور اپنی راحت وآرام سے کنارہ کش رہتا ہے۔
- اپنے دل کے معاملے کی طرف متوجہ ہونے کے عِلاوہ اپنے نفس کی مصلحتوں سے بے نیاز ہوتا ہے۔
- اپنی تمام خواہشات اور آسائشوں کو ترک کر دیتا ہے۔
- اپنے اور اپنے حبیب کے درمیان وحشت زدہ اور خائف رہتا ہے۔
- لوگوں کے ساتھ احسن انداز میں پیش آتا ہے اور ان میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔ ان میں سے سب سے سچا اور خلوص والا ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ سمجھدار اور خیال رکھنے

Marfat.com

والا ہوتا ہے۔

- وہ دنیا کی طرف عبرت اور اپنے نفس کی طرف حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔
- آخرت کی طرف خوشخبری اور اپنے رب کی طرف فخر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔
- استقامت میں اس بلند پہاڑ کی طرح ہوتا ہے جسے تیز ہوائیں بھی نہیں ہلا سکتی۔
- جو چیز اس کے پاس نہیں وہ اسے طلب نہیں کرتا اور جو اس کی قسمت میں ہے اس کے لیے اہتمام نہیں کرتا۔
- مخلوق کی خدمت سے فارغ اور رب العالمین کی خدمت میں مصروف رہتا ہے۔
- کسی تکلیف کے باعث وہ اس سے اعراض نہیں کرتا۔
- اور اس کے علاوہ کسی کو اپنا دوست نہیں بناتا۔
- اس کا نفس ہر قسم کی خطا اور لغزش سے پاک ہوتا ہے۔
- اور اس کا دل ہر قسم کی بھول اور غفلت سے بری ہوتا ہے۔
- اور اس کا بھید ارادے اور مرضی سے پاک ہوتا ہے۔ اللہ کے علاوہ وہ کسی اور کے ساتھ راضی نہیں رہتا۔
- اس کا کھانا بیماروں کا، رونا گمشدہ کا رونا ہوتا ہے۔
- اس کا دل صرف اللہ پر بھروسہ کرتا ہے، اسی کی فرمانبرداری کرتا ہے، اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے۔
- اسی کے آگے حاجات پیش کرتا ہے، ہر قسم کے حالات میں صرف اللہ ہی کے ذریعے اپنی تنہائی دور کرتا ہے، ہر حالت میں سب سے کٹ کر اسی کی طرف جاتا ہے، اللہ کا ذکر ہی اس کی گفتگو ہوتی ہے۔
- مرضی اور اختیار کو اللہ ذوالجلال کے لیے چھوڑ دیتا ہے۔
- اس کی نیند کم، غم زیادہ اور جسم کمزور ہوتا ہے۔
- اور اس کا مونس و غمخوار وہ جلال و عظمت والا بادشاہ ہے، ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور نہایت اچھا کارساز ہے۔

Marfat.com

ماہِ شوال و رمضان کے روزے

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَاَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ
شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ (مسلم)

ترجمہ: جو شخص رمضان کے روزے رکھتا ہے اور اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھتا ہے گویا اس نے زمانہ بھر روزے رکھے ہیں۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں میرے ماموں شیخ ابوبکر بن یحیٰی نجاری انصاریؒ نے خبر دی، وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے استاد ابوالقاسم علی بن احمد یسریؒ نے بیان کیا، کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعمر عبدالواحد بن محمد بن مہدیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن مخلد عطارؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن علی بن خلفؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عمرو بن عبدالغفارؒ نے خبر دی، وہ حسن بن حیؒ اور سفیان ثوریؒ سے روایت کرتے ہیں، وہ یحیٰی بن سعیدؒ کے بھائی سعد بن سعیدؒ اور وہ عمر بن ایوبؒ سے روایت کرتے ہیں۔

فرائض اور سنتِ محمدی ﷺ کا لزوم

اس کا راز بندے کا ادائے فرض میں مگن رہنا اور سنت محمدیہ ﷺ میں غرق رہنا ہے کیونکہ یہی وقت کی برکت ہے اور عارف باللہ کے نزدیک وقت کی برکت اور خوش بختی کے حصول سے بڑھ کر اہم کوئی چیز نہیں، چاہے یہ حصول سنت کے ذریعے ہو یا فرض کے ذریعے یا ان دونوں کے ذریعے۔ اور یہی ان کی ہمتوں کی انتہا ہے۔

سنتِ محمدی ﷺ عارف کی روح

اور سنت محمدی ﷺ ہی عارف کی روح ہے۔ اسی کے ساتھ وہ اٹھتا بیٹھتا ہے اور یہی عارفین کے دروازے کی روشنی ہے۔ اس کے ارکان کو بلند کرنے والی اور اس کی بنیادوں کو اٹھانے والی ذات یعنی رسول اکرم ﷺ اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے تھے بلکہ وہ تو وحی ہوتی تھی۔

مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (النجم:۱۷)

ترجمہ: نہ آنکھ میں ٹیڑھا پن آیا اور نہ ہی اس نے سرکشی کی۔

اور ان کے ورثا کے لیے، جو کہ عارفین ہیں، ان کی اتباع کی برکت سے یہ حصہ ہے اور ان پر ہماری اور سارے جہان کی روحیں فدا ہوں۔

Marfat.com

قلوبِ اہلِ معارف کی عظمت

اے صاحبزادے! جان لو کہ اہل معرفت کے دل زمین میں اللہ کے خزانے ہیں جس میں وہ اپنے رازوں کی امانتیں، اپنی حکمت کی باریکیاں، اپنی محبت کے حقائق، اپنے علم کے انوار اور اپنی معرفت کی وہ آیات رکھتا ہے۔ جن کی اطلاع نہ تو کسی مقرب فرشتے کو ہوتی ہے نہ کسی نبی کو اور نہ ہی اللہ کی اجازت کے بغیر کسی اور کو۔ پس عارف باللہ کے لیے ضروری ہے کہ اپنے بارے میں اچھے اور برے کا علم ہو۔ اپنے معاملے پر ثابت قدم ہو۔ اپنے فائدے اور نقصان سے آگاہ ہو۔ اپنے دشمن کی تدابیر سے حفاظت کرنے والا ہو۔ ہر معاملے میں اللہ سے مدد مانگنے والا ہو اور اپنے دل میں غیر کے لیے کوئی جگہ نہ رکھے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جب اس کے دل میں جھانکتے ہیں اور اس میں کسی غیر کو دیکھتے ہیں تو انہیں یہ بات ناگوار گزرتی ہے اور اللہ اسے تنہا چھوڑ دیتا ہے اور اس پر دشمن کو مسلط کر دیتے ہیں۔ اور دلوں کے معاملات اللہ کے لیے خاص ہیں جبکہ اعضاء کے معاملات ملے جلے ہیں۔ دلوں کے معاملے اعضاء کے بغیر قبول ہو جاتے ہیں جبکہ اعضاء کے معاملے دلوں کے بغیر قبول نہیں ہوتے اور نہ ہی وہ ثواب کا حق دار بنتا ہے۔ اگر بندہ دل کے معاملے میں کمی اور اعضاء کے معاملے میں کثرت رکھتا ہو تو اس کے دل کے معاملات میں مزید کمی کا حکم دے دیا جاتا ہے۔ اور اگر وہ دل کے معاملے میں وافر اور اعضاء کے معاملے میں کمی رکھتا ہو تو اس کے دل کے معاملات میں زیادتی اور ارکان میں کمی کا حکم کر دیا جاتا ہے۔

دنیا کی طرف مائل قلوب کا انجام

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے ایک گروہ کے پاس سے گزرے جو کہ بوسیدہ لباس پہنے ہوئے تھے اور اپنے سروں پر مٹی ڈال رہے تھے اور ان کے آنسو ان کے رُخساروں پر بہہ رہے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام رو پڑے اور فرمانے لگے، اے اللہ! آپ ان پر رحم کیوں نہیں فرماتے؟ کیا آپ انہیں دیکھتے نہیں کہ ان کی حالت کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے موسیٰ! ذرا دیکھ کہ کیا میرے خزانے ختم ہو گئے ہیں یا میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا نہیں ہوں؟ ہرگز نہیں۔ لیکن میں ان کے بارے میں زیادہ

Marfat.com

جانتا ہوں کیونکہ میں تو سینوں کی باتوں سے بھی آگاہ ہوں۔ وہ مجھے پکارتے ہیں جبکہ ان کے دل میری یاد سے خالی اور دنیا کی طرف مائل ہیں۔

ایک عابد کا واقعہ

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو تین سو سالوں سے ایک چٹان پر سجدہ ریز تھا اور جب وہ روتا تھا تو اس کے آنسو نالوں میں بہتے تھے۔ پس آپؑ اس کے پاس ٹھہر گئے اور اس کے رونے کے باعث رو پڑے اور فرمانے لگے کہ اے میرے اللہ! کیا تو اپنے بندے پر رحم نہیں کرے گا؟ جواب ملا، میں اس پر رحم نہیں کروں گا۔ پوچھا، اے اللہ! کیوں؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، کیونکہ اس کا دل غیروں سے راحت و آرام طلب کرتا ہے اور یہ اپنے پاس موجود ایک جبّے کے ساتھ سردی و گرمی سے بچتا ہے۔

دل کی درستگی

اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بندے کا عمل اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل درست نہ ہو۔ اور اس کا دل اس وقت تک درست نہیں ہوسکتا جب تک اس کی زبان درست نہ ہو۔

دل کی تمثیل

اور رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جسم میں ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر وہ درست ہو تو سارے اعضاء درست ہو جاتے ہیں۔ خبردار! وہ ٹکڑا دل ہے۔

بیت اللہ میں داخلہ کی شرائط

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ میرے کسی گھر میں داخل نہ ہوں مگر اس حالت میں کہ ان کے دل ڈر رہے ہوں، آنکھیں جھکی ہوئی، بدن صاف اور نیتیں سچی ہوں۔

Marfat.com

مومن کے روحانی جسم کی ساخت

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ مومن کا دل درمیان سے خالی ہوتا ہے، جبکہ جیبیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواہرات سے بھری ہوتی ہیں۔ اس کے اردگرد خدا کی طرف سے عطا کردہ ایک باغ ہوتا ہے جس کے نیچے نورانی صحن ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر لمحہ اس کی طرف رحمت اور شفقت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور ان کے درمیان وہ چیز حائل ہوجاتی ہے جو اس کو مشغول کردیتی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ:

وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ (التوبہ:۱۱۱)

ترجمہ: اور اللہ سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والا کون ہے۔

کہا جاتا ہے کہ دل کے معاملات بہت شدید ہوتے ہیں جبکہ ان پر ثابت قدم رہنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

گم شدہ دل کا علاج

اہل معرفت میں سے کسی سے پوچھا گیا کہ وہ بندہ جس کا دل گم ہوجائے تو اسے کب ملتا ہے؟ فرمایا، جب حق اس میں اُترے۔ پوچھا کہ حق کا نزول اس میں کب ہوتا ہے؟ فرمایا، جب اس دل میں سے حق تعالیٰ کے علاوہ ہر چیز کوچ کرجائے۔

معاملۂ دل کے دس مراحل

اور دل کا معاملہ دس مراحل پر مشتمل ہوتا ہے۔ سب سے پہلے خیالات، پھر نفس کی باتیں، پھر غم، پھر فکر وتشویش، پھر ارادہ، پھر رضامندی، پھر اختیار، پھر نیت، پھر پختگی، پھر اس کا ارادہ یہاں تک کہ یہ بات ظاہری عمل تک پہنچ جائے۔

معاملۂ دل کے دس مراحل کی تفصیل

جو شخص اللہ کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور خیالات کے وقت دل کے معاملہ کی حفاظت کرتا ہے تو

Marfat.com

وہ صدیقین کے مرتبے پر ہوتا ہے۔اور جو شخص نفس کی باتوں کے وقت دل کے معاملے کی حفاظت کرتا ہے تو وہ مقرب لوگوں کے مرتبے تک پہنچ جاتا ہے۔اور جو اللہ کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور غم والم کے وقت دل کے معاملہ کی حفاظت کرتا ہے تو وہ رجوع کرنے والوں کے درجے پر پہنچ جاتا ہے۔
اور جو فکر کے وقت اپنے دل کے معاملہ کی محافظت کرتا ہے تو وہ صاحب اخلاص لوگوں کے مرتبے تک پہنچ جاتا ہے۔اور جو شخص دل کے معاملہ کی حفاظت، ارادے اور چاہت کے وقت کرتا ہے تو وہ مریدین کے مرتبے تک پہنچ جاتا ہے۔اور جو شخص اللہ کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور اختیار کے وقت دل کے معاملہ کی محافظت کرتا ہے تو وہ متقین کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔اور جو نیت کے وقت دل کی حفاظت کرتا ہے تو وہ زاہدین کے مرتبے پر ہوتا ہے اور جو عزم اور پختگی ارادہ کے وقت دل کے معاملہ کی حفاظت کرتا ہے تو اس کا شمار منیبین میں ہوتا ہے۔اور جو کام کے ارادے کے وقت دل کی محافظت کرتا ہے تو اس کا شمار اجتہاد کرنے والوں میں ہوتا ہے۔اور وہ شخص جو اللہ کے لیے کھڑا ہوتا ہے اور عمل کے وقت دل کے معاملہ کی حفاظت کرتا ہے تو اس کا شمار عام موحدین میں سے عبادت گزاروں میں سے ہوتا ہے۔

پاکیزہ دل کی شان

اور اسحاق بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تو اپنے دل کو لمحہ بھر کے لیے اور ذرہ برابر بھی اللہ کی طرف لوٹائے تو یہ دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔اور جو شخص بھی اپنے دل کو خواہشات اور شہوات کی غلاظتوں سے پاک کرتا ہے اور غفلت کے غبار سے اسے صاف رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہر چیز کی انتہا تک کے بارے میں اطلاع دے دیتا ہے۔

نصِ قرآنی کا مفہوم

اور بکر بن عبداللہؒ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے معنی کہ:

وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِيبٍ (ق:۳۳)

ترجمہ: اور وہ انابت بھرا دل لایا۔

فرمایا کہ یہ وہ شخص ہے جو اپنے بدن کے ساتھ زمین پر چلتا ہے لیکن اس کا دل اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے ساتھ جڑا ہوتا ہے۔

قلب سلیم

اور ابو عبداللہؒ سے کہا گیا کہ قلب سلیم کیا ہے؟ فرمایا کہ وہ دل جو دنیا سے علیحدہ ہو، اپنے مالک کی محبت سے بھر پور ہو، سختیوں اور مصیبتوں کی شکایت نہ کرتا ہو، حفاظت اور تقویٰ کے پردے چاک نہ کرتا ہو۔ اور کہا جاتا ہے کہ وہ شخص جس کے اور اللہ کے درمیان پوشیدہ معاملہ نہ ہو تو وہ خطا کار ہے اگرچہ نیکی ہی کیوں نہ کرتا ہو۔ اور جو شخص دنیا اور اس میں موجود ساری چیزوں کو اس کی قدرت کے چلنے اور تیزی کے ساتھ خیال نہیں کرتا تو حقیقت میں وہ دل کے معاملہ تک نہیں پہنچا۔

راز کی تجدید

ابو سعید خرازؒ کہتے ہیں کہ جان رکھو کہ دل کا معاملہ اس ذات کے ساتھ تنہا ہوتے ہوئے اپنے راز کی تجدید ہے اور صدق حال کے ساتھ ساتھ اوقات کی حفاظت کے دوام پر دل کا خیال رکھنا ہے، وقت اور حال کی طرف متوجہ ہوئے بغیر۔

دلِ شوق کی اڑان

اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کے دل شوق کے ساتھ اللہ کی طرف ایسے اُڑتے ہیں کہ بجلی بھی ان کو نہیں پکڑ سکتی۔

ابو بکرؓ کی سبقت کی وجہ

روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکرؓ کثرتِ نماز اور کثرتِ روزہ کی وجہ سے تم پر سبقت نہیں لے گئے بلکہ وہ تو اس حق کی وجہ سے سبقت لے گئے ہیں جو کہ ان کے دل میں جاگزیں ہے۔

Marfat.com

درجۂ قبولیت

اللہ تعالیٰ قلیل چیز کو اس کی قلت کے باعث رد نہیں کرتا اور نہ ہی کثیر کو اس کی کثرت کے باعث قبول کرتا ہے بلکہ:

اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (المائدہ:۲۷)

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ متقین کی عبادت کو قبول کرتا ہے۔

مقامِ سچائی

کہا جاتا ہے کہ جس شخص کا دل صرف مقام کے ساتھ جڑا ہو وہ سچائی کے مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ بلکہ سچا وہ ہے جس کا دل صرف رب المقام کے ساتھ جڑا ہوا ہو یہاں تک کہ وہ اللہ کے علاوہ کسی اور کو نہ دیکھے۔ اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جب معاملات دلوں سے جڑ جائیں تو جسم فارغ ہو جاتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ دل کا معاملہ صرف اس شخص کے لیے ہوتا ہے جس کا دل صاف ہو بھولنے والا نہ ہو، صحیح وسالم ہو زخمی نہ ہو، بینا ہو نابینا نہ ہو، اکیلا ہو لیکن دھتکارا ہوا نہ ہو، مانگنے والا ہو بھاگنے والا نہ ہو، قریب ہو اجنبی نہ ہو، سمجھدار ہو غافل نہ ہو، آسمانی ہو زمینی نہ ہو اور بلندی کی طرف مائل ہو لیکن وحشت پسند نہ ہو۔

ولایتِ کبریٰ کے حصول کا طریقہ

ثابت نساجؒ کہتے ہیں کہ میں نے کئی سال تک خوف کے ساتھ قرآن کی تلاوت کی لیکن دل مجھے نہ ملا۔ پھر میں نے اُمید سے اسے پڑھا پھر بھی میں دل کو نہ پا سکا۔ پھر میں نے اللہ کے علاوہ ہر چیز سے دل کو تنہا کر کے قرآن کی تلاوت کی تو اس وقت مجھے دل مل گیا۔ اس کے ساتھ ہی مجھے ولایت کبریٰ بھی نظر آئی اور بڑی عزت اور بلند مرتبے بھی اس کے ساتھ ہی نصیب ہوئے۔

قدرتِ کاملہ کا مالک

اور اللہ تعالیٰ نے کسی کتاب میں فرمایا کہ دل میرے ہاتھ میں ہیں اور محبت میرے خزانوں

Marfat.com

میں ہے۔ پس اگر میری محبت نہ ہوتی تو بندہ میں اس بات کی طاقت نہ ہوتی کہ وہ مجھ سے محبت کرتا۔ اور اگر میں اس کو یاد نہ کروں تو اسے یہ قدرت حاصل نہ ہوتی کہ وہ میرا ذکر کرتا اور اگر کسی اقدام میں میرا اس کے بارے میں ارادہ نہ ہوتا تو بندے کو مجھے چاہنے کی قدرت اور استطاعت بھی نہ ملتی۔

نماز کا طریقہ عارف کی زبانی

کہا جاتا ہے کہ ایک عارف باللہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ مسجد کے گرد چکر لگا رہا تھا۔ اس نے اس سے پوچھا، تم کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا، میں خالی جگہ ڈھونڈ رہا ہوں تا کہ اس میں نماز پڑھ سکوں۔ کہا کہ اپنے دل کو اللہ کے علاوہ ہر چیز سے خالی کر دو، پھر جس جگہ چاہو نماز پڑھو۔

غیر کی موجودگی کا عذاب

کہا جاتا ہے کہ جس قدر تم اللہ کی طرف متوجہ ہو گے اسی کے مطابق تمہیں دل کا قرب ملے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کسی دل میں جھانکیں اور اس میں کسی اور کو پائیں تو اسے اسی کے ساتھ عذاب دیتے ہیں اور اسے اسی کے سپرد کر دیتے ہیں۔

دل کے لیے بہترین جگہ

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ دل کو جب تم دنیا کے ہاں رکھو گے تو نقصان میں رہے گا اور جب تم اسے آخرت کے ہاں رکھو گے تو وہ نرم ہو جائے گا۔ اور جب تُو اسے مالک کے پاس رکھے گا تو کیسا ہی اچھا رہے گا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ دنیا خراب ہے اور اس سے بھی خراب اور خستہ حال وہ دل ہے جو اسے آباد کرتا ہے اور آخرت آبادی کی جگہ ہے۔ اور وہ دل جو اسے طلب کرتا ہے وہ اس سے بھی زیادہ آباد ہے۔

آخرت کا سفر

کہا کہ دنیا کے میدان قدموں کے ذریعے طے ہوتے ہیں اور آخرت کے میدان اور سفر

Marfat.com

دلوں سے طے ہوتے ہیں۔

نفس اور دل کی آبادی اور ویرانی

فرمایا کہ نفس کی ویرانی دلوں کی آبادی سے جبکہ نفس کی آبادی دلوں کی ویرانی سے ہے۔

دل کا کلام

کسی اہلِ دل سے پوچھا گیا کہ آپ کلام کیوں نہیں کرتے؟ جواب دیا کہ میرا دل کلام کرتا ہے۔ پوچھا، کس سے؟ جواب دیا، دلوں کے پھیرنے والے کے ساتھ۔

Marfat.com

مُحبّ و محبوب کی دائمی سنگت

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ الجلیل قاضی ابوالفضل علی واسطیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد مظفر داوٗدیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابومحمد عبداللہ بن احمد سرخسیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ بن یوسف فریدیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہم سے بشر بن خالدؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم سے محمد بن جعفرؒ نے بیان کیا، وہ شعبہؒ سے روایت کرتے ہیں، جبکہ شعبہ سلیمانؒ سے، وہ ابووائلؒ سے اور وہ عبداللہؓ سے روایت کرتے ہیں۔

محبوبین سے محبتِ لزوم کا بیان

اس حدیث شریف میں اللہ اور اس کے رسول کے محبوب لوگوں سے محبت لزوم کے بارے میں بیان ہے۔ اس میں اصحاب الیقین کے لیے واضح نصیحت متقین کے لیے ہدایت اور اہل معرفت کے لیے نور ہے۔ پس جو شخص اس مصاحبت کے راز میں غور وفکر کرتا ہے، جس راز کو یہ حدیث بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہے، تو وہ شخص اللہ اور اس کے محبوب بندوں کی محبت کے علاوہ ہر ایک کی محبت کے دائرہ سے نکل جاتا ہے۔ اور یہی صورتِ حال عارفین کی ہے اور عارفین میں سے وہ لوگ ہیں جو روشن دلوں والے صاف ستھرے بچھونوں والے اور بہترین دلوں والے ہیں۔

قرآن ایک جامع کتاب

اے میرے بیٹے! جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے بندوں کے لیے سارے اوامر ونواہی بیان کر دیئے۔ اپنے وعدے اور وعید بھی، ترغیب وترہیب بھی، اپنے فیصلے، اپنی تقدیر، اپنا حکم، اپنی تدبیر مخلوق کے بارے میں اپنی چاہت اور مثالیں سب کچھ بیان کر دیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی نعمتوں، اپنی کاریگری کی باریکیوں، اپنی کمال قدرت اور عظیم ربوبیت کا بھی تذکرہ فرما دیا ہے۔

Marfat.com

پھر فرمایا:

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ (ق:۳۷)

ترجمہ: بے شک اس میں اس کے لیے نصیحت ہے جس کے پاس سمجھنے کے لیے دل ہو۔

اہلِ دل کی فضیلت کا بیان

اس حدیث میں تمام بندوں کو شامل کیا اور اہلِ دل کے مرتبے کو بلند کیا اور دوسروں پر ان کی فضیلت کو بیان کر دیا۔

لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ کی وضاحت

بعض مفسرین نے اللہ تعالیٰ کے اس قول ''لِمَنْ کَانَ لَهٗ قَلْبٌ'' کے معنی میں بیان کیا ہے کہ اس سے مراد وہ دل ہے جو ان تمام چیزوں پر پختہ یقین رکھتا ہے جو وعد و وعید اور دوسری چیزیں اللہ نے اپنی کتاب میں بیان کی ہیں۔ اور بعض نے کہا کہ وہ شخص جس کے پاس عقل ہو جو اس کو ہر قسم کی گمراہی اور ضلالت سے ہر قسم کے حالات سے روک دے۔

مفسرین کی مختلف آراء

بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس ذہن ہے جس کے ذریعے وہ شک اور شرک سے راہِ فرار اختیار کر لے۔ بعض کا کہنا ہے کہ جس کے پاس یقین کامل ہو جس کی مدد سے وہ دھوکے کی بیڑیاں اُتار پھینکے، ہر قسم کے حالات میں اپنے بخشنے والے مالک سے ملنے کے لیے۔ اور بعض نے کہا ہے کہ جس کے پاس ایسا راز ہو جس کے ساتھ مشاہدہ حق کے وقت عبودیت کے تمام اوصاف کو ربوبیت کے اشارات کے تحت گم کر دے۔

دل کے بارے میں دوسری رائے

بعض نے کہا ہے کہ جس میں حق کے راستے پر استقامت ہو۔ اور وہ اس کے علاوہ کسی اور طرف متوجہ نہ ہو۔ اور بعض نے کہا کہ جس کے پاس تنہا ذات کی طرف مائل ہونے کے لیے اکیلا

Marfat.com

اور تنہا دل ہو۔

دل کی تزین

بے شک اللہ تعالیٰ نے عارفین کے دلوں کو احسان کرتے ہوئے معرفت کے ساتھ مزیّن کیا ہے اور مریدوں کے دلوں کو رحمت اور احسان کرتے ہوئے عظمت اور ہیبت سے مزیّن کیا اور غافلوں کے دلوں کو سختی اور تنہا چھوڑتے ہوئے جہالت اور غفلت کے ساتھ ڈھانپ دیا اور کافروں کے دلوں پر دوری کی مہر ثبت کر دی ہے۔

دل کی تین اقسام

دلوں کی تین اقسام ہیں:

۱۔ ایک دل جو خواہشات کے اردگرد دنیا میں گھومتا رہتا ہے۔

۲۔ وہ دل جو آخرت میں کرامات کے گرد اڑتا ہے۔

۳۔ اور وہ دل جو سدرۃ المنتہیٰ میں اُنس اور مناجات کے گرد اڑتا ہے۔

اقسام کی تفصیل

پس ایک دل دنیا کے ساتھ چمٹا ہوا ہے، ایک آخرت کے ساتھ اور ایک اپنے مالک کے ساتھ۔ ایک دل محبت کی آگ میں جلا ہوا، دوسرا اس محبت میں غرق، جبکہ تیسرا خوشبو سے بھرا دل۔ ایک دل عطا کا منتظر، دوسرا رضا کا منتظر، جبکہ تیسرا ملاقات کا منتظر ہوتا ہے۔ ایک دل کشادہ، دوسرا زخمی جبکہ تیسرا علیحدہ کیا ہوا۔ اور انابت بھرا دل اور یہ حضرت آدم علیہ السّلام کا دل ہے۔ اور قلبِ سلیم، یہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام کا دل ہے۔ اور قلبِ منیب حضرت محمد ﷺ کا دل ہے۔

Marfat.com

حضور اکرم ﷺ کی محبوب دعا

تَعَوَّذُوْا بِکَلِمَاتٍ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَتَعَوَّذُ بِهِنَّ: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْجُبْنِ ،وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبُخْلِ، وَاَعُوْذُ بِکَ اَنْ اُرَدَّاِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ ،وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ (بخاری)

ترجمہ: اے اللہ میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ ذلت والی عمر یعنی بہت زیادہ بڑھاپے کی طرف لوٹا یا جاؤں اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں قاضی ابوالفضل علی واسطی رحمۃ اللہ علیہ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد داوَدیؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبداللہ احمد سرخسیؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ محمد فربریؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے اسحاق بن ابراہیمؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں حسین نے خبردی، وہ روایت کرتے ہیں زائدہؒ سے، وہ عبیدالملکؒ سے، وہ مصعب بن سعدؓ سے، وہ اپنے والد سے، وہ فرماتے ہیں کہ ان کلمات کے ذریعے پناہ طلب کرو جن کے ساتھ اللہ کے رسول ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے۔

مناجاتِ رسولِ خدا ﷺ

رسولِ پاک ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے دور کرنے والی چیزوں سے پناہ مانگی ہے کیونکہ بزدلی حق بات سے روکتی ہے۔ بخل طلب حق سے روکتا ہے اور ذلت والی عمر حق کے سلسلے میں صَرف ہمت اور کوشش سے ہٹا دیتی ہے اور دنیا کی آزمائش حق سے دور کردیتی ہے اور ان تمام چیزوں کا نتیجہ قبر کا عذاب ہے۔ العیاذ باللہ۔

بزدلی اور بخل سے پناہ طلب کرنا

رسول پاک ﷺ کے اس استعاذہ کے مضمون میں بزدلی اور بخل سے ہمت اور ارادے کو بلند کرنے کی طرف رہنمائی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف علیحدگی اختیار کرنے کے لیے ترغیب دلانا اور ابھارنا ہے، اور یہی عارفین کی طلب اور تلاش ہے۔ اے اللہ! ہمیں اس چیز کی توفیق دے جس سے تو محبت کرتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے۔ اے صالحین کی اصلاح کرنے والے، اے متقین کے دوست، اے حیران لوگوں کے رہنما، اے عارفین کے مونس اور اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے۔

Marfat.com

راضی بارضا کو مبارکباد

اے صاجزادے! جان لو کہ جب بندہ یہ جان لے کہ اللہ تعالیٰ جو حکم دیتے ہیں اس کی حکمت سے آگاہ ہیں اور اپنے فیصلے اور تدبیر میں قدرت رکھنے والا اور جاننے والا ہے۔ اور وہ یہ جان لے کہ وہ پسندیدہ اور ناپسندیدہ سے آگاہ نہیں ہے وہ اللہ سے اس کی حکمت اور فیصلے پر راضی ہو جاتا ہے اور رضامندی اس حکیم ذات کی طرف دل کا سکون ہے اور اطاعت کے ساتھ اختیار کو ترک کرنا ہے۔ اور انسانی نفس پر قضا کے ساتھ راضی ہونے سے زیادہ سخت کوئی چیز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی قضاء کے ساتھ راضی ہونا یہ نفس کی رضا اور اس کی خواہش کے خلاف ہوتا ہے۔ پس مبارک ہے اس شخص کے لیے جو اللہ کی رضا کو اپنے نفس کی رضا پر ترجیح دیتا ہے۔

موسیٰؑ اور رضا کا نسخہ

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام اپنی دعاؤں میں فرمایا کرتے تھے کہ اے اللہ! تُو نے مجھے اپنے ساتھ گفتگو کے ذریعے خاص کیا اور مجھ سے پہلے کسی انسان سے تو نے کلام نہیں کیا۔ پس ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کر جس سے میں تیری رضا حاصل کرسکوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! تیرا اپنی رضا کے مقابلے میں میری رضا کے ساتھ راضی ہونا ہے۔

سب سے بڑا دروازہ

درائیؒ کہتے ہیں کہ میں امید کرتا ہوں کہ رضا میں سے مجھے کچھ حصہ عطا کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر وہ مجھے آگ میں داخل کرے تو میں اس پر بھی راضی ہوں۔ اور رضا کے سب سے زیادہ حق دار اہل معرفت ہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا دروازہ ہے۔

جہنمی سے جنتی کا درجہ بسببِ رضا

کسی کتاب میں روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السّلام زمین پر اترتے تھے تو انہوں نے ایک آدمی پر سکینہ کا اثر دیکھا، تو فرمایا کہ اے میرے رب! یہ آدمی بھی کیا خوب ہے؟ جواب

Marfat.com

میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے جبرائیل! دیکھو لوح محفوظ میں اس کا نام اہل جہنم میں درج ہے۔ حضرت جبرائیلؑ علیہ السلام کہنے لگے کہ اے اللہ! یہ کیا ہے؟ فرمایا، اے جبرائیلؑ! جو میں کرتا ہوں اس کے بارے میں مجھ سے کوئی باز پرس نہیں ہوگی اور مخلوق میں سے کوئی بھی میرے علم تک نہیں پہنچ سکتا مگر جتنا میں چاہوں۔ جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے، اے اللہ! کیا آپ مجھے اس بات کی اجازت دیں گے کہ میں نے جو دیکھا ہے اس کے بارے میں اسے خبر دوں۔ ارشاد ہوا، ہاں اجازت ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام زمین پر آئے اور اس شخص کو اس کی حالت کے بارے میں خبر دی تو وہ شخص سجدے میں گر گیا اور کہنے لگا، اے میرے مالک! تیری تقدیر اور تیرے فیصلے پر میں تیری حمد بیان کرتا ہوں۔ ایسی تعریف جو سب کی تعریف سے بلند ہو اور ایسا شکر ادا کرتا ہوں جو سب کے شکر سے بڑھ کر ہو۔ فرمایا، وہ اتنی دیر اللہ کی حمد بیان کرتا رہا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو گمان ہوا کہ اس نے ان کی بات سنی ہی نہیں۔ آپؑ نے فرمایا، اے اللہ کے بندے! جو میں نے تجھ سے کہا ہے کیا تو نے وہ سنا ہے؟ کہنے لگا، ہاں، تو نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا نام اہل جہنم میں درج ہے۔ حضرت جبرائیلؑ فرمانے لگے تو پھر یہ حمد اور شکر کس لیے؟ وہ کہنے لگا، سبحان اللہ! اے جبرائیلؑ! اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال علم، اپنی رحمت اور قدرت کی وسعت، اپنی ربوبیت کی باریکیوں میں، اپنی حکمت کے حقائق کے باوجود میرے بارے میں یہ فیصلہ کیا ہے۔ پس میں کون ہوں کہ اس کے ساتھ راضی نہ ہوں۔ میرا ربّ تو بڑا بابرکت ہے۔ پھر سجدے میں گر کر تسبیح و تحمید میں مشغول ہو گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹ آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ لوح محفوظ کی طرف جاؤ اور دیکھو کہ اس میں کیا ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام گئے اور دیکھا کہ اس کا نام اہل جنت میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے جبرائیلؑ! یہ وہ چیز ہے جو تم دیکھ رہے ہو۔ میں جو کرتا ہوں مجھ سے اس بارے میں باز پرس نہیں ہوگی۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کہنے لگے، اے اللہ! کیا مجھے اجازت ہے کہ میں اس بارے میں اسے خبر دے دوں۔ ارشاد ہوا، ہاں، اجازت ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام زمین پر آئے اور جو کچھ دیکھا تھا اسے اس کے بارے میں بتایا۔ تو وہ کہنے لگا کہ اے میرے مولا! اے میرے آقا! تیرے فیصلے اور تیری تقدیر پر میں تیری تعریف کرتا ہوں۔ ایسی تعریف جو سب کی تعریف سے بلند ہو اور ایسا شکر جو تمام شکر ادا کرنے والوں کے شکر سے بڑھ کر ہو۔ یہ سن کر حضرت جبرائیل علیہ السلام اس کی اللہ تعالیٰ کے ہر

Marfat.com

حکم پر کمال رضا مندی دیکھ کر حیران ہوتے ہوئے واپس لوٹ آئے۔

تقدیر سے راضی ہونے کا انعام

اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبیؑ کی طرف وحی کی کہ میرے فلاں بندے سے کہہ دو کہ تو اہل دوزخ میں سے ہے۔ جب اس تک یہ پیغام پہنچا تو کہنے لگا کہ اللہ نے جو فیصلہ کیا اس پر اس کی تعریف ہے، پس تمام معاملہ اسی کا ہے اور حکم بھی اسی کا ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؑ سے فرمایا کہ اس سے دوسری دفعہ ملو اور اسے بتاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا، کیونکہ وہ میری قضا اور فیصلے کے ساتھ راضی ہے۔ جب اسے پیغام ملا تو وہ چیخ مار کر اللہ کو پیارا ہو گیا۔

اللہ کے فیصلے کی چار اقسام

اللہ تعالیٰ کے فیصلے کی چار اقسام ہیں:

۱۔ انعام کا فیصلہ، بندے پر اس ضمن میں رضا اور شکر لازم ہے۔

۲۔ دوسرا سختی کا فیصلہ، اس میں بندے پر رضا اور احسانوں کا ذکر واجب ہے۔

۳۔ اور اس کے ساتھ واجبات کا موت تک قائم رکھنا بھی ضروری ہے۔

۴۔ چوتھے نمبر پر نافرمانی کا فیصلہ، اس میں بندے پر رضا اور گناہوں سے توبہ لازم ہے۔

قضا و قدر اور حضرت علیؓ

حضرت علیؓ سے قضا اور قدر کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا، یہ تاریک رات گہرا سمندر اور اللہ کا سب سے بڑا راز ہے۔ پس جو شخص اس کے ساتھ راضی ہو گیا تو اس کے لیے اللہ کی رضا اور جو اس پر ناراض ہوا تو اس کے لیے اللہ کا غصہ اور غضب ہے۔

حضرت زکریاؑ کا واقعہ

روایت ہے کہ جب حضرت زکریا علیہ السلام کے سر پر آری رکھی گئی تو انہوں نے ارادہ کیا

Marfat.com

کہ اللہ سے مدد مانگیں، تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ اے زکریاؑ! تو اپنے بارے میں میرے حکم پر راضی نہیں ہے یا اس بات پر راضی ہے کہ زمین کو تباہ اور اس پر موجود لوگوں کو ہلاک کر دیا جائے۔ تو حضرت زکریاؑ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ انہیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔

رابعہ بصریہؒ اور درجۂ رضا

بیان کیا جاتا ہے کہ رابعہ بصریہؒ بیمار ہوئیں تو ان سے کہا گیا کہ ہم آپ کے لیے معالج کو نہ بلائیں؟ تو کہنے لگیں کہ میرے بارے میں یہ فیصلہ کس نے کیا ہے؟ وہ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ نے۔ فرمانے لگیں کیا میں ایسی ہوں جو اپنے مالک کے فیصلے کو رد کر دوں۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے سنہری الفاظ

جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ کیا ہم آپ کے لیے معالج کو بلائیں؟ فرمایا، اس نے مجھے دیکھا ہے۔ کہا گیا، تو پھر وہ کیا کہتا ہے؟ فرمایا، وہ کہتا ہے، میں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔

نبی کی شکایت اور وحیِ الٰہی

کسی نبیؑ کو کوئی بیماری پہنچی تو انہوں نے اس کی شکایت کی تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ تم کتنا ہی شکوہ کر لو میں اس کا اہل نہیں ہوں کہ مذمت اور شکایت کی جائے۔ اور میرے عمل کے بارے میں بھی تمہاری یہی حالت ہے۔ تو تم ناراض کیوں ہوتے ہو؟ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہاری وجہ سے دنیا کو واپس پلٹا دوں یا تمہاری وجہ سے لوحِ محفوظ کو بدل دوں؟ اور وہ فیصلہ کروں جس سے تو راضی ہو جائے۔ اپنی چاہت اور ارادے کو چھوڑ کر تیرے ارادے اور چاہت کو مدنظر رکھوں، اور وہ کچھ ہو جو تو چاہتا ہے اور وہ نہ ہو جو میں پسند کرتا ہوں۔ مجھے میری عزت کی قسم ہے! اگر یہ چیز دوبارہ تیرے دل میں آئی تو میں تجھ سے نبوت چھین لوں گا اور تجھے جہنم میں بھیج دوں گا اور مجھے اس کی کچھ پرواہ بھی نہیں ہوگی۔

Marfat.com

ایک دانا کا قول

ایک دانا کا کہنا ہے کہ اس شخص پر تعجب نہیں جسے آزمایا گیا اور صبر کرتا ہے، بلکہ اس شخص پر تعجب ہے جسے آزمایا جاتا ہے اور وہ اس آزمائش پر راضی ہو جاتا ہے۔

افضل آدمی

عبدالواحد زیادؒ سے پوچھا گیا کہ کون سا آدمی افضل ہے، ایک وہ جو باقی رہنا پسند کرتا ہے تاکہ اس کی اطاعت کر سکے۔ دوسرا وہ جو اس سے ملاقات کے شوق میں اس کی طرف نکلنا پسند کرے؟ فرمایا، نہ تو یہ افضل ہے اور نہ وہ، بلکہ وہ شخص افضل ہے جو اپنے معاملے کو اللہ کے سپرد کر دے اور رضامندی میں سچائی کے قدموں پر قائم ہو۔ پس اگر وہ اسے باقی رکھے تو اس چیز کو پسند کرے اور اگر اسے نکال دے تو اس بات کو بھی پسند کرے۔ بس یہی اس سے رضامندی کی منازل ہیں اور یہی ایک عارف باللہ کا اخلاق و کردار ہے۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کا مقامِ رضا

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے کہا گیا کہ آپ کی خواہش کیا ہے؟ فرمایا، اللہ جو بھی فیصلہ کر دے۔

اہلِ تسلیم و رضا

ابوعبداللہ نساجؒ کہتے ہیں کہ اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں جو صبر کے باعث شرماتے ہیں اور رضا و تسلیم کے راستے پر چلتے ہیں اور ایسے بندے بھی ہیں جو یہ جان لیں کہ تقدیر کی آمد کدھر سے ہے تو محبت اور رضامندی سے اس کا استقبال کریں۔

تسلیم و رضا والا صدیقین کا ساجھی

ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں جو چیز سب سے پہلے لکھی وہ یہ تھا، اللہ

Marfat.com

کے علاوہ کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ جس نے میرے فیصلے کو تسلیم کیا اور میری بھیجی ہوئی آزمائش پر صبر کیا، میری نعمتوں کا شکرادا کیا، میں اسے صدیقین میں لکھوں گا اور قیامت کے دن اسے صدیقین کے ساتھ اٹھاؤں گا۔ اور جو میرے فیصلے پر راضی نہ ہو، میری بھیجی ہوئی آزمائش پر صبر نہیں کرتا اور نہ ہی میری نعمتوں کا شکرادا کرتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ میرے علاوہ اور کوئی ربّ تلاش کرلے۔

نفس کا خاتمہ

کسی کہنے والے کا کہنا ہے کہ اے میرے نفس! میں نے تجھے اپنے رب کا مطیع کردیا اس بات پر کہ اگر چاہے تو تجھے تھوڑا تھوڑا کر کے پلائے یا چاہے تو سیراب کردے۔ اگر چاہے تو عزت دے اور چاہے تو ذلت دے۔ چاہے تو زندہ رکھے اور چاہے تو ماردے۔ اور وہ غنی اور تیرے بارے میں زیادہ حقدار بھی وہی ہے اور تو مکمل طور پر اسی کے لیے ہے۔ پس تجھے کیا ہے تیرے لیے حکم ہے۔

اچھی زندگی کا راز

یحیٰی بن معاذ رازیؒ سے پوچھا گیا کہ مومن کی زندگی کب اچھی ہوتی ہے؟ جواب دیا، جب اللہ کے فیصلے اور اس کی تقدیر پر مکمل طور پر راضی ہو جائے اور اس کے حکم اور تدبیر پر رضامندی اختیار کرلے۔ پوچھا گیا کہ بندہ اس سے کب راضی ہوتا ہے؟ فرمایا، جب بندہ اپنے رب سے کہے کہ اے اللہ! اگر تو مجھے عطا کرے تو میں تیرا شکرادا کروں اور اگر نہ عطا کرے تو تجھ سے راضی رہوں۔ اگر تو مجھے بلائے تو تیری پکار کا جواب دوں اور اگر مجھے چھوڑ دے تو تیری عبادت کروں۔

زہد کا اعلیٰ درجہ

اور زہد کے دس اجزاء ہوتے ہیں۔ زہد کا سب سے اعلیٰ درجہ پرہیزگاری کا سب سے نچلا درجہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

پرہیزگاری کا اعلیٰ درجہ

اور پرہیزگاری اور ورع کے دس اجزاء ہیں۔ پرہیزگاری کا سب سے اعلیٰ درجہ یقین کا سب سے نچلا درجہ رضا کا سب سے کم تر درجہ ہے کیونکہ رضا و تسلیم عبودیت کا سب سے بلند تر درجہ ہے اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے رحمت اور راحت اسی تسلیم و رضا میں رکھی ہیں اور ناراضگی اور غصہ میں غم اور فکر کو رکھا ہے۔

ابواسحاقؒ کی مشغولیت

بیان کیا جاتا ہے کہ عطیہ جمیؒ کہتے ہیں کہ میرے والد نے ابراہیم بن ادھمؒ سے کہا، اے ابواسحاق! جس طرح ہم حدیث کو لکھ لیتے ہیں آپ کیوں نہیں لکھتے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں تین چیزوں میں مشغول ہوں اگر ان سے فارغ ہوتا ہوں تو ضرور لکھوں گا۔ پوچھا، وہ کونسی؟ فرمایا، جس چیز کی رزق میں سے اللہ نے ذمہ داری لی ہے اس پر بھروسہ کرنا اور عمل کو اللہ کے لیے خالص کرنا اور اللہ کے فیصلے پر راضی ہونا۔ جہاں تک توکل اور اخلاص کی بات ہے تو میں اللہ کی مدد سے ان سے فارغ ہو چکا ہوں لیکن اللہ کے فیصلے کے ساتھ راضی ہونا تو میں اس میں ابھی مشغول ہوں۔ عطیہ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میرے والد زاروقطار رونے لگے اور کہنے لگے کہ ہم آپ سے کتنا دُور ہیں۔ تسلیم و رضا سے بڑھ کر بھی کوئی مرتبہ یا مقام ہے، جس کے بارے میں ہم کچھ کہہ سکیں۔

قابلِ رشک شخص

محمد بن واسعؒ کہتے ہیں کہ میں اس شخص پر رشک کرتا ہوں کہ جو دن کا آغاز کرتا ہے لیکن اس کے پاس نہ تو صبح کا کھانا ہوتا ہے اور نہ ہی رات کا۔ اور وہ اس حال میں بھی اللہ سے راضی ہوتا ہے۔

اللہ کو راضی کرنے کا طریقہ

سفیان ثوریؒ سے پوچھا گیا کہ بندہ اپنے رب سے کس وقت راضی ہوتا ہے؟ فرمایا، جب وہ مصیبت میں بھی ایسے ہی خوش ہو جیسے نعمت ملنے پر خوش ہوتا ہے۔

Marfat.com

حضرت امام حسینؓ کے نزدیک مقامِ رضا

کسی شخص نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے کہا کہ حضرت ابوذر غفاریؓ فرمایا کرتے تھے کہ فقر میرے نزدیک غنا کے مقابلے میں زیادہ محبوب ہے جبکہ صحت کی نسبت بیماری زیادہ محبوب ہے۔ آپؓ فرمانے لگے، اللہ ابوذرؓ کے حال پر رحم فرمائے۔ میرا کہنا یہ ہے جو اللہ کے اختیار پر راضی ہو جائے تو اللہ کے اختیار کے علاوہ کسی اور چیز کی تمنا نہیں کرتا۔

راحت وسکون کا راز

یحیٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں، میں نے علم حاصل کیا لیکن مجھے سکون نہ ملا۔ پھر میں نے عمل کی طلب کی مجھے پھر بھی راحت میسر نہ آئی۔ پھر میں اللہ سے راضی ہو گیا تو مجھے راحت وسکون میسر آ گیا۔

ابودرداءؓ کا فرمان

ابودرداءؓ فرماتے ہیں کہ شان جو کی روٹی کھانے اور اونی لباس پہننے میں نہیں بلکہ شان تو اللہ سے راضی ہونے میں ہے۔

سنکون الذی قضی   کره العبد ام رضی

لیس هذا یدوم بل   کل هذا سینقضی

ترجمہ: جو فیصلہ کیا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا چاہے بندہ پسند کرے یا ناپسند کرے۔
یہ چیز ہمیشہ نہیں رہتی بلکہ یہ سارا کچھ تو ہو کر رہتا ہے۔

تلوارِ عمرؓ کے الفاظ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تلوار پر لکھا ہوا تھا:

قدتضی فتک حکمه   فانقضی مایرتده

فآزاد ما یکون أن   لم ماتریده

Marfat.com

ترجمہ: تیرے بارے میں اس کا حکم پورا ہو چکا ہے۔ پس وہ کچھ ہوا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ پس جو اس نے چاہا وہی ہوا، اگرچہ وہ کچھ نہیں ہوا جو تو چاہتا تھا۔

حضرتِ علیؓ کی تلوار کے الفاظ

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلوار میں لکھا ہوا تھا:

ای یومی من الموت افر　　یوم لا یقدر رام یوم قدر

یوم لا یقدر لا یاتی بہ　　ومن المقدور لا یھجو الحدر

ترجمہ: اے میرے دونوں دن کیا موت سے فرار ہے۔ ایک دن وہ جو تقدیر میں نہیں ہے یا وہ دن جو تقدیر میں ہے۔ وہ دن جو تقدیر میں نہیں وہ نہیں لائے گا اسے۔ اور جو مقدر میں ہے تو اس سے بچنا اور فرار نجات نہیں دلا سکتا۔

Marfat.com

Marfat.com

کلمۂ طیبہ
محفوظ ترین حصار

حَدَّثَنِیْ جِبْرِیْلُ: قَالَ: حَدَّثَنِیْ رَبُّ الْعِزَّةِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی قَالَ: كَلِمَةُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حِصْنِیْ، فَمَنْ قَالَهَا دَخَلَ حِصْنِیْ، وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ (كنز العمال)

ترجمہ: جبرائیل علیہ السلام نے بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے اللہ رب العزت نے بیان فرمایا کہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" یہ کلمہ میرا قلعہ ہے جو یہ کلمہ کہہ دیتا ہے وہ میرے قلعے میں داخل ہو گیا اور جو میرے قلعے میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے مامون ہو گیا۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

مجھے میرے ماموں ابوالمکارم جناب منصور ربانی واسطیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سیّد حسن بن عسلۃ رفاعیؒ نے بیان کیا، ام عبیدہ کے علاقے میں موجود میرے والد کی حویلی میں۔ وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے سیّد یحییٰ رفاعیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد سیّد ثابتؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد علی حازم رفاعیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد ابوالفضائل علیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد سیّد رفاعۃ الحسن مکیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد سیّد محمد ابوالقاسمؒ نے بیان کیا، وہ اپنے والد سیّد حسن القاسمؒ سے، جبکہ وہ اپنے والد سیّد حسن عبدالرحمٰن رضیؒ سے، وہ اپنے والد سیّد احمد اکبرؒ سے، وہ اپنے والد سیّد موسیٰؒ سے، وہ اپنے والد امیر ابراہیم مرتضیٰؒ سے، وہ اپنے بھائی امام علی رضاؒ سے، وہ اپنے والد امام موسیٰ کاظمؒ سے، وہ اپنے والد امام جعفر صادقؒ سے، وہ اپنے باپ امام محمد باقرؒ سے، وہ اپنے باپ امام علی زین العابدینؒ سے، وہ اپنے باپ شہید کربلا امام عالی مقامؒ سے روایت کرتے ہیں، جبکہ حضرت امام حسینؒ اپنے والد محترم سیّدنا علی المرتضیٰؒ سے روایت کرتے ہیں اور حضرت علیؒ اپنے چچازاد بھائی سیّد المرسلین رسول اطہر علیہ السّلام سے بیان کرتے ہیں۔

کلمۂ توحید کی شان

یہ حدیث قدسی ہم تک سند نبوت کے واسطے سے پہنچی ہے۔ اس میں کلمہ توحید کی بلند شان کے بارے میں بیان ہے جو بندے کے ایمان میں اضافہ کرتا ہے، اس کو معرفت سے بھر دیتا ہے اور اس کلمہ کے ذکر کی مداومت اور ہمیشگی اس کے لیے لازم کرتا ہے، اور یہی کلمہ توحید کی روح ہے۔ اور جو اس کو کہتا ہے اس پر اس کلمہ کے پہنچانے والے یعنی رسول اقدس علیہ السّلام پر ایمان لانے کے بعد کچھ تنگی بھی نہیں۔ اور یہ بندے کو افتقار الی اللہ کی طرف لے جاتا ہے اور اس کی قہر و عظمت کے سائے میں جگہ دیتا ہے۔ اسی وجہ سے یہ بندہ کے لیے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک مضبوط قلعہ بن جاتا ہے۔

Marfat.com

غنیٰ صفتِ خدا، فقر صفتِ عبد

اے صاحبزادے! جان رکھو کہ غنیٰ اور فقر دو صفات ہیں، ایک صفت اللہ کی جبکہ دوسری بندے کی۔ فقیری کی صفت بندے کے لیے اور یہ قابل توصیف و مدح صفت ہے۔ جیسا کہ غنیٰ اللہ کی صفت ہے اور وہ بھی قابل مدح صفت ہے۔ اور فقر حقیقت میں بندے کی صفت ہے کیونکہ اس میں غنیٰ کی ملاوٹ نہیں جبکہ غنیٰ حقیقت میں اللہ کی صفت ہے کیونکہ اس میں فقر کی ملاوٹ نہیں ہوتی ہے۔ اور بندے کی سب سے اعلیٰ واشرف صفت ہر چیز میں اللہ کی طرف فقیری اختیاری کرنا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے اعلیٰ صفت ہر چیز میں بندوں سے بے نیازی اختیار کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ (محمد:۳۸)

ترجمہ: اور اللہ غنی ہے جبکہ تم فقیر ہو۔

اور دوسری جگہ فرمایا:

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ (فاطر:۱۵)

ترجمہ: اے لوگو! تم اللہ کے محتاج ہو اور اللہ تو بے نیاز اور قابل تعریف وتوصیف ہے۔

اللہ کی محتاجی کا انعام

جان رکھو کہ اللہ کی طرف محتاج ہونا نفس، روح، دل اور بھید میں تقسیم میں ہے۔ نفس کا اللہ کا محتاج ہونا قرب ورضا کے طریقے پر ہوتا ہے اور بھید اور راز کی محتاجی یہ مشاہدہ اور ملاقات پر منحصر ہوتی ہے۔ جب بھی بندہ اپنے نفس کو عہد اور اس کے ایفاء کے سلسلے میں پریشان اور سرگرداں دیکھتا ہے تو وہ اس کی معافی کے در پر محتاج بن کر لوٹ آتا ہے۔ اور جب بھی وہ اپنی روح کو اس کی محبت اور چاہت کے باب میں حیران پاتا ہے تو اس کی عنایت کی طرف لوٹ آتا ہے۔

فقیری کی حقیقت

فقیری کی حقیقت اس کفایت کرنے والی ذات کو کافی سمجھنا ہے اور اپنے بیمار نفس کو اس کی

Marfat.com

معافی اور درگزر کے آگے ڈالنا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسباب کو دیکھتے ہوئے اسباب والے کے ساتھ اسباب کے انتظار کی حقیقت کو مدنظر رکھنا ہے اور اسباب کو فراموش کرتے ہوئے صاحب اسباب کے ساتھ مشغول ہونا ہے اور ہمیشہ افتقار اور اعتذار کی حقیقت کو سامنے رکھنا ہے۔ افتقار کی سچائی والی زبان کے ساتھ حد درجہ انکسار بھی ہو۔ اور یہ چیز اپنے اسرار و رموز۔ کے اعمال کو مدنظر رکھنے کی حقیقت میں سے ہے اور اچھے حال پر اعتماد کو ترک کرنا اور یہ کہ بندہ اس کی مخلوقیت اور اس کی مملوکیت سے نہ پھرے۔

بندہ کا غنی اور محتاج ہونا

ابو عبداللہ مقاتلؒ سے کہا گیا کہ بندہ کب غنی اور محتاج ہوتا ہے اور وہ اپنی غنی اور حاجت میں قابل تعریف و توصیف ہو؟ فرمایا، جب وہ اللہ سے متعلق ہو کر مخلوق سے بے نیاز ہو اور اس کی حاجت اپنے رب سے متعلق ہو۔

فاقہ کبریٰ

شیخ ابوبکر واسطیؒ فرماتے ہیں کہ بندہ معرفت الٰہی کا حق اس وقت تک ادا نہیں کر سکتا جب تک وہ فاقہ کبریٰ کو نہ پہچان لے۔ پوچھا گیا کہ فاقہ کبریٰ کیا ہے؟ فرمایا، فاقہ کبریٰ یہ ہے کہ بندہ یہ جان لے کہ وہ صرف رب کے ذریعے ہی اس تک رہنمائی حاصل کر سکتا ہے اور اس کے ذریعے ہی اس کے غصے سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔

ولایت کا جھنڈا فقیری

کہا جاتا کہ اہل ولایت کا جھنڈا فقیری ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ افتقار اور فقیری اپنے آپ کو رب کے سامنے اس طرح ڈال دینا ہے جس طرح شیر خوار بچہ اپنی ماں کے سامنے پڑا ہوتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ افتقار رعایت وخیال میں فراغت ہے اور رعایت ولایت میں ہے اور ولایت، عنایت واہتمام میں پوشیدہ ہے اور عنایت ہدایت میں مضمر ہے۔ پس جس کے پاس فراغت نہیں تو اس کے لیے رعایت بھی نہیں، اور جس کے لیے رعایت نہیں تو اس کے لیے ولایت

Marfat.com

بھی نہیں، اور جسے ولایت میسر نہیں اسے عنایت بھی میسر نہیں، اور جسے عنایت میسر نہیں تو اسے ہدایت بھی نہیں مل سکتی۔

ساری مخلوق محتاجِ خدا ہے

اے میرے بیٹے! جان لو کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے، اس کی مشیت کی پابند ہے، اس کے علم اور قدرت کے سامنے بہت کمزور ہے۔ وہ نہ ہی اپنے اور نہ ہی کسی غیر کے لیے کسی نفع و نقصان کے مالک ہیں، نہ ہی عزت وذلت کے اور نہ ہی موت وحیات کے بارے میں کچھ اختیار رکھتے ہیں۔ وہ نعمت اور آسائش کے تیروں کے درمیان کھڑے ہیں، بدبختی اور دوری کے درمیان ٹھہرے ہوئے ہیں اور اپنے انجام سے بے خبر ہیں۔ امید و وہم کی کیفیت میں ہیں۔ فقیری؛ عاجزی، دعا، گڑگڑاہٹ اور رونا ہے۔ تو اس کی اس حالت سے زیادہ فقیر اور زیادہ کمزور کون ہے؟

فقیری رازِ بندگی

اور جان رکھو کہ فقیری محبت کرنے والوں کے لیے سب سے بڑا مرتبہ اور منیبین کے لیے سب سے اعلیٰ منزل اور مریدین کے لیے سب سے قریبی حالت اور توبہ ورجوع کرنے والوں کے لیے سب سے بڑی چیز ہے اور توبہ کرنے والوں کے لیے سب سے بڑا مقام اور مقربین کا سب سے بڑا وسیلہ ہے۔ یہی بندگی کی اصل اخلاص کا مصدر تقویٰ کی بنیاد سچائی کا مغز ہدایت کی بنیاد ہے۔

اہلِ فقر کی جماعت میں شمولیت کی شرائط

پس جو شخص اہل فقر کی جماعت میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے نفس اور اپنے اہل وعیال کی کسی مصلحت کا خیال نہ کرے اور اللہ کے آگے عاجزی اختیار کرے۔ اور اللہ کے علاوہ ہر ایک سے مایوس ہو جائے اور اللہ کا محتاج بن کر رہے، اس شخص کی طرح جو ایک تاریک کنویں میں ہو اور کنوئیں کا منہ بند ہو اور اس کے نشانات مٹ جائیں۔ کنوئیں میں اس کا کوئی مونس وغمخوار بھی نہ ہو اور اس کنوئیں سے کسی کا گزر بھی نہ ہو، تو کیا اس کے مالک کے علاوہ کوئی اس

Marfat.com

کی امید کا مرکز و محور ہو سکتا ہے؟

ایک نابینا کا واقعہ

بیان کیا جاتا ہے کہ صلحاء میں سے ایک نابینا آدمی کسی صحرا میں واقع ایک کنویں میں گر گیا۔ کسی قافلے کا اس کنوئیں سے گزر ہوا۔ تو اس آدمی نے کنوئیں کی گہرائی سے پکارا تو غیب سے آواز آئی، کیا تو میرے علاوہ دوسروں سے مدد طلب کرتا ہے حالانکہ مدد طلب کرنے والوں کا نجات دہندہ میں ہی ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ وہ آدمی خاموش ہو گیا۔ قافلے والوں نے اس کنوئیں کا دہانہ بند کر دیا تاکہ کوئی اس میں گر نہ جائے اور انہوں نے اس کنوئیں کو پوشیدہ رکھنے کا ارادہ کیا۔ پس وہ شخص اپنے آپ سے ناامید ہو گیا اور مخلوق سے اس کی اُمیدیں ختم ہو گئیں۔ تب اس نے کہا، اے میرے اللہ! اب میرے لیے تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے، میں تیرا محتاج ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک شیر کی ذمہ داری لگائی، یہاں تک کہ اس نے کنوئیں کا دہانہ کھولا، اس میں اترا، اس آدمی نے شیر کی دم پکڑی تو شیر اسے کنوئیں کی منڈیر پر لے آیا۔ تو اوپر سے آواز آئی کہ وہ ذات جو تجھے ہلاک کرنے والی چیز کے ذریعے ہلاکت سے نجات دلاتی ہے، اس سے اپنے تعلق کو نہ توڑو۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی تشریح

جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول "اِیَّاکَ نَعْبُدُ" میں عبودیت کی سچائی کی تکمیل کو رکھا ہے۔ پھر جب بندے کی کمزوری اور عاجزی ظاہر ہوئی تو پھر اسے ایک دوسرا کلمہ عطا کیا اور اس کے لیے دونوں جہانوں کی بھلائی کو جمع کیا اور وہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے، "وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ"۔ پس اللہ تعالیٰ کا بندے پر حق "اِیَّاکَ نَعْبُدُ" میں آتا ہے اور بندے کی ساری عاجزی اور اس کا فقر اس آیت "وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ" میں ہے۔

ایک اعرابی کی مناجات

کہا جاتا ہے کہ ایک اعرابی مقام عرفات میں کھڑا تھا اور کہہ رہا تھا کہ اے اللہ! میں تیری طرف نکلا ہوں اور تو نے ہی مجھے نکالا ہے۔ تیرے لیے میں کھڑا ہوں اور تو نے ہی مجھے کھڑا کیا۔

Marfat.com

میں نے تیری حکم عدولی کی اور تو نے مجھے تنہا چھوڑ دیا اور اس بات پر میرے پاس کوئی دلیل اور عذر نہیں ہے۔ پس اگر تو نے مجھے معاف کیا اور مجھ پر رحم کیا تو تُو احسان کرنے والا ہے۔ اور اے میرے مولیٰ و آقا! تیرے در پر مجھ سے زیادہ فقیر کوئی نہیں آیا۔

عبودیت میں جھگڑنے کا راز

جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو افتقار اور فقر کی سچائی کا پابند کیا ہے تاکہ وہ عبودیت کی حد سے نکل کر ربوبیت کی حدود میں داخل نہ ہو جائے اور عقلی ارادوں سے نکل کر خواہش کی چاہت میں داخل نہ ہو جائے اور روح کی صفائی کو چھوڑ کر نفس کی گندگی کو نہ اپنا لے اور بلند ہمتی چھوڑ کر کم ہمتی کا شکار نہ ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی اکرم ﷺ سے فرمایا کہ:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ (آل عمران: ۱۲۸)

ترجمہ: آپ ﷺ پر اس معاملے میں کچھ بھی نہیں۔

اور اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ (آل عمران: ۱۵۴)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ حکم سارے کا سارا اللہ کے لیے ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ:

بَلْ لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا (الرعد: ۳۱)

ترجمہ: بلکہ معاملہ اور حکم تو صرف اللہ کے لیے ہے۔

اہلِ ولایت میں شمولیت کا راز

ہاں بندے کی درستگی فقر میں ہے، ہاں مدد اسی مدد طلب کی جانے والی ذات سے طلب کی جانی چاہیے۔ ہاں ہدایت کے رستے تک پہنچنا اور اہل ولایت میں شامل ہونے کا ذریعہ افتقار الی اللہ ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

یومِ جمعۃ المبارک کا غسل

اِذَارَاحَ اَحَدُکُمُ الْجُمُعَۃَ فَلْیَغْتَسِلُ (بخاری)

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن صبح کے وقت نکلے تو اسے چاہیے کہ غسل کرلے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابوبکر بن یحییٰ بخاری واسطیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو غالب محمد بن عبدالواحد قزازؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن عمر بن احمد برمکیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں اسحاق بن سعیدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن ہارونؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابو آمنہ محمد بن ابراہیمؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں محمد بن سابقؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابراہیم بن طہمانؒ نے خبر دی، وہ روایت کرتے ہیں منصورؒ سے، وہ نافعؒ سے اور وہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔

طہارت کی فضیلت

اس حدیث شریف میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات کی عظمت کا بیان ہے۔ جب بندہ نماز پڑھتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا ہے، خاص طور پر جمعہ کے دن۔ کیونکہ یہ حاضری کا سب سے بڑا مقام ہے۔ اور غسل سے مراد دل کا دھونا اور تمام موجودات کے سانچے کو صاف کرنا ہے۔ اس میں شرعی طہارت کی فضیلت بھی شامل ہے اور یہ غسل کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ اور احکام شریعت میں سے کوئی بھی حکم ایسا نہیں ہے جس میں ایسے ظاہری اور باطنی اسرار نہ ہوں جو عقل کو حیران نہ کردیں۔

خدا کی صفتِ قدیر

اے میرے بیٹے! جان رکھو کہ جو شخص اللہ کی حسن تدبیر میں غور کرتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی صنعت کی باریکیوں اور ہر چیز میں اس کی قدرت کاملہ پر نظر رکھتا ہے، وہ جان لیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے نفس اور اس کے کاموں پر نگہبان ہے اور بندوں کی پیشانیاں اس کے ہاتھ میں ہیں، ان کو جیسے چاہتا ہے پلٹتا ہے۔ اور ان کی خوش بختی اور بدبختی اس کی حکمت کے ساتھ ہی ہے، نہ تو کوئی اس کے فیصلے کو ٹال سکتا ہے اور نہ کوئی اس کے حکم کو پھیر سکتا ہے۔ پس جب یہ بات ثابت ہوجاتی ہے تو اللہ سے اس کا تعلق مضبوط ہوجاتا ہے وہ اس کا مطیع بن جاتا ہے اور سب کچھ

Marfat.com

اس کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کے سامنے بے چینی کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے اور بغیر کسی توفیق اور قوت کے باقی رہتا ہے۔ نہ کوئی اختیار ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی تعلق۔ نہ کوئی تدبیر اور نہ کوئی سوال۔ کیونکہ دونوں جہانوں کی راحت اور سرور اعتصام باللہ میں ہے اور ان کا غم اور فکر اللہ کے علاوہ کسی اور سے تعلق میں ہے اور اپنے نفس میں طاقت وقوت خیال کرنے میں ہے۔ کیا تم اللہ تعالیٰ کے اس قول کی طرف نہیں دیکھتے جو اللہ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسّلام سے فرمایا:

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَاشَآءَ اللّٰہُ (الاعراف:۱۸۸)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ میں اپنے لیے کسی قسم کے نقصان اور نفع کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے۔

حضرت موسیٰؑ کا معاملہ

اور اللہ تعالیٰ کا وادی تیہ میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ معاملہ اس قول کے برابر ہے:

لَآ اَمْلِکُ اِلَّا نَفْسِیْ وَاَخِیْ (المائدہ:۲۵)

ترجمہ: میرے اختیار میں اپنی جان اور اپنے بھائی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ" کے معنی میں کہا جاتا ہے کہ اپنے دل سے اپنے اہل وعیال اور اللہ کے علاوہ ہر چیز کا خیال نکال دو۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَاتِلْکَ بِیَمِیْنِکَ یٰمُوْسٰی ○ قَالَ ھِیَ عَصَایَ (طٰہٰ:۱۷،۱۸)

ترجمہ: اے موسیٰ! یہ تیرے دائیں ہاتھ میں کیا ہے؟ کہا، یہ میری لاٹھی ہے۔

اس لاٹھی کی نسبت اپنی طرف کی۔ فرمایا، تم اس کے ساتھ کیا کرتے ہو؟

اَتَوَکَّؤُا عَلَیْھَا (طٰہٰ:۱۸)

ترجمہ: میں اس پر ٹیک لگاتا ہوں۔

پھر فرمایا:

اَلْقِھَا یٰمُوْسٰی ○ فَاَلْقٰھَا فَاِذَا ھِیَ حَیَّۃٌ تَسْعٰی (طٰہٰ:۱۹،۲۰)

ترجمہ: اے موسیٰ! اس کو نیچے ڈال دو۔ پس حضرت موسیٰ نے اس کو پھینکا تو وہ ایک

Marfat.com

دوڑتا ہوا سانپ بن گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ! یہ وہ ہے جس کے بارے میں تو کہتا تھا کہ میں اس کے ساتھ ٹیک لگاتا ہوں، اب وہ تیرا دشمن ہو گیا ہے کیونکہ تیرے دل کا تعلق کسی اور کے ساتھ ہو گیا ہے۔ پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنے دل سمیت رجوع کیا۔ پس جب اس چیز کا علم ہوا تو فرمایا:

قَالَ خُذْهَا وَلَا تَخَفْ (طٰہٰ:۲۱)

ترجمہ: کہا، اس کو پکڑ لو اور ڈرو مت۔

اور ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا:

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا (التوبہ:۵۱)

ترجمہ: کہہ دیجیے، ہمیں وہی کچھ پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ رکھا ہے۔

مخلوق سے ربط، آسمانی مدد کا خاتمہ

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب بندے پر کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ مجھے چھوڑ کر مخلوق سے ناطہ جوڑتا ہے تو میں اس سے آسمانی ذرائع اور وسائل ختم کر دیتا ہوں اور اس کو اس کے نفس کے سپرد کر دیتا ہوں۔ اور جب کسی بندے پر کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ مخلوق کو چھوڑ کر مجھ سے تعلق قائم کر لیتا ہے تو میں سوال کرنے سے پہلے اسے عطا کر دیتا ہوں اور اس کے دعا کرنے سے پہلے اس کی دعا قبول کر لیتا ہوں۔

وحیٔ داؤدؑ

ہم تک پہنچا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ مجھے اپنی عزت جلال، عظمت اور مخلوق پر بلند مرتبے کی قسم ہے! میرے بندوں میں سے جو بندہ مجھے مضبوطی سے تھام لیتا ہے، پس میں جانتا ہوں کہ یہ تعلق اس کے دل سے ہے، پس اگر ساتوں آسمان اور زمینیں بھی اس کے خلاف تدبیر کریں تو میں اس کے لیے اس سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہوں۔ اور مجھے اپنی عزت، جلال، عظمت اور مخلوق پر بلندی کی قسم ہے! میرے بندوں میں سے جو بندہ مجھے چھوڑ کر مخلوق سے تعلق جوڑتا ہے، اور میں جانتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس کے دل سے ہے، تو میں اس کے

Marfat.com

سارے وسائل ختم کر دیتا ہوں، پھر مجھے یہ پرواہ بھی نہیں ہوتی کہ میں اسے کس وادی میں ہلاک کروں۔ اور میں اس کے دل کو ایسی مصروفیت، حرص اور خواہش سے بھر دیتا ہوں جس تک وہ کبھی بھی نہیں پہنچ سکتا۔

دونوں جہانوں کا بادشاہ بننے کا راز

حدیث میں ہے کہ جس نے اللہ کے ساتھ تعلق جوڑا اور اسی سے مدد مانگی، اللہ لوگوں کو اس کا محتاج بنا دیتے ہیں اور اس کی زبان سے حکمت کی باتیں نکلتی ہیں اور اسے دونوں جہانوں کا بادشاہ بنا دیتے ہیں۔ اور جو اسے چھوڑ کر مخلوق سے تعلق جوڑتا ہے اور اپنے دل کو اس کے سپرد کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے عذاب دیتے ہیں اور دنیا و آخرت کے اسباب ذرائع اس سے چھین لیتے ہیں۔

دستگیر ذات

اسی طرح روایت کیا جاتا ہے کہ جتنا تم سے ہو سکے دنیا کے غموں سے کنارہ کشی اختیار کرو اور اپنے دلوں سمیت اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور تمام معاملات میں اسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو۔ کیونکہ بندہ جب اپنے دل کے ساتھ اللہ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اللہ بندوں کے دل اس کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ اور جو اللہ کے ساتھ تعلق جوڑتا ہے اللہ ہر مشکل میں اس کو کافی ہوتا ہے۔

تعلق کی مضبوطی

یحییٰ بن معاذؒ سے پوچھا گیا کہ بندے کا تعلق کب اللہ کے ساتھ مضبوط ہوتا ہے؟ فرمایا، جب اس کا دل ہر موجود اور مفقود سے تعلق کٹ جائے اور وہ اللہ کے کارساز ہونے پر راضی ہو جائے۔

رضا والوں کا مرتبہ

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام سے فرمایا کہ نہ تو عبادت کرنے والے اور نہ قرب تلاش کرنے والوں کی کوئی چیز اعتصام اور تسلیم و رضا سے بڑھ کر مجھ تک پہنچنے والی ہے۔

Marfat.com

عامر بن قیسؒ کا واقعہ

عامر بن قیسؒ نے عارفین میں سے کسی سے کہا کہ میرے لیے اللہ سے دُعا کرو۔ جواب ملا، تُو نے اس سے مدد مانگی ہے جو تجھ سے بھی زیادہ کمزور اور عاجز ہے۔ اللہ کی اطاعت کر اور اسی کو مضبوطی سے تھام، وہ تجھ کو مانگنے والوں سے بھی زیادہ دے گا۔

قائد بننے کا کلیہ

حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہونے والی وحی میں فرمایا کہ اگر تُو اہل دنیا کا قائد بننا چاہتا ہے تو میرے حکم پر سر جھکانے والا اور راضی رہنے والا بن جا۔

فضیل بن عیاضؒ کا مقامِ شرم

فضیل بن عیاضؒ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات پر اللہ سے شرم آتی ہے کہ میں یہ کہوں کہ میرا اللہ سے تعلق مضبوط ہے۔ کیونکہ جو اللہ کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے وہ اس کے علاوہ کسی سے نہیں ڈرتا، نہ ہی غیروں سے اُمید رکھتا ہے اور دونوں جہانوں میں اس کا دل ہر قسم کے تعلقات سے کٹ جاتا ہے۔

قولِ خدا کی وضاحت

اور اللہ تعالیٰ کے اس قول "اِنَّا لِلّٰہِ" میں کہا گیا ہے کہ یعنی ہم اللہ کے بندے اور اس کی لونڈیاں ہیں۔ ہم اس کی مشیت اور قضا میں گھومتے ہیں اور بندوں کی پیشانیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ "وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ" اس کے ساتھ راضی ہوتے ہوئے اس کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے اس کو مضبوطی سے تھامتے ہوئے اور تمام کام اسی کو سونپتے ہوئے۔

نگہبان ذات

روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے فرمایا:

Marfat.com

اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (طٰہٰ:۲۴)

ترجمہ: فرعون کی طرف جاؤ سرکش ہو رہا ہے۔

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا، اے میرے رب! میرے اہل و عیال اور میرے ریوڑ کا کیا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، جب تو نے مجھے پالیا تو میرے علاوہ کسی اور چیز کا کیا کرے گا؟ اے موسیٰ! جاؤ اور مجھے مضبوطی سے تھام لو، میرے مطیع بنو اور اپنے کام میرے سپرد کرو۔ میں نے بھیڑیئے کو تیرے ریوڑ پر چرواہا مقرر کیا ہے جبکہ تیرے اہل و عیال پر فرشتوں کو محافظ مقرر کیا ہے۔ اے موسیٰ! جب تیری ماں نے تجھے دریا میں ڈالا تھا تو کس نے تجھے نجات دی تھی اور تجھے بعد میں تیری ماں کی طرف لوٹایا تھا۔ اور جب تو نے ایک جان کو قتل کیا تو کس نے تجھے تیرے دشمن فرعون سے نجات دی۔ اور جب تو فرعون سے بھاگا تو جنگل میں تجھے کس نے بچایا تھا؟ اور حضرت موسیٰ اس سب کے دوران کہہ رہے تھے، تُو نے! تُو نے!

بندگی کی حد سے نکلنے کی سزا

جان رکھو کہ جو شخص اس ذات کے علاوہ کسی اور کے ساتھ اپنا تعلق قائم کرتا ہے تو اسے تنہا چھوڑ دیا جاتا ہے، وہ بندگی کی حدود سے نکل جاتا ہے اس لیے کہ بندگی کی حد اُس زبردست کے سامنے اپنے اختیار کو ترک کر دینا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ (القصص:۶۸)

ترجمہ: اور تیرا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے منتخب کرتا ہے اور انہیں کچھ بھی اختیار نہیں۔

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا (فاطر:۲)

ترجمہ: جو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے اپنی رحمت کھولتا ہے تو اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے۔

اور فرمایا:

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ (الانعام:۱۷)

ترجمہ: اور اگر اللہ تجھے کوئی نقصان پہنچائے تو اسے اللہ کے علاوہ کوئی دور نہیں کر سکتا۔

Marfat.com

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:

قُلْ لَّنْ يُّصِيبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا (التوبہ:۵۱)

ترجمہ: کہہ دیجیے ہم کو وہی کچھ پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا ہے۔

اور یہ بھی فرمایا:

وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق:۳)

ترجمہ: اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ اسے کافی ہو جاتا ہے۔

خصائلِ عبودیت

جان رکھو کہ عبودیت کی بنیاد دس خصائل پر ہے:

۱۔ ہر چیز میں اللہ کے ساتھ تعلق مضبوط کرنا۔

۲۔ ہر معاملے میں اللہ راضی ہونا۔

۳۔ ہر چیز میں اسی کی طرف رجوع کرنا۔

۴۔ ہر چیز میں اسی کا محتاج ہونا۔

۵۔ ہر چیز میں اسی کی طرف متوجہ ہے۔

۶۔ ہر چیز میں اللہ کے ساتھ صبر کرنا۔

۷۔ ہر چیز میں اللہ کی طرف کٹ کر علیحدہ ہونا۔

۸۔ ہر چیز میں اللہ کے ساتھ ثابت قدم رہنا۔

۹۔ ہر چیز اللہ کے سپرد کر دینا۔

۱۰۔ اور ہر چیز میں اسی کی اطاعت کرنا۔

تسلیم اور استسلام

جان لو کہ تسلیم اور استسلام، ایمان اور معرفت کی شاخوں میں دو شاخیں ہیں۔ تسلیم یہ ہے کہ سلامتی کے ساتھ بغیر کسی کو ملائے اس سلامتی والی ذات کے آگے سر تسلیم خم کیا جائے اور استسلام یہ ہے کہ اپنے اوپر آنے والی ہر چیز میں راضی ہوتے ہوئے اس کی فرمانبرداری کرے۔

Marfat.com

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عبدِ شکور

اَفَلَا اَکُوْنَ عَبْدًا شَکُوْرًا (بخاری)

ترجمہ: تو کیا میں اس کا شکرگزار بندہ نہ بنوں۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابوالفضل علی واسطیؒ نے خبر دی، کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن عبدالرحمٰن بن محمد بن مظفر داؤدیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابومحمد عبداللہ بن احمد سرخسیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ محمد بن یوسف فربریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہم سے صدقہ بن فضلؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں ابن عینیہؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں زیاد بن علاقہؒ نے خبر دی، انہوں نے مغیرہؓ سے سنا۔

مقامِ عبودیت

اس حدیث شریف میں عبودیت لوازم کے قیام کے لزوم کے بارے میں بیان ہے اس حد تک جس حد تک انسان سمجھ سکے۔ کیونکہ سیّدالاعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام موجودات کی موجودگی کا راز اور سبب اور خالق اور مخلوق کے درمیان آڑ اور پردہ ہونے کے باوجود اپنی بندگی میں وہ کام کیا جس سے آپ کے قدم مبارک میں ورم آ گیا، تو پھر ہماری کیا حیثیت ہے؟

عبودیت عارف باللہ کا وصف

اے عارف تو پھر آ ؤ! اپنے آپ کو اس صاحب عظمت رسول کی اتباع میں لگاؤ اور اپنے آپ کو دن میں ہزار مرتبہ مٹا دو۔ تم پھر بھی اس میں کمی کرنے والے ہوگے۔ عبودیت عارف باللہ کا خاص وصف ہے۔

بِک کر انمول ہونا خدا کی عنایت

اے میرے بیٹے! اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءؑ کی کتب میں اپنے برگزیدہ بندوں کی خوبیاں بیان کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، اے میرے بندے! میرے ذریعے ہی تو نے مجھے پایا اور میرے ذریعے ہی تیرے اور میرے درمیان محبت واقع ہوئی۔ میرے ذریعے ہی تو میرے اہل خدمت میں سے ہوا۔ میری وجہ سے ہی تو مجھے پہچانتا ہے۔ میرا ذکر کرتا اور میری تعریف کرتا ہے۔

Marfat.com

میری وجہ سے ہی تجھے میرے ذکر سے لذت حاصل ہوتی ہے۔ میری وجہ سے تو نے میری صحبت کا قصد کیا۔ میری وجہ سے ہی تجھے یہ قدرت حاصل ہوئی کہ یوم آخرت کو تو میرے چہرے کو دیکھ سکے۔ میرے بندے! تیرا نفس، تیری روح، تیرا دل اور تیرا سب کچھ میرے لیے ہے اور اگر تو ہر چیز مجھے دے دے تو میں بھی سب کچھ تجھے عطا کر دوں گا اور ہر معاملے میں تیرا ساتھ دوں گا۔

وحیِ داؤدؑ اور عنایاتِ ربی

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السّلام کی طرف وحی کی کہ کون ہے ایسا شخص جس نے مجھ کو پکارا ہو اور میں نے اس کی امید ختم کی ہو۔ کون ہے ایسا شخص جس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا ہو اور میرا دروازہ نہ کھلا ہو۔ میں وہ ذات ہوں جس نے اپنی مخلوق کی خواہشات کو اپنے ساتھ ملا رکھا ہے اور وہ سب میرے ہاں ذخیرہ ہیں۔ اے داؤدؑ! میرے بندے کو کیا ہے کہ وہ مجھ سے اعراض کرتا ہے جبکہ میں کہتا ہوں کہ میری طرف آؤ۔ اے داؤدؑ! میں ہی خواہشات اور امیدوں کا مرکز ہوں۔ میں وہ ذات ہوں جس کے شوق رکھنے والوں کے دلوں کی پرواز اپنی سمت مقرر کی ہے اور زمین میں انہیں اپنا محلِ نظر مقرر کیا ہے اور انہیں اپنی سمت آزاد چھوڑا تا کہ میرے لیے ان کا شوق اور میرے ساتھ قرب زیادہ ہو۔ اے داؤدؑ! میرے اولیاء کو خوشخبری دے دو کہ میں ہر لحظہ انہیں اپنی کرامات دکھاتا ہوں۔ اپنی کاریگری کی لطافتیں اور ان پر اپنے احسانات دکھاتا ہوں۔ تا کہ وہ مجھے بھول کر غیروں کی طرف مائل نہ ہو جائیں۔ میں نے انہیں اپنا مشتاق بنایا یہاں تک کہ وہ مجھ سے دور رہ کر صبر نہیں کر سکتے۔ میں نے ان کے لیے اپنی محبت اور اُنس کے دروازے کھول دیئے ہیں۔ میں ان کے مانگنے سے قبل ان کی دعا کو قبول کرتا ہوں، ان کے مانگنے سے پہلے انہیں عطا کرتا ہوں۔ اے داؤد! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میں انہیں جنت الفردوس میں جگہ دوں گا۔ میں انہیں اپنے دیدار کی طاقت عطا کروں گا، یہاں تک کہ وہ مجھ سے اور میں ان سے راضی ہو جاؤں۔

مصاحبتِ خدا کے پھل

اے داؤدؑ! زمین والوں کو آگاہ کر دو کہ میں اس شخص کا دوست ہوں جو مجھ سے محبت کرتا

Marfat.com

ہے اور اس شخص کا ساتھی ہوں جو میرا ساتھی بننا چاہے۔ میں اس کا مونس و غمخوار ہوں جو مجھ سے اُنس رکھتا ہے۔ میں اُس کے ساتھ ہوں جو میرے ساتھ ہے۔ میں اس کی بات مانتا ہوں جو میری اطاعت کرتا ہے۔ اُس کو پسند کرتا ہوں جو مجھے اختیار کرے۔ اور میرے بندوں سے کہہ دو کہ میری مصاحبت اور میرے اُنس کی طرف آؤ اور میری محبت اور میرے قرب کی طرف آؤ۔

پاک مٹی سے محبوبوں کی تخلیق

اے داؤدؑ! میں نے اپنے محبوبوں کی مٹی اپنے خلیل ابراہیمؑ، پاکدامن یحییٰؑ اور اپنے حبیب ومحبوب محمد ﷺ کی مٹی سے بنائی ہے۔

خدا کی نصیحتیں اور حضرت داؤدؑ

- اے داؤدؑ! کیا تو نے دیکھا ہے کہ دوست اپنے دوست کے بارے میں بخل کرتا ہو۔
- اے داؤدؑ! نیک لوگوں کا مجھ سے ملاقات کا شوق بڑھتا جاتا ہے لیکن میرا اس بارے میں شوق ان سے زیادہ ہے۔ خبردار! جو میری طلب رکھتا ہے وہ مجھے حاصل کر لیتا ہے۔ جو میرے علاوہ کسی غیر کی طلب رکھتا ہے تو وہ مجھے حاصل نہیں کر سکتا۔
- اے داؤدؑ! جب بندے پر میرا شوق غالب آجاتا ہے تو میں اس کی راحت ولذت اپنے ذکر میں رکھ دیتا ہوں۔ اور میں اس سے عشق کرتا ہوں، میں اپنے اور اس کے درمیان پردے ہٹا دیتا ہوں۔ میں اس سے اور وہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب لوگ غفلت کا شکار ہو جاتے ہیں تو وہ غافل نہیں ہوتا۔ جب لوگ بھولتے ہیں تو وہ نہیں بھولتا۔ جب لوگ لہو ولعب میں مشغول ہو جاتے ہیں تو وہ اس میں مشغول نہیں ہوتا۔ یہی حقیقت میں نیک لوگ ہیں۔
- اے داؤدؑ! اگر تو میری طلب کرے گا تو مجھے پالے گا۔ میں ہر قسم کے اسباب میں تجھے کافی ہوں گا۔ میں تجھ سے حقوق کا مطالبہ بھی نہیں کروں گا۔ اور اگر تو غیر کی طلب کرے گا تو میں تجھے اسباب میں مشغول کر دوں گا اور تجھ سے حقوق کا مطالبہ بھی کروں گا۔
- اے داؤدؑ! میں نے اپنی محبت اس شخص کے لیے رکھی ہے جس کا دل اور زبان مجھے

Marfat.com

فراموش نہ کرے کیونکہ میرے نزدیک غفلت اور نسیان سے بڑھ کر نقصان دہ کوئی اور چیز نہیں ہے۔

- اے داؤدؑ! اگر تو مجھ سے راضی رہے گا تو میں تجھ سے راضی رہوں گا۔ اگر تو نے حاجت میں تنہا مجھ سے تعلق قائم کیا تو میں اکیلا تجھ کو کامیابی عطا کروں گا اور اگر تو میرا شکر ادا کرے گا تو میں دونوں جہانوں میں تجھے بادشاہ بنا دوں گا۔
- اے داؤدؑ! جو ہماری مصیبت پر صبر نہیں کرتا تو وہ گھبراہٹ میں ہماری طرف نہ آئے۔
- اے داؤدؑ! جب میں اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہوں تو اس کا دل اپنے خوف سے بھر دیتا ہوں اور اس میں اپنی ملاقات کا شوق اور اپنی اطاعت کا لالچ بھر دیتا ہوں۔
- اے داؤدؑ! میرے اولیاء ایسے قبوں میں ہوں گے جنہیں صرف وہی پہچان سکیں گے۔ پس مبارک ہے میرے اولیاء اور احباء کے لیے۔
- اے داؤدؑ! میں اس شخص کو نہیں بھولتا جو مجھے بھول جائے، تو میں اس کو کیسے بھول سکتا ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے۔
- اے داؤدؑ! میں اس شخص کے بارے میں بڑا سخی ہوں جو میرے بارے میں بخل کرتا ہے، تو میں اس معاملے میں کیسے کنجوسی اور بخل سے کام لے سکتا ہوں جو میرے بارے میں سخاوت سے کام لیتا ہے۔
- اے داؤدؑ! جو مجھ سے بغض رکھتا ہے میں تو اس سے بھی محبت کرتا ہوں، تو جو مجھ سے محبت کرتا ہے میں اس سے نفرت کیسے کر سکتا ہوں۔
- اے داؤدؑ! میرے سوال کرنے والے بندوں کو خوشخبری دے دو کہ میں ان کے ساتھ بہت شفقت اور رحم کرنے والا ہوں۔
- اے داؤدؑ! ہر محبت کرنے والا اپنے دوست اور محبوب کی خلوت چاہتا ہے اور میں اپنے محبوب لوگوں کے دلوں سے آگاہ رہتا ہوں۔ میرے ذکر سے لذت حاصل کرنے والوں سے کہہ دو کہ کیا تم نے مجھ سے بڑھ کر احسان کرنے والا ربّ پایا ہے؟
- اے داؤدؑ! جو میری اطاعت کرتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے، میں اس کو اپنی جنت میں جگہ دوں گا اور اسے اپنے چہرے کا دیدار کراؤں گا۔ اور جو میری نافرمانی کرتا ہے وہ مجھ سے

Marfat.com

محبت بھی نہیں کرتا، میں اسے جہنم میں داخل کروں گا اور میں اس سے ناراض ہوں گا۔

- اے داؤدؑ! مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہے! میرے پڑوس میں وہی آئے گا جو میری ہمسائیگی کی طلب رکھتا ہوگا۔
- اے داؤدؑ! جھوٹا ہے وہ شخص جو میری محبت کا دعویٰ تو کرتا ہے لیکن جب رات پڑتی ہے تو مجھ سے غافل ہو کر سویا رہتا ہے۔
- اے داؤدؑ! جو مجھے پہچانتا ہے وہ میری چاہت رکھتا ہے، اور جو میری چاہت رکھتا ہے وہ میری طلب بھی رکھتا ہے، اور جو میری طلب رکھتا ہے وہ مجھے پالیتا ہے، اور جو مجھے پالیتا ہے وہ میرے علاوہ کوئی اور دوست نہیں اپناتا۔
- اے داؤدؑ! جو مجھے طلب کرتا ہے تو میں اسے قتل کر دیتا ہوں۔ جو مجھ سے محبت کرتا ہے میں اسے آزماتا ہوں اور جو مجھ سے دور بھاگتا ہے میں اسے جلا ڈالتا ہوں۔
- اے داؤدؑ! گناہگاروں کو خوشخبری سنا دو کہ میں بخشنے والا ہوں اور صدیقین کو ڈراؤ کہ میں بہت غیور ہوں۔
- اے داؤدؑ! جو مجھے اس حالت میں ملتا ہے کہ مجھ سے ڈرتا ہے تو میں اسے عذاب نہیں دوں گا۔ اور جو مجھے اس حالت میں ملتا ہے کہ مجھ سے محبت کرتا ہے تو میں اسے اپنے آپ سے جدا کر کے غمزدہ نہیں کروں گا۔ اور جو مجھ سے اس حالت میں ملاقات کرے کہ مجھ سے شرماتا ہو میں اسے اپنی ملاقات کے دن شرمندہ نہیں کروں گا۔
- اے داؤدؑ! میری جنت اس کے لیے جو میری رحمت سے مایوس نہیں ہوتا اور میرا غصہ اس کے لیے جو گناہ کرتا ہے اور اس گناہ کو میری بخشش سے بڑا سمجھتا ہے۔ اگر میں سزا دینے میں جلدی کروں تو اپنی رحمت سے مایوس ہونے والوں کو سزا دوں۔ لیکن جلد بازی میرے شایانِ شان نہیں ہے۔ پس میں اپنے محبوب لوگوں کے دلوں سے مطلع رہتا ہوں۔ جب رات چھا جاتی ہے میں اپنی آنکھیں ان کے دلوں میں کر دیتا ہوں، بس وہ براہِ راست مجھ سے مخاطب ہوتے ہیں اور کلام کرتے ہیں۔
- اے داؤدؑ! اگر میں نے اپنے احباء کی روحوں کو ان کے ابدان میں مربوط نہ کیا ہوتا تو ان کی روحیں میری ملاقات کے شوق میں ان کے جسموں سے نکل جاتیں۔

Marfat.com

○ اے داؤدؑ! میرے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جنہیں میں نے بھلائی کا اہل بنایا ہے، میں نے اُنس کو ان کا حصہ بنایا ہے، ان کے لیے مبارک اور اچھا ٹھکانہ ہے۔

حضرت یحییٰؑ کو وحی اور شانِ اولیاء

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جو بندہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور مجھے پتہ ہو کہ یہ محبت اس کے دل میں ہے تو میں اس کا کان، آنکھ اور زبان بن جاتا ہوں۔ میں ہر چیز سے اس کے دل میں نفرت پیدا کر دیتا ہوں۔ میں دنیا کی خواہشات اور اس کی لذتیں اس سے دُور کر دیتا ہوں اور دنیا کی اچھی زندگی بھی اس سے دور کر دیتا ہوں۔ میں دن میں ستّر ہزار مرتبہ اس پر جھانکتا ہوں اور ہر لحہ اس کے دل میں اپنی محبت کی لذت اور اپنے اُنس کی حلاوت میں اضافہ کرتا ہوں۔ اور اس کے دل کو اپنے نور سے بھر دیتا ہوں، یہاں تک کہ وہ ہر وقت میری طرف دیکھتا ہے۔ اور میں اس کے سر پر ہاتھ پھیرتا ہوں اور اس کے دل کی رنجشوں پر اپنا ہاتھ رکھتا ہوں، یہاں تک کہ وہ اس کی شکایت نہیں کرتا۔ میں اپنی ملاقات کے شوق کے باعث اس کے دل کی دھڑکن سنتا ہوں اور جدائی کے خوف سے وہ کہتا ہے، لازم ہے مجھ پر کہ میرے دل کو اس وقت سکون نہ آئے جب تک اے میرے رب میں تجھ سے نہ مل لوں۔ اے یحییٰؑ! تو جس کا وہ شوق رکھتا ہے اس کے دل میں سکون کیسے آ سکتا ہے جبکہ میں اسکی خواہش اور امید کی انتہا ہوں اور وہ ہر لحہ میرے قریب آتا ہے اور میں اس کے قریب ہوتا ہوں۔ میں اس کا کلام سنتا ہوں، اس کے غم کو جانتا ہوں، اس کی آواز کو محبوب رکھتا ہوں۔ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں قیامت کے دن اسے ایسا مقام اور فضیلت عطا کروں گا جس پر پہلے اور بعد میں آنے والے رشک کریں گے۔ پھر میں آواز دینے والے کو حکم دوں گا وہ میرے عرش کے نیچے سے آواز لگائے گا، یہ فلاں بن فلاں اللہ کا ولی اور اس کا برگزیدہ ہے۔ اللہ نے اس کو بلایا ہے تاکہ اس کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ پھر میں پردے کے ہٹانے کا حکم دوں گا تاکہ میرا حبیب مجھے دیکھ سکے اور میں کہوں گا، اے میرے بندے! اے میرے ولی! تجھ پر سلامتی ہو، میں تجھے خوشخبری دیتا ہوں۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام پر غشی طاری ہوگئی اور تین دن تک انہیں ہوش نہ آیا۔ جب ہوش آیا تو کہنے لگے، پاک ہے تو پاک ہے تو، اپنے اولیاء اور برگزیدہ بندوں کے ساتھ تیرا پیار کتنا زیادہ

Marfat.com

ہے۔ تیری امید نہیں ٹوٹتی۔ اے بہترین ساتھی اور غمخوار! تو بہت اچھا دوست اور مددگار ہے۔

رویتِ باری تعالیٰ کا راز

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا ہے کہ جب میرے بندے کے دل میں میرا خیال اور اُنس غالب آ جاتا ہے تو میں اپنے اور اس کے درمیان موجود باطنی پردوں کو ہٹا دیتا ہوں یہاں تک کہ گویا وہ مجھے دیکھتا ہے۔

اچھی اور بری تقدیر کا مالک خدا

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی کتاب میں فرمایا کہ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم ہر وہ بندہ جو میرے علاوہ غیر سے امید رکھتا ہے میں اس کی امید کو نا امیدی سے ختم کر دوں گا۔ بندہ میرے علاوہ غیر سے آس لگاتا ہے جبکہ ہر قسم کی بھلائی میرے ہی ہاتھ میں ہے۔ کون ہے ایسا شخص جس نے مجھ سے اُمید لگائی ہو اور میں نے اس کی امید کو پورا نہ کیا ہو۔ کون ہے جس نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا ہو دعا مانگتے ہوئے اور میں نے اسے نہ کھولا ہو۔ میرے بندے میرے ذکر کے ذریعے نعمتیں حاصل کر، کیونکہ میں تیرے لیے دنیا اور آخرت میں بہترین دوست ہوں۔ میرے بندے تو مجھے اس وقت یاد کرے گا جب تو میرے علاوہ کسی اور کو آزمائے گا کہ تیرے لیے ہر خیر میرے ہی ہاتھ میں ہے۔ میرے بندے تو مجھ سے کیوں شرماتا ہے کہ اپنا چہرہ مجھ سے پھیر لیتا ہے اور غیر کی طرف مائل ہوتا ہے۔ میرے بندے تو کہاں جاتا ہے، جبکہ مجھ سے ملنے کا ذریعہ میرے علاوہ اور کوئی نہیں۔ میرے بندے تُو کہاں ہے؟ وہ شخص جس نے مجھے پکارا ہو اور میں نے جواب نہ دیا ہو۔ کون ہے جس نے مجھ سے مانگا ہو اور میں نے اسے عطا نہ کیا ہو۔ میرے بندے! میرا دروازہ تیرے واسطے کھلا ہے، میری بخشش اور عطا تیرے لیے اور میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔

حضرت موسیٰؑ اور فرمانِ خدا

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا کہ میری محبت ان اشخاص

Marfat.com

کے لیے ثابت ہوگئی ہے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے جو میری وجہ سے ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔ اے موسیٰ! اگر تو مجھے یاد کرے گا تو میں بھی تجھے یاد کروں گا۔ اگر تو مجھ سے راضی ہوگا تو میں بھی تجھ سے راضی رہوں گا۔ اگر تو میرے لیے تنہا اور علیحدہ ہوگا تو میں بھی تیرے لیے علیحدہ ہو جاؤں گا۔ اور اگر تو میرے حکم کو رد نہیں کرے گا تو میں تجھے اپنا دوست اور اپنا برگزیدہ بندہ بنالوں گا اور تیرا ٹھکانہ اپنے قریب بناؤں گا۔ اے موسیٰ! جب تو ڈرے تو مجھ سے ڈر یہاں تک کہ میں تجھے بے خوف کردوں۔ اور محبت کرے تو مجھ سے کر یہاں تک کہ میں تجھ سے محبت کروں اور نیک لوگوں کے دلوں میں تیری محبت پیدا کردوں گا۔ اور جب دیکھے تو میری طرف دیکھ یہاں تک میں عرش کے اوپر سے تیری طرف دیکھوں۔

آخرت میں اولیاء اللہ پر عنایاتِ ربانی

بعض احادیث میں روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنے اولیاء سے فرمائیں گے۔ اے میرے اولیاء جب بھی میں نے تمہیں دیکھا میں نے تمہیں دنیا میں دیکھا کہ تمہاری آنکھیں دھنسی ہوئی ہیں، ہونٹ سکڑے ہوئے ہیں اور پیٹ اندر کی طرف دھنسے ہوئے ہیں، پس جو تم نے دنیا میں سے بھیجا ہے اس کے باعث آج خوشی سے کھاؤ پیو۔ میرے اولیاء اور احباء تمہارے لیے میرا بدلہ بہت زیادہ ہے اور میرا فضل بھی بہت زیادہ ہے اور میرا تمہارے بارے میں میرا معاملہ بہت اچھا ہے اور میرا مطالبہ بہت سخت ہے۔ میں دلوں کا غمخوار اور غیب کا جاننے والا ہوں۔

Marfat.com

Marfat.com

آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا توکّل

اَلرَّحِمُ شَجنة مِنَ الرَّحمٰنِ، فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ
وَصَلکِ وَصَلتهٗ، وَمَنْ قَطَعَکِ قطعتهٗ (بخاری)

ترجمہ: رحم (صلہ رحمی) رحمان کی ایک شاخ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ جس
نے تجھ کو جوڑا میں اس کو جوڑوں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اسے توڑوں گا۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابوالفضل علی الواسطیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن عبدالرحمٰن داؤدیؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ سرخسیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ محمد بن یوسف فریدیؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن مسلمہؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہؒ نے بیان کیا، وہ روایت کرتے ہیں ہلالؒ بن اُبی ہلالؒ سے، وہ عطاء بن یسارؒ سے، وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے۔ فرماتے ہیں کہ قرآن پاک میں موجود آیت:

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا (الاحزاب:۴۵)

ترجمہ: اے نبی! بے شک ہم نے آپ کو گواہی دینے والا، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

فرمایا ہے کہ تورات میں ہے کہ اے نبی! ہم نے آپ کو گواہی دینے والا خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اور ان پڑھوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ بنایا ہے۔ تُو میرا بندہ اور میرا رسول ہے، میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ تو سخت دل اور غصے والا نہیں ہے اور نہ ہی بازاروں میں شوروغل کرنے والا اور نہ ہی برائی کا بدلہ برائی سے دیتا ہے، بلکہ معافی اور درگزر سے کام لیتے ہو۔ اور اللہ اس وقت اس کی روح قبض نہیں کریں گے جب تک اس کے ذریعے ٹیڑھی اقوام کو سیدھا نہ کر دیں کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کا اقرار نہ کر لیں اور وہ اس کلمے کے ذریعے اندھی آنکھوں، بہرے کانوں اور پردے میں موجود دلوں کو کھول نہ دے۔ ہمارے لیے اسی سند سے بخاری سے روایت ہے، کہتے ہیں ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم سے سلیمان نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہم سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا، وہ ابوصالح سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

مددِ خدا

پہلی حدیث اس بات سے آگاہ کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مدد کرے گا یہاں تک کہ

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ کی مدد سے ٹیڑھے لوگوں کو سیدھا کردے گا۔

رحمٰن کے نور کی شعاع

اور دوسری حدیث اس بات کا پتہ دیتی ہے کہ صلہ رحمی رحمٰن کے نور کی شعاعوں میں سے ایک ہے۔ جس نے اس کو ملایا وہ خود بھی مل گیا اور جس نے اس کو توڑا وہ خود بھی علیحدہ ہو گیا۔

مخلوق پر شفقت، خدا سے تعلق استوار کرنا

دونوں احادیث کے رازوں میں جو ایک بات ہے کہ وہ دل، آنکھ اور کان کا خالص توحید سے کھلنا اور دل کا رحمٰن کے ساتھ ملنا ہے مخلوق کے ساتھ شفقت اور رحمت کے ذریعے سے۔ اسی چیز کی مدد سے قربت کا تعین ہوتا ہے کہ کون زیادہ قریبی ہے اور عارف باللہ اس چیز کو سمجھتا ہے۔ پس کلمہ توحید ایمان باللہ کا فائدہ دیتا ہے اور صلہ رحمی اللہ کے اخلاق کو اپنانے کا۔ اور وہ ذات رحمان کی ذات ہے اور اسی کی طرف ہر ظاہر و باطن کا لوٹنا ہے، اسی سے مدد طلب کرنا ہے اور اسی پر بھروسہ ہے اور یہ اللہ کے حکم کی تعظیم سے ہے اور یہ حقیقت میں اللہ کی تعظیم ہے۔

تقویٰ کی تلقین

یحیٰی بن معاذؒ فرماتے ہیں، اس ذات کی حرمت کو پہچان کہ سارا فضل و کرم اسی کی طرف سے ہے اور تو راحت کی امید بھی اسی سے رکھتا ہے۔ اس سے ایسی حیا رکھ کہ جیسا کہ اس کا حق ہے اور اس کے اس احسان کو یاد کر۔ اس نے تجھ کو پیدا کیا جبکہ تو کچھ بھی نہیں تھا اور تجھے معرفت کے نور سے مزین کیا یہاں تک کہ تو ہمیشہ سے اسے پہچانتا ہے۔ اور اگر تجھ پر اس کا فضل و رحمت نہ ہوتی تو تُو کیسے پہچانتا کہ وہ تیرا مالک ہے اس سے ہٹ کر کہ تو اس کو دیکھتا ہے۔ پھر اس نے تیرے باطن کو شک شبہ اور نفاق سے پاک کیا اور تجھ کو اچھا لباس پہنایا اور بغیر مانگے تجھے اپنا تاج پہنایا، پھر تجھے سلامتی والے گھر کی طرف بلایا۔ اور کہا جاتا ہے کہ مومن اس وقت تک عظیم رہتا ہے جب تک اللہ کو، اس کے حکم کو، اس کے اولیاء کو بڑا سمجھتا ہے اور ان کی قدر اور حرمت کو پہچانتا ہے۔

Marfat.com

شفیق بن ابراہیمؒ کی حیا

بیان کیا جاتا ہے کہ دنیا کے بادشاہوں میں سے کسی نے شفیق بن ابراہیمؒ سے کہا کہ اپنی ضرورت کا سوال کر۔ انہوں نے جواب دیا، مجھے اپنے رب سے حیاء آتی ہے کہ تجھ سے سوال کروں جبکہ میرا مالک مجھے دیکھ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ اپنی حاجت کا سوال بغیر کسی مرتبے کے یہاں تک کہ میں تجھ سے راضی ہو جاؤں اور کسی غیر سے سوال مت کرو ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا۔

حضرت رابعہ بصریہؒ کی حالت

زاہدین کی ایک جماعت، جس میں سفیان ثوریؒ بھی شامل تھے، رابعہ بصریہؒ کے پاس آئی۔ ان کی تنگدستی کی حالت دیکھ کر وہ لوگ کہنے لگے کہ آپ اپنے ملنے والوں سے کیوں نہیں کہتیں کہ وہ آپ کو کچھ بھجوادیں۔ تو فرمانے لگیں، اللہ کی قسم! مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میں دنیا کے بارے میں اس سے سوال کروں جو اس دنیا کا مالک ہے، تو اس سے کیسے مانگ سکتی ہوں جو اس دنیا کا مالک بھی نہیں ہے۔

مریدوں کی خوبی

اور ابوعبداللہؒ سے کہا گیا کہ مریدوں کی خوبی کیا ہے؟ جواب دیا کہ وہ اپنے ابدان کے ساتھ تو لوگوں کے درمیان ہوں جبکہ ان کے دل عرش کے نیچے اس انداز میں ہوں کہ گویا وہ عرش پر اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں اور اس بات سے حیا محسوس کرتے ہیں کہ اس کے علاوہ اس سے کسی اور چیز کا سوال کریں۔

خوفِ سلیمانؑ

حدیث میں ہے کہ کیا تم نے سلیمانؑ اور اس کو دی گئی سلطنت کی طرف دیکھا ہے، اس نے کبھی اپنا سر آسمان کی طرف اللہ کے ڈر اور حیاء کے باعث نہیں اٹھایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی روح قبض کر لی۔

Marfat.com

قربِ خدا

اور عامر بن عبد قیسؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جس چیز کی طرف بھی دیکھا تو اللہ کو اس چیز کے مقابلے میں اپنے زیادہ قریب پایا اور اسکی میری طرف نظر میری اس چیز کی طرف نظر ڈالنے سے پہلے ہوتی تھی۔

آیتِ قرآنی اور یحییٰ بن معاذؒ

یحییٰ بن معاذ جب بھی اس آیت کی تلاوت کرتے تھے:

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (ق:١٦)

ترجمہ: اور ہم اس کی شہ رگ سے بھی قریب ہیں۔

کہتے تھے کہ الٰہی یہ تو تیری دشمنوں سے قربت ہے تو تیرا تیرے اولیاء سے قرب کیسا ہے؟

ابراہیم تیمیؒ کی حالت

شہر بن حوشبؒ کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم تیمیؒ کو کبھی بھی آسمان کی طرف نگاہ اٹھائے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ اسی حیاء میں اللہ نے ان کی روح قبض کر لی۔

داؤد طائیؒ شرم و حیاء کے پیکر

داؤد طائیؒ بیمار ہوئے اور وہ اپنے گھر کے درمیان میں تھے۔ ان سے کہا گیا کہ آپ گھر کے صحن میں آجائیں تاکہ تازہ ہوا آپ پر چلے۔ فرمانے لگے کہ مجھے اللہ سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھے اس حال میں دیکھے کہ میں اپنے لیے راحت کا سوال کر رہا ہوں۔

ایک کوڑھی کا مرتبہ

کہا جاتا ہے کہ مصر میں ایک کوڑھی تھا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ اللہ کا اسم اعظم جانتا تھا۔ اس سے کہا گیا کہ تو اسم اعظم کے ذریعے اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتا کہ وہ تیری اس آزمائش کو ختم

Marfat.com

کر دے۔ جواب دیا، مجھے اس بات سے شرم آتی ہے کہ میری خواہش اس کی خواہش کے خلاف ہو۔

سردارانِ نوجوانانِ جنت اور مقامِ حیاء

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے وضو کرتے تھے تو ان کا رنگ زرد پڑ جاتا اور ان پر کپکپاہٹ طاری ہو جاتی۔ جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمانے لگے، جو شخص رب تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اس کے لیے یہ بات لازم ہے کہ اس کی بزرگی اور جلالت سے حیاء کے باعث اس کا رنگ تبدیل ہو جائے۔

مسلم بن یسارؒ کی نماز

اور مسلم بن یسارؒ نماز پڑھ رہے تھے کہ مسجد کا ایک کونہ گر گیا لیکن انہیں کچھ پتہ نہ چلا۔

نمازِ علیؓ

اور وہ امانت جسے زمین اور آسمان نہ اٹھا سکے، اس کی ادائیگی کے وقت حضرت علیؓ پر کپکپاہٹ طاری ہو جاتی تھی، اور وہ امانت نماز ہے۔

نماز کی حلاوت ولذت

اور ایک عورت کو حالت نماز میں سانپ نے چالیس مرتبہ ڈسا لیکن نماز کی حلاوت اور لذت کے سبب اسے اس کا احساس تک نہ ہوا۔

خشوع وخضوع والی نماز

مسلم بن یسارؒ نماز پڑھ رہے تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی، لوگوں پر گھبراہٹ طاری ہو گئی۔ انہوں نے آگ کو بجھا دیا لیکن مسلم بن یسارؒ کو اس بات کی خبر تک نہ ہوئی۔

Marfat.com

حالتِ جریریؒ

جریریؒ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات سے حیا آتی ہے کہ میں جان بوجھ کر سو جاؤں اور نیند مجھ پر غالب آ جائے۔

معاذ بنت عبداللہؒ کی حالت

بیان کیا جاتا ہے کہ معاذ بنت عبداللہؒ نے چالیس برس تک اپنی نگاہیں آسمان کی طرف نہیں اٹھائیں تھیں اور کہا کرتیں تھیں کہ تعجب ہے اس آنکھ پر جو سوتی ہے جبکہ اس کا حبیب اس کی طرف دیکھ رہا ہوتا ہے۔ اور اکثر وہ اللہ کی عظمت و جلالت میں غور و فکر کرتے ہوئے بے ہوش ہو جایا کرتی تھیں۔

حضرت داؤدؑ اور خوفِ خدا

اور حضرت داؤد علیہ السّلام اللہ کی بزرگی کے ڈر سے آسمان کی طرف نہیں دیکھتے تھے۔

حضرت ابراہیمؑ کا مقامِ خلعت

اور ابن سنانؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو اپنا خلیل اس وقت بنایا جب ان کے دل میں اپنی عظمت کا تصور ڈال دیا، اس طرح کہ دل کی دھڑکن کی آواز اس طرح سنائی دیتی جیسے فضا میں پرندوں کی آواز۔

خوش بخت لوگوں کی علامتیں

خوش بخت لوگوں کی تین علامتیں ہیں: نبی اقدس علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی سنت پر سختی سے عمل، اولیاء اللہ کا ساتھ اور اس زبردست بادشاہ سے حیاء کرنا۔

Marfat.com

خدااور بندے کی حیامیں فرق

زبور میں لکھا ہوا ہے، اے داوٗد! مجھے بندے سے شرم آتی ہے کہ وہ مجھے پکارے اور میں اس کو لوٹا دوں، لیکن بندے کو اس بات سے حیا نہیں آتی کہ میں اسے بلاتا ہوں اور وہ میری بات کا جواب نہیں دیتا۔

مرتبۂ احسان

رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ نیکی یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس طرح کرے گویا تو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تو اسے نہیں دیکھتا تو وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔

رحم کی اپیل

فضیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اے اللہ! رحم کر اس شخص پر جو اگر سمجھ جائے تو حیاء کے مارے کلام ہی نہ کرے۔

سچا توحید پرست

اور بیان کیا جاتا ہے کہ عامر بن قیسؒ نماز پڑھ رہے تھے کہ درندوں نے انہیں گھیر لیا۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو ان کی پشت پر اپنا ہاتھ پھیرنے لگے اور کہنے لگے کہ تم اللہ کے درندے ہو جبکہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ ان سے کہا گیا کہ کیا آپ ان سے ڈر گئے تھے؟ جواب دیا کہ مجھے اپنے رب سے شرم آتی ہے کہ میں اس کے علاوہ کسی اور سے ڈروں۔

صالح مریؒ اور مقامِ عبدیت

صالح مریؒ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں اپنے رب کو دیکھا۔ میں نے کہا، لبیک لبیک۔ اور اس کے جلال کی وجہ سے گویا مچھر بن گیا۔ فرمایا، اے صالح میں مریدوں کے حالات سے باخبر ہوں، میں ان کی گڑگڑاہٹ سنتا اور ان کی حرکات دیکھتا ہوں اور میں ان کے ظاہر اور پوشیدہ ہر چیز

Marfat.com

سے آگاہ ہوں۔صالح کہتے ہیں، حیاء کی وجہ سے میری عقل حیران رہ گئی۔

حسن بصریؒ اور کلمہ تشہد

بیان کیا جاتا ہے کہ حسن بصریؒ اذان دینے کے لیے بلند جگہ پر چڑھے۔جب اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہا تو اللہ کے جلال اور ہیبت کی وجہ سے ان پر غشی طاری ہو گئی۔

نماز کی رغبت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک ﷺ اور ہم ایک دوسرے سے باتیں کر رہے ہوتے کہ نماز کا وقت ہو جاتا تو ایسے ہو جاتے گویا ہم ایک دوسرے کو پہچانتے ہی نہیں۔

نماز مقام مشاہدہ

اور بعض اہل معرفت نے نبی اکرم علیہ السلام کے اس قول ''اُجعلَتْ قُرَّۃُ عَینِیْ فِی الصَّلوٰۃِ'' کے معنی میں کہا ہے کہ نماز آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک نہیں بلکہ نماز میں آپ جو کچھ دیکھتے اس سے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتیں، آپ کے اس قول کی وجہ سے کہ ''نیکی یہ ہے کہ تو اللہ کی عبادت اس انداز میں کرے کہ تو اسے دیکھ رہا ہے''۔

محبین کی نماز

فضیل بن عیاضؒ کہتے ہیں کہ میں نے ذوالنونؒ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔جب تکبیر کا ارادہ کیا اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا، ''اللہ''۔پس حیران رہ گئے اور اس طرح رہ گئے گویا آپ کے جسد میں اللہ کے جلال اور ہیبت کی وجہ سے روح ہی نہیں ہے۔پھر کہا، ''اکبر''۔تو مجھے گمان ہوا کہ اس تکبیر کی ہیبت کی وجہ سے میرا دل ہی نکل گیا ہے۔

قل حیاء الناس من ربهم — فكلهم يظهر تقوا
ليس يبالي الخبث في ثوبة — من بالي في عاجل دنيا
يخاف أن يمقته اهله — ولا يبالي مقت مولا

Marfat.com

ترجمہ: کہہ دو کہ لوگوں کا اپنے رب سے حیا کرنا تو ہر بندہ اپنے تقویٰ کا اظہار کرتا ہے جو شخص دنیا کی زندگی کی پرواہ کرتا ہے وہ اپنے کپڑوں میں گندگی کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس بات سے ڈرتا ہے کہ اس کے اہل وعیال اس چیز کو ناپسند کریں گے جبکہ اپنے مالک کی ناپسندیدگی اور غصے کی پرواہ نہیں کرتا۔

Marfat.com

رجب شعبان رمضان کی فضیلت

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَشَعْبَانَ وَبَلِّغْنَا رَمَضَانَ
(مسند احمد)

ترجمہ: اے اللہ! رجب اور شعبان میں برکت دے
اور ہمیں رمضان تک پہنچا دے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ قاضی ابوالفضل علی واسطیؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعلی حسن بن علیؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عمر بن احمدؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں شاہین نے خبردی ہے، وہ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بغویؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں ہمیں عبداللہ بن عمر قواربریؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں ہمیں زائدہ بن ابورقادؒ نے خبردی، وہ زیاد غیریؒ سے اور انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں۔

نیک اعمال کی طلب

اس حدیث شریف میں بہت سے معانی ہیں اور ان میں سے ایک نیک عمل کے لیے وسیع مہلت طلب کرنا ہے تاکہ عمر اللہ کے لیے ہو۔ اور اس میں ہونے والا عمل بھی اللہ کے لیے ہو۔ اسی طرح کے مقاصد اہل معرفت کے ہیں جو رسول اللہ کے وارث ہیں اور یہی حال اہل تقویٰ کا ہے۔

تقویٰ کی اقسام

اے صاحبزادے! جان رکھو کہ تقویٰ کی دو اقسام ہیں، خاص اور عام۔

۱۔ خاص تقویٰ

پس جو خاص تقویٰ ہے وہ راز کے سلسلے میں اللہ کی ذات کے علاوہ کسی اور ارادے اور موت سے بچنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ (آل عمران:۱۰۲)

ترجمہ: اللہ سے اس طرح سے ڈرو جیسا کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے۔

۲۔ عام تقویٰ

جبکہ عام تقویٰ تو یہ ظاہری طور پر اس چیز سے بچنا ہے، جسے اللہ نے ناپسند کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ (طلاق:۵)

Marfat.com

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

آسانی اور کشادگی کا راز تقویٰ

اللہ تعالیٰ نے غم والم سے چھٹکارا اور آسانی اور کشادگی تقویٰ میں رکھی ہے۔ فرمایا:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا (الطلاق:۴)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے معاملے میں آسانی پیدا کر دیتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (الطلاق:۲)

ترجمہ: اور جو اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے لیے (مشکل سے) نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں۔

آیتِ کریمہ کی تشریح کا ایک پہلو

اس کے معنی میں کہا جاتا ہے جو اطاعت کے سلسلے میں اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ گناہوں اور لغزشوں کے غبار سے اس کے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں۔ اور سزاؤں سے اسے نجات عطا کر دیتے ہیں اس انداز میں کہ وہ اس کا گمان بھی نہیں کر سکتا۔

دوسرا پہلو

اور ایک دوسرا معنی ہے کہ جو دلیل کے ساتھ رجوع کے وقت اللہ سے ڈرتا ہے تو وہ محاسبے کی شدت سے اس کے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں اور وہاں سے اسے دونوں جہانوں کی سلامتی عطا کرتے ہیں جہاں سے وہ گمان بھی نہیں کرتا۔

تیسرا پہلو

ایک اور معنی ہے کہ اللہ کے علاوہ دوسروں کے ساتھ مشغولیت سے نجات عطا کرتے ہیں اور اس کو اس انداز میں پاکیزہ زندگی عطا کرتے ہیں جس کا اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

Marfat.com

چوتھا پہلو

ایک معنی ہے کہ جو مشتبہ اور حرام کردہ چیزوں کے اجتناب میں اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ اس کے لیے خواہشات اور ارادوں سے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں اور اس کو اطاعت کی ایسی لذت وحلاوت عطا کرتے ہیں جس کے بارے میں اسے خیال بھی نہیں ہوتا۔

پانچواں پہلو

اور جو شخص حق بات کے وقت اللہ سے ڈرتا ہے اور کسی ملامت گر کی پرواہ نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ لوگوں کے مکر اور ان کی تدابیر سے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں اور اس کو اس جگہ سے کامیابی دیتے ہیں جس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

چھٹا پہلو

اور جو غیر اللہ کے تعلق کے ترک کرنے میں اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے غیر کی بندگی سے نکلنے کا راستہ بنا دیتے ہیں اور اس کو اس جگہ سے سچائی اور اخلاص دیتے ہیں جہاں کا وہ گمان بھی نہیں کرتا۔

اللہ کا عطا کردہ نسب

روایت ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ کہیں گے، اے لوگو! ایک نسب میں نے بنایا جبکہ ایک نسب تم نے بنایا۔ میں نے تم میں عزت والا اُسے بنایا جو زیادہ متقی ہے جب کہ تم نے عزت والا اسے بنایا جو زیادہ مالدار ہے۔ اور آج میں اپنے نسب کو بلند اور تمہارے نسب کو نیچے کر رہا ہوں۔ تو متقی لوگ آج کہاں ہیں؟ آج کے دن نہ تو تمہیں خوف ہوگا اور نہ ہی تم غمگین ہو گے۔

Marfat.com

مشتبہ چیزوں سے پرہیز

رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان بہت سی مشتبہ چیزیں ہیں جن کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔ جو ان مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس کا دین محفوظ رہا اور جو ان میں مبتلا ہو گیا تو وہ حرام کام میں ملوث ہو گیا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جو چیز تجھے شک میں ڈال دے اس کو چھوڑ کر اس چیز کو اپنا جس کے بارے میں تجھے شک نہ ہو۔

قبولیت کی کسوٹی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر تم اتنے روزے رکھو کہ تم ایسے کمزور ہو جاؤ جیسے کمان کی ڈوری اور اتنی کثرت سے نماز پڑھو کہ تمہاری کمروں میں خم آ جائے تو یہ عبادت بھی قبول نہ ہو گی، ہاں مگر وہ عبادت جو سچے تقویٰ سے ہو۔

صابر کون؟

اور وہب بن منبہؒ فرماتے ہیں کہ جس نے اپنی خواہشات کو اپنے قدموں تلے روند دیا تو شیطان اس کے سائے سے بھی بھاگتا ہے اور جس کی خواہشات پر اس کی عقل غالب آ جائے تو یہی صابر ہے۔

تقویٰ کی بنیاد

اہلِ تقویٰ میں سے کسی سے پوچھا گیا کہ آپ کہاں سے آئے ہیں؟ جواب دیا کہ یہ تیرا ایسی چیز کے بارے میں سوال کرنا ہے جس کا جاننا تجھے فائدہ نہ دے گا اور اس کا نہ جاننا تجھے نقصان نہ دے گا۔ پس اپنے مطلب کے کاموں میں مشغول رہ اور بے مقصد کاموں کو چھوڑ دے۔ اس سے پوچھا گیا؟ تقویٰ کی بنیاد کیا ہے؟ جواب دیا، یہ کہ تُو اپنے نفس کو خواہشات، حلق کو لذتوں اور دل کو غفلت سے بچا کر رکھے۔

Marfat.com

خدا سے ڈرنا!

اور کہا کہ اس اللہ سے ڈر جو آدمؑ کو ایک لقمے، موسیٰؑ کو ایک تھپڑ، داوٗدؑ کو ایک نظر، یوسفؑ کو ارادے، نوحؑ کو دُعا اور محمد علیہم الصلوٰۃ والسّلام کو صرف خیال کے باعث پکڑنے والا ہے۔

اہلِ تقویٰ کی شان

اور عبید بن عمیرؒ فرماتے ہیں کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو ورع اور تقویٰ کے لباس سے مزیّن کرتا ہے اس کے شایان شان نہیں کہ وہ دنیا کی خوبصورتی کی طرف دیکھے اور نہ ہی بے مقصد گفتگو کرے۔

جعفر خلدیؒ کا واقعہ

جعفر خلدیؒ کہتے ہیں کہ میں نے ایک دیوار کی جڑ میں پیشاب کیا تو مجھے غیب سے آواز آئی کہ تم تقویٰ کا دعویٰ تو کرتے ہو جبکہ کسی غیر کی دیوار کی جڑ میں پیشاب بھی کرتے ہو۔

عبداللہ بن مبارکؒ کا تقویٰ

بیان کیا جاتا ہے کہ عبداللہ بن مبارکؒ نے صرف ایک قلم کی وجہ سے، جو انہوں نے کسی سے ادھار لیا تھا لیکن اس کو واپس نہ کیا، مرو سے شام تک کا سفر کیا۔

سب سے افضل اعمال

اور حدیث میں ہے کہ تم ورع اور تقویٰ کے علاوہ کسی اور چیز میں ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دو کیونکہ یہی سب سے افضل اعمال ہیں۔

خدا کے لیے چیزوں کو ترک کرنے کا انعام

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ کسی چیز کو اللہ کے لیے ترک کرتا

Marfat.com

ہے تو اللہ اس کو اس سے بہتر چیز اس مقام سے عطا کرتے ہیں جس کے بارے میں اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

متقی دل کی خصلت

اور محمد بن سیرینؒ فرماتے ہیں ہر وہ دل جس میں دنیا کی محبت ہو اس میں تقویٰ کی موجودگی حرام ہے۔

تھوڑی پرہیز اہلِ دنیا کی نماز سے بہتر

عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ تھوڑی سی پرہیز گاری اہل دنیا کی نماز سے بہتر ہے۔

حضرت موسیٰؑ کا آدمؑ کے بارے میں سوال

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اے اللہ! تو نے آدمؑ کو اپنے ہاتھ سے پیدا کیا، اسے جنت میں داخلہ عطا کیا اور تو نے اسکے ساتھ جو کچھ بھی کیا اچھا کیا، پھر اس کو ایک غلطی کی پاداش میں جنت سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے موسیٰ! کیا تم نہیں جانتے کہ دشمن کے کام کے مقابلے میں دوست کا منہ پھیرنا زیادہ سخت ہوتا ہے۔

وَلَسْتُ أَرَى السَّعَادَةَ جَمْعَ الْمَالِ

وَلٰكِنَّ التَّقِيَّ هُوَ سَعِيْدٌ

ترجمہ: میں مال کے جمع کرنے کو خوش بختی نہیں سمجھتا بلکہ حقیقت میں خوش نصیب تو متقی ہوتا ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

اسمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم دخولِ جنت

مَنْ وُلِدَ لَهٗ مَوْلُوْدٌ فَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا تَبَرُّكًا بِهٖ،

كَانَ هُوَ وَمَوْلُوْدُهٗ فِی الْجَنَّةِ (کنز العمال)

ترجمہ: جس کے ہاں کوئی بچہ پیدا ہوا اور اس نے برکت کے حصول کے لئے اس کا نام محمد رکھا تو وہ (رسول ﷺ) اور وہ بچہ جنت میں ہونگے۔

Marfat.com

(۶۶)

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ قاضی ابوالفضل علی واسطیؒ نے خبر دی، کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن محمد بن احمدؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوعبداللہ حسینؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں احمد بن بکیر بن حامدؒ نے خبر دی، وہ حماد عسکریؒ سے، وہ اسحاق بن یسارؒ سے، وہ حجاج بن منہالؒ سے، وہ حمابن سلمہؒ سے، وہ برد بن سنانؒ سے، وہ مکحولؒ سے اور وہ ابوامامہؓ باہلی سے روایت کرتے ہیں۔

رسولِ پاک کی محبت کا راز

اس حدیث شریف میں رسول پاک ﷺ کی محبت کا راز بیان ہوا جس کو صرف اہل خصوصیت ہی سمجھ سکتے ہیں۔ رسول پاک ﷺ کے اس اسم مبارک سے ہی ان کے ارادے راحت پاتے ہیں تاکہ آپ ﷺ کے پاک اخلاق کو اپنا سکیں اور آپ ﷺ کے دامن سے چمٹ سکیں۔

اہلِ معرفت سنتِ نبوی ﷺ کے حقیقی پیروکار

تم دیکھتے ہو کہ ان کی ہمتیں آپ کی متابعت میں دنیا کے ساتھ مشغولیت میں نہیں ٹھہرتیں بلکہ وہ ہوشیار خشوع رکھنے والے، اللہ سے ڈرنے والے، نبی کی پیروی کرنے والے، اس کی سنت پر عمل کرنے والے ہیں اور یہی لوگ حقیقت میں اہل معرفت ہیں۔

اہلِ معرفت اور اہلِ غفلت میں فرق

اے صاحبزادے! جان رکھو کہ اہل غفلت جب ہنستے ہیں تو اہل معرفت روتے ہیں اور دھوکے میں مبتلا لوگ جب خوش ہوتے ہیں تو یہ لوگ غمزدہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ (القیامۃ: ۲۲،۲۳)

ترجمہ: ان کے چہرے اس دن تروتازہ ہوں گے اور اپنے رب کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ:

Marfat.com

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ۝ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ (عبس:۳۸،۳۹)

ترجمہ: اس دن کچھ چہرے چمکدار ہنستے ہوئے اور خوش باش ہوں گے۔

آنسو بہانا اہلِ معارف کی علامت

اللہ تعالیٰ نے معرفت کے دلائل اور اہل معرفت کی علامات میں کثرت سے رونا اور آنسو بہانا بھی بیان کیا ہے۔ فرمایا:

وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ (الاسراء:۱۰۹)

ترجمہ: اور وہ لوگ ٹھوڑیوں کے بل گر کر روتے ہیں۔

اور رونے کو ترک کرنے اور زیادہ ہنسنے کی وجہ سے اہل غفلت کی مذمت ہے۔ فرمایا:

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ (نجم:۵۹)

ترجمہ: کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو۔

آنکھ، دل اور باطن کے رونے میں فرق

جان رکھو کہ ایک رونا آنکھ کا رونا ہے جبکہ ایک دل کا اور ایک باطن کا رونا ہے۔ بس آنکھ کا رونا رجوع کرنے والے اہل معرفت کا رونا ہے، جبکہ دل کا رونا مریدین میں سے اہل معرفت کا ہے، جبکہ باطن کا رونا محبت رکھنے والے اہل معرفت کا رونا ہے۔

خشیتِ الٰہی کی ہوا کا غفلت اور نسیان کو جلانا

یہ بھی جان رکھو کہ اہل معرفت کے ایسے غم ہیں جو ان کے باطن اور بھید کے نیچے چھپے ہوئے ہیں، ان کے خیالات سے پوشیدہ ہیں۔ پس جب بھی ان کے باطن سے خشیت الٰہی اور خوف کی ہوا چلتی ہے اور ان کے دلوں میں غم کی آگ کا شعلہ بھڑکتا ہے تو اس پر موجود غفلت اور نسیان کے ٹکڑے کو جلا دیتے ہیں۔

Marfat.com

رونے کی اقسام

رونے کی پانچ اقسام ہیں:

۱۔ حیاء سے رونا، جیسا کہ آدم علیہ السّلام کا رونا ہے۔

۲۔ غلطی کا رونا، جیسا کہ داؤد علیہ السّلام کا رونا ہے۔

۳۔ خوف سے رونا، جیسا کہ یحییٰ علیہ السّلام کا رونا۔

۴۔ کسی چیز کی گمشدگی پر رونا، جیسا کہ یعقوب علیہ السّلام کا رونا۔

۵۔ ہیبت الٰہی سے رونا، جیسا کہ سارے انبیاء کا رونا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے موافق ہے:

اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُکِیًّا (مریم:۵۸)

ترجمہ: جب ان کے سامنے رحمٰن کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں۔

حضرت شعیبؑ اور رونے کی چھٹی قسم

اور چھٹی قسم کا رونا حضرت شعیب علیہ السّلام کا رونا ہے اور یہ رونا شوق اور محبت کی وجہ سے تھا۔ حضرت شعیب علیہ السّلام اتنا روئے کہ ان کی بصارت ختم ہوگئی اور پھر بعد میں اللہ تعالیٰ نے ان کی بصارت اُنہیں واپس لوٹا دی۔ پھر روئے حتیٰ کہ پھر ان کی بصارت جاتی رہی اور ایسا تین مرتبہ ہوا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی کی کہ اے شعیبؑ! اگر تیرا یہ رونا آگ کے خوف کی وجہ سے تو میں نے تجھے اس سے نجات دی اور اگر یہ رونا جنت کی وجہ سے ہے تو میں نے جنت تجھ پر واجب کر دی ہے۔ تو حضرت شعیب علیہ السّلام نے جواب دیا کہ نہیں، بلکہ میرا رونا تو تیرے دیدار کے شوق کے باعث ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے وحی کی، اے شعیبؑ! لازم ہے اس شخص کے لیے جو میرا ارادہ کرتا ہے کہ میرے شوق کے باعث روئے اس کے لیے میری ملاقات کے علاوہ کوئی دوا نہیں ہے۔

Marfat.com

رونا رحم کا ذریعہ

روایت ہے کہ نبی اطہر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر اُمت میں سے کوئی بندہ اللہ کے ڈر سے رو پڑے تو اس کے رونے کے باعث اس امت پر رحم کر دیں گے۔

حضرت رابعہ بصریہؒ کا رونا

رابعہ بصریہؒ فرماتی ہیں کہ میں دس سال تک اللہ سے، دس سال تک اللہ کے ساتھ اور دس سال تک اللہ کی طرف روتی رہی۔ تو جو اللہ کے ساتھ تھا اس کی امید رکھتے ہوئے اور جو اللہ سے تھا وہ اس کے خوف کی وجہ سے اور جو اس کی طرف تھا تو وہ اس کے شوق کے باعث تھا۔

حضرت رابعہ بصریہؒ کا تعجب

کسی کا کہنا ہے کہ میں رابعہ بصریہؒ کے پاس گیا تو انہیں سجدے میں گرا ہوا پایا۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ جب انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو ان کے سجدے کی جگہ پر ان کے آنسوؤں کا پانی جمع تھا۔ میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا اور کہنے لگیں کہ تمہاری حاجت کیا ہے؟ میں نے جواب دیا، میں تو آپ کی زیارت کے ارادے سے آیا ہوں۔ تو وہ رو پڑیں اور اپنا چہرہ دوسری طرف پھیر لیا اور روتے ہوئے کہنے لگیں، اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک! تیرے سوا اور کچھ چارہ نہیں۔ تعجب ہے اس شخص پر جس نے تجھ کو پہچانا تو کیسے تیرے علاوہ کسی اور کے ساتھ مشغول ہو سکتا ہے؟ اور تعجب ہے اس شخص پر جو تیرا ارادہ کرتا ہے تو پھر کیسے کسی اور کا ارادہ کر سکتا ہے؟

عطا سلمیؒ کی آرزو

عطا سلمیؒ اکثر رونے کے بارے میں کہا کرتے تھے، اے اللہ! مجھ پر اپنی جدائی سے رحم کر، اور اس سلسلے میں کہ میں تیرے علاوہ ہر ایک سے اعراض کروں۔ اور اپنے شہر میں اجنبیت سے، تیری عبادت سے وحشت سے اور تیرے سامنے کھڑے ہونے میں۔

Marfat.com

فضیل بن عیاضؒ اور طوافی کا واقعہ

فضیل بن عیاضؒ کہتے ہیں کہ میں طواف کر رہا تھا کہ میرے ساتھ ایک شخص، جس کی رنگت تبدیل ہو چکی تھی، جسم کمزور ہو چکا تھا، وہ روتا تھا اور اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا۔ میں اس کے قریب ہوا تو وہ کہہ رہا تھا کہ اے میرے اللہ! تیری بدولت محبت کرنے والوں کے دل میں اُنس پیدا ہوا ہے اور تیری ہی طرف اہل معرفت کے دلوں میں راحت پیدا ہوتی ہے، پس اپنے مشتاق لوگوں کی اُمیدیں نہ توڑنا۔ فضیلؒ کہتے ہیں، میں نے غیب سے آواز سنی جو کہہ رہی تھی کہ اے اللہ کے ولی! تو نے تو ساتوں آسمانوں کو رُلا دیا ہے، پس خاموش ہو جا، تو جو مانگتا ہے تجھے وہی ملے گا۔

حضرت آدمؑ کا رونا

روایت ہے کہ حضرت آدم علیہ السّلام جب جنت سے اُترے تو اتنا روئے کہ آپ کے آنسوؤں سے پودے اُگ پڑے۔ تو اللہ نے ان کی طرف وحی نازل کی، تیرا یہ رونا تو جنت کے چھن جانے کے باعث ہے، تو میری خدمت کے چھوٹ جانے کا رونا کہاں ہے؟ تو گھبرا کر آدم علیہ اسلام نے کلمہ اخلاص اپنایا اور کہا:

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ

تو اللہ نے فرمایا:

فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ کَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ (البقرۃ:۳۷)

ترجمہ: پس آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھے تو اس نے اس کی توبہ قبول کر لی۔

قرب اور موافقت کے عذاب کی شدت

ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے مکہ میں ایک شخص کو دیکھا جو اہل معرفت کا سا رونا رو رہا تھا۔ میں نے قریب ہو کر کہا، کیا تیرا کوئی دوست ہے؟ جواب ملا، ہاں۔ میں نے کہا، تیرا حبیب دور ہے یا نزدیک؟ کہنے لگا، قریب ہے۔ میں نے کہا، وہ تیرے ساتھ ہے یا تیرا مخالف؟ کہنے لگے، میرے ساتھ ہے۔ میں نے کہا، سبحان اللہ! پھر تُو کیوں روتا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ کیا تم

Marfat.com

نہیں جانتے کہ قرب اور موافقت کا عذاب دوری اور مخالفت کے عذاب سے زیادہ شدید ہے۔

حسن بصریؒ کا رونا

بیان کیا جاتا ہے کہ رابعہ بصریہؒ ایک دن بصرہ کے کسی راستے سے گزر رہی تھیں کہ کسی پرنالے سے ان پر ایک قطرہ گرا۔ انہوں نے اس کے بارے میں پوچھا تو انہیں بتایا کہ یہ حسن بصریؒ کے رونے سے ہے۔ تو وہ کہنے لگیں کہ حسن سے کہو کہ اگر تم اپنے آنسو اتنے زیادہ کر لو کہ محبت کے باعث عرش سے جا ملیں تو پھر بھی یہ کم ہوں گے۔

منافق کا رونا

عبادۃ بن شمیط بن عجلانؒ سے کہا گیا کہ کیا منافق بھی روتا ہے؟ جواب دیا کہ سر سے تو روتا ہے لیکن دل سے نہیں۔

اصل رونا دل کا رونا

فضیل بن عیاضؒ فرماتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کو روتے ہوئے دیکھو اور اس کا دل پھر بھی بھولنے والا ہو تو یہ رونا منافق کا رونا ہے، کیونکہ اصل رونا تو دل کا رونا ہے۔

مالک بن دینارؒ کا واقعہ

مالک بن دینارؒ سے کہا گیا کہ آپ کسی قاری کو کیوں نہیں لاتے کہ وہ آپ کے سامنے پڑھے؟ جواب دیا کہ جس کا کوئی گم ہو جائے اس کو نوحہ کرنے والے کی حاجت نہیں ہوتی۔

کعب الاحبارؒ کا پسندیدہ مشغلہ

کعب الاحبارؒ فرماتے ہیں کہ مجھے سونے کا ایک پہاڑ صدقہ کرنے سے زیادہ یہ بات پسند ہے کہ میں اللہ کے خوف سے ایک آنسو بہاؤں۔

Marfat.com

مالک بن دینارؒ پر اللہ کی رحمت

مالک بن دینارؒ اکثر روتے ہوئے کہا کرتے تھے کہ اے نفس! تو چاہتا ہے کہ زبردست ذات کے ساتھ رہے۔ اور اس پسندیدہ ذات کا مشاہدہ کرے کتنی خواہشات کو چھوڑے گا اور کتنی دور سے تو اللہ کے قریب ہوگا۔ کس دوست کے ساتھ تو اللہ کے لیے محبت کرے گا اور کس دُشمن کے ساتھ تو اللہ کے لیے نفرت کرے گا، کس غصے کو تو اللہ کی رضا کے لیے پی لے گا۔ نہیں اللہ کی قسم! اگر اللہ کی طرف سے معانی اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو۔ پھر ان پر غشی طاری ہوگئی۔

ڈر سے رونا قرب کا سبب

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے فرمایا کہ قربت حاصل کرنے والے میرے ڈر سے رونے کے علاوہ کسی اور چیز سے میرا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔

حضرت داؤدؑ کا واقعہ

ثابت بن نساجؒ کہتے ہیں کہ غلطی کے بعد حضرت داؤد علیہ السّلام نے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں پیا مگر اس کا نصف ان کے اپنے آنسو ہوتے تھے یہاں تک کہ وہ اللہ سے جا ملے۔ ایک دن جب انہوں نے اپنے آنسو اتنے زیادہ دیکھے تو کہنے لگے، اے اللہ! کیا تو میرے رونے پر رحم نہیں کرتا؟ تو آسمان سے آواز آئی کہ اے داؤدؑ! کہ تو اپنے آنسوؤں کو تو یاد کرتا ہے لیکن اپنے گناہوں کو یاد نہیں کرتا۔ تو وہ راکھ میں سے آگ کا شعلہ پکڑ کر اپنے سر میں ڈالنا شروع ہوگئے اور کہنے لگے کہ میرے ربّ کے آگے تو میرے چہرے کا پانی ہی ختم ہوگیا ہے۔

حسن بصریؒ کا مریض کو طبیب پانا

کہا جاتا ہے کہ حسن بصریؒ کے عہد میں ایک شخص کی بیٹی بہت روتی تھی۔ یہاں تک کہ اس کی بینائی ختم ہوگئی۔ وہ شخص امام حسن بصریؒ کے پاس آیا تا کہ وہ اس کی بیٹی کو نصیحت کریں، شاید کہ وہ اپنے حال پر رحم کرے۔ حسن بصریؒ اس کے پاس آئے اور اس سے کہا، نرمی کر۔ تو وہ کہنے لگی کہ

Marfat.com

اے استاد! میری آنکھیں دو چیزوں سے خالی نہیں یا تو اپنے رب کے دیدار کے لیے سلامت رہیں اور یا پھر نہ رہیں، اور اگر نہ رہیں تو ان کے لیے لازم ہے کہ وہ اندھی ہو جائیں، اور اگر درست رہیں تو اس جیسی ہزاروں آنکھیں اس کے دیدار پر قربان ہیں۔ حسن فرماتے ہیں کہ میں دوا والا بن کر آیا تھا اور خود دوا لے کر چلا گیا۔ میں مریض کے پاس آیا لیکن اسے طبیب پایا۔

ولیہ حزینہ کا غلبۂ شوق سے رونا

سلمہ بنت خالد مخزومیؒ کہتی ہیں کہ بیت اللہ میں ایک شامی عورت تھی جسے حزینہ کہا جاتا ہے۔ وہ غلبۂ شوق کے باعث ہمیشہ روتی رہتی تھی۔ وہ جب بھی باب کعبہ کی سمت دیکھتی تو کہتی، میرے رب کا گھر، میرے رب کا گھر۔ ایک دن خانہ کعبہ کا دروازہ کھلا تو اس نے اس میں دیکھا کہ طواف کرنے والے رو رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ہمارا مالک اور ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک، ہمارا شوق بہت بڑھ گیا، ہماری ملاقات کب ہوگی؟ اس نے یہ بات سنی تو چیخ مار کر بے ہوش ہو کر نیچے گر پڑی اور ہمیشہ مضطرب رہی، یہاں تک کہ اس کی وفات آ گئی۔

آنکھ کا اندھا پن دل کے اندھے پن سے بہتر

یحییٰ بن اصغرؒ کہتے ہیں کہ میں ایک جماعت کے ساتھ عفیرہ عابدہ کے پاس گیا۔ وہ کثرت سے رونے کی وجہ سے نابینا تھیں۔ ہم میں سے کسی نے کہا، بینائی کے بعد نابینا ہونا کتنا شدید ہے۔ یہ سن کر کہنے لگیں، اے ابو عبداللہ! اللہ کے نزدیک دل کا اندھا پن آنکھ کے اندھے پن سے زیادہ شدید ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اللہ مجھے اپنی محبت کا راز بتادے اور میرا ہر عضو مجھ سے لے لے۔

الليل داج والعصاة نام — والعارمون نرى الجليل قيام
يتلون ايات الهدى ودموعهم — تجرى ومنها تفيض سجام
لا يصبرون سويعة عن ذكره — شوقا وليس لمن يحب منام

ترجمہ: رات چھا گئی ہے اور نافرمان سو رہے ہیں جبکہ عارفین اپنے رب کے سامنے کھڑے ہیں۔ ہدایت کی آیات تلاوت کرتے ہیں اور ان کے آنسو بہتے ہیں۔ شوق کی وجہ سے وہ اس کے ذکر سے ایک لمحہ بھی صبر نہیں کرتے۔ اور جو محبت کرتا ہے وہ سوتا نہیں ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

ترویجِ حدیث کا صِلہ جنّت

مَنْ اَدّٰی حَدِیْثًا اِلٰی اُمَّتِیْ لِتُقَامَ بِہٖ سُنَّۃٌ
اَوْ لِتُثْلَمَ بِہٖ بِدْعَۃٌ فَلَہُ الْجَنَّۃُ (کنز العمال، جامع الصغیر)

ترجمہ: جس نے اُمت تک میری حدیث اس لئے پہنچائی اس کے ذریعے
سنت کو قائم کرے اور بدعت ختم کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابوالمکارم منصور بطائحیؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوعلی حسن بن شاذانؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوانصر احمد بن محمد بن اشکاب بخاریؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں ہمیں حسن بن محمد بن موسیٰ قمیؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں عبدالرحیم بن جندبؒ نے خبر دی، وہ اسماعیل بن یحییٰ بن عبیداللہؒ سے، وہ سفیانؒ سے، وہ بست سے، وہ طاؤسؒ سے اور وہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

اہلِ جنت کی عادات

اس حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ اہل جنت سنت کو قائم کرنے والے، بدعت کا خاتمہ کرنے والے، اللہ کے لیے علیحدگی اختیار کرنے والے، اس پر توکل کرنے والے، اس پر ایمان رکھنے والے اور اس کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔

خدائے ذوالجلال کا اندازِ محبت

اے میرے بیٹے! جان رکھو کہ وہ دلوں کا حبیب جب کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو وہ اپنی قدرت کے جلال کے راز سے اسے مطلع کر دیتا ہے اور اس کے دل کو اپنے احسان کے ذکر کے پنکھوں سے تحریک دلاتا ہے اور اسے اپنی محبت کے پیالے سے پلاتا ہے یہاں تک کہ وہ اسے اس کے ذریعہ مدہوش کر دیتا ہے اور اسے اپنے اہل انس، اہل قرب، اور اہل محبت میں سے بنا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے رب کے ذکر کے بغیر نہیں رہ سکتا اور اس کے علاوہ کسی کو پسند نہیں کرتا اور اس کے حکم کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول نہیں ہوتا۔

حُسنِ ظن کی تلقین

اور شیخ ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ محبت کی منزل خوف کی منزل سے آگے ہے۔ پس جو شخص اہل محبت کی جماعت میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اللہ کے بارے اچھا

Marfat.com

گمان رکھے اور اس کی حرمت کی تعظیم کرے۔

پیغامِ محبت

راویت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ اے داؤد! میرے ساتھ محبت کر اور میرے محبوب بندوں کے ساتھ محبت کر اور میرے بندوں کے دلوں میں میری محبت جگا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے جواب دیا، اے اللہ! میں تجھ سے اور تیرے محبوب بندوں سے تو محبت کر سکتا ہوں مگر تیرے بندوں کو تیری محبت پر کیسے آمادہ کر سکتا ہوں؟ فرمایا، انہیں میری نعمتوں اور میری عمدہ لطافتوں کی یاد دلاؤ۔

جبرائیل کا آوازہ

حدیث میں ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی بندے سے محبت کرتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام آواز لگاتے ہیں، اے زمین و آسمان والو! اے اللہ کے اولیاء اور برگزیدہ بندوں کی جماعت! اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔

آزمائش محبت کا خاصا

ابو عبداللہ نساجؒ کہتے ہیں کہ وہ عمل جس میں اللہ کی محبت شامل نہ ہو وہ قابل قبول نہیں ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ محبت کرتا ہے تو اسے آزماتا ہے تو جو اس کے علاوہ کسی اور کی طرف متوجہ ہوتا ہے تو وہ اس سے پردے میں ہو جاتا ہے اور اہل محبت کی بساط سے گر جاتا ہے۔

حصولِ محبت کے لیے خوبصورت مکالمہ

عبداللہ بن یزید کہتے ہیں میں ایک آدمی کے پاس سے گزرا جو برف پر سویا ہوا تھا اور اس کی پیشانی پر پسینے کے قطرات تھے۔ میں نے اس سے پوچھا، اے ابو عبداللہ! کیا تمہیں ٹھنڈک نہیں پہنچ رہی؟ تو اس نے جواب دیا، جو اپنے مولیٰ کی محبت میں مشغول ہو اس کو سردی نہیں لگتی۔ میں نے کہا، محبت کی علامت کیا ہے؟ جواب دیا، اپنے نفس کے زیادہ کام کو کم اور اپنے حبیب کے

Marfat.com

تھوڑے کام کو زیادہ خیال کرنا۔ میں نے کہا، مجھے وصیت کریں۔ اس نے کہا، اللہ کے لیے ہو جا، اللہ تیرے لیے ہو جائے گا۔

محمد بن حسینؒ کا لونڈی خریدنا

محمد بن حسینؒ کہتے ہیں کہ میں لونڈی خریدنے کے لیے نخاسین کے بازار میں گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس کے رخساروں پر پٹی بندھی ہوئی تھی جس پر لکھا ہوا تھا، جو ہمارا ارادہ کرتا ہے ہم اسے مفلس کر دیتے ہیں اور جو ہم سے بھاگتا ہے ہم اس کے دل میں طرح طرح کے خیالات ڈال دیتے ہیں، میں نے کہا، اسی طرح اللہ نے اپنے بندوں سے کہا کہ اگر تم مجھے طلب کرو گے تو میں اپنے علاوہ غیر کو تم سے بھلا دوں گا اور اپنی ذات کے ساتھ تمہارے نفوس کو مٹا دوں گا۔ یہاں تک کہ تم میرے علاوہ کچھ اور نہیں دیکھ سکو گے۔

محبت نام ہے دو کا ایک ہونا

فرمایا، کسی نے اپنے محبوب کا دروازہ کھٹکھٹایا تو دروازے میں داخل ہونے والے نے کہا، تو کون ہے؟ جواب دیا، میں تو تم ہوں۔ تو اس نے کہا، تو اس میں داخل ہو جا۔

عجبت منل ومنی
افتنی بک عنی
ادنیتنی ینک حتی
ظننت انک الی

ترجمہ: مجھے اپنے آپ سے اور تجھ سے تعجب ہے۔ تو نے اپنے ذریعے مجھے فنا کر ڈالا ہے۔ تو نے مجھے اپنے اتنا قریب کر ڈالا کہ مجھے گمان ہونے لگا کہ میں اور تم ایک ہی ہیں۔

Marfat.com

کلماتِ طیبات کا حسن بولے

كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ

لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ (بخاری)

ترجمہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (سمع اللہ لمن حمدہ) کہتے ربنا ولک الحمد۔

اے ہمارے رب ساری تعریفیں تیرے لئے ہی ہیں۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابوالفضل علی واسطیؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابوبکر وراقؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابومحمد یحییٰ بن صاعدؒ نے خبر دی، وہ روایت کرتے ہیں احمد بن عبدالمؤمنؒ سے، وہ علی بن حسن مروزیؒ سے، وہ ابوحمزہؒ سے، وہ منصورؒ سے، وہ ابراہیمؒ سے، وہ علقمہؒ سے اور وہ روایت کرتے ہیں عبداللہؓ سے۔

موافقت کے اسرار

اس حدیث شریف میں اللہ کی طرف بلانے والے کے ساتھ موافقت کے اسرار ہیں جس کی شان ہر زبان کی طرف پلٹتی ہے۔ جس کو اہل محبت میں سے اہل ذوق ہی سمجھ سکتے ہیں۔

محبت کی حقیقت......موافقت

اے صاحبزادے! کسی سے کہا گیا کہ محبت کی حقیقت کیا ہے؟ جواب دیا، موافقت۔

خدا کی محبت اور حضورِ اکرم ﷺ

نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا، اے اللہ! مجھے اپنی اور اس شخص کی، جو تجھ سے محبت کرتا ہے، محبت عطا فرما اور وہ عمل جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے اور میرے لیے اپنی محبت کو سب سے محبوب چیز بنا دے۔

ابوبکر صدیقؓ کے نزدیک محبت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اللہ کی محبت کا ذائقہ چکھ لیتا ہے تو اس کے علاوہ ہر ایک سے دور ہو جاتا ہے اور اس کے سبب ہر خواہش دلانے والی چیز کو ترک کر دیتا ہے۔

Marfat.com

ذوالنون مصریؒ کو تنبیہ

کہا جاتا ہے کہ دشمن کی بدسلوکی غم جبکہ دوست کی بدسلوکی زہر قاتل ہے اور ذوالنون مصریؒ اکثر قرآن کریم کی تلاوت کے بعد حدیث شریف کی تلاوت میں مشغول ہو جایا کرتے تھے۔ انہوں نے نیند میں سنا:

ان کنت تزعم حبی　　　　قلم ھجرت کتابی

أما تدبرت مافیہ　　　　من لطیف عتابی

ترجمہ: اگر تو میری محبت کا دعویٰ کرتا ہے تو تُو نے میری کتاب کو کیوں چھوڑا ہے۔

کیا تو نے اس میں موجود میری نرم ڈانٹ اور خفگی میں غور نہیں کیا۔

کہتے ہیں کہ انہوں نے حدیث کو چھوڑ کر تلاوت قرآن کو ہی اپنا لیا۔

وحیٔ داؤدؑ

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میرے اور اپنے درمیان دنیا اور دنیا والوں میں سے کسی فتنہ میں مبتلا عالم کو نہ ڈالنا، ورنہ تجھ کو میری محبت کے راستے سے روک دے گا۔ یہی لوگ میرے بندوں کو لوٹنے والے ہیں۔

محبت کے تین درجے

کہا جاتا ہے کہ محبت کی اصل محو کر دینا ہے اور اس کے تین درجے ہیں:

۱۔عام　　　　۲۔خاص　　　　۳۔خاص الخاص

- جو عام ہے تو وہ دل سے گناہوں اور نافرمانیوں کی محبت کو مٹا دینا ہے۔
- اور خاص تو وہ دل سے دنیا اور اہل دنیا کی محبت کو مٹانا ہے۔
- اور خاص الخاص تو وہ دل سے اللہ کے علاوہ ہر ایک کی محبت کو مٹا دینا ہے۔

Marfat.com

یحییٰ بن معاذؒ کی دعا

یحییٰ بن معاذؒ اپنی ایک دعا میں کہتے ہیں کہ اے اللہ! اس دل کو عذاب نہ دینا جس کا تو حبیب ہے۔ اے اللہ! اگر تو مجھے عذاب دے گا تو تُو اس کو عذاب دے گا جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اگر تم مجھے رسوا کرے گا تو اس کو رسوا کرے گا جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اگر تو مجھے عزت دے گا تو تُو ایسے شخص کو عزت دے گا جو تجھ سے محبت کرتا ہے۔

اہلِ محبت کی گفتگو کا سحر

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک دن بایزیدؒ نے اہل محبت کے سے انداز میں گفتگو کی تو ایک پرندہ آیا اور ان کے قریب تر ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ ان کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر اس نے اپنی چونچ زمین پر ماری اور اس سے خون بہنے لگا یہاں تک کہ وہ پرندہ مر گیا۔

محبت کی مار کا بے درد ہونا

بیان کیا جاتا ہے کہ اہل معرفت میں سے ایک آدمی عیارین میں سے ایک آدمی کے پاس سے گزرا جو اپنے غلام کو ایک چھڑی سے مار رہا تھا جبکہ غلام ہنس رہا تھا۔ اس غلام سے کہا گیا کہ تیرا آقا تجھے کوڑوں کے ساتھ مار رہا ہے جبکہ تو ہنس رہا ہے۔ تو اس نے جواب دیا، اس کی محبت کی وجہ سے مجھے مار کی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ یہ سن کر اس عارف کی چیخ نکل گئی اور وہ بے ہوش کر گر پڑا۔

محبت کی سچائی

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص اس کی حدود کی حفاظت نہیں کرتا، اس کی حرمت کی تعظیم نہیں کرتا اور اس کے احسان کو نہیں پہچانتا، وہ اللہ کی محبت میں سچا نہیں ہے۔

عظمت اور قرب والے اعمال

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آدمی عبدالواحد بن زیدؒ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے اللہ کے

Marfat.com

قریب کرنے والے اعمال کے بارے میں بتاؤ، اور اس عمل کے بارے میں جو اس کے نزدیک سب سے عظیم ہو۔ فرمایا، جس سے اللہ محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ وہ شخص کہنے لگا، مجھے محبت کی تشریح کر کے بتائیں۔ تو عبدالواحد رو پڑے اور کہنے لگے، کیا تم اس بات کی طاقت رکھتے ہو؟

محبت کی تشریح

وہ شخص کہنے لگا، جو اللہ چاہے۔ تو عبدالواحدؒ نے اس کے سامنے محبت اور اس کے حقائق کے بارے میں کچھ اشیاء بیان کیں کہ اس شخص پر غشی طاری ہو گئی۔ جب اسے ہوش آیا تو کہنے لگا، سبحان اللہ! کون اس کا اہل ہو سکتا ہے یا کس میں اتنی طاقت ہے کہ محبت کی تحقیق کے سلسلے میں استقامت اختیار کر سکے۔ عبدالواحدؒ کہنے لگے کہ بہت کم دل ایسے ہیں جنہوں نے اپنے محبوب کا ایسا قصد کیا ہو جس تک تیز آندھی اور نہ ہی بجلی پہنچ سکی ہو، یہاں تک کہ وہ اپنے محبوب تک پہنچ گیا ہو۔

محبت کی علامتِ خاص

پوچھا گیا، کیا محبت کرنے والے کی کوئی علامت بھی ہوتی ہے؟ جواب دیا، جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے برباد کر دیتے ہیں، اسی طرح جب محبت دل میں داخل ہوتی ہے تو اس میں سے انسانی صفات کو اس کی بادشاہت کے تخت ختم کر دیتی ہے تو دل میں اللہ کے سوا جو کچھ بھی ہوتا وہ اس محبت کی آگ کے سبب جل جاتا ہے۔

اہلِ محبت کا معاملہ

اہلِ معرفت میں سے کسی سے کہا گیا کہ محبت کرنے والوں کا کیا معاملہ ہے کہ حیران پھرتے ہیں۔ جواب دیا، اس کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے اس کی محبت کا ذائقہ چکھا ہوتا ہے اور انہوں نے اس کی عمدہ اور اچھی دعوت کی آوازوں کو سنا ہوتا ہے یہاں تک کہ ان کی عقلیں اور ان کے دل اس کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور اسی کے ساتھ مدہوش ہو جاتے ہیں۔ تو کہاں گئی محبت،

Marfat.com

محبت کی سفا کی، اس کے حقائق۔ اور کہاں ہے وہ شخص جو اس محبت کا مستحق ہے؟ خبردار! جو اس سے محبت کرتا ہے وہ تو ایک لمحہ بھی اس سے جدا نہیں رہ سکتا۔

ان المحت نهاره فسلو حش — بين العباد يسير كالمتضرد

فالعين منه قريره يجيبه — يرجو لقاء الواحد الموحد

باحسن موكيهم اذا ما اقتلوا — نحوا لا الله مع النبى محمد

ترجمہ: بے شک محبت کرنے والے دن تنہائی پسند ہوتا ہے، وہ بندوں کے درمیان اکیلا اکیلا پھرتا ہے، اس کی آنکھیں اپنے محبوب کے دیدار کے باعث ٹھنڈی ہوتی ہے، وہ اس واحد یکتا ذات کی ملاقات کی امید رکھتا ہے، کتنی ہی عمدہ اور اچھی جماعت ہے جب وہ لوگ نبی اکرم علیہ الصلوۃ والسّلام کے ہمراہ اپنے رب کی طرف جائیں گے۔

Marfat.com

السلام علیکم کی ترویج راہِ نجات

لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَنْ تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا، اَلَا
اُخْبِرُكُمْ بِشَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ (مسلم)

ترجمہ: تم اس وقت جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک تم ایمان نہ لے آؤ اور تم اس وقت تک ایمان نہیں لا سکتے جب تک تم ایک دوسرے سے محبت نہیں کرو گے۔ کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں خبر نہ دوں جس کو تم کرو تو تم آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ گے۔ اپنے درمیان السلام علیکم کو پھیلاؤ۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ ابوالمکارم منصور انصاری حسینیؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں ابوالحسن احمدؒ، جوابن صلتؒ کی کنیت سے مشہور ہیں، نے خبردی، وہ کہتے ہیں ہمیں ابواسحاق ابراہیم بن عبدالصمد ہاشمیؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں ہمیں حسین بن حسین مروزیؒ نے خبردی، وہ کہتے ہیں ہم سے فضیل بن موسیٰ المشؒ نے بیان کیا، وہ روایت کرتے ہیں ابوصالحؒ سے اور وہ روایت کرتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے۔ فرماتے ہیں۔

نفس کی بغاوت کومٹانے کا طریقہ

اس حدیث شریف میں رسول پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم نے نفس کومٹانے ،اس کی بغاوت کو ختم کرنے اور جب یہ اپنے مسلمان بھائیوں کے معاملے میں حد سے بڑھے تو اس کو عزم وہمت کے جوتوں سے مارنے کا حکم دیا اور خالص محبت کو لازم قرار دیا، اسے ایمان کا ستون قرار دیا۔

داعیٔ اعظم کی تعلیم

کیونکہ یہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لیے ہے اور ہمیں بھلائی کے سکھانے والے معلم یعنی رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے یہ تعلیم دی ہے کہ سلام پھیلانے کا نتیجہ محبت ہے۔ اور اہل حق کو اہل باطل کے ذریعے آزمایا جاتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ پر یقین واعتماد کی بدولت ان کے حق کے بارے میں ارادے متزلزل نہ ہو جائیں۔

خدا کی آزمائش

اے میرے بیٹے! جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا اور اسے آزمائش، خطرات اور برائیوں کا گھر بنایا۔ پھر اس میں نیک وبد کو ملا دیا اہل محبت اور بہادر لوگوں کے ساتھ، پھر ان کو آسائش سے سختی اور سختی سے آسائش میں مبتلا کرتا ہے تاکہ اس بات کا اظہار ہو سکے کہ کون اس کی عبادت آزمائش کی بساط پر اور کون نعمت کی بساط پر کرتا ہے۔ اور کون اس کی عبادت عطا کردہ چیز

Marfat.com

کے لحاظ سے اور کون اس کی عبادت بخشش اور عطا کے لحاظ سے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ (الحج:۱۱)

ترجمہ: اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو اللہ کی عبادت ایک کنارے پر رہ کر کرتے ہیں۔

اہل اللہ کی آزمائش کی حقیقت

حدیث شریف میں ہے کہ سونے کو آگ کے ذریعے جبکہ نیک بندے کو آزمائش کے ذریعے پرکھا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بندوں کو آزمانے میں حکمت یہ ہے کہ ان کے دعویٰ کی سچائی اور جھوٹ کو پرکھا جا سکے اور معنی کی حقیقت اور اس کے بطلان کو دیکھا جا سکے۔ تاکہ اس میں صدیقین کے مرتبے کا اظہار اور ان سے ہٹ کر دوسروں کی رسوائی ظاہر ہو سکے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ کسی حاکم میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ اپنے علم کے مطابق اپنے دشمن کے بارے میں فیصلہ کر سکے۔ اس کے دعویٰ کی تصدیق اور اس کے بطلان کو جانچنے کے لیے سوائے اس بات کہ یہ چیز کسی غیر میں بھی ظاہر ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا (العنکبوت:۲،۱)

ترجمہ: الٓمّٓ کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ انہیں صرف ایمان کا اقرار کرنے پر چھوڑ دیا جائے گا۔

اور یہ فرمایا کہ:

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (الاحقاف:۳۵)

ترجمہ: آپ اس طرح صبر کریں جس طرح اولوالعزم پیغمبروں نے کیا۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ (الانفال:۸)

ترجمہ: تاکہ حق کو حق اور باطل کو باطل ثابت کر سکے۔

مرتبۂ شکر کا مرتبۂ صبر پر مقدم ہونا

پھر اس میں اختلاف ہے، بعض علماء کا کہنا ہے، وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی عبادت نعمت کے

Marfat.com

باعث کرتا ہے وہ اس شخص سے زیادہ مقدم ہے جو اس کی عبادت آزمائش کی بساط پر کرتا ہے کیونکہ صبر کے مقابلے میں شکر کا مرتبہ زیادہ ہے۔ کیونکہ شکر فراغت کی بساط پر اطاعت کی وجہ سے نعمت کا شکر ادا کرنا ہے جبکہ صبر مشغولیت کی بساط پر اطاعت کے ساتھ سختی پر صبر کرنا ہے۔

شاکر اور صابر میں دوسری آراء

اہلِ معرفت میں سے بعض کا کہنا ہے کہ جو شخص آزمائش کی بساط پر اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ افضل ہے کیونکہ انبیاء اپنے علاوہ سب سے افضل لوگ ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کو مختلف قسم کی آزمائشوں اور امتحانوں کے ذریعے آزمایا۔ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سب سے زیادہ آزمائش انبیاء کی ہوئی۔ اور کافر اللہ کے نزدیک سب سے رسوا قوم ہیں اور ان میں عام کی زندگی بھی عیش وعشرت اور نعمتوں سے مزین ہے۔ اور وہ ایسا نہیں ہوتا ہے کہ اسے حجاب کی نفی کے ساتھ طلب کرتا ہے اس شخص کی طرح جو اسے پردے کے پیچھے سے طلب کرتا ہے۔ شاکر اسے پردے کے پیچھے سے جبکہ صابر اسے پردے کے علاوہ طلب کرتا ہے۔ شاکر رب کی عبادت اپنے نفس کے حصے کے مطابق کرتا ہے جبکہ صابر اپنے رب کی محبت کے مطابق کرتا ہے۔ شکر کرنے والا اس کی ملکیت پر فخر کرتا ہے جبکہ صابر اس کی بادشاہت پر فخر کرتا ہے۔ شاکر اپنے نفس کو نعمت کے ساتھ محبوس رکھتا ہے جبکہ صابر اپنے دل کو نعمت عطا کرنے والے کے ساتھ محبوس رکھتا ہے۔ شاکر کہتا ہے، جب تک مجھ پر نعمت ہے تو میرے ساتھ کچھ بھی ہو مجھے پرواہ نہیں، جبکہ صابر کا کہنا یہ ہے کہ جب تک وہ منعم میرے ساتھ ہے تو میرے ساتھ کچھ بھی ہو مجھے اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَةٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ (البقرة:۱۵۶)

ترجمہ: وہ لوگ، جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ کے لیے ہیں اور ہمیں اللہ کی طرف لوٹنا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شاکر کے لیے زیادتی کو واجب قرار دیا ہے اور صابر کے لیے اجر کی انتہا کی نفی کی ہے، کیونکہ فرمایا:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ (الزمر:۱۰)

Marfat.com

ترجمہ: بے شک صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا:

وَاللّٰهُ يُحِبُّ الصَّابِرِيْنَ (آل عمران:۱۴۶)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

محبت ابتلائے آزمائش کا نام

اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءؑ میں سے ایک نبیؑ کی طرف وحی کی کہ میں نے لوحِ محفوظ میں لکھی ہے کہ میں جب بھی اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہوں تو اسے آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہوں اور اسے فقیری کا لباس پہنا دیتا ہوں۔

دشمن سے میل جول کی ممانعت

حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی کی کہ میرے اولیاء برگزیدہ بندوں اور اہل محبت سے کہہ دو کہ وہ میرے دشمنوں کے گھروں میں داخل نہ ہوں، ان کے گھروں میں نہ رہیں اور نہ ہی ان کے کھانے کھائیں۔ نہیں تو جس طرح وہ میرے دشمن ہیں اسی طرح یہ بھی میرے دشمن بن جائیں گے۔

اہلِ اخلاص کا آزمائش میں خوش ہونا

وھب بن منبہؒ فرماتے ہیں ہم اللہ کی نازل کردہ کتاب میں پاتے ہیں کہ میرے اخلاص والے بندے جب شدت اور آزمائش کے راستے پر چلتے ہیں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب ہمارے رب نے ہم سے اپنے عہد کی تجدید کی ہے۔

اہلِ محبت کی طرف مصیبت کا سیلاب سے تیز آنا

حدیث قدسی میں ہے کہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے تو مصیبت سیلاب سے بھی زیادہ تیزی سے اس کی طرف آتی ہے۔

Marfat.com

ذوالنون مصریؒ اور مریضِ حق

بیان کیا جاتا ہے کہ ذوالنون مصریؒ نے ایک مریض کو ''اخ، اخ'' کہتے ہوئے سنا تو کہنے لگے، یہ شخص اپنی محبت میں سچا نہیں ہے۔ یہ سن کر مریض کہنے لگا کہ یہ کراہنا شدت نہیں بلکہ لذت کی وجہ سے ہے۔

سعید موصلیؒ کا بخار پر ہزار رکعتیں پڑھنا

بیان کیا جاتا ہے کہ فتح بن سعید موصلیؒ کو بخار ہوا تو انہوں نے اس بات کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک ہزار رکعت ادا کیں اور کہا کہ کیا مجھ جیسے شخص کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش سے یاد کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ میں گناہگار ہوں اور وہ مجھے پاک کرنا چاہتا ہے۔

رابعہ بصریہؒ اور معرفت کا ثمر

رابعہ بصریہؒ کہتی ہیں، جب سے مجھے اللہ کی معرفت حاصل ہوئی ہے مجھے آزمائش کا پتہ ہی نہیں۔

مخلوق کی اقسام

اے میرے بیٹے! مخلوق کی دو اقسام ہیں:

۱۔ دوست ۲۔ دشمن

حالات کی اقسام

اور حالات دو قسم کے ہیں:

۱۔ سختی کے ۲۔ آسائش کے

پس بعض اوقات ولی کو کرامت کی وجہ سے مشقت پہنچتی ہے جیسا کہ انبیاء اور رسولوں پر آزمائشیں آئیں اور بعض اوقات اس کے دشمنوں کو آسائش اور لذت پہنچتی ہے ان کے خسارے کے لیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

Marfat.com

وَلَنُذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (السجدہ:۲۱)

ترجمہ: ہم ان کو بڑے عذاب کے علاوہ ہلکے درجے کا عذاب بھی چکھائیں گے۔

اور بعض اوقات دشمن کو آسائش اور نعمت ملتی ہے اور یہ اس کا آخرت میں سے حصہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ اِلَى النَّارِ (ابراہیم:۳۰)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ فائدہ اٹھاؤ بے شک تمہیں آگ کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

آزمائش کی اقسام

پھر آزمائش کی بھی دو قسمیں ہیں:

۱۔ ایک عزت کے لیے

۲۔ دوسری رسوائی کے لیے

بس ہر وہ آزمائش جو تجھے مالک کے قریب کر دے وہ نام کی تو آزمائش ہے جبکہ حقیقت میں وہ قرب ہے۔ اور ہر وہ آزمائش جو تجھے مالک سے دور کر دے وہی حقیقت میں آزمائش ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو آزمایا اور ان کی آزمائش کا سبب دوستی اور قربت تھا۔ اور ابلیس کو بھی آزمایا اور اس کی آزمائش کا سبب لعنت ملامت اور رسوائی تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے دورانِ آزمائش کہا، ''مجھے میرا رب ہی کافی ہے۔'' جبکہ ابلیس نے کہا، میرا نفس ہی کافی ہے۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السّلام کو دوستی جبکہ ابلیس کو لعنت کے ساتھ پکارا گیا۔

Marfat.com

صلہ رحمی کی فضیلت

لَمَّا اُسْرِیَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ رَاَیْتُ رَحِمًا مُعَلَّقَۃً بِالْعَرْشِ تَشْکُوْرُ حَمًا اِلٰی رَبِّھَا اَنَّھَا قَاطِعَۃٌ لَھَا، قُلْتُ: کَمْ بَیْنَکَ وَبَیْنَھَا مِنْ اَبٍ؟ قَالَتْ: تُلْتَقِیْ فِیْ اَرْبَعِیْنَ اَبًا (بخاری)

ترجمہ: جب مجھے معراج کرایا گیا تو میں نے رحم (صلہ رحمی) کو عرش کے ساتھ چمٹا ہوا دیکھا جو ایک دوسرے رحم (رشتہ) کی شکایت کر رہا تھا کہ وہ اس سے قطع تعلقی کرتا ہے میں نے اس سے پوچھا کہ تیرے اور اس کے درمیان کتنے باپ (واسطے) ہیں تو اس نے جواب دیا۔ چالیس۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

مجھے میرے چچازاد بھائی سیّد سیف الدینؒ نے خبر دی، وہ کہتے ہیں کہ مجھ سے آپ کے والد سیّد علی بن یحییٰ رفاعیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھ سے میرے چچا کے بیٹے سیّد حسنؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھ سے سیّد یحییٰؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں مجھ سے سیّد ثابتؒ نے بیان کیا، وہ اپنے والد سیّد علی حازمؒ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد سیّد علیؒ سے، وہ اپنے والد سیّد رفاعہ حسن مکیؒ سے، وہ اپنے والد سیّد ابوالقاسم محمدؒ سے، وہ اپنے والد سیّد احمد اکبرؒ سے، وہ اپنے والد سیّد موسیٰؒ سے، وہ اپنے والد سیّد ابراہیم مرتضیٰؒ سے، وہ اپنے بھائی امام علی رضاؒ سے، وہ اپنے والد موسیٰ کاظمؒ سے، وہ اپنے والد امام جعفر صادقؒ سے، وہ اپنے امام محمد باقرؒ سے، وہ اپنے والد امام زین العابدین علیؒ سے، وہ اپنے والد امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ اپنے والد سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

صفتِ رحم کا التزام

اس حدیث شریف میں بندے کو رحم کی صفت کو لازم پکڑنے کی تاکید ہے جو اس کے نفس کو سرکشی سے روکتا ہے جب وہ اس کو پالیتا ہے اور وہ صاحب توفیق لوگوں میں سے ہو جاتا ہے اور اہل معرفت میں سے کسی سے مجھ تک پہنچا ہے کہ وہ اپنی دعا میں کہا کرتے تھے کہ اے میرے اللہ! صلہ رحمی قائم رہے اور دل تیرے ساتھ ہی مشغول رہیں۔

سالکین کی مناجات کی اقسام

اے میرے بیٹے! جان رکھو کہ محبت کرنے والے بندگی کے طریقوں اور اپنی مناجات کے اوقات کے لحاظ سے مختلف اقسام پر ہیں۔ بس ان میں سے کچھ ایسے ہیں جو اس کو معذرت کی زبان میں پکارتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اس کو حیرت اور بے چینی سے پکارتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو اسے خوشی اور فخر کے لہجے میں پکارتے ہیں اور اگر اہل غفلت یہ جان لیں تو کسی نفس سے کچھ بھی ضائع نہ ہوتا۔

Marfat.com

حضورِ اکرم ﷺ کی محبت سے لبریز مناجات

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دعا میں فرمایا کہ اے اللہ! جب اہل دنیا کی آنکھیں ان کی دنیا سے ٹھنڈی ہوئی ہیں تو میری آنکھیں اپنی ذات سے ٹھنڈی کر۔ میری آنکھیں اپنے اُنس کی لذتوں اور اپنی ملاقات کے شوق سے ٹھنڈی کر۔

مریدین کی التجائیں

اور اسی طرح محبت کرنے والا کہتا ہے، اے بہترین غم خوار اور اے بہترین ساتھی! مبارک ہو اس شخص کو جو تجھے ہی کافی سمجھتا ہے۔

عاشق کا نعرۂ لبیک

اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے دلوں کے دوست! میں حاضر ہوں، اے دلوں کے سرور! میں حاضر ہوں، اے دلوں کی خواہش! میں حاضر ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ کو تیری ذات کا واسطہ دیتا ہوں کہ مجھے اپنی ذات سے نہ پھیرنا اور نہ ہی مجھے اپنی ذات سے پردے میں کرنا۔

عزت وذلت کا مالک خدا

اے اللہ! اگر تو مجھے آگ کی طرف بلائے گا تو میں اسے بھی قبول کرلوں گا اور تیرے ساتھ مجھے فخر ہوگا اور جب تو مجھے اپنی ذات کی طرف بلائے گا تو کیسے انکار کروں گا۔ اے اللہ! اگر تو مجھے اپنا قرب عطا کرے تو کون مجھے تجھ سے دور کرسکتا ہے اور اگر تو اپنے قرب کے ذریعے مجھے عزت دے گا تو کون مجھے ذلیل کرسکتا ہے اور اگر تو مجھے اپنی طرف بلندی عطا کرے گا تو کون مجھے پست کرسکتا ہے۔ اے اللہ! میں کس سے ڈروں جبکہ تو میرا مولا اور آقا ہے اور کس سے میں امید رکھوں جبکہ تو ہی میری خواہش ہے، میں کس سے اپنی وحشت دور کروں جبکہ تو ہی میرا ساتھی ہے۔ پس تجھ پر ہی ہے کہ تو اپنا فضل پورا کر۔ اے بہترین دوست اور بہترین مددگار! میرا راز تیرے سامنے عیاں ہے، میں تیرے در کا فریادی ہوں، تو سخاوت میں معروف اور کرم تیری صفت ہے۔

Marfat.com

اہلِ محبوبین کا مونس و ہمدرد

اے اللہ! تو اپنے محبوب لوگوں کا مؤنس و غمخوار اور اپنے برگزیدہ لوگوں میں سے صاحب توفیق کی پناہ گاہ ہے، اور اپنے اولیاء میں سے فریاد کرنے والوں کا ساتھی ہے۔

خدا کی معرفت کی مٹھاس

اے میرے اللہ! عارفین کے دلوں میں تیری معرفت کتنی ہی عمدہ ہے اور ذکر کرنے والوں کے مونہوں سے تیرا ذکر کتنا شیریں ہے اور محبت کرنے والوں کے اسرار میں تیری محبت اور مودت کتنی میٹھی ہے۔

عاصی اور مریدین کے لیے امید کی کرن

اے میرے اللہ! تُو تو ایسی ذات ہے جو امید کرنے والوں کی امید کو نہیں توڑتا۔ تجھ سے مریدین کا حال پوشیدہ نہیں ہے اور نہ ہی تو توبہ کرنے والوں کی امید ختم کرتا ہے۔

مریدین کا سرور اور خوشی

اے اللہ! جب میں تیری طرف دیکھتا ہوں تو تُو ہی میرا سرور اور خوشی ہے اور جب میں تجھے کافی خیال کرتا ہوں تو تُو ہی مجھے کافی ہوتا ہے اور جب میں تیرے ہاں آتا ہوں تو تُو ہی میرا غمخوار ہوتا ہے۔

رحم کی اپیل

اے اللہ! مجھ پر رحم کر کہ میں سب سے کٹ کر تیرے ساتھ مل جاؤں اور تیرے علاوہ سب سے جدائی اختیار کرلوں۔ بس اے بہترین غمخوار اے بہترین ساتھی! اپنی طرف تو ہی میرا رہنما بن جا۔

Marfat.com

مریدین کی اوّلین خواہش

اے اللہ! اپنی حیاء کو میرے دل میں سب سے بڑا عطیہ بنا دے اور میری زبان پر سب سے میٹھا کلام تیری تعریف ہو اور میرے لیے سب سے محبوب گھڑی تیری ملاقات کا لمحہ ہو۔

تنہا و برباد دل

اے اللہ! وہ دل کتنا تنہا ہے جس میں تیرا ذکر نہ ہو اور کتنا خراب ہے اور برباد ہے جس میں تیرا خوف نہ ہو اور وہ خوشی اور سرور کس قدر کم ہے جس میں تیری محبت نہ ہو۔

دید کی تڑپ

اے میرے اللہ! دنیا میں مَیں تیرے ذکر کے بغیر صبر نہیں کر سکتا، تو آخرت میں تیرے دیدار کے بغیر کیسے رہ سکوں گا؟

غریب الوطنی اور وحشت کا شکوہ

اے اللہ! تیرے شہر میں اپنی غریب الوطنی کا شکوہ میں تجھ سے ہی کرتا ہوں اور تیرے بندوں کے درمیان اپنی وحشت کا شکوہ بھی میں تجھ سے ہی کرتا ہوں۔

مریدین کی مراد اور طلب

اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی ہماری مراد نہیں اور نہ ہی تیرے علاوہ کوئی ہماری طلب اور حاجت ہے۔

ملاقات کی لذت کی قیاس آرائی

اے میرے اللہ! یہ تو مناجات کی لذت ہے تو ملاقات کی لذت کیسی ہوگی؟

Marfat.com

مقامِ شکر

اے اللہ! یہ میرا شکر ہے اور میرے شکر کا شکر ہے اور یہی میری خوشی ہے۔

مریدین کی محبت

اے اللہ! یہ میری محبت اور میری محبت کی محبت ہے۔ میرا اُنس تیرے ساتھ ہے۔ بس مجھے اپنی مخلوق سے علیحدہ کر دے اور تیری معرفت مجھے غیروں سے مناجات سے روکتی ہے۔

ذاتِ خدا، مریدین کی یکتا پہچان

اے اللہ! میں اپنی زبان کو تیرے غیر کے ذکر میں کیسے مشغول کر سکتا ہوں۔ یا اپنی آنکھوں کو کیسے تیرے علاوہ کسی اور کے دیدار میں استعمال کر سکتا ہوں یا میں اپنے دل کو غیر کی محبت میں کیسے مبتلا کر سکتا ہوں جبکہ میں تیرے علاوہ کسی اور کو نہیں پہچانتا۔

مریدین کی خواہش اور منزل

اے اللہ! میں کس کی تعریف کروں جبکہ تو میرا دوست ہے۔ میں کس سے امید کروں جبکہ تو ہی میری خواہش ہے۔ اے بہترین جانی پہچانی اور معروف ذات اور وہ ذات جس کا ذکر کیا جاتا ہے، تو نے اپنی معرفت کے ذریعے مجھے عزت دی، تو اے میرے آقا! پس اپنے بعد مجھے کسی اور کی وجہ سے ذلیل نہ کرنا۔

اہلِ تعجب حضرات

اے اللہ! تعجب ہے اس شخص پر جو تجھے پہچانتا بھی ہے اور پھر غیروں سے بے نیاز نہیں ہوتا۔ تعجب ہے اس شخص پر جسے تیرا اُنس حاصل ہو اور وہ پھر دوسروں سے علیحدہ نہیں رہتا۔ اے اللہ! تعجب ہے جو تیرا ارادہ کرتا ہے، وہ کیسے کسی اور کا ارادہ کر سکتا ہے؟

Marfat.com

مریدین کی حالتِ سرور

اے میرے اللہ! یہ میرا سرور تیرے ساتھ اس فانی گھر میں ہے تو تیرے ساتھ میرا اس بقاء والے گھر میں کیسا ہوگا؟ اے اللہ! تیرے ساتھ میرا یہ سرور خدمت کے لباس میں ہے تو تیری نعمت کی پوشاک میں سرور اور خوشی کیسی ہوگی؟ الٰہی! محبت کی لذتیں ایسی ہیں تو دیدار کی لذت کیسی ہوگی؟

زیارت و دیدار کی لذتیں

اے اللہ! یہ اُنس کی لذت ہے تو تیری زیارت کی لذت کیسی ہوگی؟ جو تیرے ساتھ خوش نہیں تو پھر وہ کس چیز کے ساتھ خوش ہوگا؟

محبت کا جام

اے میرے اللہ! تو نے مجھے اپنی محبت کا جام پلایا یہاں تک کہ مجھے مدہوش کر دیا۔ بس محبت مجھے مار ڈالتی ہے جبکہ شوق مجھے جلائے جا رہا ہے۔ اے اللہ! تو نے مجھے اپنی محبت دکھائی پس مجھے اپنا وصل بھی عطا کر۔

مریدین کا حُسنِ ظن

اے اللہ! تیرے بارے میں میرا حسن ظن طویل ہوتا جا رہا ہے یہ سوچتے ہوئے کہ تو نے مجھے ناکام نہیں کیا تو میرے اس گمان کو بھی رد نہیں کرے گا۔ اے بھلائی کے ساتھ پہچاننے والے! تجھ سے دُور رہ کر میں صبر نہیں کر سکتا اور نہ ہی تیرے بارے میں کوئی تدبیر ہے، نہ ہی تجھ سے کوئی چارہ ہے نہ ہی تجھ سے فرار ہے اور نہ ہی تیرے علاوہ کسی اور کے ساتھ اُنس ہے۔

مریدین کا معرفت کے چھننے اور فراق سے پناہ مانگنا

اے اللہ! تو نے اپنی معرفت کے ذریعے مجھے زندہ کیا، پس مجھ سے اپنی معرفت چھین کر

Marfat.com

مجھے مار نہ دینا۔ تو نے مجھے اپنا وصال دکھایا تو مجھے اپنا فراق نہ دکھانا۔

مریدین کا مقامِ صبر

اے میرے اللہ! جس کا ہم ارادہ کرتے ہیں اگر تو وہ نہ کرے تو ہم تیری چاہت پر صبر کریں گے۔

ذکر اور شکر والی زبان کی درخواست

اے اللہ! اپنی عظمت کے ذکر کے لیے میری زبان کو فراغت دے اور میری زبان کو توفیق دے کہ وہ تیرے احسانوں کو بیان کر سکے۔ مجھے اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے کی طاقت عطا فرما۔

مقامِ فنائے نفس

اے اللہ! مجھ پر رحم کر، میں قیام کرنے سے عاجز، سب سے جاہل اور طلب میں حیران ہوں۔ اے اللہ! تیری امید جو کچھ مجھے عطا کرتی ہے میں نے اسے ہی سبب بنا لیا ہے اور وہ سبب جو تیری اولیاء کے دلوں میں تالیف پیدا کر دیتا ہے۔

حصولِ خدا...... بھلائیاں ہی بھلائیاں

اے اللہ! مجھے وہ ذات عطا کر جس کی امید کی جاتی ہے جیسا کہ تو نے مجھے امید عطا کی۔ مجھے اور اپنے اولیاء کو اکٹھا کر دے بالکل اس طرح جس طرح تو نے دونوں کو اکٹھا رکھا۔ جس کے حصے میں تو ہو وہ فقیر کیسے ہو سکتا ہے؟ اور جس کا غمخوار تو ہو وہ وحشت اور تنہائی کا شکار کیسے ہو سکتا ہے؟ اور تو جس کا حبیب ہو وہ کیسے ذلیل ہو سکتا ہے؟ یا جس کا تو نصیب ہو وہ کیسے غمگین ہو سکتا ہے؟

محبت الٰہیہ کے انعام

اے اللہ! تیرا غم مجھ سے سارے غموں کو دور کر دیتا ہے اور تیری محبت میرے اور میری نیند کے درمیان حائل ہو جاتی ہے اور تیرا شوق مجھ سے لذائذ کو روک دیتا ہے اور تیرا اُنس مجھے دوسروں

Marfat.com

سے علیحدہ کر دیتا ہے۔ اے اللہ! جو تجھ سے دشمنی کرتا ہے تو اس کا بھی دوست ہے تو جو تجھ سے دوستی کرتا ہے تو اس کا دشمن کیسے ہو سکتا ہے؟ اے اللہ! تیری معرفت ہی میری رہنما ہے اور میری تجھ سے محبت ہی میرا وسیلہ ہے۔ اے میرے اللہ! محبت کرنے والوں نے تیری کمال ربوبیت کو پہچانا جبکہ گناہگاروں نے تیری کاریگری اور کمال قدرت کو پہچانا اور وہ تیرے مطیع ہو گئے۔

مریدین کی سچی طلبِ خدا

اے اللہ! مجھے ایسا شخص بنا دے جو تیرے علاوہ کسی کو دوست نہ بنائے اور تیرے علاوہ کوئی راستہ تلاش نہ کرے اور غیر سے ایک دھاگے تک کی بھی اُمید نہ رکھے۔

مردود ہونے سے پناہ مانگنا

اے اللہ! مجھے ایسا نہ بنانا جو تجھ سے اپنا منہ پھیر لے اور تو نے اس سے اپنی معافی کو چھپا لیا ہو اور اس پر اپنا دروازہ بند کر دیا ہو اور اپنے بچاؤ کے اسباب اس سے کاٹ دیئے ہوں اور اس کو اس کے نفس کے سپرد کر دیا ہو۔ بے شک تو ہی ہر شے پر قادر ہے۔

غلافِ کعبہ سے لپٹی ہوئی لڑکی

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، میں نے ایک لڑکی کو دیکھا جو کہ کعبے کے پردوں سے چمٹی ہوئی کہہ رہی تھی:

الیک جئنا وانت جئت بنا
ولیس شئی سواک یحیینا
منک طلبنا وانت تملکنا
ولیس شئی سواک یؤتینا

ترجمہ: ہم تیری طرف آئے ہیں اور تو ہی ہمیں اپنی طرف لایا ہے اور تیرے سوا ہمیں کوئی بھی شے زندہ نہیں کرتی۔ ہم تجھ سے ہی مانگتے ہیں اور تو ہی ہمارا مالک ہے اور تیرے علاوہ کوئی ہمیں کچھ دے بھی نہیں سکتا۔

Marfat.com

Marfat.com

والدین کی زیارت

مرتبہ عباس

نَظَرُ الْوَلَدِ اِلٰی وَالِدَیْهِ عِبَادَةٌ" (انظر کنز)

ترجمہ: اولاد کا اپنے والدین کو دیکھنا بھی عبادت ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ منصور ربانیؒ نے خبر دی، وہ روایت کرتے ہیں سیّد یحییٰ بخاریؒ سے، وہ سیّد ابو محمد شبلی انصاریؒ سے، وہ شیخ ابو بکر بن ہوارؒ سے، وہ سھل بن عبداللہ تستریؒ سے، وہ شیخ ذوالنون مصریؒ سے، وہ شیخ اسرافیل مغربیؒ سے، وہ امام موسیٰ کاظمؒ سے، وہ اپنے والد امام جعفر صادقؒ سے، وہ اپنے والد امام محمد باقرؒ سے، وہ اپنے والد امام زین العابدین علیؒ سے، وہ اپنے والد امام حسین رضی اللہ عنہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے والد سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے۔

اللہ کے لیے محبت کی عظمت

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث شریف میں اللہ کے لیے محبت کرنے کی عظمت کا بیان ہے۔ جس کے ذریعے محبت کرنے والوں کی ہمتیں اللہ کی طرف بلند ہوتی ہیں کیونکہ اللہ کے لیے کسی کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔

اللہ اور اہلِ محبت

اسی طرح اے میرے بیٹے! جان رکھو کہ وہ ذات جو محبت کرنے والوں کے اسرار کو جانتی ہے اور شوق رکھنے والوں کی ہمتوں سے آگاہ ہے، اس نے دنیا سے خروج کے ذکر کے ساتھ عارفین کے لیے دنیا کو اچھا بنایا جس طرح جنت میں ہمیشہ رہنے کے ذکر کے ساتھ جنت کو اس کے رہنے والوں کے لیے عمدہ بنایا اور محبت کرنے والے کے لیے محبوب کی ملاقات سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں ہے، اگر اللہ کی طرف سے مدت مقرر نہ کی گئی ہوتی تو شدت اشتیاق کے باعث ان کے جسموں میں ان کی روحیں مردہ ہو چکی ہوتیں۔

دوست کا دوست کے لیے مشتاق ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو اپنے اولیاء کو اس دنیا میں ہمیشہ باقی رکھتا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کے

Marfat.com

لیے ہمیشگی کو پسند نہیں کرتا بلکہ اس نے اپنے اولیاء اور احباء کے لیے اپنے پاس موجود بڑی کرامات کو پسند کیا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ دوست دوست کا مشتاق ہوتا ہے، پس مبارکباد کا مستحق ہے وہ شخص جس کی روح اور راحت اللہ کی ملاقات کی متمنی ہو۔

دیدار کے لیے موت طلب کرنا

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ تم کہاں جارہے ہو؟ اس نے جواب دیا، میں اپنے گھر والوں کے لیے کچھ خریدنے جارہا ہوں۔ تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اگر تو میرے لیے موت خریدنے کی استطاعت رکھتا ہے تو خریدلا۔ کیونکہ رب کے بارے میں میرا شوق دراز ہوتا جارہا ہے اور پیاسے کے لیے ٹھنڈے پانی سے زیادہ موت مجھے اچھی لگتی ہے اور وہ میرے لیے شہد سے زیادہ شیریں ہے۔ پھر زاروقطار رو پڑے اور کہنے لگے، ہائے میرا شوق! اس کے لیے جو مجھے دیکھتا ہے لیکن میں اسے نہیں دیکھتا۔ اور یہ کہتے ہوئے بے ہوش ہوگئے۔

محبوبین کی صرف ایک خواہش

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ آپ صبح کیسے کرتے ہیں؟ فرمایا، اس شخص کی صبح کیسی ہوسکتی ہے کہ جب صبح ہوتی ہے تو اسے شام کی خواہش نہیں ہوتی اور جب شام ہوتی ہے تو اسے صبح کی خواہش نہیں ہوتی۔ اور اپنے دل کی خواہش میں اس کا شوق دراز ہوتا جاتا ہے۔

مالک بن دینارؒ اور ایک نوجوان

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں بصرہ کے کسی باغ میں چل رہا تھا کہ میں نے ایک بیمار نوجوان کو دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود تھے اور وہ قبلہ کی طرف منہ کیے ہوئے تھا اور کہہ رہا تھا، اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک، تیرے بارے میں میرا شوق بڑھتا جارہا ہے، تیری ملاقات کا وقت ابھی تک نہیں آیا۔ تو کب تک اپنے آپ سے مجھے دور رکھے گا؟ میں نے کہا، اے نوجوان! یہ تو وہ وقت ہے جب محبت کرنے والے اپنے محبوب کی تمنا کرتے

Marfat.com

ہیں۔ تو اس نے جواب دیا، تو دوست تو ہر وقت موجود ہوتا ہے اور کبھی بھی گم نہیں ہوتا بلکہ یہ تو وہ وقت ہے جس میں محبت کرنے والے اپنے حبیب کے بارے میں دل کی سوزش کا اظہار کرتے ہیں اور شوق رکھنے والے اپنے پوشیدہ رازوں کو عیاں کرتے ہیں اپنے اشتیاق کی آگ کے بھڑکاؤ کے باعث۔

وصل کی آگ

بیان کیا جاتا ہے کہ اہل بصرہ میں سے ایک آدمی اپنے شوق کے باعث اتنا رویا کہ اس کی بینائی ختم ہوگئی۔ پھر وہ کہنے لگا کہ اے اللہ! کب تک میں تجھ سے نہ مل سکوں گا؟ تیری عزت کی قسم! اگر میرے اور تیرے درمیان بھڑکتی ہوئی آگ بھی ہوتی تو میں تیری مدد اور توفیق کی مدد سے نہ لوٹتا یہاں تک کہ میں تجھ سے مل جاتا اور تیرے علاوہ میں تجھ سے کسی چیز پر راضی نہ ہوتا۔

فتح موصلیؒ کی دو بیٹیاں

کہا جاتا ہے کہ فتح موصلیؒ کی دو بیٹیاں صاحب معرفت تھیں۔ وہ دونوں حج کے لیے نکلیں، جب ان کی نظریں بیت اللہ پر پڑیں تو ان میں سے ایک نے دوسری سے کہا کہ کیا یہی میرے رب کا گھر ہے؟ تو دوسری کہنے لگی، ہاں۔ تو وہ اسی وقت چیخ مار کر فوت ہوگئی۔ تو دوسری کہنے لگی، اے اللہ! میں اپنے نفس کی طرف سے تجھ سے شکایت کرتی ہوں۔ تیری ملاقات کا شوق بڑھتا جا رہا ہے۔ وہ یہ کہتی جاتی تھی یہاں تک کہ وہ بھی اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔

جنت مقامِ دید

ابوبکر واسطی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا گیا کہ جنت کیا ہے؟ جواب دیا، یہ وہ جگہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام اور مناجات کے سننے کے لیے اور اپنے چہرے کے دیدار کے لیے بنائی ہے جب چاہیں اور جیسے چاہیں۔ اور اس آیت کی تلاوت کی:

وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ (حم السجدہ:۳۱)

ترجمہ: اور اس (جنت) میں تمہارے لیے وہ کچھ ہوگا جو تم چاہو گے۔

Marfat.com

ابراہیم ادھمؒ کا واقعہ

ابراہیم بن ادھمؒ کہتے ہیں کہ میں لبنان کے پہاڑ میں داخل ہوا تو میں نے ایک نوجوان کو کھڑے دیکھا جو کہہ رہا تھا، اے وہ ذات! میرا دل جس سے محبت کرتا ہے اور میرا نفس اس کا خادم ہے اور اس کے بارے میں میرا شوق بہت شدید ہے میں تجھ سے کب ملوں گا؟ میں نے کہا، اللہ تجھ پر رحم کرے۔ اللہ کی محبت کی علامت کیا ہے؟ اس نے کہا، اس کے ذکر کی محبت۔ میں نے کہا، تو مشتاق کی علامت کیا ہے؟ اس نے جواب دیا، یہ کہ تو اس کو کسی بھی حال میں فراموش نہ کرے۔

مومن کے لیے موت وصل کا ذریعہ

کسی صاحب معرفت کا آخری وقت آیا تو اس کی بیوی نے رونا شروع کر دیا۔ تو وہ کہنے لگے، تمہیں کونسی چیز رُلا رہی ہے؟ وہ کہنے لگی، میں آپ کے بعد اکیلی ہو جاؤں گی تو کیوں نہ روؤں۔ انہوں نے جواب دیا، اے میری بیوی! میں چالیس سال تک اس دن انتظار کرتا رہا اور اس دن کے لیے روتا رہا، یہ دن میرے لیے وصل الفت اور راحت کا دن ہے تو ایسے دن کو خوش آمدید۔

حسن بصریؒ کی وفات کا وقت

بیان کیا جاتا ہے کہ جب حسن بصریؒ کی وفات کا وقت آیا اور ارد گرد موجود لوگ انہیں کلمہ شہادت کی تلقین کر رہے تھے۔ انہوں نے آنکھیں کھولیں اور کہنے لگے، تم کب تک مجھے اس کی دعوت دو گے جبکہ میں گزشتہ بیس برس سے اس کی محبت اور شوق کی آگ میں جل رہا ہوں۔

ابراہیمی علیہ السلام دھڑکن اور دھڑکنِ حضور ﷺ میں فرق

سہل بن علیؒ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دل کی دھڑکن اور رسول اکرم علیہ السلام کے دل کی آواز کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ خلیل اللہ کی دھڑکن باعث خوف جبکہ خاتم الانبیاء کی باعث شوق تھی۔

Marfat.com

رابعہ بصریہؒ کا رونا اور پھر ہنسنا

رابعہ بصریہؒ اپنی موت کے وقت رو پڑیں اور پھر ہنس پڑیں۔ جب ان سے اس بارے میں کہا گیا تو کہنے لگیں، میرے رونے کی وجہ دن اور رات کے ذکر سے جدائی ہے اور جہاں تک ہنسنے کا تعلق ہے تو وہ اس سے ملاقات کی خوشی کی وجہ سے ہے۔ اور اسی لمحے ان کی وفات ہوگئی۔

حضرت ابودرداءؓ کی حالتِ بیماری

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیمار ہوئے تو ان سے کہا گیا کہ کیا ہم آپ کے لیے طبیب کو نہ بلائیں تاکہ وہ آپ کا علاج کرے؟ انہوں نے کہا، طبیب نے ہی تو مجھے بیمار کیا ہے۔ اپنے ربّ، اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنے ان بھائیوں کے سلسلے میں، جو مجھ سے پہلے گزر چکے ہیں، میرا شوق بڑھتا جاتا ہے اور میں ان کی جدائی سے ڈرتا ہوں۔

ذوالنون مصریؒ اور حالتِ سکینہ

ذوالنون مصریؒ ساری رات صبح تک یہ کہتے المستعات، المستعات، پھر ان پر سکینہ نازل ہوتا۔ ان سے اس بارے میں کہا گیا تو وہ کہنے لگے، میں نے گزشتہ رات باطنی آنکھ سے حق کو ملاحظہ اور مشاہدہ میں دیکھا یہاں تک کہ اس کی محبت کی بساط بچھی اور شوق کا مجھ پر غلبہ ہوگیا۔ پس میں نے اس سے دنیا سے نکلنے میں مدد مانگی، بالکل اسی طرح جس طرح اہل نار آگ سے نکلنے کے لیے فریاد کرتے ہیں۔ پھر میں نے دنیا کے سلسلے میں کوشش کرنے والوں کی طرف دیکھا اور تاریک راتوں میں مریدوں کے اُنس اور خلوص دل کے ساتھ اس علام الغیوب ذات کے سامنے اپنی پیشانیاں رکھتے دیکھا پس مجھ پر سکینہ اترنا شروع ہوگیا۔

سجدہ وسیلۂ دید

عقبہ بن سلمہؒ کہتے ہیں، سجدے کی حالت سے زیادہ کوئی موقع ایسا نہیں ہوتا جب بندہ اللہ کے سب سے قریب ہوتا ہے۔ اور اپنی ملاقات کے شوق سے زیادہ اللہ کو بندے کی کوئی خصلت

Marfat.com

محبوب نہیں ہوتی۔ حدیث میں ہے کہ مومن کا تحفہ اس کے مولا سے ملاقات ہے۔

آرزوئے موت کا سبب

محمد بن یوسفؒ فرماتے ہیں، اگر مجھے اس بات کا اختیار دیا جائے کہ یا تو میں دنیا میں سو سال تک زندہ رہوں، اللہ کی عبادت کروں اور ایک لمحہ کے لیے بھی اس کی نافرمانی نہ کروں یا میں مرجاؤں تو میں ان میں سے موت کو پسند کروں گا۔ پوچھا گیا، اس کی وجہ کیا ہے؟ جواب دیا، اس ذات کے بارے میں شدت اشتیاق کے باعث۔

Marfat.com

[illegible]

رابعہ بصریہ کا رونا اور بیمار ہونا

[illegible]

ذوالنون مصری اور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

Marfat.com

آدابِ زندگی

اَلتَّسْبِیْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِیْقُ لِلنِّسَاءِ (بخاری)

ترجمہ: مردوں کے لئے تسبیح اور عورتوں کے لئے تالی بجانا ہے۔

Marfat.com

روایتِ حدیث

ہمیں شیخ علی واسطیؒ نے خبر دی ہے، وہ کہتے ہیں ہم سے ابوالفوارس طرادین محمد زینیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم سے ابوالحسن محمد بن زرقویہؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہم سے ابوجعفر محمد بن یحییٰ طائیؒ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں ہمیں میرے باپ کے دادا علی بن حرب بن محمد طائیؒ نے خبر دی، وہ روایت کرتے ہیں سفیان بن عینیہؒ سے، وہ زہری سے، وہ ابوسلمہؒ سے اور وہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

حرکات وسکنات کو اللہ کے لیے استعمال کرنے کا حکم

یہ حدیث شریف اعمال میں کوشش اور حرکات اور سکنات کو اللہ کے لیے استعمال کرنے کا اشارہ ہے۔ تم دیکھتے ہو اہلِ معرفت کی ایک جماعت ہے جو مختلف حالات میں اشارات سے بیان کرتے ہیں اور سامنے برابر ہوتے ہیں۔ پس اس گمان سے بچو کہ ان کا یہ اشارہ کرنا تصفیق (یعنی تالی بجانے) سے ہے، ورنہ تم پھسل جاؤ گے یہ تو حرکت کا اللہ کے لیے استعمال ہے اور طرح کی حرکت جو اللہ کے لیے ہے۔ بے شک وہ اللہ کے ساتھ زندہ ہونے کی حالت میں ہی مر گئے تھے۔ اسی لیے اللہ نے مردہ ہونے کے باوجود انہیں زندہ رکھا۔

اہلِ محبت کا مرنے کے لیے منتظر رہنا

اے صاحبزادے! جان لو کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بندے ایسے ہیں جن کے دل اپنے رب کی محبت سے بھرے ہوئے ہیں۔ وہ اپنے حبیب سے ملاقات کے شوق میں موت کا انتظار کرتے ہیں اور اس دنیا میں طویل قیام کو ناپسند کرتے ہیں۔ دنیا سے خروج کے علاوہ انہیں کسی چیز میں راحت نظر نہیں آتی اور وہ دنیا میں طویل قیام کے باعث مغموم رہتے ہیں اور دنیا سے خروج کا ان کا شوق پیاسے کے لیے میٹھے پانی کے شوق سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

اہلِ محبت کی موت اور ستّر ہزار فرشتوں کا تحفۂ سلام

جب ان کا وقت آتا ہے تو ملک الموت ستّر ہزار فرشتوں کے ساتھ تحفہ اور سلام لے کر آتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَلَّذِیۡنَ تَتَوَفّٰهُمُ الۡمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيۡنَ يَقُوۡلُوۡنَ سَلٰمٌ عَلَيۡكُمُ (النحل:۳۲)

ترجمہ: جو پاک سیرت ہوتے ہیں تو فرشتے ان کی روح قبض کرنے آتے ہیں تو کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو۔

مومن کی موت

اسی طرح ملک الموت مومن کے پاس پاکیزہ ہوا اور خوبصورت صورت میں آتا ہے۔ مومن اس کو کہتا ہے، خوش آمدید! تم کس لیے آئے ہو؟ وہ فرشتہ کہتا ہے، تمہاری روح قبض کرنے کے لیے۔ تم کس حال میں پسند کرتے ہو کہ میں تمہاری روح قبض کروں؟ مومن کہتا ہے، جب میں سجدے کی حالت میں ہوں۔ تو ملک الموت ایسا ہی کرتا ہے۔ اس وقت اس کے دونوں محافظ اور نگہبان آتے ہیں اور ایک دوسرے سے کہتا ہے کہ ہمارے اس ساتھی اور بھائی کی جدائی کی گھڑی آ گئی ہے۔ پس وہ دونوں کہتے ہیں کہ اللہ تجھے اچھا بدلہ دے اور تجھ کو بخش دے، تو کتنا اچھا بھائی تھا تو بڑی آسانی کرنے والا مومن تھا اور اپنے لیے جو کچھ تو نے آگے بھیجا ہے وہ بھی بہت خوب ہے۔

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ارۡجِعِىۡۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً (الفجر:۲۷)

ترجمہ: اے اطمینان والی روح اپنے رب کی طرف اس حال میں لوٹ جا کہ وہ تجھ سے اور تو اس سے راضی ہو۔

رحمت اور راحت کے ساتھ اس کی روح اس کے جسم سے کہتی ہے، اللہ تجھے اچھی جزا دے کیونکہ تو بھلائی اور بھلائی والوں سے محبت کرتا تھا اور برائی اور برائی والوں سے نفرت کرتا تھا میں تجھے اللہ کے سپرد کرتی ہوں۔

Marfat.com

حضرت علی المرتضیٰؓ اور ایک جنازہ

امیر المؤمنین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو فرمانے لگے، یا تو راحت پانے والا ہے یا اس دنیا کی تھکاوٹ اور اس کے رہنے والوں کو تکلیف سے راحت حاصل ہوگی پس اللہ کی رحمت پالے گا اور گناہگار کے جانے سے راحت ملتی ہے جب وہ مرتا ہے تو بندے اور بستیاں سکون اور آرام محسوس کرتی ہیں۔

دوست سے دوست کا ملاپ

مامون سلمیؒ کہتے ہیں جب ابو عبداللہ بن مقاتلؒ کی وفات ہوئی تو ہم نے انہیں غسل دیا، کفن پہنایا اور دفن کیا کہ اچانک آسمان سے ایک غیبی آواز سنائی دی کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ایک دوست کو دوست سے ملا دیا ہے۔

ابو عبداللہؒ کا جنت میں تکبر و ناز سے چلنا

اور ابو عبداللہؒ کے اصحاب میں سے ایک آدمی کا کہنا ہے کہ میں نے ان کی موت کے بعد خواب میں انہیں دیکھا کہ وہ جنت میں بڑے ناز سے چل رہے تھے۔ میں نے کہا، اے ابو عبداللہؒ! یہ تکبر اور ناز و انداز کیسا؟ کیا ہمیں اس چیز سے روکا نہیں گیا؟ تو کہنے لگے، یہ اس باخبر بادشاہ کے ہاں سلامتی والے گھر میں اس کے خدام کی چال ہے۔

ذوالنون مصریؒ کی حالت

ذوالنون مصریؒ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو ان سے پوچھا گیا، آپ کی حالت کیسی ہے؟ انہوں نے جواب دیا، میں نے اللہ سے چار سوال کیے، اس نے دو چیزیں تو مجھے عطا کر دیں اور دو کا میں انتظار کر رہا ہوں۔ پوچھا، وہ کون سی ہیں؟ جواب دیا، میں نے کہا تھا، اے اللہ! اگر تو میری روح قبض کرے تو مجھے ملک الموت کے سپرد نہ کرنا اور اگر مجھ سے سوال کرے تو مجھے منکر نکیر کے سپرد نہ کرنا اور اگر تو نے مجھے رسوا کیا تو مجھے مالک (داروغہ، جہنم) کے سپرد نہ کرنا اور

Marfat.com

اگر تو نے مجھے عزت بخشی تو مجھے رضوان (دربان جنت) کے حوالے نہ کرنا۔

داوٗد عجمیؒ کی وفات کا عجب واقعہ

حکایت ہے کہ داوٗد عجمیؒ کی جب وفات ہوئی اور انہیں قبر تک لے جایا گیا کہ اچانک وہ نیاز بو کی شاخیں پکڑنے لگا۔ لوگ تعجب سے ان شاخوں کو دیکھتے تھے کہ ستر دن تک ان کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ بس امیر شہر اس سے بے قرار ہو گیا اور اس نے یہ شاخ اس آدمی سے لے لی۔ اس کے بعد یہ شاخ گم ہو گئی اور کہاں گئی؟ اس کا پتہ نہ چلا۔

اہلِ ذکر کی مجالس کے انعامات

عمار بن ابراہیمؒ کہتے ہیں، میں نے خواب میں مسکینہ طاویہؒ کو ان کی موت کے بعد دیکھا اور وہ اپنی زندگی میں ذکر کی مجلس کو پسند کیا کرتی تھیں۔ میں نے کہا، خوش آمدید مسکینہ۔ وہ کہنے لگیں، اے عمار! پرے ہٹو، مسکینہ تو چلی گئی ہے اور بے نیازی آ گئی ہے۔ میں نے کہا، آپ کو مبارک ہو۔ انہوں نے کہا، اور تو پوچھتا ہے کہ کس سبب سے اس کے لیے جنت حلال کی ہے؟ میں نے کہا، کس وجہ سے؟ انہوں نے جواب دیا، ذکر کی مجلسوں کی وجہ سے۔ میں نے پوچھا، تو اللہ نے علی بن زادان کے ساتھ کیا کیا؟ وہ ہنس کر کہنے لگیں، اللہ نے انہیں موتیوں کا لباس پہنایا ہے اور ان سے کہا گیا ہے کہ اے قاری! پڑھتا جا اور چڑھتا جا۔

حضرت واصلیؒ اور مجلسِ ذکر اختیار کرنے کا مشورہ

ابن ابی حواریؒ کہتے ہیں میں نے واصلیؒ کو ان کی موت کے بعد خواب میں دیکھا گویا وہ ہوا میں کھڑے ہیں اور وہ ہوا نور سے بھری ہوئی ہے۔ میں نے ان سے کہا، اللہ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ کہنے لگے، ہمارا مالک بڑا اچھا مالک ہے، اس نے ہمیں معاف کر دیا اور ہمیں عزت بخشی اور ہمارے ساتھ اپنی شان کے مطابق سلوک کیا۔ میں نے کہا، مجھے وصیت کریں۔ جواب دیا، ذکر کی مجلس اختیار کیا کرو کیونکہ وہ ہمارے بلند درجات کی حامل ہیں۔

Marfat.com

حضرت معاذؓ کی آرزو

جب معاذؓ کی وفات کا وقت آیا تو ان پر غشی طاری ہوگئی۔ پھر جب انہیں افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ اللہ نے انبیاء صدیقین اور شہداء میں سے جن لوگوں پر انعام کیا مجھے ان کے ساتھ ملا دیا ہے۔ پھر ہنس پڑے اور کہا، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه، پھر ان کی وفات ہوگئی۔

ایک عورت کی وفات

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی۔ اس نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس نماز پڑھی، پھر سجدہ کیا اور یہی کہتی رہی، ہائے میرا شوق۔ اس نے اپنا سر نہ اٹھایا یہاں تک کہ اس کی وفات ہوگئی۔

مالک بن دینارؒ کی نجات کی خبر

جعفر ضبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر آیا۔ میں نے کہا، کاش! مجھے پتہ چل جائے کہ اللہ نے مالک کے ساتھ کیا کیا ہے؟ تو میں نے مالک کے اوپر سے ایک آواز سنی جو کہ کہہ رہی تھی، مالک کو ہلاکتوں اور رستوں کی تکالیف سے نجات مل گئی اور وہ بخشنے والے رب کے کپڑوں میں سرور اور خوشی کے گھر میں ہے۔ جس پر میں نے کہا، ''الحمد للہ''۔

اولیاء اللہ کا خاصہ

ابن بکارؒ کہتے ہیں، ہم نے ایک مصصہ کے مقام پر نماز پڑھی۔ جب امام نے سلام پھیرا تو ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا، اے لوگو! میں ایک جنتی آدمی ہوں اور میں آج مر جاؤں گا، پس جس کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ آئے۔ جب ہم نے عصر کی نماز پڑھی تو وہ شخص سجدے میں ہی وفات پا گیا۔

حارث بن عمر مطائیؒ کی دعا

بیان کیا جاتا ہے کہ حارث بن عمر مطائی آرمینیا کی سرزمین میں بیمار ہو گئے۔ انہوں نے

Marfat.com

قبلہ رُخ ہو کر دو رکعتیں ادا کیں اور اپنے آخری سجدہ میں کہا، اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس نام کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو دین کو قائم رکھنے والا ہے اور اس کے ذریعے تو تمام جہانوں کو رزق دیتا اور بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے، اگر تیرے پاس میرے لیے خیر ہے تو جلدی سے میری روح قبض کر لے۔ پھر وہ خاموش ہو گئے۔ جب لوگوں نے انہیں ہلایا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔

مالک بن دینارؒ کے ساتھی کی دعا

مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرا ایک ساتھی تھا اور خدا کی قسم وہ صاحب معرفت تھا۔ وہ بیمار ہوا تو میں اس کی عیادت کے لیے گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ اپنی نگاہیں آسمان کی طرف بلند کیے ہوئے کہہ رہا تھا، اے اللہ! اگر تجھے پتہ ہے کہ میں تجھ سے محبت کرتا ہوں تو میرے لیے اپنی ملاقات میں برکت پیدا فرما۔ ابھی اس کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ وہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملا۔

حضرت دینارؒ کا ہوا میں معلق ہونا

بیان کیا جاتا ہے کہ ایک آدمی نے مالک بن دینارؒ کو دیکھا کہ وہ ہوا میں معلق ایک ایسے محل میں ہیں جس کی خوبصورتی ناقابل بیان ہے، تو اس آدمی نے کہا، اے مالکؒ! اللہ نے آپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟ انہوں نے جواب دیا، جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، اللہ نے مجھے اس محل میں جگہ دی اور جب میں اس کی طرف دیکھوں تو میرے لیے بغیر کسی کیفیت اور شبیہہ کے اپنے دیدار کو جائز قرار دیا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔

شیخ منصورؒ پر وقتِ نزع

جب شیخ منصورؒ کی وفات کا وقت آیا تو ہم ان کے ارد گرد بیٹھ کر رونے لگے۔ جب ان کو بے ہوشی سے کچھ افاقہ ہوا تو کہنے لگے:

موت المحب لا انقطاع لها

قدمات قوم وهم في الناس احياء

Marfat.com

ترجمہ: محبت کرنے والے کی موت تو ایسی زندگی ہے جو ختم نہیں ہوتی۔ لوگوں کی ایک جماعت مرچکی ہے حالانکہ وہ لوگوں میں زندہ ہیں۔

پھرانہوں نے پڑھا، اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰہ اور وفات پاگئے۔

Marfat.com

Marfat.com

دین وشریعت کی حقیقت کو جہاں محدثین اور فقہا نے مرتب اور منضبط شکل میں پیش کیا ہے وہاں صوفیائے کرام اور مشائخِ عظام نے اس کے روحانی کمالات اور باطنی اوصاف کو بھی درجۂ کمال تک پہنچایا ہے۔ قرآن مجید میں انبیائے کرام کی بعثت کے مقاصد میں تزکیۂ نفوس بھی شامل ہے۔ قرآن مجید تزکیۂ روحانی کے موضوع پر اگر نظری تعلیمات کو سامنے لاتا ہے تو سنتِ مطہرہ سے اس کے عملی احوال کی خبر ملتی ہے۔ یہی باعث ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن ہی آپ ﷺ کے اخلاقِ فاضلہ و کاملہ کی گواہی دیتا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ کے قریب صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ کا انعکاس دکھائی دیتا ہے۔ آپ ﷺ کے فیضِ صحبت کے باعث وہ راشدون، صادقون، مفلحون اور فائزون کے مراتب پر فائز ہوئے۔

کتاب وسنت کے اس نظامِ تزکیہ واحسان کو بعد کی صدیوں میں تصوف وسلوک کا نام دیا گیا۔ جس طرح سے فقہی علوم کے اصول وضوابط مرتب ہوئے، بعینہٖ صوفیانہ علوم اور سالکوں کے اشغال بھی وجود میں آئے اور ان کا مقصود تزکیۂ نفس اور صفائے باطن کے علاوہ کچھ اور نہ تھا۔ تصوف کی امہات الکتب کا مطالعہ کریں تو وہ شریعت کے کامل اتباع کا درس دیتی ہیں۔ عقاید میں پختگی اور عبادات میں خشوع وخضوع ان کا مقصود ہے۔

صوفیانہ روایت سے متعلق ایک شخصیت الشیخ احمد رفاعیؒ کی ہے، جن کی متعدد تصانیف میں سے ایک "حالۃ اہل الحقیقۃ مع اللہ عزوجل" ہے، جس میں ایک مخصوص تربیتی اُسلوب میں چالیس احادیث کو پیش کیا گیا ہے اور پھر ان کی عارفانہ تشریح وتوضیح کی گئی ہے۔ حدیثِ مبارکہ کی مدوّنہ اور مرتبہ کتب میں اربعین کے نام سے سینکڑوں کتابیں ملتی ہیں۔ یہ کتاب بھی فنی لحاظ سے اسی قسم سے متعلق ہے۔ اس اربعین کی تشریح عربی زبان میں تھی جسے متعدد تصانیف کے مؤلف پروفیسر محمد عظیم فاروقی صاحب نے اُردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے۔ حدیث علومِ اسلامی کا افتخار ہے اور اربعین اس افتخار کا اعزازِ خاص ہیں۔ مجھے امید ہے کہ روحانیت اور اخلاقیات کے تشنگان اس منبعِ رُشد وہدایت سے استفادہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس اربعین سے دلوں کا زنگ اور ذہنوں کے شکوک دور کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

عبدالجبار شاکر

Rs. 375/-

ISBN-13: 978-969-8917-50-0
ISBN-10: 969-8917-50-0

9799698917509

www.poorab.com.pk

Marfat.com

دین وشریعت کی حقیقت کو جہاں محدثین اور فقہا نے مرتب اور منضبط شکل میں پیش کیا ہے وہاں صوفیائے کرام اور مشائخِ عظام نے اس کے روحانی کمالات اور باطنی اوصاف کو بھی درجۂ کمال تک پہنچایا ہے۔ قرآن مجید میں انبیائے کرام کی بعثت کے مقاصد میں تزکیۂ نفوس بھی شامل ہے۔ قرآن مجید تزکیۂ روحانی کے موضوع پر اگر نظری تعلیمات کو سامنے لاتا ہے تو سنتِ مطہرہ سے اس کے عملی احوال کی خبر ملتی ہے۔ یہی باعث ہے کہ سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ قرآن ہی آپ ﷺ کے اخلاقِ فاضلہ و کاملہ کی گواہی دیتا ہے۔ ڈیڑھ لاکھ کے قریب صحابہ کرامؓ کی زندگیوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ کا انعکاس دکھائی دیتا ہے۔ آپ ﷺ کے فیضِ صحبت کے باعث وہ راشدون، صادقون، مفلحون اور فائزون کے مراتب پر فائز ہوئے۔

کتاب وسنت کے اس نظامِ تزکیہ واحسان کو بعد کی صدیوں میں تصوف وسلوک کا نام دیا گیا۔ جس طرح سے فقہی علوم کے اصول وضوابط مرتب ہوئے، بعینہٖ صوفیانہ علوم اور سالکوں کے اشغال بھی وجود میں آئے اور ان کا مقصود تزکیۂ نفس اور صفائے باطن کے علاوہ کچھ اور نہ تھا۔ تصوف کی امہات الکتب کا مطالعہ کریں تو وہ شریعت کے کامل اتباع کا درس دیتی ہیں۔ عقاید میں پختگی اور عبادات میں خشوع وخضوع ان کا مقصود ہے۔

صوفیانہ روایت سے متعلق ایک شخصیت الشیخ احمد رفاعیؒ کی ہے، جن کی متعدد تصانیف میں سے ایک "حالۃ اہل الحقیقۃ مع اللہ عزوجل" ہے، جس میں ایک مخصوص تربیتی اُسلوب میں چالیس احادیث کو پیش کیا گیا ہے اور پھر ان کی عارفانہ تشریح وتوضیح کی گئی ہے۔ حدیثِ مبارکہ کی مدوّنہ اور مرتبہ کتب میں اربعین کے نام سے سینکڑوں کتابیں ملتی ہیں۔ یہ کتاب بھی فنی لحاظ سے اسی قسم سے متعلق ہے۔ اس اربعین کی تشریح عربی زبان میں تھی جسے متعدد تصانیف کے مؤلف پروفیسر محمد عظیم فاروقی صاحب نے اُردو زبان کے قالب میں ڈھالا ہے۔ حدیث علومِ اسلامی کا افتخار ہے اور اربعین اس افتخار کا اعزازِ خاص ہیں۔ مجھے امید ہے کہ روحانیت اور اخلاقیات کے تشنگان اس منبعِ رُشد وہدایت سے استفادہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس اربعین سے دلوں کا زنگ اور ذہنوں کے شکوک دور کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

عبدالجبار شاکر

Rs. 375/-

ISBN-13: 978-969-8917-50-0
ISBN-10: 969-8917-50-0

9799698917509

www.poorab.com.pk

Marfat.com